Anjuzatush-shaik

by

Bū 'Ali Sinā

قیل العلم علمان علم الادیان و علم الابدان

مخزن فوائد بہیہ جامع فرائد طبیہ مؤلفہ حکیم ابو عبد العزیز محمد بٹالوی

الجوہر النفیس

فی شرح

ارجوزۃ الشیخ الرئیس

بحسن اہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

در مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ بحلیۂ طبع مزین گردید

اطلاع — اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب طب اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب طب مختص لعلاج انسان	
اُردو	
تشریح الاسباب مع نقشہ بروج فلکی از حکیم قاضی الٰہی بخش۔	۸ر
رسالہ زبدة المفردات مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب	[illegible]
زبدة الحکمت تینون حصے کی خورد و نوش کا طریقہ حفظ صحت مولفہ حکیم مولوی محمد قمر علی۔	[illegible]
رسالہ التعریف النبض۔ مولفہ حکیم مرزا البشیر احمد۔	۲ر
شفاء الامراض۔ از حکیم	

نام کتاب	قیمت
محمد عبد الحکیم صاحب۔	[illegible]
ترکیب العلاج مع ترمیم و اضافہ نسخہ جات مولفہ حکیم امیر اللہ خان جدید الطبع۔	[illegible]
رسالہ دافع طاعون۔ مولفہ رائے ہزاری لال ہیڈ ماسٹر دیوبند	[illegible]
مفید الاجسام مع فوائد عجیبہ ہر مرض کے نسخے مولفہ سید فضل علی اسٹنٹ ڈاکٹر۔	[illegible]
طب احسانی۔ مولفہ حکیم احسان علی	[illegible]
مجمع البحرین۔ از حکیم حیدر خان حاوی طب یونانی و ڈاکٹری۔	[illegible]

قیل العلم علمان علم الادیان و علم الابدان

مخزن فوائد بہیہ جامع فوائد طبیہ مولفہ حکیم ابو عبد العزیز محمد بٹالوی

الجوہر النفیس

فی شرح

ارجوزۃ الشیخ الرئیس

بحسن اہتمام بابو منوہر لال بھار گو سپرنٹنڈنٹ

در مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ بحلیۂ طبع مزین گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العظیم والصلوۃ علی نبیّہ الکریم

تمام تعریفین اُسی خداوند یگانہ و تنہا کو زیبا ہین جسنے اپنے قانون قدرت کو حکمت بالغہ کے دقائق سے مزین فرمایا اور بدایع مصنوعات خفیہ کے اظہار کے لیے ہر چیز کو وجود بخشا تمام عالم کے کائنات اور موجودات کو پانی سے زندہ اور تر و تازہ کیا اور انسان بلکہ سب کے اجزا کو باہم مربوط اور احسن طور پر مرتب کیا اسکی ترکیب مین نہایت عمدہ ترتیب سے ارواح اور قوی مین رابطہ ڈالا اسکی پیدایش کو اس خاص ہیئت مین موجب تذکرہ اور تدابیر ارباب بصارت کا ٹھہرایا اسکے مزاجون کو بہت سے متفرق اقسام پر مختلف بنایا اسکے حواس اور ارواح کو گوناگون آفات سے محفوظ رکھا اسکی فطرت مین بھلے برے اور نفع نقصان معلوم کرنے کا سلیقہ رکھا اسکو عمدہ اور ناقص میٹھی اور کڑوی اشیا کے پہچاننے کا ذوق سلیم عطا فرمایا اور نیز واسطے حصول ہر قسم کی اغراض اور مطالب کے تمام امور

خصوصًا اسباب ضروریہ کا مادہ دیا اور بسبب توافق اغراض اور غالب اسباب
کے نفسون کی حرکات کو مسکن فرمایا اور انکو حصول علم کے بارہ مین بذریعۂ دماغ
اور عقل کے نتائج اسباب کی طرف مودی کیا یہ سبھی اس غالب علم اور حکمت والے
نفع اور نقصان کے مالک نے اندازہ مقرر اور مقدر فرمایا ہی مین اسکی نہایت تعریف
اور حمد کرتا ہون اُس بندہ اور غلام کی طرح جو اپنے حصول مطلب اور غرض کی طرف
راغب ہوتا ہی مین اسکا بہت بہت شکر بجالاتا ہون جو اپنے طالب اور خواہان کے لیے
زیادہ احسانات کا کفیل ہوتا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ بجز اُسکے کوئی عبادت کے
لائق نہین ہی وہ یکتا اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک ہمجنس نہین ہی رنج اور راحت پہونچانا
اُسی کے اختیار مین ہی وہی بیماری لاتا ہی وہی دوا پیدا کرتا ہی اور مین گواہی دیتا ہون
کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بھیجے ہوے اور خاص بندے ہین
جنھون نے عبادت کے بجالانے مین تکالیف جسمانی کی رعایت بھی ملحوظ
رکھی ہی اور دین و دنیا کے جمیع امور مین قواعد طبی کو مضبوطی بخشی ہی خداوند تعالے
کی رحمت اور درود انپر اور انکی اولاد اور دوستون اور اصحاب پر بھی جبتک ہم
صحت اور سلامتی کے ساتھ دنیا مین قائم رہین اور جبتک دارین مین ہماری مرادین اور
مقاصد پورے اور برآمد ہوتے ہین

بعد ازین یہ بندہ حقیر ابو عبد العزیز محمد بٹالوی گزارش کرتا ہی کہ جبکہ اس نفیس
علم کے متفرق اصولون کو اس شیخ رئیس فرید الدہر وحید العصر نے جمع کیا اور اسکے
پیچیدہ اور باریک مسائل کو سلک تحریر مین لاکر عمدہ نظم سے ترتیب دیا یعنی
علامۂ زمان اور کامل انام ابو علی بن سینا جسنے اس علم مین بہت سی کتابین تصنیف

و تالیف کیں جنکے اصول اور مبانی کی مضبوطی اور محکمی مین کسی طرح کا اشتباہ نہین ہی
اور نہ اُنکے مدلولات اور معانی کے سمجھنے مین کسی کو کلام یا اعتراض کی گنجایش ہی
اور معاملات فروع و اصول مین اسکی دانائی اور عقلمندی پر سبکا اتفاق ہی اور اُسکے
قطعی دلائل صاف ناطق ہین کہ اُسکا کوئی نظیر دیکھنے اور سننے مین نہین آیا کیونکر نہو
حالانکہ اسکی تصانیف کے دقائق معلوم کرنے اور اُسکے معانی کے
سمجھنے مین بڑے بڑے علما اور فضلا کی عقلین حیران اور عاجز ہو گئی ہین جو
آخر کار سبھی اسکی فضیلت اور بزرگی کو تسلیم کرتے ہین اور اُسکی اطاعت اور
تابعداری کو اپنے لیے عزت اور فخر کا باعث سمجھتے ہین اور جانتے ہین کہ لوگونکی
عقلین اسکے کلیات قانون کے سمجھنے اور اسکے جزئیات معانی کے معلوم
کرنے مین جو اپنے فنون کے انواع پر منطبق ہین قاصر اور ساکت ہین جسنے
اس علم طب کے تمام اصولون کو ایک مختصر سی کتاب ارجوزہ مین جمع کر دیا ہی جسکو
باوجود ایجاز اور اختصار کے طب کے بڑے بڑے مسائل پر محیط بنا دیا ہی اسکی
تحریر کو نہایت صاف اور واضح تشریح سے وہم اور التباس سے مبرّا کر دیا ہی
اسکے تھوڑے سے ورقون مین طب کے جمیع انواع و اقسام کو محصور کر دیا ہے
گویا سمندر کو کوزہ مین بند کر دیا ہی سو الحمد للہ کہ وہ خداوند تعالی کے فضل و کرم سے
ایسی مکمل کتاب تیار ہو چکی ہی جو اپنے اصول اور مبادی مین نہایت مضبوط اور
الفاظ و معانی مین مستقیم ہی لیکن ہنوز اسکے غوامض اور دقائق پر مطلع ہونا بغیر
واضح بیانات کے گونہ دشوار ہی اور اُسکے نکات اور مغلق استعارات کا بدون
شرح تصریح کے ظاہر ہونا ناممکن ہی اسلئے اب مین نے اسکی ایسی شرح لکھدی ہی

کہ جس سے اسکے چند مضامین نہایت عمدہ وضاحت سے ظاہر ہو جاتے ہین
اور طلبہ اسکے نکات و استعارات کو نہایت عمدہ طور سے باسانی سمجھ سکتے ہین
جسکا درحقیقت تاریخی نام اکسیر اعظم باسمے ہی اور اصلی نام الجوہر النفیس فی
شرح ارجوزۃ الشیخ الرئیس رکھا گیا ہی اُس مالک حقیقی سے امید ہی کہ اسکو
تمام عام اور خاص کی نظرون مین مقبول اور مرغوب کرے اور اُسکی تعلیم کو
لوگون کی بہتری اور آرام کا باعث کرے اور شائق علم طب سے استدعا
ہی کہ اس خاکسار کو دعاے خیر سے یاد کرتے رہین اور کسی قسم کی لغزش یا قصور
کو جو دیکھین تو معاف فرمادین آخر مین مین خداوند تعالی کے احسان سے
اسکے امداد کا امیدوار ہون اور اُسکے فضل سے اسکے اجر جزیل کا خواہان
ہون وہی ہمارا فریادرس اور کارساز ہی وانا العبد الضعیف الحزین
ابو عبد العزیز محمد بن امین الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ
فصل علم طب کی فضیلت کے بیان مین واضح ہو کہ ہر علم کی فضیلت اسکے
موضوع کی شرافت پر موقوف ہی اور علم طب کا موضوع بدن انسان ہی
جو تمام مخلوقات سے شریف تر ہی جسکے حق مین وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ
وارد ہی اور نیز بر طبق وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کے انسان
خاص عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہی اور عبادت پورے طور پر مکمل نہین ہو سکتی
جبتک بدن صحیح و سلامت نہووے اور بدن کی صحت اور تندرستی صرف
اسی علم طب سے دریافت ہوتی ہی بلکہ موجودہ صحت کی حفاظت بھی اسی علم
طب کے ذریعہ سے کی جاتی ہی اسلیے اس علم کا پڑھنا اور سیکھنا نہایت مناسب

اور بہت ہی ضروری ہی بلکہ اسکی طرف سبکو زیادہ ضرورت اور اشد احتیاج
پڑتی ہی اور اسی سے خداوند تعالی کی عظمت اور اُسکی قدرت کا اظہار ہوتا ہی
اور ہر ایک امر مین خداوند تعالی کی نشانیان اور اُسکی آیات ہین جو مظہر اور
ناطق ہین کہ وہ خالق مالک الملک اکیلا ہی یکتا ہی جسنے انسان کو ایک عجیب ہیئت
اور خاص نمونہ پر پیدا کرکے اپنی صنعت کاملہ کا اظہار فرمایا ہی اور پھر اسمین مختلف
اور متضاد قوتون اور متفرق اور نوع بنوع فعلون کو ظاہر کیا اور اسکے اعضا
کو ترکیب اور بساطت سے متصف کیا ہر عضو کے ساتھ اسکے افعال کو مخصوص
اور معین کیا اور نہایت عمدہ ترتیب اور احسن ترکیب سے ہر ایک اعضا اور
قوتون کو انکے خاص مقامون مین ٹھہرایا اور طب کا آرام اور فائدہ دیگر علوم و
صنائع سے زیادہ اور عام ہی اور ظاہر ہی کہ عام نفع افضل ہوتا ہی خاص سے
امام فخرالدین رازی نے کہا ہی کہ دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے ثابت ہوچکا ہی
کہ تمام علمون سے علم طب کو زیادہ فضیلت ہی اور پھر بیان کیا ہی کہ اُسکے قواعد
کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہی کیونکہ اسکے طفیل نفس سے اسکی بیماریین
زائل ہوجاتی ہین اور بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی معالجہ کرنیکا
چنانچہ ابوداؤد اور ابن ماجہ مین مروی ہی کہ چند بدوون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ ہمکو معالجہ کرنے مین کچھ مضائقہ تو نہین تب آپ نے
فرمایا ای خداوند تعالی کے بندو اُس خداوند نے کوئی بیماری نہین پیدا کی مگر اسکے
لیے کوئی شفا بھی مقرر کردی ہی بجز بڑھاپے کے اور صحیح بخاری مین ابن
عباس سے اسطرح منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی

نعمتان مغبون فیهما کثیرین من الناس الصحة والفراغ
یعنی دو ایسی عام نعمتین ہین کہ لوگون کو اُنکی بالکل قدر نہین ہے ایک صحت دوسری
فراغت اور جامع ترمذی اور نسائی مین مروی ہے کہ کسی کو کوئی امر عافیت سے
عمدہ عطا نہین ہوا ایک روایت مین اسطرح ہے لوگون کے لیے دنیا مین صرف
دو نعمتین غنیمت ہین ایک صحت دوسری فراغت اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عباس کو فرمایا ای عباس رسول خدا کے چچا خداوند تعالی
سے دین و دنیا کی عافیت مانگا کر اور ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر پوچھا کہ نماز پنجگانہ کے بعد خداوند تعالی سے کیا طلب کر ون
آپ نے فرمایا عافیت پھر اُسنے پوچھا آخر آپ نے تیسری بار فرمایا خداوند تعالی
سے دین و دنیا کی عافیت مانگا کر اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے
تھے اللهم انی اسئلك صحة فی ایمان و ایمانا فی حسن خلق و عافیة
و مغفرة عنك یعنی ای خداوند مین تجھسے مانگتا ہون سلامتی ایمان مین اور
ایمان حسن خلق مین اور عافیت اور بخشش تمام امور مین اور فرمایا کہ کسی بندہ کو
ایمان اور یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز عطا نہین ہوئی اور یہ بھی وارد
ہے کہ خداوند تعالی نے کوئی بیماری نہین پیدا کی مگر اُسکے لیے ضرور کوئی نہ کوئی دوا
مقرر فرمادی ہے ابن قیس نے کہا کہ ہر انسان کو لازم ہے کہ بہرحال ان تین امور کو
نہ چھوڑے ۱ علم جو اسکو عمل پر ترغیب دیوے اور آخرت کے لیے توشہ تیار
کرے ۲ طلب جس سے اپنے نفس کو بیماریون اور تکالیف سے بچاوے ۳
کوئی صنعت جس سے اپنی معاش مین امداد لیوے امام شافعی نے بیان کیا ہے

کہ دو قسم کے لوگون کی طرف سبھی اشخاص محتاج ہوتے ہین ایک طبیب دوسرے
علما اور یہ بھی اسیکا مقولہ ہی العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان یعنی علم کی
صرف دو ہی قسمین ہین ایک جسمانی یعنی طب دوسرا دینی یعنے قرآن و حدیث
فصل مبدء طب کے بیان مین اطبا کی ایک جماعت اس امر پر متفق ہی کہ
طب کا مبدء انسان کی طبیعت کے ساتھ ہی پیدا کیا گیا ہی کیونکہ وہ اسکی
اصلاح کیلیے ضروری اور مناسب تھا اور بعض قدما نے کہا ہی کہ اول
علم طب کو شیث ابن آدم نے استخراج کیا تھا اور کسی نے کہا ہی کہ ہرمس نے
جسکو ادریس کہتے ہین علم رمل اور فلسفہ اور ہیئت اور طب وغیرہ تمام علوم اور
جمیع فنون کو ایجاد کیا ہی اور بعض نے کہا ہی کہ طب کی ابتدا تجربہ ہی اسحاق
بن حنین نے اپنی تواریخ مین لکھا ہی کہ مصر مین ایک عورت بسبب بند ہوجانے حیض کے
بہت سی بیماریون مین مبتلا ہوگئی سو جب اُسنے سری کا گوشت کھایا تو تمام
بیماریون سے رہائی پائی اور رازی نے ایک حکایت نقل کی ہی کہ ایک شخص
کے ہاتھ پر گرم ورم ظاہر ہوا تو ایک روز وہ نہر کے کنارے پر کسی بوٹی پر اپنا
ہاتھ رکھکر سو گیا جس سے اُسکے ہاتھ کو سردی پہونچی اور اسکی تمام درد دب گئی
ایک تخت جاتی رہی اسلیے اسکا نام حی العالم رکھا گیا اور چونکہ اکثر لوگون نے
ہندیون سے تجربہ سیکھا ہی اسلیے کہا گیا ہی کہ پہلے ہندیون ہی سے اس علم نے
ظہور پایا ہی اور ایک جماعت کے نزدیک یہ علم خداوند تعالی کی تعلیم اور اُسکی وحی
سے ہی جو اُسنے اپنے پیغمبرون کو سکھلادیا جسکی دلیل ہین وہ حدیث
لائے ہین جو ابن سنی وابن جوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ سلیمان

بن داؤد علیہ السلام کو جب کوئی درخت نظر آتا تو اُس سے اُسکا نام دریافت
کر لیتے پس اگر وہ بونے کے لائق ہوتا تو اُسکو بو دیتے اور اگر کسی دوا کے
کام کا ہوتا تو اُسکو لکھ لیتے اور جالینوس نے لکھا ہی کہ طب تمام علوم سے
زیادہ شریف ہی اور جسکی ایجاد سے سبھی انسانون کی عقلین قاصر ہین بلکہ وہ ناموس
سماوی ہی جسکی آگاہی خداوند تعالی نے اپنے نیک لوگون کے ذریعہ سے
عوام کو بخشی ہی اور نیز کہا ہی کہ ایک دفعہ میری آنکھ کے کسی پردہ مین درد ہوا
تو مین نے خواب مین ایک آدمی کو دیکھا جو مجھے حکم کرتا ہی کہ دہنے ہاتھ کی
اُنگلی سبابہ اور ابہام کے مابین کی رگ کا خون نکالون جب مین نے بیدار ہو کر
ویسا ہی کیا تو بالکل بیماری سے آرام ہو گیا اور نیز اسنے لکھا ہی کہ ایک شخص کی
زبان پر بہت زیادہ ورم ہو گیا جسنے خواب مین ایک شخص کو دیکھا جو خس کا
عصارہ مُنھ مین رکھنے کا اشارہ کرتا ہی جو واقعی ویسا کرنے سے شفایاب ہو گیا
اور یہ بھی اسی کا مقولہ ہی کہ طب دراصل وحی ہی لیکن لوگون نے قیاس و تجربون
کو بھی اسکے ساتھ اضافہ کر دیا ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ طب کی ابتدا الہام سے
ہوئی ہی کیونکہ ہم سانپ کو دیکھتے ہین کہ موسم سرما مین اپنے گھوسلون اور سوراخون
مین جا گھستا ہی اور جب آخر سرما مین باہر نکلتا ہی تو بالکل اندھا اور نابینا ہوتا ہی
اور جب اپنی آنکھون کو سبز بادیان پر رکھتا ہی تو اُسکو بینائی حاصل ہو جاتی ہی
اور امام رازی نے بیان کیا ہی کہ بگلا یا کوئی اور جانور جو زیادہ مچھلیان کھاتا
ہی جب اسکے پیٹ مین قبض ہو جاتا ہی تو سمندر کے پانی سے چونچ بھر کر
حقنہ کر لیتا ہی جس سے جسقدر اسکے پیٹ مین ثفل اور فضلہ موذی ہوتا ہی وہ

باہر خارج ہو جاتا ہی اسی سے لوگون نے حقنہ سیکھا ہی اور جب بلیون کو اپنے پیٹ
مین درد محسوس ہوتا ہی تو چراغ کے تیل مین سے کسیقدر چاٹ لیتی ہین اور اسیطرح
موسم ربیع مین عشبہ کھاتی ہین جو انکی غذا نہین ہی جسکے کھانے سے انکی خلطین
صاف نکل جاتی ہین اور جب لومڑی کو بھیڑیے کا ڈر معلوم ہوتا ہی تو اپنے
گھوسلے کے گرداگرد بصل العنصل لگا دیتی ہی جس سے اسکے بچے بھیڑیے کے پنجہ
سے محفوظ رہتے ہین کیونکہ جب وہ عنصل پر سے گذرتا ہی تو بیمار ہو جاتا ہی اور کبھی
مر بھی جاتا ہی اور ایک فاضل کا مقولہ ہی کہ نیول جب سداب کی پتی کو کھا کر سانپ
سے مقابلہ کرتا ہی تو اسکے زہر سے اسکو کچھ ایذا نہین پہونچتی اور جب کہین سے
اسکو سداب دستیاب نہین ہوتا تو لڑائی کی جرات نہین کرسکتا اور جب جانور
باز کو کوئی بیماری آتی ہی تو کسی چھوٹے جانور کو شکار کرکے اسکا جگر کھا لیتا ہے
جس سے اسکی بیماری زائل ہو جاتی ہی اور تمام حیوانات چوپائے چارہ کھانے
کے وقت گھاس کو پھیلا دیتے ہین جس سے جو مضر سمجھتے ہین اسکو چھوڑ دیتے
ہین پس یہ سبھی باتین دلالت کرتی ہین اس امر پر کہ طب الہام خداوندی ہی

فصل شیخ الرئیس کے حالات کے بیان مین آپکی کنیت ابو علی نام حسین اور وہ
بیٹا ہی عبداللہ بن حسین بن علی بن سینا کا اپنے زمانہ کے اہل فلسفہ کا استاد کامل
تھا اور علم طب و طبعیات اور حساب اور ہندسہ اور جبر و مقابلہ اور مناظرہ
مین اسکو ایسی پوری مہارت تھی کہ ان علوم مین اسکا کوئی ثانی نہ تھا اسنے
علم فقہ کو اسمعیل قاضی سے سیکھا اور اقلیدس اور مجسطی مین نہایت کمال حاصل
کیا پھر علم طب مین ایسا توغل کیا کہ اپنے زمانہ کے تمام ہمعصرون سے سبقت لے گیا

جسکے ساتھ اسکے زمانے کے کسی آدمی مین مقابلہ کی جرأت نہین تھی یہانتک کہ اسکے استاد خود آکر اس سے بہت کچھ سیکھتے پھر اُسنے نوح بن منصور سامانی کی خدمت مین رہنا اختیار کیا اور اسکے کتب خانہ مین جانے کی اجازت حاصل کی جہان اُسنے ایسی کتابون کا مطالعہ کیا جسکا دستیاب ہونا اور لوگون کو دشوار تھا جس سے اُسکو بہت سے فوائد حاصل ہوئے اور اسکا طریقہ فقہا کی طرز پر تھا اور کتنی مدت تک شمس الدولہ کی وزارت کا کام بھی اسکے سپرد رہا ہے اور وہ نہایت دلیر اور قوی مزاج آدمی تھا اور ایکدفعہ قولنج کی بیماری مین مبتلا ہوا جسکی وجہ سے اُسنے کئی ایک حقنہ ایک ہی دن مین کیے جسمین اسکے کسی غلام نے کوئی سخت چیز مانند تخم کرفس اور افیون کے ڈال دی جس سے اُسکی قوت مین فرق آگیا تب اُسنے ناامید ہوکر علاج کو ترک کردیا اور کہا کہ اب مجھے کسی دوا سے آرام نہوگا پھر غسل کرکے نماز ادا کی اور خداوندکی درگاہ مین اپنے گناہون اور خطاؤن سے معافی مانگی اور جو فقرا موجود تھے اُنپر مال تصدق اور خیرات کیا اور جسقدر ہوسکا لوگون سے قصور معاف کرائے اور غلامون کو آزاد کردیا اور اسکو قرآن شریف بخوبی یاد اور حفظ تھا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ پہلے طب کا علم معدوم تھا تو اُسکو بقراط نے ایجاد کیا اور جب مردہ تھا تو اُسکو جالینوس نے زندہ کیا اور متفرق و منتشر تھا تو اسکو امام رازی نے جمع کیا اور ناقص تھا تو اُسکو ابن سینا نے مکمل کیا جو ماہ صفر سنہ ۳۷۳ھ مین پیدا ہوا تھا اور ماہ رمضان سنہ ۴۲۸ھ روز جمعہ کو ۵۰ برس کی عمر مین انتقال فرمایا اور ہمدان مین مدفون ہوا

فصل اسکی تصانیف کے بیان مین آسکی تصانیف مین سے بہت کتابین ہین

منجملہ انکی کتاب شافی علوم اربعہ اور کتاب لواحق اور کتاب حاصل و محصول جسکی بیس جلدین ہین اور کتاب البر والاثم دو جلدون مین اور کتاب لسان العرب لغت مین جسکی برابر آجتک کوئی کتاب لغت مین تصنیف نہین ہوئی اور قانون الصحۃ اور کتاب المبداء والمعاد اور کتاب الاشارات اور کتاب الہامات اور کتاب الحدود اور کتاب عیون الحکمۃ منطق وغیرہ مین اور ارجوزہ طب مین اور کتاب تقاسیم العلوم والحکمۃ اور مدخل علم موسیقی مین اور رسالہ سکنجبین کے باب مین اور چند جوابات متفرق مسائل مین اور ایک مقالہ اجرام علویہ مین اور ایک مقالہ رصد مین اور کتاب تدبیر النفس اور اسکے بہت سے خطبے اور حاشیہ اور شرحین ہین کتاب النفس پر جو ارسطاطالیس کی ہے اور کتاب العلم نحو مین اور ایک رسالہ زبدہ اسکی فضیلت مین اور رسالہ تعبیر رویا مین اور رسالہ علم کیمیا مین اور رسالہ قضا و قدر مین اور رسالہ مخارج حروف مین اور کتاب قولنج مین اور کتاب ادویہ قلبیہ مین اور رسالہ خواص خط استوا مین ایک مقالہ جسم کی تعریف مین علاوہ انکے اور بھی اسکی بہت سی کتابین علم اصول و فروع اور حدیث اور طب مین ہین اور مجھے بعض مشائخ سے خبر ملی ہے کہ انھون نے اسکی ایک تفسیر بھی سورہ فاتحہ پر دیکھی ہے جو ضخامت مین نہایت بڑی تھی اور اسکے بہت سے اشعار اور قصائد نظم اور نثر مین ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمة لما كانت هذه الرسالة الشريفة منظومة فاحببت

مقدمہ چونکہ یہ ارجوزہ ایک عمدہ رسالہ منظوم تھا تو مین نے چاہا

ان اجعل لها مقدمة وابين فيها نبذة من اوزان الشعر

کہ اسکا ایک مقدمہ بناؤن اور اسمین چند اوزان شعر کے

عموما ووزن الرجز الذی هی علیه وزحافاته ووجه تسمیتها بالارجوزة

عموماً اور وزن رجز کا کہ جسپر یہ رسالہ مبنی ہی مع اسکے زحافات اور وجہ تسمیہ ارجوزہ کے

خصوصا فاعلم ان البحور مذکورة فی هذه الابیات الخمسة الدائریة نظم

خصوصاً بیان کرون جاننا چاہیے کہ کل بحور ان پانچ ابیات دائرہ مین مذکور ہین نظم دائریہ یہ ہے

اطل مدی فی بسط المدی منک مامول
میری عمر دراز کر غایت ونہایت کا بڑھانا تجھسے امید کرتا ہون

انل عدتی کف العدی عنک مسئول
میرا سامان مجھے دے دشمنون کا روکنا تجھسے مانگتا ہون

کملا نوفر حظنا بمکارم
ان خوبیون مین ہمارا پورا پورا حصہ وافر ہوا

نطقت بهن عدی تجاهر فی العلی
جنکے دشمن قایل ہین اور بلندی مین عیان ہوا

لفرجنا رملا ارجوزة فیها
ہمنے دوڑتے ہوے ایسا ٹپا گایا جسمین

اغان قد سمعن من غوانیها
ایسی تال و سُر تھی جو گانون سے ہمنے سنی تھی

سرح لضرع مجتث سرع اذا
ایسا غر گھوڑے کا ہی جو درختون کو اکھاڑ دیتا ہی

ما خف من قضب قل فی ارضنا
جبکہ تیرون کے بوجھ سے ہلکا ہوتا ہی اور ہماری زمین مین ایسا گھوڑا کمیاب ہے

تقاربته راکضا اذ دعانی
مین دوڑتا ہوا اسکے پاس گیا جب اسنے مجھے پکارا

وراعیته مرة اذ رعانی
اور مین نے ایکبار اسکی رعایت کی جب اسنے میری رعایت کی

وَلِلّٰہِ دَرُّ ھٰذَا النَّاظِمِ بِاَنَّہٗ قَدْ اَشَارَ اِلٰی اَسْمَاءِ الْبُحُوْرِ بِاَلْفَاظٍ

خدا نے اس ناظم کو ایسی خوبی بخشی ہی کہ ایسے الفاظ سے بحور کے نام بتائے ہین

ھِیَ مَوَادُّھَا الَّتِیْ اشْتُقَّتْ مِنْھَا وَذٰلِكَ الْاَلْفَاظُ مَبْدَأُھَا

جو اُنکے مواد وماخذ ہین کہ جنسے یہ بحور مشتق ہوتی ہین اور وہی لفظ اس بحر کا مبدا ہی

اشارات

فَمِنْ اَطِلِ الطَّوِیْلَ اِلٰی اٰخِرِ الْبَیْتِ تَقْطِیْعہ فعولن مفاعیلن

اطل اشارہ بطرف بحر طویل کے ہی اور وہی اسکا مبدا ہی آخر بیت پر ختم ہوتا ہی تقطیع اسکی فعولن مفاعیلن ہی

اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَمِنْ مُدَّ الْمَدِیْدُ اِلٰی اَطِلْ وَھُوَ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

چار بار اور مدی اشارہ طرف بحر مدید کے اور وہی اسکا مبدا ہی اور اطل پر ختم ہوتا ہی تقطیع اسکی فاعلاتن فاعلن ہی چار بار

وَمِنْ بَسْطِ الْبَسِیْطِ اِلٰی مُدَّقٍ وَھُوَ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

اور بسط اشارہ بحر بسیط کا ہی وہی اسکا مبدا ہی مدق پر ختم ہوتا ہی تقطیع اسکی مستفعلن فاعلن چار بار ہی

وَمِنْ كَمَلًا اَلْكَامِلُ وَھُوَ مُتَفَاعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

کملا اشارہ یہ بحر کامل ہی یہی اسکا مبدا ہی تقطیع اسکی متفاعلن ہی چھہ بار

وَمِنْ تَوَفَّرَ الْوَافِرُ وَھُوَ مُفَاعَلَتُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

توفر اشارہ بسوے بحر وافر ہی تقطیع اسکی مفاعلتن ہی چھہ بار

وَمِنْ ھَزَجْنَا الْھَزَجُ وَھُوَ مَفَاعِیْلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

ہزجنا اشارہ بہ بحر ہزج ہی تقطیع اسکی مفاعیلن ہی چھہ بار

وَمِنْ رَمَلًا الرَّمَلُ وَھُوَ فَاعِلَاتُنْ ۶ مرّہ اور رملا اشارہ بہ بحر رمل ہی اسکی تقطیع فاعلاتن ہی ۶ بار	وَمِنْ رُجُوْزَنَا الرَّجَزُ وَھُوَ مُسْتَفْعِلُنْ ۶ اور رجوزنا اشارہ بطرف بحر رجز ہی اسکی تقطیع مستفعلن ہی ۶ بار

ومن سرح المنسرح وهو مستفعلن مفعولات مستفعلن مرتین

سرح اشارہ بہ بحر منسرح ہی اسکی تقطیع مستفعلن مفعولات مستفعلن ہی دو بار

ومن لضرع المضارع وهو مفاعیلن فاعلات مفاعیلن مرتین

اور لضرع اشارہ بہ بحر مضارع ہی تقطیع اسکی مفاعیلن فاعلات مفاعیلن ہی دو بار

ومن مجتث المجتث وهو مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن مرتین

اور مجتث خود بحر کا نام ہی جسکی تقطیع مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن ہی دو بار

ومن سرع السریع وهو مستفعلن مستفعلن مفعولات مرتین

اور سرع اشارہ بہ بحر سریع ہی وزن اسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہی دو بار

ومن خف الخفیف الی ذا وهو فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مرتین

او خف اشارہ بہ بحر خفیف ہی اور اذا پر ختم ہوتا ہی وزن اسکا فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہی دو بار

ومن قتضب المقتضب الی من وهو مفعولات مستفعلن مستفعلن مرتین

اور قتضب اشارہ بہ بحر مقتضب ہی اور من پر ختم ہوتا ہی تقطیع اسکی مفعولات مستفعلن مستفعلن ہی دو بار

ومن تقاربته المتقارب وهو فعولن ثمان مرات

تقاربتہ اشارہ بہ بحر متقارب ہی تقطیع اسکی فعولن ۸ بار ہی

ومن راکضا الرکض الی تقاربته وهو فاعلن ثمان مرات

راکضا اشارہ بطرف بحر رکض ہی اور تقاربتہ پر ختم ہوتا ہی اسکی تقطیع فاعلن ہی آٹھ بار

فائدہ بحر رکض کے چودہ نام ہین ۱ متدارک جو مشہور و معروف ہی ۲ رکض ۳ خبب ۴ صوت الناقوس ۵ غریب ۶ محدث ۷ حادث ۸ متدانی ۹ متسق ۱۰ منتظم ۱۱ متقاطر ۱۲ قطر المیزاب

۱۳ شقیق ۱۴ مخترع

اَلرَّجْزُ مُحَرَّکَۃٌ ضَرْبٌ مِنَ الشِّعْرِ وَزْنُہٗ قَدْمَرَّ فَالاُرْجُوزَۃُ کَالقَصِیدَۃِ

رجز محرکہ شعر کی ایک بحر کا نام ہے وزن اسکا بیان ہو چکا ارجوزہ اُس قصیدہ کو کہتے ہیں

منہ ولہ زحافات

اور اس بحر کے چند زحافات ہیں۔

الاذالۃ زیادۃ ساکن فی اٰخر الوتد المجموع المؤخر نحو مستفعلان

ازالہ وتد مجموع مؤخر کے اخیر میں ایک ساکن زیادہ کرنا جیسا مستفعلن میں مستفعلان کہنا

الخبن اسقاط الثانی الساکن فینتقل الی مفاعلن الطی اسقاط الرابع الساکن

خبن دوسرے ساکن کو ساقط کرنا جیسا مستفعلن کو مفاعلن بنانا طی ساکن چہارم کو ساقط کرنا

النحو مفتعلن الخبل اسقاط الثانی والرابع الساکنین نحو فعلتن

جیسا مفتعلن خبل ساکن ثانی و رابع کو ساقط کرنا جیسا مستفعلن کو فعلتن بنانا

القطع اسقاط الساکن من الوتد المجموع الاٰخر مع اسکان ما قبل نحو مفعولن

قطع وتد مجموع اخیر سے ساکن گراکر ماقبل کو ساکن کرنا جیسا معفولن بنانا

الکف اسقاط السابع الساکن نحو مستفعل الشکل اسقاط الثانی

کف ساکن ساتویں کو گرانا جیسا مستفعل شکل۔ ساکن دوسری

والسابع الساکنین نحو مفاعل التخلیع اجتماع الخبن والقطع نحو فعولن

اور ساتویں کو ساقط کرنا جیسا مفاعل تخلیع اجتماع خبن و قطع کا جیسا فعولن

الحذذ اسقاط الوتد المجموع نحو فعلن الترفیل زیادۃ السبب

حذذ وتد مجموع کا اسقاط۔ جیسا فعلن ترفیل وتد مجموع اخیر پہ سبب

التخفیف علی الوتد المجموع الاخر نحو مستفعلاتن الرفع اسقاط السبب

تخفیف ایزاد کرنا جیسا مستفعلاتن رفع ابتدا سے سبب

التخفیف من اولہ نحو فاعلن

خفیف گرانا جیسا فاعلن

تکملہ سبب خفیف ثنائی دوحرفی دوم ساکن کو کہتے ہین جیسا لَمْ سبب ثقیل ثنائی ہر دو متحرک کو کہتے ہین جیسا اَدَ مجموع انکا لَمْ اَرَ وتد مجموع ثلاثی ساکن الثالث جیسا کذا وتد مفروق ثلاثی ساکن الاوسط جیسا اَمْسِ فاصلۂ صغری رباعی ساکن الرابع جیسا جَبَلُنْ فاصلۂ کبری خماسی ساکن الخامس جیسا سَمَکَتُنْ فاصلتین عند الخلیل معتبر ہین اور اخفش انکار منکر ہی کہتا ہی کہ فاصلہ صغرے دو سبب سے مرکب ہی یعنی سبب ثقیل و سبب خفیف کو ترکیب دیا وے تو فاصلہ صغرا ے ہوجاتا ہی اور فاصلہ کبرے سبب ثقیل اور وتد مجموع سے مرکب ہوتا ہی جزء اول مصرعہ اول کو صدر کہتے ہین اور جزء آخر مصرعہ اول کو عروض اور جزء اول مصرعہ دوم کو ابتدا اور آخر کو عجز و ضرب اور ماسوا ے انکے اجزاء متوسطہ کو حشو بولتے ہین زحاف لغت مین ماندگی سے شتر کا پیر گھسیٹ کر چلنا یا تیر کا نشانہ سے ورے گرنا پھر گھسٹکر نشانہ تک پہونچنا اور اصطلاح مین اسی تغیر کا نام ہی جو بنقصان حروف ثانی یا حرکت حروف ثانی سبب خفیف یا ثقیل مین واقع ہو اور عند البعض مطلق تغیر کا نام ہی کسی جگہ واقع ہو تخصیص سبب کی نہین اور بعضے تغیر جائز کو زحاف کہتے ہین اور تغیر لازم کو علت اور اکثر

اسقاط حروف یا حرکت کو جو ثانی سبب مین خواہ سبب خفیف ہو یا ثقیل
واقع ہو زحاف بولتے ہین جسکو دو قسم مین بیان کرتے ہین ایک جائز وہ
یہ کہ ایک رکن بیت کا مزاحف ہووے تو دوسرے بیت مین اسکو سالم
لانا جائز ہی اور اگر بیت کے عروض اور ضرب مین زحاف واقع ہو تو ساری
بیتون مین ایسا لانا لازم ہی اور یہان زحاف سے مطلق تغیر مراد ہی

قال الشیخ الاجل الرئیس ابو علی الحسین بن عبد الله بن سینا رحمۃ الله تعالی
کہا شیخ اجل رئیس بو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا رحمۃ اللہ نے کہ
لما جرت عادۃ الحکماء وفضلاء القدماء بخدمۃ الملوك والامراء والخلفاء
جبکہ حکما اور فضلاے قدما کی عادت اسطرح جاری ہی کہ بادشاہون اور امیرون اور خلفا
والوزراء ورؤساء القضاۃ والفقہاء بتصانیف المنثور والمنظوم وفی
اور وزیرون اور سرداران قاضی اور فقہا کی خدمت مین اپنی تصانیف نظم و نثر اور
توالیف الصنائع والعلوم لاسیما الشعراء والاطباء فانہم کثیرا
اپنی تالیفات صنائع اور علوم کی پیش کرتے ہین خصوصا شعرا اور اطبا جنھون نے بہت سی
ما وضعوا الاراجیز والفوا الکنانیس لیتبین للملوك من راجزہم وماہرہم
مختصر اور بڑی کتابین تالیف اور تصنیف کین تاکہ کلام اور فصیح اور ماہر اور نادہنف
من عاجزہم فانتج ذلك اطلاع الملوك علی القوانین الطبیۃ
ظاہر ہو جاوین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ وہ بادشاہ وغیرہ قواعد طبیہ
والمناہج الحکمیۃ ورایت صناعۃ الطب بارض فارس
اور مسائل حکمیہ سے آگاہ ہو جاتے ہین اور مین نے صناعت طب کو زمین فارس مین دیکھا کہ

عارية من محاضرات المجالس و مناظرات سيما رستانات المدارس
مجلسوں میں تذکرہ اور شفاخانہ جات اور مدارس میں گفتگو اور مناظرہ سے خالی اور معرا ہی
وقد استباح الطب من لا مادة له من فنونه ولا معرفة له بقانونه
اور طب کو ایسے شخص نے اختیار کر رکھا ہی جسکو اس فن کا کچھ مادہ نہیں اور نہ اُسکے قانون و دستور سے کچھ واقفیت ہی
ولا صورة له فی نفسه ولا سيما مع قلة حدسه فتصدر وتشيخ
اور نہ اپنی ذات میں انکا کچھ لحاظ ہی اور خصوصا باوجود کمی تجربہ و نا واقفیت کے آپکو بزرگ اور بلند مرتبہ سمجھتے ہیں
من لم يكن فی الصناعة رسخ جريت علی سنن القدماء واتبعت
جنھیں اسمیں کچھ رسوخ نہیں تب میں نے قدما کا طریقہ اختیار کیا اور حکما کی
سنن الحكماء فخدمت حضرة سيدنا الفقيه الاجل القاضی
طرز پر چلا سو میں نے اپنے سردار عقلمند جلیل القدر حاکم بلند مرتبہ کی خدمت میں
السنی المحل اطال الله بقائه دام عزه وعلائه وكبت حسدته وعداه بهذه
جسکو خداوند تعالی ہمیشہ قائم رکھے اور اسکی عزت در مرتبہ کو دراز کرے حاسد اور دشمن ذلیل اور خوار ہوں
الارجوزة المشتملة من الطب علی جميعه ومن تقسيمه علی بديعه
اس ارجوزہ کو پیش کیا جو طب کے تمام مسائل پر حاوی اور اُسکے عجائبات کے جمیع اقسام پر مشتمل ہی
رداء الكمال و الجمال بسهولة الموضوع وخفة الموزون ليسر طلبا
حالانکہ وہ کمال کی چادر اور خوبصورتی کا زیور ہی سبب عمدہ آسان اور ہلکے وزن کی جسکا سیکھنا نہایت آسان
واقل تعبا وهو اذا نظر اليها بفهمه وحصلت فی خزائن علمه
اور بلا تکلف ہی جسکو جب کوئی سوچ سمجھکر دیکھے اور اسکے معلومات کے
ذخیرہ سے کچھ پاوے

استعان منہا علی العلم الجلیل بالحزم القلیل و فاز ما بین

تو وہ باوجود تھوڑے سے سرمایہ کے اس جلیل القدر علم پر بہت کچھ امداد پا سکتا ہے

الصناع والرعاع والمبتدی والمنتہی والمحقق المتحذق

اور کاریگروں اور ناواقفوں اور مبتدی و منتہی اور محقق اور ناتجربہ کار سے زیادہ کامیاب ہو کر اپنے مطلب کو حاصل کر سکتا ہے

وانی الیہ ارغب فی المعونۃ علی ما یقرب الیہ و یزلفہ لدیہ

اور میں اللہ کیطرف معونت میں اسکی قرب اور نزدیکی چاہنے کے واسطے راغب و متوجہ ہوتا ہوں

فہو المستعان و علیہ التکلان

پس وہی مددگار اور وہی لائق اعتماد کے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِكِ الْوَاحِدِ — رَبِّ السَّمٰوٰتِ الْعَلِیِّ الْمَاجِدِ

سب تعریف ہے اللہ بادشاہ یکتا — آسمانوں کے صاحب برتر ذی عزت بزرگی والے کو

سُبْحَانَہٗ مُنْفَرِدًا بِالْقِدَمِ — مُخْرِجُ وُجُوْدِنَا مِنْ عَدَمٍ

میں تمام عیوب سے اسکی تنزیہ بیان کرتا ہوں پورے درجہ کی تنزیہ — جس حالمیں وہ قیامت سے مخصوص ہے ہمارے وجود کو عدم سے نکالنے والا ہے

مُفِیْضُ نُوْرِہٖ عَلٰی عُقُوْلِنَا — حَتّٰی بَدَا الْخَفِیُّ مِنْ مَعْقُوْلِنَا

اپنے نور کو ہماری عقلوں پر ڈالا کہ جس سے ہمکو — معلومات کی پوشیدہ باتیں ظاہر ہو گئیں

وَاعْتَلَقَ الْعَقْلَ بِنَفْسٍ نَاطِقَہْ — ذَاتِ حَیٰوۃٍ وَشَہْوَۃٍ صَادِقَہْ

اور عقل کو نفس ناطقہ حیاتی والے — اور پوری رغبت والے کے ساتھ متعلق کر دیا ہے

یُوْحِیْ اِلَیْہَا الْعِلْمَ بِالْاِحْسَاسِ — کَمَا تَرَی الْخَفِیَّ بِالْقِیَاسِ

اس نفس کیطرف جسکے ذریعہ سے علم کا الہام اسطرح کرتا ہے — جسطرح کہ نامعلوم چیز کو قیاس ہی معلوم کرتا ہے

وَقَسَّمَ الْعَقْلَ عَلَى الْبَرِيَّةِ
اور خلقت پر عقل اور حس اور حیات کو برابر

وَالْحِسَّ وَالْحَيٰوةَ عَلَى السَّوِيَّةِ
(حسب استعداد ہر ایک کے) تقسیم کر دیا ہے

وَصَلٰوةُ اللّٰهِ ذِي الْجَلَالَةِ
اور رحمت خداوند صاحب بزرگی و بڑائی کی (نازل ہو)

عَلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْمَقَالَةِ
نبی صاحب سچی بات والے پر

مُحَمَّدٌ حَبَاهُ بِالرِّسَالَةِ
نام پاک اسکا محمد ہے جسکو رسالت دی

فَأَنْقَذَ النَّاسَ مِنَ الضَّلَالَةِ
پس انھوں نے لوگوں کو گمراہی سے نکالدیا

مُطْرِقًا بِعَقْلِهِ الْمَطْبُوعِ
جس حالمین کہ انھوں نے اپنی پسندیدہ عقل کو

بِالْحَقِّ ذِي الْبُرْهَانِ مِنْ مَسْمُوعِ
سنی ہوئی حق بات پختہ دلیل والی سے راہ بتائی

فَكَانَ مِثْلَ نُوْرِ عَيْنِ الْحِسِّ
پس وہ آنکھ کے نور جیسے ہوگئے جب وہ

اِتَّصَلَتْ بِالْبَدْرِ أَوْ بِالشَّمْسِ
چودھویں کے چاند یا سورج سے ملجاوے

فَأَدْرَكَ الْبَعِيْدَ وَالْقَرِيْبَا
پس انھوں نے دور اور نزدیک کو پالیا

وَلَمْ يَكُنْ فِي رَأْيِهِ مُرِيْبَا
اور کوئی انکی راے مین خلل انداز نہین ہوا

طِيْبُهُ يَنْتَشِرُ مِنْ حَيْثِهِ ❀
انکی خوشبو انکے بول سے پھیلتی و مہکتی ہے

وَيُظْهِرُ الصِّدْقُ مِنْ حَدِيْثِهِ
اور سچ انکی بات سے ظاہر ہوتا ہے

وَيَغْلِبُ الْعَقْلَ عَلَى هَوَاهُ
اور عقل کو اپنی خواہش پر غالب رکھتے ہین

وَيُؤْثِرُ الْأُخْرٰى عَلَى دُنْيَاهُ
اور آخرت کو اپنی دنیا پر پسند اور اختیار فرماتے ہین

فَيَبْهَجُ الْحَقُّ بِنُوْرٍ سَاطِعِ
پس انکے بلند نور اور روا ضح قطعی دلائل سے

وَحُجَجٍ مُبَيِّنَةٍ قَوَاطِعِ
حق چمک دمک رہا ہے

ذِكْرُ حَدِّ الطِّبِّ
علم طب کی تعریف کا بیان ہے

حکما کے نزدیک اگرچہ جو تعریف صرف جنس اور فصل سے مرکب ہو اسی پر
حد کا اطلاق آتا ہی لیکن کبھی مطلق تعریف جامع و مانع کو بھی حد کہدیتے ہین
چنانچہ اہل عرب کی اصطلاح اسپر شہادت دیتی ہی اور یہان شیخ رئیس نے
تعریف بالخاصہ کو حد کہا ہی لغت مین طب سحر و اصلاح اور عادت و مہارت
کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ علم ہی جس سے بدن انسانی کے حالات
من جہتہ الصحتہ والمرض بغرض حفظ الصحتہ الحاصلہ واسترداد الصحتہ الزائلہ معلوم
ہوتے ہین یعنے احوال بدن انسان کے صحت اور مرض کے اعتبار
سے اس غرض کے لیے معلوم کیے جاتے ہین کہ صحت موجودہ کی نگہبانی کی
تدابیر عمل مین لائی جاوین اور صحت زائلہ کے واپس لانے کی تجاویز سوچی
جاوین اسیکی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہی اور مابین معنی لغوی اور اصطلاحی
کے مناسبت ظاہر ہی عند البعض طب ایک قوت موجود فی النفس ہی جسکا
کام صحت حاصلہ کی حفاظت اور صحت مفقودہ کا واپس لانا ہی جالینوس کے
نزدیک اُن اشیا کی معرفت کا نام طب ہی جو صحت و مرض اور حالت متوسطہ
(جسکو نہ صحت کہ سکتے ہین نہ مرض) کی طرف منسوب ہین جسپر امام رازی نے
کہا ہی کہ اس صورت مین ادویات و اغذیہ کا معلوم کرنا اور تمام اسباب و
علامات کا دریافت کرنا بھی طب کی حد مین شامل ہو جاتا ہی ایک جماعت
اطبا کے نزدیک طب ایک تدبیر ہی جس سے صحیح جسم کی صحت اور اسکی تندرستی
قائم اور ثابت رہتی ہی اور سقیم و ماؤف کی بیماری اور مرض زائل اور دور ہو جاتا
ہی بقول فارابی طب ایک صناعت ہی جو مبادی صادقہ کے ذریعہ سے مؤثر

اور حاصل ہوتی ہی جس سے صحت بدن کی حفاظت مطلوب ہوتی ہی مسیحی نے کہا ہی کہ وہ ایک صناعت ہی جسکا موضوع بدن انسان ہی نہ علے الاطلاق من کل الوجوہ بلکہ صحت اور سقم کی حیثیت سے اور یہی اس علم کی غایت ہی بعضون کے نزدیک طب ایک صنعت ہی جو اپنے علم اور تجربہ سے صحت کو محفوظ اور مرض کو دور کرتی ہی کیونکہ جبکہ ہر عضو فعل کا موضوع ٹھہرا تو اس سے سلامتی کی حالت مین فعل کا صادر ہونا ضروری ہی جو عین صحت ہی پس علم طب کی غایت یہ ہی کہ موجودہ حالت کی حفاظت کیجاے اسطور سے کہ ستہ ضروریہ (جسکا بیان آگے آئیگا) اور نیز عادت اور مزاجین اور انکی تعدیل اور قوتین اور طبیعی افعال اور اخلاط اور اعضا اور انکے منافع اور افعال سب کی رعایت کیجاے پس اعانت اور پاسبانی کی معرفت و شناخت نے صحت کی حفاظت ہوجاتی ہی جسم صحیح وہ ہی جسمین چار اشیاء مستقیم اور ہموار پائی جاوین (۱) افعال صحیح (۲) اسباب جو افعال کے لیے فاعل اور محرک ہین جنکو اعضاے اصلیہ سے تعبیر کیا جاتا ہی (۳) مبدء جس سے فعل صادر ہوتا ہی جسکو قوت طبعیہ کہا جاتا ہی (۴) وہ اعراض جو بعد مین فعل کو لازم اور لاحق ہوجاتے ہین ۔

مِنْ سَبَبٍ فِيْ بَدَنٍ مُنْذُ عَرَضٍ	اَلطِّبُّ حِفْظُ صِحَّةٍ بُرْءُ مَرَضٍ
جو کسی بدن مین کسی سبب سے عارض ہوتا ہو	طب صحت کا نگاہ رکھنا ہی اور اس مرض کا اچھا ہونا

وہ سبب جسکے لاحق ہونے سے بیماری عارض ہوتی ہی کبھی مشاہد بالبصر ہوتا ہی جیسا کہ ورم جو تپ کا باعث ہوجاتا ہی اور کبھی نظر نہین آسکتا جیسا کہ

اخلاط متعفنہ جو عروض تپ کے لیے سابب واقع ہوتے ہین سبب ایک ایسا امر ہی جسکے وجود پر دوسری شئ کا وجود موقوف و منحصر ہوتا ہی بعض اسباب بدن انسان مین صحت و تندرستی کے لیے فاعل اور اُنکے محافظ ہوتے ہین جیسا امور ستہ ضروریہ وغیرہ کی رعایت اور انکی تدبیر کا ملحوظ رکھنا اور بعض بمنزلہ مادہ و زمین کے ہین جیسا ہیئت محصلہ جو صحیح مزاج مین اعتدال کیوقت پائی جاتی ہی اور بعض متمم و معاون ہوتے ہین جیسے قوتون و افعال کا اپنے مجری طبعی پر قائم و جاری رہنا فائدہ سبب کبھی دوسرے سبب سے پیدا ہوتا ہی جیسا تپ امتلا سے اور کبھی مرض سے جیسا کسی خلط کا حرارت سے نیچے گرنا کبھی مرض بھی دوسرے مرض سے پیدا ہوتا ہی جیسا تپ ورم سے کبھی سبب سے جیسا قی فساد ہضم سے صحت ایک حالت یا ملکہ ہی جسکے طفیل افعال اپنے محل اور موضوع سے درست اور سلامت صادر ہوتے ہین ایسا ہی قانون مین شیخ نے کہا ہی اور شفا مین لکھا ہی کہ صحت ایک ملکہ ہے جسم حیوانی مین جسکی وجہ سے افعال طبعی وغیرہ بلا ضرر و نقصان طبیعی طریقہ پر بخوبی صادر ہوتے ہین اور اسکے مقابل کو مرض کہتے ہین اور اسی تعریف کو امام رازی نے پسند کیا ہی مرض دو قسم پر ہی ایک خلقی (اصلی) دوم غیر خلقی (عارضی) اور علم طب برائے ازالۂ امراض عارضہ ہی امراض خلقیہ طب سے زائل نہین ہوتے جیسا صغر الراس یا سقطہ الراس یا نقصان الاصبع اور ضیق الصدر وغیرہ ہی طب سے عارضی امراض زائل ہوسکتے ہین نہ مادری

قِسْمَتُهُ الْاُوْلٰى بِعِلْمٍ وَعَمَلْ طب کی تقسیم پہلی یہ ہے ایک علمی دوم عملی	وَالْعِلْمُ فِیْ ثَلٰثَةٍ فَلَا كَتْمَلْ اور علمی تین مین پوری ہو چکی ہے

چنانچہ اقسام اسکے آگے آتے ہین نظری وہ ہی کہ مفید ہو فقط اعتقاد الراے کے اور مباشرہ العمل کی کیفیت سے کچھ تعلق نہ رکھے جیسا علم امور طبعیہ اور ستہ ضروریہ اور احوال بدن الانسان اور انکے دلائل کا اور عملی وہ ہی کہ مفید ہو ایسے اعتقاد الراے کی جو مباشرہ العمل کی کیفیت سے کچھ تعلق نہ رکھے جیسا تدبیر ماکول و مشروب و فصل و سن ازالۃ المرض بالغذاء و الدواء

سَبْعٌ طَبْعِيَّاتٌ مِنَ الْاُمُوْرِ		وَ سِتَّةٌ وَ كُلُّهَا ضَرُوْرِيْ
سات چیز طبعی ہین	۰	اور چھ ہین ساری ضروری

امور طبیعیہ مبادی ہین جنسے انسان کا بدن بنتا ہی اور بدن کا قوام اُن سے ایسا ہی کہ اگر ایک کا عدم فرض کرین تو بدن انسان کا وجود نہین ہو سکتا امور طبعی سات ہین (۱) ارکان (۲) امزجہ (۳) اخلاط (۴) ارواح (۵) اعضا (۶) قوی (۷) افعال یہ حصر استقرائی ہی وجہ تسمیہ ان امور کی با مور طبعیہ یہ ہی کہ یہ سات امور منسوب بہ طبیعت انسانی ہین اور طبیعت نام ہی مبدء اول حرکت و سکون بالذات اس چیز کا جسمین یہ طبیعت ہووے اور ان امور کو طبیعت کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ ہی کہ یہ امور تین حال سے خالی نہین یا تو محل طبیعت یعنی جسم طبعی کا مادہ ہووینگے جیسے ارکان و اخلاط و اعضا و ارواح یا صورت جیسے امزجہ و قوی یا غایت جیسے افعال طبیعت بقول بقراط مدبر بدن بلا ارادہ و شعور ہی اور وہی مبدء حرکت و سکون کا ہی اور بقول افلاطون ایک قوت الٰہی ہی جو مصالح بدن پر موکل ہی اور علامہ نفیس نے کہا ہی کہ طبیعت عند الاطبا چار چیز پر اطلاق ہوتی ہی ا- مزاج خاص بدن

۲-ہیئت ترکیبیہ ۳- قوت مدبرۂ بدن ۴- حرکت نفس اور قرشی کہتا ہی کہ طبیعت ایک قوت ہی جو حفظ کمالات مافیہ کا کام کرتی ہی یعنے ان کمالات کو محفوظ رکھتی ہی جو اسکے موضوع مین موجود ہین اور انکے موقع ومحل پر استعمال مین لانے کی تحریک کرتی ہی

ثُمَّ ثَلٰثَةٌ سُطِرَتْ فِی الْکُتُبِ	مِنْ عَرَضٍ وَمَرَضٍ وَسَبَبٍ
اور تین امور جو کتابون مین مرقوم ہوئے ہین	عرض اور مرض اور سبب ہین

جزء علمی (نظری) عندالاطبا اقسام اربعہ مین منحصر ہی اول امور طبعیہ دوم علم باحوال بدن انسان سوم علم باسباب چہارم علم بالدلائل مگر شیخ نے تین قسم قرار دی ہین (۱) عرض (۲) مرض (۳) سبب غیر ضروری اور امور طبعی اور ستہ ضروریہ کو بطور مبادی کے ذکر کیا ہی.

وَعَمَلُ الطِّبِّ عَلٰی ضَرْبَیْنِ	فَوَاحِدٌ یُعْمَلُ بِالْیَدَیْنِ
طب کا کام دو طرح پر ہی	ایک ہاتھون کا عمل جیسا جبر کسر کا کام

چونکہ ہاتھ یعنی جراحی اور چیرنے کا کام جرّاح اور حجّامون کے سپرد ہی اس لیے اس فن کے متعلق زیادہ حالات نہین بیان کیے گئے بلکہ بہت مختصر سے ضروری امور اس کتاب کے آخر مین درج کیے گئے ہین تاکہ طبیب کو اس علم سے بھی فی الجملہ واقفیت حاصل ہوجاوے.

وَغَیْرُهٗ یُعْمَلُ بِالدَّوَاءِ	وَمَا یُقَدَّرُ مِنَ الْغِذَاءِ
اور دوسرا عمل دوا سے کیا جاتا ہی	اور غذا کا اندازہ کیا جاتا ہی

جبکہ شیخ نے بعد تمہید وبیان امور ضروریہ کے اقسام طب ورا سکے معالجہ اور دوا کرنے کا

طریقہ بیان کرنا چاہا تو کہا کہ وہ دو قسم پر ہی ایک قسم جسمین دوا کے ذریعہ سے
علاج کیا جاتا ہی اسطورسے کہ اسمین مزاج اور عمل اور موسم اور شہر کا
لحاظ اور شروط (جسکا بیان بوقت استعمال دوا کے آئیگا) اور ادویات
اور اسکے اقسام شربت معجونین اور مسہلات وغیرہ کی رعایت کیجاتی ہی اور
دوسرا قسم جسمین ہاتھ اور آلات کے ذریعہ سے کام کیا جاتا ہی

ذِكْرُ الْأُمُورِ الطَّبِيعِيَّةِ وَأَوَّلُهَا فِي الْأَرْكَانِ	
امور طبیعیہ کا ذکر کیا جاتا ہی جنمین سے پہلے ارکان کا بیان کیا جاتا ہی	

امور طبیعیہ مبدء وہیولی ہین واسطے اُن اشیا کے جو اس عالم مین موجود ہین
نباتات وحیوانات ومعدنیات سے طبیعت ایک قوت ہی جو حفاظت و نگہبانی
کرتی ہی اُن فضائل وکمالات کی جو اسمین موجود ہین اور بعض کے نزدیک طبیعت
مبدء اول ہی واسطے حرکت اور سکون بالذات اُس جسم کے جسمین یہ موجود ہی

أَمَّا الطَّبِيعِيَّاتُ فَالْأَرْكَانُ	يَقُومُ مِنْ مِزَاجِهَا الْأَبْدَانُ
اب امور طبیعیہ سو وہ ارکان ہین	جنکے اخلاط سے ابدان قائم ہوتے ہین

رکن جسم بسیط ہی جو بدن کی جزء اولی ہی جسکی تقسیم اجسام مختلف صور کی طرف
نہین ہوسکتی اور رکن و غذا واصل و اسطقس و عنصر و مادہ و ہیولی و موضوع
یہ سبھی متحد بالذات اور مختلف بالاعتبار ہین کیونکہ جو چیز چند اشیا کی ترکیب سے
حاصل ہو وہ ضرور کسی نہ کسی صورت کو قبول کریگی پس اس اعتبار سے کہ
کسی صورت کو بدون تخصیص صورت معینہ کے قبول کرے وہ مادہ ہی
اور اس اعتبار سے کہ اسنے خاص صورت کو قبول کیا ہی ہیولی کہینگے اور اسوجہ سے

کہ اسمین صورت بالفعل حاصل ہی موضوع کہتے ہین اور اس اعتبار سے کہ یہ مرکب کی جزء ہی رکن کہا جائیگا اور اس اعتبار سے کہ یہ ترکیب کے لیے مبدا، اور اصل ہی عنصر ہی اور اعتبار سے کہ اسکی طرف تحلیل منتہی ہوتی ہی اور وہ سب سے چھوٹا جز ہی اسطقس ہی اور اس اعتبار سے کہ مرکب بسے ماخوذ و ممتزج ہے اصل کہا جائیگا پس رکن تمام مرکبات مین سب سے زیادہ تر بسیط ہی اور اس عالم کی سبھی اشیا اسی سے مرکب ہین اور اسی سے انکے مزاج قائم ہین بعض فلاسفہ اسطقس جزء لایتجزی کو کہتے ہین بعض حکما کے نزدیک جمیع کائنات جو عالم کون و فساد مین موجود ہین انھین ارکان سے مرکب ہین جیسا کہ شراب شکر اور پانی سے بنتی ہی فلاسفہ کے نزدیک طبیعۃ ایک قوت مدبرہ ہی جو اجسام کی صورتون کو محفوظ رکھتی ہی اور عند الاطبا چار معنون پر اطلاق پاتی ہی (۱) مزاج خاص بدن (۲) ہیئت بدن (۳) قوت مدبرہ (۴) حرکات نفس

اور طبع فعل ہی جو طبیعت سے سرزد ہوتا ہی

مَاءٌ وَ نَارٌ وَ ثَرًی وَ رِیحٌ	وَقَوْلُ بُقْرَاطٍ بِهَا صَحِیحٌ
پانی اور آگ اور خاک اور ہوا ہی	اور بقراط کا یہ کہنا صحیح ہی
دَلِیلُهُ فِی ذَا بِاَنَّ الجِسْمَا	اِذَا تَوَی عَادَ اِلَیهَا رَغْمَا
اسکی دلیل اسمین یہ ہی کہ جسم جب ہلاک ہو جاوے	تو خواہ مخواہ ان چارون کی طرف عود کرتا ہی

بقراط نے اپنی کتاب طبیعۃ الانسان مین کہا ہی کہ ارکان اربعہ سے اجسام کے مرکب ہونے کی یہ دلیل ہی کہ جب ابدان و اجسام مین موت سے فساد لاحق ہوتا ہی تو وہ خواہ مخواہ انھین چارون کی طرف تحلیل ہوتے ہین پس انمین جو

حرارت غریزی ہوتی ہی وہ اسطقس ناری کی طرف اور روح غذا ہوائی طرف صعود
کرجاتی ہین رطوبات اسطقس مائی کیطرف اور طبقہ ارضی استخوان وغیرہ خاکستر
اور خاک کی طرف چلے جاتے ہین پس معلوم ہوا کہ جمیع کائنات نباتات و معدنیات
وحیوانات انھین عناصر سے مرکب و متکون ہین کیونکہ نباتات کا پانی بارد
رطب ہی بارد اس سلیے ہی کہ جب کوئی قاسر سخن نہو وے تو پانی برودت
کیطرف مائل ہوجاتا ہی اور اگر بالطبع بارد ہوتا تو اسمین یہ برودت کیونکر آتی
رطب اس سلیے کہ وہ مختلف اشکال کو سہولت سے قبول اور ترک کرتا ہی
آگ حار یابس ہی حار اسلیے کہ ہم ظاہر اسکی حرارت کو محسوس کرتے ہین باوجودیکہ
اسمین اضداد اجزاے ارضیہ متصف وہر آئینہ باردہ و ابخرہ مائیہ مختلط جو اسکی
طبیعت خالصہ کے منافی ہین یابس اس سلیے کہ وہ مختلف اشکال کو
سہولت اور آسانی سے قبول اور اخذ نہین کرسکتی اور یہی معنے یبوست
کے ہین اور خاک بارد یابس ہی بارد اسلیے کہ بوقت انتفاے قاصر سخن کے
اسمین برودت آجاتی ہی جو عین اسکی طبیعت کا تقاضا ہی اور یابس اس سلیے
کہ اشکال کو نہ تو سہولت سے قبول کرتی ہی اور نہ مقبولہ کو نرمی سے ترک
کرتی ہی اور ہوا حار رطب ہی جسکی وجہ سے پہلے ہی ہی جو اوپر بیان ہوچکی ہی قوام
بدون زمین کے ناممکن ہی اور نہ اُنکا حیات اور پایداری بغیر پانی کے ہوسکتی
ہی اور نہ اُنکو بغیر حرارت و ہوا کے کچھ قرار ہی لیکن حیوانات کی زندگی بدون
غذا کے نہین ہوسکتی ہی اور غذا انھین نباتات سے پیدا ہوتی ہی اور نباتات
عناصر اربعہ سے ہین جسکا پہلے بیان ہوچکا ہی امام رازی نے کہا ہی کہ بچہ کو

ماں کے پیٹ مین اُس خون کی غذا پہونچتی ہی جو حیوانات و نباتات کی تغذیہ سے متکون اسکے حاصل ہوتی ہی اور سابق مین معلوم ہوچکا ہی کہ حیوانات و نباتات صرف چارون عناصر سے مرکب ہین اور انھین سے وہ امتزاج پاتے ہین اور نقلی دلیل یہ آیت کریمہ ہی خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ یعنی انسان پیدا کیا گیا ہی (بجنی والی مٹی سے) اور ظاہرا معلوم ہی کہ فخار بجنی والی مٹی مین چار امور کا پایا جانا ضروری ہی ۱ وجود خاک ۲ پانی کے ساتھ قوام پذیر ہونا ۳ ہوا کے ذریعہ سے خشک ہونا ۴ آگ سے سخت اور پختہ بنانا

لَوْ يَكُونُ الرُّكْنُ مِنْهَا وَاحِدًا	لَمْ تَرَ بِالْآلَامِ حَيًّا فَاسِدًا
اور اگر انہین سے ایک رکن ہوتا تو	دکھ درد کے سبب سے تو کبھی جیتے کو مردہ فاسد دیکھتا

یہ بھی بقراط کی دلیل ہی جو اُسنے اسی کتاب مین بیان کی ہی کہ اگر اجسام صرف ایک ہی طبیعت سے مرکب ہوتے تو انھین کوئی مخالف و متضاد فساد و نقصان نہ ڈالتا نہ اندر سے نہ باہر سے۔ کیونکہ نقصان اسصورت مین ہوسکتا ہی جبکہ مخالف کو پورا غلبہ حاصل ہوتا ہی فائدہ تعریف ارکان مین اختلاف ہی کوئی پانچ کہتا ہی کوئی دو لیکن حق مذہب یہی ہی کہ چار ہین اور یہ تعریف ارکان ایک مسئلہ علم طبعی کا ہی طبیب کو (من حیث ہو طبیب) مسائل طبعی کا تسلیم کرنا کافی ہی اُنپر دلائل لانے کی کچھ حاجت نہین ہی لیکن اکثر اطبا کی عادت ہی کہ تعداد ارکان کے دلائل بیان کردیتے ہین منجملہ اُن دلائل کے ایک یہ کہ جو کتاب مین مذکور ہی دلیل دوئم یہ ہی کہ مرکبات اپنے وجود مین محتاج بطرف رطب مادہ کے ہوتے ہین تاکہ صورت کو قبول کرسکین لیکن زیادہ رطب نہو

بلکہ معتدل بالیبوست ہونا ضروری ہوتا کہ صورت منطبعہ اور منقشہ کی حفاظت کرسکے اسواسطے کہ رطب جیسا سہل القبول ہو ویسا ہی سہل الترک بھی ہوتا ہی اور واسطے انطباع صورت کے حرارت طابخہ ہونا لازمی ہی لیکن مفرط نہو کہ حرارت زائد مودی الی الفساد والاحراق ہوتی ہی بلکہ معتدل بالبرودت ہونی واجب ہی لہذا ہر مرکب کی ترکیب مین ان ہر چہار عناصر کا ہونا ضروری ہی

الثانی منھا وھو علم المزاج
دوسرا امور طبعی من سے وہ مزاج کا علم ہی

وَبَعْدَ ذٰلِكَ الْعِلْمُ بِالْمِزَاجِ	..	اَحْكَامُهُ تُعِيْنُ فِي الْعِلَاجِ
اور اسکے پیچھے علم مزاج کا ہی		اور مزاج کے احکام علاج مین مددگار ہین

جبکہ ارکان اور انکے قوی وکیفیات کا حال اور انسے اجسام کی ترکیب اور عنصر غالب کا علم ہوا تو اسکے بعد معلوم ہوگیا کہ بدن کا مزاج کیسا ہی حار ہی یا بارد یابس ہی یا رطب کیونکہ جب بدن مین عنصر حار غالب ہو تو مزاج بھی حار ہوگا اگر بارد ہو تو بارد پس اسی امور کا سمجھنا طبیب کے لیے ضروری ہی جوہری کے نزدیک بدن کا مزاج وہی ہی جو مختلف طبائع سے مرکب ہی اور شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ مزاج ایک کیفیت ہی جو مختلف کیفیات سے جو عناصر متضادہ مین موجود ہین پیدا ہوتی ہی یعنی عناصر اپنی متضادہ قوتون سے باہم ایک دوسرے مین فعل وانفعال کرتے ہین تو اُن سبکے کسر وانکسار سے ایک ایسی معتدل کیفیت پیدا ہوجاتی ہی جو ان سب کو انکے مجموعہ مین مشابہ ہوتی ہی اس جدید کیفیت کا نام مزاج ہی ایک جماعت محققین نے کہا ہی

که مزاج ایک کیفیت ملموسہ ہی جو حاصل ہوتی ہی جسم مرکب مین عناصر متضادۃ الکیفیات سے جبکہ انمین ہر ایک کی کیفیت دوسرے سے منفعل و منکسر ہوتی ہی اور بقول ابن نفیس ترکیب و امتزاج صرف وہی معتبر ہی جو حرارت برودت اور رطوبت یبوست سے ہو نہ ہر ایک کیفیت سے جیسا خفت ثقل روائح وغیرہ سے

اَمَّا الْمِزَاجُ فَقُوَاهُ اَرْبَعٌ	یُفْرِدُهَا الْحَکِیْمُ اَوْ یَجْمَعُ
اب مزاج کی قوتین چار ہین	حکیم انکو کبھی مفرد مفرد بیان کرتا ہی کبھی مرکب

مزاج جو (عناصر مین سے) کسی ایک عنصر کے غلبہ سے حاصل ہوتا ہی اسکی چار قوتین ہین دو تو فاعل جو حرارت و برودت ہین اور دو ہی منفعل وہ رطوبت اور یبوست ہین اور یہ چارون مفرد ہین جو ارکان سے ناشی ہوتی ہین اسیوجہ سے انکی قوت بھی انکی قوت کے مشابہ ہی یہی معنی یفردہا کے ہین اور اگر ایک عنصر کے ساتھ دوسرا عنصر غالب ہو اسطور سے کہ عنصر ناری کے ساتھ عنصر ہوائی غالب ہو تو اسکو حار رطب کہا جاتا ہی اور اگر ناری کے ساتھ عنصر ترابی اسکو حار یابس اور اگر مائی کے ساتھ عنصر ہوائی ہو اسکو بارد رطب اور اگر عنصر مائی کے ساتھ عنصر ترابی غالب ہو تو اسکو بارد یابس کہا جاتا ہی اور یہی مراد یجمع سے ہی

مِنْ سَخِنٍ وَبَارِدٍ وَیَابِسٍ	وَلَیِّنٍ یَنَالُ حِسُّ اللَّامِسِ
ایک گرم اور سرد اور خشک	اور تر جسکو لامس کی حس معلوم کرتی ہی

جالینوس نے کہا ہی کہ جسقدر امزجہ ادویات کی قسمین ہین اسیقدر مزاج انسان کی تعداد ہی وہ یہی چار ہین جنکو حرارت برودت اور رطوبت یبوست کہا جاتا ہی

تُوجَدُ فِی الْاَرْکَانِ وَالزَّمَانِ		وَفِی الَّذِیْ یَنْمُوْ وَفِی الْمَکَانِ
یہ تو تین ارکان اور زمان مین پائی جاتی ہین		اور اسمین جو نامی ہو اور مکان مین بھی ہوتی ہین

یہ چارون مرقومۂ بالا ارکان یعنی آگ پانی ہوا خاک مین پائے جاتے ہین اور فصول و موسم زمانہ یعنے ربیع خریف گرما سرما مین بھی جسکا بیان عنقریب آگے آئیگا اور نامی مین بھی یعنے اُن اجسام مین جنکا نمو اور زیادہ ہونا محسوس و معلوم ہوتا ہی وہ حیوانات و نباتات و معدنیات ہین اور مکان یعنے بلاد و امصار مین بھی کیونکہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ مکانات و مواضع کے بُعد و قرب کے اعتبار سے حرارت مین کمی زیادتی آجاتی ہی

وَالْاُسْطُقُسُّ اُخِذَ فِی الْغَایَۃِ		مِنْ مُفْرَدِ الْمِزَاجِ وَالنِّہَایَۃِ
عنصر تو مفرد مزاج کی غائت		ونہایت مین ملتا ہے

اُسطقس جسم مفرد اولی ہی جس سے اجسام متکون ہوتے ہین اور اسیکی طرف تحلیل پاتے ہین جسکا بیان پہلے ہو چکا ہی پھر جبکہ کوئی عنصر کیفیات اربعہ بسیطہ کے ساتھ متکیف ہوتا ہی تو وہ غایت ونہایت کے ساتھ توصیف کیا جاتا ہی پس کہا جاتا ہی کہ آگ مین نہایت درجہ کی حرارت ہی اور ہوا مین برودت اور پانی مین رطوبت اور خاک مین یبوست ہی اور کبھی اُن چارون مین سے ہر ایک باہم ایک دوسرے سے یا کسی اور سے ایسی کیفیت کو حاصل کر لیتے ہین جو اُنکی طبیعت مین موجود نہین ہوتی - پس آگ مین آسمان کے قرب اور اسکی حرکت کیوجہ سے

یبوست آجاتی ہی اور ہوا مین مجاورت پانی کے سبب سے رطوبت اور خاک
مین اسکے قرب کی جہت سے برودت آجاتی ہی

الحرّ فی النّار و فی الهواء	و البرد فی التّراب و الماء
گرمی آگ اور ہوا مین ہی	اور سردی خاک اور آب مین ہی
و الیبس بین النّار و التّراب	و اللین بین الماء و السّحاب
اور خشکی آتش اور خاک مین ہی	اور رطوبت آب و ہوا مین ہی

یعنی آتش و ہوا حار ہین اور آب اور خاک بارد اور خاک و آتش یابس اور آب و ہوا رطب ہین۔ جاننا چاہیے کہ یہ عناصر جو ہمکو محسوس بالمشاہدہ ہوتے ہین انکو ارکان کہا جاتا ہی یا نہین ایک جماعت طبعیین کے نزدیک وہ ارکان نہین ہین کیونکہ انکا ادراک بالعقل اور توہم بالحس ہوتا ہی اور انمین سے کوئی خالص نہین ہی اور اسطقس و عنصر حقیقی وہی ہونا چاہیے جو ہر مخالف کیفیت سے خالی ہو اور وہ کہتے ہین کہ آگ جو اصلی عنصر ہی وہی تکون اور تولید اشیا کا سبب ہی اور یہ آگ جو مدرک بالحس فساد اور بطلان کا سبب ہی بعضون کے نزدیک یہ ارکان ہی مین داخل ہین جسکے دلائل علم طبعی مین مکمل طور پر مذکور ہین وہ کہتے ہین کہ آگ کا موضع طبعی فلک القمر کا سطح زیرین ہی جو تمام اجرام عنصریہ سے برتر ہی کیونکہ جب آگ علو و بلندی کو چاہتی ہی تو وہی اس مقام کے لائق اور مستحق ہی (۱) آگ ایک جسم بسیط ہی جو بلندی کیطرف متحرک بالطبع ہی تاکہ اپنے کرہ مین فلک القمر کے نیچے جاکر قرار پاوے اور اسکے وجود کا فائدہ یہ ہی کہ اسکی جہت سے تمام مرکبات مین نضج اور جوہر ہوا مین نفوذ اور زدوبارہ عنصرون کی

قوت مین انکسار ہوتا ہی اور نیز اس سے ترکیب مین مضبوطی اور صفائی پیدا
ہوتی ہی۔حرّ ایک لفظ جنس ہی جو حرارت کی چارون اقسام پر حاوی ہی (۱)
حرارت جو جرم آگ مین محسوس ہوتی ہی (۲) حرارت جو حرکت سے لازم آتی
ہی (۳) حرارت جو تاثیر کواکب حارہ سے مستفید ہوتی ہی جبکہ شمس کی
مسامتت مین واقع ہون (۴) حرارت جو انسان و حیوانات کے باطن
مین موجود ہی جو نضج اور ہضم مین طبیعت کے لیے آلہ بنتی ہی اور تمام افعال
طبعی کو جذب کرتی ہی (۲) ہوا جسم بسیط شفاف ہی اور اسکا مکان طبعی
پانی کے اوپر اور آگ سے نیچے ہی کیونکہ وہ پانی سے ہلکی (خفیف) اور آگ
سے بھاری (ثقیل) ہی اور اسکا فائدہ یہ ہی کہ تمام کائنات مین تخلخل اور
انکو صاف اور لطیف کرتی ہی اور بسہولت قبول اشکال کے لیے معاون
ہوتی ہی۔جو چیز آسمان کے ساتھ متصل یا اسکے قریب ہی اسکا حار اور لطیف
ہونا ضروری ہی اور جو اس سے نہایت بعید ہی اسکا بارد کثیف ہونا لازمی
ہی۔حرارت کا اطلاق چند معنون پر آتا ہی اول وہ حرارت جو مجاورت
اور قرب کی وجہ سے دوسرے کو بھسم کر جاوے۔حرارت فی النار
سے یہی مراد ہی۔دوم ہر وہ چیز جو لمس و حس مین سخونت اور گرمی پیدا کرے
جیسا کہ گرم ہوا مین معلوم ہوتا ہی یہی معنی ہین حرارت فی الھواء کے۔
سوم وہ جسکی حرارت ذائقہ سے محسوس ہوئے جیسا مرچین چہارم وہ
جسم جسمین چار عنصر غالب ہوئے جیسا قلب پنجم وہ طبیعت یا جسم جو
حد اعتدال سے حرارت کیطرف زیادہ مائل ہو جیسا کہ کہا جاتا ہی کہ

مرد عورتون کی نسبت زیادہ حار ہین (۳) پانی ایک جسم بسیط سیال ہی
اور اسکا مقام طبعی زمین کے اوپر اور ہوا سے نیچے ہی اور بقول مذہب
صحیح عند الاکثر وہ سب سے زیادہ بارد ہی کیونکہ برودت پانی مین زمین کی
نسبت سے زیادہ محسوس ہوتی ہی اور اسکا فائدہ تخلیط و تشکیل ہی اور
قدما کی ایک جماعت کا مقولہ ہی کہ اس عالم مین اول خداوند تعالیٰ نے
پانی کو پیدا کیا پھر جبکہ اُسنے حرکت کی تو اسکے پھرنے اور حرکت سے حرارت
پیدا ہوئی پس جسسے پانی پر جھاگ (کف) آئی اور اس سے بخارات نکلکر بلندی
کیطرف صعود کر گئے اس لیے بخار سے دو خفیف عنصر آگ اور ہوا پیدا
ہوے اور کثافت سے دو ثقیل عنصر پانی اور مٹی حادث ہوئے
اور بعض فلاسفہ نے کہا ہی کہ سب اشیا کی اصل خاک ہی اور دوسرے
تینون بسبب تحلیل اور لطافت کے اُسی سے ظہور مین آئے ہین۔
(۴) زمین ایک جسم بسیط ہی اور اسکا موضع طبعی عالم فلک الافلاک کا وسط
ہی اور وہ تمام اجسام سے زیادہ ثقیل ہی کیونکہ وہ سبھی ابدان عنصریہ
کے نیچے واقع ہی اور سب سے زیادہ یابس ہی اور اسکا فائدہ
یہ ہی کہ تمام ہیئت اور اشکال کو محفوظ و ثابت رکھتی ہی اور مراد شیخ کی
زمین سے رطب ہی پس گویا کہ اسنے کہا ہی کہ دو رطب عنصر ہوا اور
پانی ہین جنمین سے ہوا زیادہ رطب اور پانی بارد ہی اور دو یابس عنصر
آگ اور خاک ہین جنمین سے آگ زیادہ حار اور خاک یابس ہی فائدہ
یُبس دو معنون پر بولا جاتا ہی اول وہ جو مختلف اشکال کو بسہولت

قبول نہ کر سکے اور اسی کو یابس بالفعل کہتے ہین۔ دوم وہ جو کسی معتدل انسان کے بدن پر وارد ہو تو اُسمین ایسی یابس کیفیت پیدا کرے جو اُسکے پہلے یبس سے بڑھ کر ہووے اور اسکو یابس بالقوہ کہتے ہین جیسا کہ کوئی مجفف دوا مانند ہلیلہ اور لوہ چون وغیرہ کے

بَيْنَ جَوَاهِرٍ لَنَا اخْتِلَافُ	تَقْتَضِي لَنَا بِالْكَوْنِ وَائْتِلَافُ
انکی ذاتون مین اختلاف ہی جنکو	اپنی صورت سے تقاضا کرتے ہین و اتحاد بھی

یعنی (ان ارکان وعناصر) کی ذاتون مین اختلاف ہی جو اپنے کون و وجود (کی صورت) کے سبب سے اس اختلاف کا تقاضا کرتے ہین اور ائتلاف و مناسبت بھی ہی

اِخْتَلَفَتْ كَيْلَا تَكُونَ وَاحِدَةً	وَائْتَلَفَتْ اَلَّا تُرَى مُضَادَّةً
اختلاف اسواسطے ہوا کہ ایک نہو جاوین	اور ائتلاف اسلیے کہ تو اُنکو بالکل ضد نہ جانے

جواہر سے مراد عناصر ہین کیونکہ انمین من وجہ تو اختلاف ہی اور ایک طور سے ائتلاف اور اختلاف کی وجہ یہ ہی کہ ہر عنصر کے لیے ایک خاص طبیعت ہی جو اسی کے ساتھ مخصوص ہی اور اگر سبھی ایک ہو جاوین تو اُنمین ترکیب دینے سے کوئی مرکب چیز پیدا نہین ہو سکتی اور متحد ہونے کی وجہ یہ ہی کہ ہمیشہ دو عنصر ایک کیفیت مین مشترک ہوا کرتے ہین پس ہوا اور آتش حرارت مین مشترک ہین اور آب و خاک مشترک فی البرودت ہین اور آب و ہوا مشترک فی الرطوبت اور خاک و آتش مشترک فی الیبوست ہین

وَمَا سِوَى الْعُنْصُرِ مِنْ مُرَكَّبٍ	فَوَصْفُنَا مِزَاجَهُ بِالْأَغْلَبِ
اور ماسوای عنصر کے ہر ایک مرکب کو	ہم اسکا مزاج غالب قوت سے تعبیر کرتے ہین

جبکہ عناصر کسی ایک مرکب مین مجتمع ہون تو اُنکے باہم اتصال و امتزاج سے ایک جداگانہ ایسی کیفیت امتزاجیہ پیدا ہوتی ہی جو باعتبار مزاج غالب عنصر کے وہی اس مرکب کے مزاج کی ہوتی ہی جیساکہ بھیڑیے کا مزاج حار یابس ہی نہ زیادہ حرارت جو آگ کے درجہ کو پہونچ جاوے نہ ایسی یبوست جو خاک مین پائی جاتی ہی بلکہ اُسمین اجزاے باردہ رطبہ موجود مین جنسے ان ہر دو کیفیت مفصلہ کی قوت مین فرق آگیا ہی اور اجزاے حار یابسہ اسمین غالب اور زیادہ مین ایسا ہی ہر مرکب مین اُسکے غالب اجزا کے اعتبار سے حکم لگایا جاتا ہی خواہ اسمین طبعی ترکیب ہو جیسا حیوان یا مصنوعی جیسا تریاق اور نیز حرارت برودت رطوبت یبوست کا حکم اس ارادہ سے لگایا جاتا ہی کہ یہ معتدل کی نسبت سے ایسی ہی مین

مُعْتَدِلٍ لَا تَجْعَلُہُ قَانُوْنًا	قَدْ جَمَعَ الْاَرْبَعَۃَ الْفُنُوْنَا
ایسے معتدل کو ہم قانون بناتے ہین	جو چارون قسم کی قوت (کیفیت) کو جامع ہی
اِمْتَزَجَتْ فِیْہِ عَلٰی مِقْدَارٍ	فَکَانَ کَالْاٰلَۃِ لِلْمِسْبَارِ
کہ (چارون) کیفیتین اسمین ایک اندازہ پر ملین	پس وہ معتدل قانون اور اندازہ کی طرف ہی

مسبار ایک الہٰ (سلائی) ہی جس سے زخم اور قرحہ کا عمق و بُعد معلوم کیا جاتا ہی حکما کو معتدل مزاج کے وجود مین اختلاف ہی کہ ایسا ہونا ممکن ہی یا نہین اور اگر ہو بھی تو اُسکا وجود ثابت رہ سکتا ہی یا نہین ایک جماعت نے کہا ہی کہ ایسا ہونا ناممکن ہی اور بعضون کے نزدیک ممکن الوجود ہی لیکن اسکا قیام دائمی اور ابدی نہین ہو سکتا۔ اور ایسا ہی کتاب شفا مین شیخ سے

کلام سے مفہوم ہوتا ہی پس اگر اسکا وجو تسلیم بھی کیا جاوے تو وہ دو قسم پر ہوسکتا ہی اوّل یہ کہ اسمین تمام عناصر کی مقدارین یعنے حرارت برودت اور رطوبت و یبوست مساوی ہووین جو ناممکن اور ظاہر البطلان ہی دوم یہ کہ اسمین ضرورت اور مقصود کے اعتبار سے اعتدال ہووے اسطور سے کہ بدن اور ترکیب مین عناصر کی کمیات (مقدار) اور کیفیات سے ایک ایسا توسط اور اعتدال حاصل ہو جو اُسکے مزاج کے لیے لائق اور ضروری تھا سو اسکا وجود خارج مین پایا جاتا ہی اور اسی اعتبار سے بہ نسبت دیگر حیوانات کے انسان اعتدال کی طرف زیادہ مائل ہی اور اسی سبب سے انسان پر حکم لگایا جاتا ہی وہ سب سے زیادہ معتدل ہی اور اسکے اعتدال کی وجہ یہ ہی کہ ایک تو شریف جوہر (روح) کو متضمن ہی جو خداوند تعالی کا امر ہی - اور اُسکی ماہیت اور کیفیت بجز اسکے کوئی پہچان نہین سکتا - دوسرے عقل قوت مدرکہ پر حاوی ہی جو سب مخلوقات سے زیادہ تر شریف اور بخلاف دیگر حیوانات کے کہ اُنمین ایسا اعتدال نہین پایا جاتا بلکہ انکا اعتدال صرف اس کیفیت موجودہ سے ہی جسکا حصول اُنکے لیے ضروری اور مناسب تھا جیساکہ اسد (شیر) جسکا مزاج کسیقدر حرارت کا تقاضا کرتا ہی تاکہ ارنب (خرگوش) کا بارد مزاج جو موجب بزدلی وجزع کا ہے اسمین نہووے اور خرگوش کا مزاج برودت کو چاہتا ہی جسمین بزدلی وجزع پایا جاوے - پس شیر بسبب تقاضائے اپنے مزاج کے معتدل ہی اور قانون مین اس قسم کو معتدل فے القسمۃ کہا ہی جو یہ ہی کہ بدن اور اُسکے ہر عضو مین عناصر کا ایسا اعتدال اور توسط ہوتا ہی جو اُسکے لیے مناسب ہوتا ہی

پس اعتدال عظم (استخوان) کا یبوست اور قلب کا حرارت اور کبد (جسگر) کا وہ حرارت جو دل کی حرارت سے کم ہو ہی - اور کبھی ایک چیز سرد شہرون مین معتدل ہوتی ہی اور گرم ملک کی نسبت سے غیر معتدل - اس عالم مین سب سے زیادہ معتدل انسان ہی پھر اس نوع مین سے زیادہ معتدل انبیا ہین - انمین سے بھی زیادہ اعتدال کے قریب خاتم النبیین ہین پھر انسان کے اعضا مین سے ہتیلی (بطن راحۃ) کیونکہ وہی محسوسات کی سردی گرمی کو دریافت کرتی ہی اور سب پر سردی گرمی کا حکم لگاتی ہی اور حاکم کے مزاج کا اعتدال کے قریب ہونا زیادہ تر ضروری ہی کیونکہ حس اور لمس کرنیوالا اگر حار یا بارد ہو تو موافق کیفیت (بصورت اول حرارت اور دوم برودت) کو کما ینبغی دریافت نہین کر سکتا اکثر فلسفہ و منجمین کے نزدیک بلاد و امصار مین سے اعتدال کے قریب اقلیم چہارم ہی اور ایک جماعت نے (جنمین شیخ الرئیس بھی ہی) کہا ہی کہ خط استوی جہان اکثر دن رات مساوی و برابر ہوتے ہین ہمیشہ قریب تر اعتدال ہی - ہر ایک کے دلائل اپنے اپنے مواضع مین مذکور ہین جنکا پہچاننا طبیب کو کچھ ضروری نہین ہی - جبکہ معتدل مزاج کا حال معلوم ہو گیا تو اس سے بعید عن الاعتدال کا حال بھی ظاہر ہو گیا اور قانون ایک صورت کلیہ ہی جو اپنے جزئیات پر منطبق ہوتی ہی جس سے اُنکے احکام دریافت کیے جاوین پس غیر معتدل کے احکام معتدل پر قیاس کرنے سے معلوم ہو سکتے ہین ۔

فَکُلَّمَا خُصَّ بِالْاِنْحِرَافِ	وَمَالَ نَحْوَ اَحَدَ الْاَطْرَافِ
پس جو مرکب کسی انحراف سے مختص ہو	اور ایک طرف کسی جانب مائل ہو

فَلَنْ يَكُوْنَ خَالِيًا مِنَ الْقُوٰى	لٰكِنَّهَا فِيْهِ عَلٰى غَيْرِ السَّوِىْ
سو وہ مرکب ان کیفیتون سے کبھی خالی نہو ویگا	لیکن وے اسمین استواء اور برابری پر نہو وینگے

جب حقیقی معتدل کا وجود ثابت نہوا تو ضرور ہوا کہ موجودہ ابدان اعتدال سے احدی الکیفیات کی طرف منحرف ہون اور چارون کیفیات حرارت برودت رطوبت یبوست مین سے ایک کا پایا جانا تو ظاہر ہی لیکن تینون باقی بھی انمین موجود ہین

يُدْعٰى عَلَى الْأَغْلَبِ بِالنَّارِىْ	أَوِ التُّرَابِىْ أَوِ الْمَائِىْ
غالب کیفیت پر ناری (آتشی) بولا جاتا ہی	یا خاکی یا آبی

اگر یبوست غالب ہو تو یابس اور یہی مراد خاکی سے ہی اور اگر برودت ہو تو بارد یہی مراد آبی سے ہی

وَمِنْهُ مَا يُنْسَبُ لِلرِّيَاحِ	وَكُلُّهَا تُقَالُ بِاصْطِلَاحِ
انمین سے ایک وہ ہی جو منسوب ہوا کیطرف ہوتا ہی	اور یہ سارے نام اصطلاحی لیئے جاتے ہین

اور اگر رطوبت غالب ہو تو مزاج اسکا رطب ہی اور منسوب بطرف ہوا ہی یہی مقصود ہی اور شیخ کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ مزاج حار کا فقط بلا یبوست و رطوبت کے یا صرف مزاج بارد کا پایا جانا ممکن ہی جسکا بیان امور خارجیہ کی بحث مین عنقریب آئے گا

أَتْمَمْتُ أَصْنَافَ الْمِزَاجِ التِّسْعَةِ	وَلَمْ أَجِئْ فِيْهَا بِقَوْلٍ بِدْعَةٍ
اب مین نے مزاج کے نو اقسام پورے بیان کر دیئے	جسمین کوئی جدید بات اپنی طرف سے بیان نہین کی

مزاج کے نو اقسام مین سے چار تو مفرد ہین (۱) حار (۲) بارد (۳) رطب (۴) یابس

جنکو بسیط کہتے ہین اور چار ہی مرکب (۱) حار یابس (۲) بارد یابس (۳) حار رطب (۴) بارد رطب اور صرف ایک معتدل ہی

ذِکرُ اَمزِجَۃِ الاَزمِنَۃِ
زمانون کے مزاجون کا بیان

زمانہ مقدار حرکت کو کہتے ہین لیکن یہان زمانہ سے مراد چارون فصلین ہین اور ہر فصل کی تعریف تقریبًا بیان کی جاتی ہی نہ تحدیدًا - کیونکہ ہر فصل کا شروع اپنے ماقبل کی فصل کے مناسب ہوتا ہی اور اُسکا آخر فصل مابعد کے ابتدا کے ساتھ مناسبت رکھتا ہی مثلاً ابتدائے ربیع کی طبیعت موسم شتا (سردی) کے قریب ہوتی ہی اور اسکا انتہا (آخر) فصل صیف (گرما) کے مناسب ہوتا ہی اسی طرح تمام موسمون کو سمجھنا چاہیے -

اَقُولُ فِی الزَّمَانِ بِالتَّقدِیرِ	اِذ لَا سَبِیلَ فِیہِ لِلتَّحرِیرِ
مین زمانے کے بیان مین تقدیرًا یا فرضًا کہتا ہون	کیونکہ اس زمانہ کے پورے بیان کا کوئی سبیل (راستہ) نہین
فَفِی الشِّتَاءِ قُوَّۃٌ لِلبَلغَمِ	وَفِی الرَّبِیعِ ھَیجَانُ الدَّمِ
پس سردی مین قوت بلغم کی ہوتی ہی	اور ربیع مین جوشش خون کا ہوتا ہی

پس زمستان مین بسبب برودت اور کثافت اور نہونے مسخن کے حبس سے رطوبات تحلیل ہون اور غلیظ غذائین بہ کثرت استعمال مین آنے سے بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہی اور زمستان مین برودت (سردی) پڑنے کی یہ وجہ ہی کہ شمس (سورج) جو رطوبات کو تحلیل کرنے والا اور جمیع اشیا کو گرم کرنے والا (مسخن) ہی نقطہ سمت الراس سے جنوب کیطرف زیادہ ہٹا ہوا ہی اور بسبب

زیادتی برف اور بارش اور ہوا کے اُسکی ہوا مین زیادہ برودت آجاتی ہی اور ربیع مین چونکہ مسخن حقیقی یعنی شمس سمت الراس سے زیادہ بعید نہین ہوتا اس لیے خون کو اس موسم مین غلبہ ہوتا ہی لیکن رطوبت کے ہونے کی یہ وجہ ہی کہ اگرچہ سورج سمت الراس سے کچھ دور نہین مگر اسقدر نزدیک بھی نہین ہی جو رطوبات کو جلد جذب کر سکے

وَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ لِلصَّيْفِ اور مرۂ صفرا گرمیون مین ہوتا ہی	.	وَالْمِرَّةُ السَّوْدَاءُ لِلْخَرِيْفِ اور مرہ سودا خریف کے ایام مین ہوتا ہی

اور موسم گرما مین بسبب حرارت کے زیادہ صفرا پیدا ہوتا ہی اور اُسکی گرمی (حرارت) کا باعث یہ ہی کہ شمس جو اصلی مسخن ہی نقطہ سمت الراس کے نہایت نزدیک ہوتا ہی جسکی شعاع مسامتت کی وجہ سے زیادہ قوی ہوجاتی ہی جس سے اُسکی حرارت کو زیادہ تیزی حاصل ہوتی ہی اور اسلیے بھی کہ اُسمین بارشین اور سرد ہوائین غالباً کم پائی جاتی ہین اور خریف یعنی موسم خزان مین برودت یبوست کا اعتدال نہین پایا جاتا کیونکہ صیف (موسم سرما) گذشتہ کی حرارت نے جسمونکی رطوبتون کو جذب کر دیا ہی جس سے یبوست کو غلبہ ہو گیا ہی اور یہ موسم تمام فصلون سے زیادہ ناقص اور ردی ہوتا ہی جو اپنی کیفیت کے باعث حرارت کے منافی ہی کیونکہ جمیع کائنات کی حیاتی (زندگی) حرارت اور رطوبت سے ہی اور خریف کی طبیعت مین اُسکے برخلاف برودت اور یبوست پائی جاتی ہی جس سے ردی اور ناقص سوداوی مادہ کی تولید ہوتی ہی فصل فصلون کے مزاج مین اختلاف ہی بعض اطبا کے نزدیک ربیع کا زمانہ معتدل ہی کیونکہ اس موسم مین

اکثر انسان اپنے آرام کے لیے معتدل بلاد و امصار مین کسی معتد بہ حرارت و برودت کی طرف محتاج نہین ہوتے اور درخت اور گھاس جو اس سے پہلے بے حس و بے جان تھے اُسمین ترو تازگی اور سبزی لہلہاتی نظر آتی ہی فائدہ خریف وہ زمانہ ہی جسمین پھل اور پھول متغیر اور درختون کے پتے (برگ) گرنے شروع ہو جاتے ہین اور صیف (گرما) کا وہ وقت ہی جسمین گرمی کا جوش ہوتا ہی اور شتا (سرما) کا وہ زمانہ ہی جسمین سردی کو غلبہ ہوتا ہی پس اس صورت مین کوئی موسم کسی زمانہ مین کم ہو جاتا ہی اور کبھی کسی وقت مین زیادہ اور بعض مقامات مین سردی کا زمانہ طویل ہوتا ہی اور کسی مین کم بعض اہل ہیئت اور نجومیون کے نزدیک فصل (موسم) انقلاب شمس کا نام ہی جو آسمان کے چارون حصون مین سے کسی ایک مین انقلاب پاوے اور ہر ایک حصہ تین تین برجون مین منقسم ہی پس جب شمس برج حمل - ثور - جوزا مین ہو تو فصل ربیع ہی اور جب سرطان اسد - سنبلہ مین ہو تو موسم صیف (گرما) ہی - اور اگر میزان - عقرب - قوس مین ہو تو خریف یعنی موسم خزان کا ہی - اور جب جدی - دلو - حوت - مین ہو تو فصل شتا (سرما) ہی

ذِكْرُ أَقْسَامِ النَّامِي

اجسام بڑھنے والے کے اقسام کا ذکر ہی

وَيُقْسَمُ النَّامِي لِضَرْبِ الْمَعْدِنِ	وَالنَّبَاتُ وَالْحَيُّ الْبَدَنِ
اور نامی تین قسم مین منقسم ہی (۱) معدن	(۲) نبات (۳) زندہ حیوان

اشیاے نامی کے تین اقسام ہین اول معدنیات پھر بعضون کے نزدیک

معدنیات

معدنیات کے ۳۶۰-اقسام ہین-اور بعض کے نزدیک ۷۰۰ جیسا سونا چاندی تانبہ-زرنیخ-نمک-چونہ-لوہا وغیرہ جو سبھی سیماب گندھک سے ترکیب پاکر زمین کی حرارت مین نفضج طبعی پاتے ہین مگر نمک کہ یہ اجزاے ارضیہ محرقہ سے پیدا ہوتا ہی دوم نباتات-سوئم حیوانات جو معروف و مشہور ہین-اب قاعدہ معلوم کرنے دوا اور غذا کا بیان کیا جاتا ہی

ما قهر الجسم فمن دواء		منها و ما انمی فمن غذاء
جو چیز (ماکولات مین سے) جسم پر غالب ہووے وہ دوا ہی		اور جو زیادہ کرے وہ غذا ہی

تمام ماکولات چار اقسام مین منقسم ہین-اول وہ کہ جب بدن مین وارد ہون تو اُن سے بدن مین ایسی حرارت یا برودت جسکا مزاج اس ماکول کے مشابہ ہو ہو جاوے-دوسرا وہ جو بدن کو متغیر اور مغلوب کر دیوے لیکن بدن مین اُسکے تغیر اور مقابلہ کی قوت نہووے بلکہ اس ماکول کی قوت آخری دم تک ثابت اور قائم رہے سو زہر اور زہریلی اشیا کا یہی حال ہی-تیسرا وہ کہ جسکی ہیئت بدن مین متغیر ہوجاوے اور اُس سے بدن مین کچھ ایسا تغیر نہووے جو لائق اعتبار کے سمجھا جاوے پس اگر باوجود اُسکے بدن کے مشابہ بنجاوے تو اُسکو غذاے مطلق کہتے ہین اور اگر نہو تو دوا معتدل ہی چوتھا جو کہ جسم مین کسی قسم کا تغیر پیدا کرے اور خود بھی متغیر و مستحیل ہوجاوے سو اگر خود جسم کے مشابہ ہوجاوے تو وہ دواے غذائی ہی اور اگر اُسمین کسی قسم کا فساد نہ لاحق ہووے تو وہ دواے مطلق ہی-اور نمو سے مراد زیادتی ہی جس سے مقصود یہ ہی کہ بدن انسان مین ماتحلل کا بدل اور مفنی کی مکافات کرے

یعنی جسقدر انسان کے بدن مین سے گوشت اور رطوبتین تحلیل اور زائل ہوتی ہین
اُسکے نقصان کو پورا کردے تو اُسکو غذا سے مطلق کہتے ہین کیونکہ جسم مین باوجود
حرارت موجودہ کے خارج سے بھی ہوائے حارہ کے اتصال کے سبب سے ہمیشہ اُسکی
ذوات اور جوہر مین تحلیل واقع ہوتی ہی جس سے ضرور ہی کہ شئی مفنی اور محلل کا بدل حاصل ہوتا جاے
کہ جسم کی بقا مین خلل نہ واقع ہووے سو ایسی مکافات صرف ماکولات و مشروبات
کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہین۔ کیونکہ بدن مین غذا مثل چراغ کے تیل کے ہی
جسمین سے جسقدر حرارت کی کشش سے جلجاتا ہی اُسی قدر بتی کی راہ سے
آجاتا ہی لیکن جب تیل ختم ہوجاتا ہی تو چراغ گل بلکہ سب کچھ معدوم ہوجاتا ہی

مِزَاجُهَا يُدْرَكُ بِالْمَذَاقِ	وَبِالْقِيَاسِ الصَّائِبِ الْمِصْدَاقِ
جسکا مزاج ذائقہ سے معلوم کیا جاتا ہی	اور قیاس صحیح اصل معلوم کرنیوالے سچے سے سمجھا جاتا ہی

مزاج دوا کا جسنے جسم کو مقہور کیا اور غذا کا جسنے بدن مین نمو پیدا کیا ذائقہ ہی سے
معلوم کیا جاتا ہی اور قیاس سے بھی جبکہ ایک کی وضع دوسرے کے مشابہ
ہووے۔ جسم مدرک بالذوق یا تو کثیف ہوتا ہی یا لطیف یا معتدل۔ فاعل اور
موثر اس جسم مین یا تو حرارت ہی یا برودت یا اعتدال انکا پس حرارت سے
کثیف تلخ اور لطیف محترق (تیز) اور معتدل نمکین ہوجاتا ہی اور برودت
سے کثیف کسیلا اور لطیف ترش اور معتدل قابض ہوجاتا ہی اور اعتدال
حرارت برودت سے کثیف شیرین اور لطیف مرغن اور معتدل پھیکا ہوجاتا ہی
پس چکھنے سے دوا کا ذائقہ معلوم ہوسکتا ہی جس سے اُسکے مزاج کو معلوم
کرسکتے ہین اور قیاس سے مزاج کے دریافت کرنے مین دو توجیہ ہین اول

سرعت استحالہ دوا کا جبکہ دوا آگ کی طرف جلدی مستحیل ہو جاوے یا اُسکی
حرارت کو بآسانی قبول کرلیوے تو وہ اپنی حرارت پر دلالت کرتی ہی اور اگر وہ
جلد منجمد ہو جاوے یا برودت کو بسہولت قبول کرلیوے تو اس سبب
اسکی برودت مفہوم ہوتی ہی دوسرے جسکا اشتعال آگ کے ساتھ زیادہ
ہووے اور اُسکا قوام بھی اسکے مانند ہووے تو وہ حار ہی اور جو ایسا
نہین وہ بارد ہی لیکن جالینوس کے نزدیک قیاس سے کبھی دوا کی خاصیت
یقیناً نہین معلوم ہوسکتی - اور خوشبو سے بھی مزاج کو پہچان سکتے ہین اسطور
سے کہ جسکی خوشبو ے تیز ہو اور اُسکے سونگھنے مین ایک قسم کا لذع پایا جاوے تو
اُسکا جوہر حار ہی اور جسمین نمکینی یا ترشی محسوس ہو وہ بارد ہی اور لون ورنگ سے
مزاج کو معلوم کرتے ہین لیکن یہ اور دلائل سے زیادہ تر ضعیف ہی پس ایک چیز
کے چند مختلف اقسام مین سے اسکے مزاج کو بذریعہ رنگ کے معلوم کرسکتے
ہین کہ سُرخ زرد مین سے اور زرد سفید مین سے اور سفید ان اقسام مین سے
جو غیر مفتت ہین برودت پر دلالت کرتے ہین اور سفیدی ان اجسام مین جنمین
یبوست والفراک موجود ہی حرارت پر دلالت کرتی ہی اور سیاہی ان ہر دو
امور مین اُسکے برخلاف ہی کیونکہ برودت جسم یابس کو سیاہ اور رطب کو سپید
کردیتی ہی اور اکثر سُرخ رنگ حار ہوتا ہی اور یہان مصنف نے چند امور کا
ذکر نہین کیا ازانجملہ مصنف کا تجربہ ہی جسمین کئی ایک شروط کا مدنظر رکھنا لابدی
ہی اول یہ کہ جسپر دوا کی آزمایش کی گئی ہی اُسکا تمام کیفیات محصلہ
(عارضی حرارت یا برودت) یا عارضی کیفیات سے خالی ہونا ضروری ہی مثلاً

پانی کی اصلی طبیعت اگرچہ بارد ہی لیکن گرمی پہونچنے سے اُسکی طبیعت مین گرمی آجاتی ہی جب تک اسکی گرمی کو زائل نہ کیا جاوے - دوسرے یہ کہ جس بیماری مین تجربہ کیا گیا ہی وہ مفرد ہووے - تیسرے یہ کہ اس دوا کا مختلف بیماریون مین تجربہ کیا جاوے چوتھے یہ کہ دوا کی تاثیر مین ہمیشگی یا اکثر اوقات کا لحاظ کیا جاوے کیونکہ طبعی امور اپنے مبادی سے یا تو ہمیشہ صادر ہوتے ہین یا اکثر اوقات مین

اَلْحُلْوُ وَالْمِلْحُ وَالْمُرَّ اَرَّۃٌ		لِلْیُبْسِ وَالْحِرِّیْفُ لِلْحَرَارَۃِ
شیرین اور نمکین اور تلخ		خشکی کے سبب ہوتا ہی اور تیز حرارت کیوجہ سے

کیونکہ یہ چارون ذائقہ بغیر حرارت کے نہین پائے جاتے اور حریف تلخ کی نسبت سے زیادہ حار ہی کیونکہ حریف مین تحلیل اور جلاء اور تقطیع کی قوت زیادہ پائی جاتی ہی اور تلخ نمکین سے زیادہ حار ہی کیونکہ نمکین ایسا تلخ ہوتا ہی جسکی تلخی مین رطوبت باردہ کے سبب سے تیزی نہین ہوتی اسلیے اگر اُسکو آگ سے ایسا گرم کیا جاوے کہ اُسکی رطوبت جاتی رہے تو وہ بیشک تلخ ہوجائیگا

وَکُلُّ طَعْمٍ عَفِصٍ حَامِضٍ		لِلْیُبْسِ وَالْبَرْدِ وَکُلُّ قَابِضٍ
اور ہر ذائقہ کسیلا اور ترش		خشکی اور سردی کے سبب سے ہی اور ہر قابض

کسیلا اور قابض کا ذائقہ قریب قریب ہی لیکن کسیلا قبض کرتا ہی اور ظاہر و باطن زبان مین خشونت پیدا کرتا ہی اور قابض صرف زبان کے ظاہر مین قبض کی تاثیر کرتا ہی اور کسیلا زیادہ لطیف ہوتا ہی اور زبان مین بخوبی پھس جاتا ہی - یہ تینون ذائقہ لطیف جوہر ارضی سے پیدا ہوتے ہین اسی وجہ سے اُنپر یبوست

ور برودت غالب ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ کسیلا نسبت قابض کے زیادہ بارد ہوتا ہی

وَكُلُّ مَائٍ وَمَا لَا طُعْمَ لَهُ	فَإِنَّهَا أَمْزِجَةٌ مُعْتَدِلَةٌ
اور ہر ایک پانی کے مزہ کا اور جسکا مزہ کچھ نہین	سو ان سب کے مزاج معتدل ہین

جبکہ طعوم اور ذائقہ سے مزاجون کا ادراک ہوسکتا ہی تو جسقدر کوئی چیز ذوالطعم مین اچھا ذائقہ پایا جائیگا اسیقدر اُسکی طبیعت اعتدال سے منحرف و برگشتہ ہوگی۔ پس ثابت ہوا کہ جو بلا ذائقہ ہی اُسکا مزاج معتدل ہی

وَكُلُّ ذِي دُهْنٍ فَحَاذٌ رَطْبٌ	وَالْبَارِدُ الرَّطْبُ تَفِهٌ عَذْبٌ
اور جو چکنا ہی سو گرم تر ہی	اور سرد تر وہ ہی جو پھیکا پانی کے مزہ کا ہی

چکنائی ایک مرکب ہی جوہر ہواے حار اور جوہر آبی بارد سے جسمین حرارت جوہر ہوائی پر غالب ہی اور رطوبت آبی پر پس حرارت اور رطوبت کے اجتماع سے اسوقت (چکنائی) پیدا ہو جاتی ہی

ذِكْرُ أَمْزِجَةِ الْأَسْنَانِ

سنون اور عمرون کے مزاجون کا ذکر ہی

وَالْحَيُّ قَدْ يَخْتَلِفُ فِي الْأَسْنَانِ	كَلَامُنَا فِيهِ عَلَى الْإِنْسَانِ
اور زندہ آدمی عمرون مین مختلف ہوتا ہی	ہمارا کلام یہان آدمی مین ہی

تمام عمرین چار قسم کی ہین اول سن نمو جو وقت پیدائش سے تقریباً پندرہ سال تک ہی اور یہ لڑکپن کی عمر ہی پھر جوانی جو تیس برس تک ہی پھر ادھیڑ جسمین آدمی نہ بڑھتا ہی اور نہ گھٹتا ہی اور اسکا زمانہ چالیس سال تک ہی اور ایسا ہی اہل لغت کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کیونکہ اُنھون نے

کہا ہی ادھیڑ عمر تیس سے چالیس برس تک ہوتی ہی پھر بڑھاپا ہی جسمین بدن
مین کمی ہوتی جاتی ہی لیکن قوت بدستور باقی رہتی ہی جسمین نہ کچھ نقص
ہوتا ہی اور نہ انحطاط۔ ساٹھ برس تک پھر ضعیفی اور ناتوانی آتی ہی آخر
عمر تک جسمین قوت دن بدن کم ہوتی جاتی ہی۔ ابن ابی صادق نے
کہا ہی کہ سنین مین چار سبع تک تو نمو رہتا ہی (بقراط کے نزدیک تمام زمانہ
کے سات سبع ہین اور ہر ایک سبعہ پچاس یوم کا ہوتا ہی) اول اسبوع مین
تو اعضا مین کسیقدر صلابت آتی ہی اور اُسکے افعال کو کچھ تقویت پہونچتی ہی
اور اُسکے دانت مضبوط اور عمدہ دانتون کے ساتھ متبدل ہوتے ہین
یہ تو لڑکپن کی عمر ہی دوسرے اسبوع مین حرارت اور خواہش اور
ہضم مضبوط اور اعضا سخت اور مجاری وسیع ہوتے جاتے ہین اور
اسی عمر کے آخر مین اکثر آدمی بالغ ہو جاتا ہی اور تکالیف شرعیہ کا مکلف
بنجاتا ہی اور بلوغ کی علامت یہ ہی کہ ناک کی نوک اونچی ہو جاتی ہی اور حنجرہ
کی ہڈی پھول جاتی ہی اور بغل مین بدبو آنے لگتی ہی اور عورتون کو خون آجاتا
ہی۔ تیسرے اسبوع مین اُسکا حسن و جمال زیادہ اور بدن کامل اور
چہرہ پر رونق اور داڑھی آغاز ہوتی ہی ایسا ہی چہارم اسبوع تک حال
رہتا ہی اور چوتھے اسبوع مین داڑھی مکمل ہو جاتی ہی دوم شباب (جوانی)
ہی جسکا زمانہ چالیس برس تک ہی اس عمر مین قوت کا کچھ ایسا ظہور نہین ہوتا
لیکن کچھ نقص بھی نہین لاحق ہوتا سوم سن کہولت ادھیڑ ہی جسمین نمو مین
کمی شروع ہو جاتی ہی لیکن قوت باقی رہتی ہی اور قوت مین چندان تفاوت

بظاہر محسوس نہین ہوتا اور اُسکا عرصہ ساٹھ سال تک ہی چہارم سن مشائخ جسمین
جسم کی قوت مین ضعف اور بدن مین کمی شروع ہو جاتی ہی اور آخر عمر تک ایسا ہی
حال رہتا ہی - اور اُسکو سن ذبول بھی کہتے ہین

حَرَارَةُ الشُّبَّانِ وَالْاَطْفَالِ		مِزَاجُهَا مُقْتَرِبُ الْاَحْوَالِ
جوانون اور بچون کا مزاج گرم ہی		مزاج اُن (جوانون بچون) کا قریب الاحوال ہی

لغت مین طفولیت عمر ہی یوم ولادت سے عرصہ بلوغ تک - اطبا کا اس امر
مین اختلاف ہی کہ حرارت جوانون مین زیادہ ہوتی ہی یا لڑکون مین بعضون کے
نزدیک لڑکون مین حرارت زیادہ ہی جسکی دلیل اسطرح بیان کرتے ہین
کہ انمین حرارت غریزیہ جو مادۂ منوی سے مستفید زیادہ ہی اور انکی تمام
حرکات و افعال جو اس حرارت پر دلالت کرتے ہین زیادہ تر قوی اور
مضبوط ہین اور بعض نے کہا ہی کہ جوانون کی حرارت زیادہ تیز ہی جسکی
علت یون بیان کرتے ہین کہ انمین خون زیادہ پایا جاتا ہی جو شدت حرارت
پر دلالت کرتا ہی اسلیے اکثر انکو نکسیر ہوتی ہی اور انکی حرکات زیادہ قوی ہین
جو حرارت دلالت کرتی ہین اور جمہور کے نزدیک جسمین جالینوس اور شیخ
بھی ہی دونون صنفون کی حرارت کمیت مین مساوی اور کیفیت مین مختلف
ہی اور تساوی فی الکمیت اسطور ہی کہ ان دونون مین رطوبت اصلیہ اسقدر
پائی جاتی ہی جو حرارت غریزیہ کو محفوظ رکھ سکتی ہی اور لڑکون کی نسبت سے
جوانون مین زیادہ حرارت ہونے کا کوئی سبب نظر نہین آتا اور ان مین
اختلاف فی الکیفیۃ اسطور سے ہی کہ بچون مین رطوبت جوانون کی نسبت سے

زیادہ ہی فائدہ بچہ کا مزاج رحم مین حار مطلق ہی کیونکہ وہ منی اور حیض کے خون سے پیدا ہوتا ہی جو دونون حار رطب ہین اور خون بہ نسبت منی کے زیادہ حار ہی اور منی مین خون کی نسبت سے زیادہ رطوبت ہی

لکنہا الشبان للیبوسۃ	والطفل ذو رطوبۃ محسوسۃ
لیکن جوانون کا مزاج خشکی مائل ہی	اور لڑکے بظاہر رطوبت والے ہین

یعنی جوانون اور لڑکون کا مزاج گرم ہی لیکن جوانون مین حرارت کے ساتھ یبوست اور لڑکون مین رطوبت ہی

والکہل بارد متی یزنہ	والشیخ مثلہ و کسر منہ
کہل بوڑھا سرد ہی جب تو اُسے وزن کرے	اور بوڑھا اُسی جیسا ہی اور اس سے بدتر ہی

یعنی کہل اور شیخ کا مزاج بارد ہی اور باوجود اسکے بڈھون کے بدن مین زیادہ یبوست اور خشکی ہوتی ہی اور یہ اسلیے کہ اسکا زمانہ عرصہ منی سے زیادہ بعید ہی اور نیز اُسکی حرارت عزیزی مین بھی فرق آگیا ہی

کلاہما الیبس اعتری مزجہ	و الشیخ فی اخلاطہ فجاجۃ
دونون کے مزاج کو خشکی عارض ہی	اور شیخ کے اخلاط مین کچا پن ہی

اسلیے کہ حرارت عزیزیہ مین فتور آجانے کی وجہ سے اخلاط کو پورا نضج اور جسم کو پوری طاقت حاصل نہین ہوتی

ذکر المذکورۃ والانوثۃ

مذکر اور مؤنث کے مزاج کا بیان

وَفِی الذُّکُوْرِ الْیُبْسُ وَالسُّخُوْنَۃُ	وَفِی الْاِنَاثِ الْبَرْدُ وَاللَّدُوْنَۃُ
مردون مین خشکی اور گرمی ہے	اور عورتون مین سردی اور تری ہی

مذکر ہرایک حیوانات مین سے بہ نسبت مونث کے زیادہ حار اور سخت یابس ہوتا ہی پس برودت کی وجہ سے عورتین اپنی پیدایش اور حرکت بکھڑنے مین مذکر سے نہایت ہی قاصر ہوتی ہین اور مرد بہ سبب قوت حرارت کے اپنی حرکات مین قوی اور بکڑنے مین سخت اور شجاعت مین زیادہ دلیر ہوتے ہین

ذکر السمن

ڈیل ڈول کا بیان

وَالْبَدَنُ النَّاعِمُ وَالسَّمِیْنُ	اَلْبَرْدُ فِیْ مِزَاجِہٖ وَاللِّیْنُ
نرم بدن اور فربہ کے مزاج مین	سردی اور نرمی ہوتی ہے

اور بدن کی نرمی بغیر رطوبت کے نہین ہوسکتی اور فربہی کا مادہ بھی رطوبت کی کثرت اور یبوست کی قلت ہی کیونکہ ایسے اشخاص کی غذا خون بلغمی کی طرف مستحیل ہوتی ہی جس سے اعضا زور پاکر بڑھتے اور نرم ہوتے ہین اور اسی واسطے اکثر فربہی عورتون مین پائی جاتی ہی پھر فربہی یا تو کثرت گوشت سے ہوتی ہی یا شحم سے یا دونون کے اجتماع سے پس جسمین شحم (چربی) زیادہ ہو تو اُسکا مزاج بارد رطب ہی (اور یہان یہی معنی مقصود ہین) اسیواسطے جبکہ اُسکو زیادہ حرارت پھونچتی ہی تو اُسکی شحم (چربی) بھی کم ہو جاتی ہی اور اگر فربہی کثرت لحم (گوشت) سے ہو تو اُسکا مزاج حار ہی جوکہ رطوبت یبوست مین معتدل ہی اور جب بدن مین لحم شحم دونون زیادہ ہون تو وہ حرارت برودت کو دونون کے

اعتدال پر دلالت کرتی ہین

وَالسَّحْنُ النَّحِيفَةُ القَضَافُ فَتِلْكَ فِي مِزَاجِهَا جَفَافٌ

اور جثہ دُبلا پتلا سوکھا ہو تو اُسکے مزاج مین خشکی ہی

کیونکہ گرم مزاج بدن کی رطوبات کو جذب اور نشف کر لیتا ہی جس سے بدن مین ضعف اور رنگ مین تغیر آجاتا ہے

وَكُلُّ مَنْ عُرُوقُهُ مِنْ سَحْنَةٍ وَاسِعَةٌ فَإِنَّ تِلْكَ لِسُخْنَةٍ

اور جس جس ڈیل کی رگین کشادہ ہون پس تحقیق وہ گرمی سے ہین

رگون کے کشادہ ہونے سے مراد یہ ہی کہ خون سے جو حرارت کا مادہ ہی پر ہو وین

وَكُلُّ مَنْ عُرُوقُهُ بِالضِّدِّ فَإِنَّهَا مِنْ شِدَّةٍ فِي الْبَرْدِ

اور جسکی رگین اسکے ضد (تنگ و باریک) ہون تو وہ سخت سردی کے سبب سے ہین

کیونکہ برودت مجاری کو تنگ و بند کر دیتی ہی اور حرارت انکو کشادہ اور کھول دیتی ہی

وَالسَّحْنَةُ الْقَوِيمَةُ الْمُعْتَدِلَةُ قَدْ نَزَلَتْ بَيْنَ الْجِسْمِ مَنْزِلَةً

اور سحنہ (جثہ) برابر معتدل بیچ کے درمیان اُترا ہی یعنی معتدل المزاج ہی

جبکہ ان رگون کا حال بیان کر دیا جو حرارت یا برودت پر دلالت کرتی ہین۔ تو اس سے سمجھا گیا کہ جنمین حرارت یا برودت پر کچھ دلالت نہین وہ مزاج کے اعتدال پر گواہی دیتی ہین

ذِكْرُ الْأَلْوَانِ وَأَوَّلًا فِي الْبَشَرَةِ

رنگون کا ذکر جسمین سے اول بشرہ کا بیان ہی

لَا تَعْمِلِ الدَّلِیْلَ بِالْاَلْوَانِ ۔ اِنْ یَکُنِ التَّاثِیْرُ لِلْبُلْدَانِ
رنگون سے دلیل عمل مین مت لاؤ ۔ اگر شہرون کی تاثیر کا کچھ دخل ہو

جس جگہ شہر گرم یا خشک یا تر ہووے وہان کے باشندون کے رنگ کا کچھ اعتبار نہین اور اُنکے رنگ سے دلیل اُنکے مزاج پر نہین ہوسکتی یعنے بشرہ کے مطلق رنگ سے بدن کے مزاج پہ تمام بلاد وامصار مین استدلال نہین ہوسکتا بلکہ صرف اُن بلاد مین جہان حرارت وبرودت اعتدال کے درجہ پر ہے کیونکہ گرم شہرون کے رہنے والون کے جسم سیاہ ہوجاتے ہین جیسا صنعان و مائے معظمہ اور حبشہ مین یعنی اُنکے بدنون کی سیاہی اُنکے مزاج کی حرارت پر مطلق دلالت نہین کرتی بلکہ اُنکے ہوا کی طبیعت اُنکے بدنون کو گرم کردیتی ہے خصوصاً شمس اُنکے سمت راس کے محاذی ہوتا ہے تب اُسکی تاثیر بدنون مین زیادہ پڑتی ہے اسی طرح سرد شہرون مین اُنکے رنگ کی سپیدی سے مزاج کی مطلق برودت نہین مفہوم ہوتی کیونکہ اُنکے ہوا کی برودت اُنکے اجسام کو سپید کردیتی ہے جیسا بلاد ترک و صقالیہ کا حال ہے

بِالزَّنْجِ حَرٌّ غَيَّرَ الْاَجْسَادَا ۔ حَتّٰى كَسَا جُلُوْدَهَا سَوَادَا
زنگیون مین حرارت ہے جسنے بدن متغیر کردیے ۔ یہانتک کہ اُسنے اُنکی جلد و نپر سیاہی چڑھادی

زنگ اقلیم اول ہے ربع معمورہ مین سے جو بلاد حبشہ کے متصل ہے بحر عرب تک

وَالصَّقْلَبِيُّ اَلْبَرْدُ كَسَا بَيَاضًا ۔ حَتّٰى غَدَتْ جُلُوْدُهَا بِضَاضًا
اور صقلبی (ترکستان) مین سردی ہے جسنے سپیدی سے پہنادی ۔ یہانتک کہ اُنکے چمڑے نرم نرم ہوگئے

چونکہ اُنکے سمت راس سے آفتاب بعید ہے اسلیے وہان کی ہوا کی تاثیر نے

اُنکے جسمون کو سپید کردیا ہی پس اُنکے رنگ کی سپیدی سے مطلق مزاج کی برودت پہ استدلال نہین ہو سکتا اور مصنف نے صرف دو رنگ سیاہ اور سپید کا ذکر کیا ہی کیونکہ اصل رنگ یہی ہین باقی تمام انھین سے مرکب ہوتے ہین

وَاِنْ تُحِطَ السَّبْعَةَ الْاَقَالِيْمَا	تَكُنْ بِاَنْوَاعِ الْمِزَاجِ عَالِمَا
اور اگر تو سات ولایتون کی تمیز کریگا	تو سب مزاجون کے اقسام کا عالم ہوجائیگا

جب ہر ایک ولایت (اقلیم) کا مزاج معلوم ہوجاوے تو اس سے وہانکے باشندون کے مزاج بھی دریافت ہو سکتے ہین پس اقلیم اول کے شمالی حصہ مین جنوب کی طرف زیادہ اور مفرط درجہ کی سردی کی وجہ سے کوئی حیوان وہان زندہ نہین رہ سکتا نہ وہان کوئی درخت یا گھاس پیدا ہو سکتی ہی اور اقلیم دوسری مین اُس سے حرارت کم درجہ کی ہی اور اُسکے رہنے والے سیاہ اور جلے ہوے ہوتے ہین اور اقلیم تیسری مین دوسری سے بھی کم حرارت ہی۔ پس یہ تینون اقالیم گرم (حار) ہین باقی مین قائم (چوتھی پانچوین چھٹی) بارد ہین اور اقلیم ساتوین ایسی بارد ہی کہ وہان کا دن نہایت چھوٹا ہوتا ہی اور شدت سردی سے وہان کوئی حیوان زندہ نہین رہ سکتا

وَالْمُعْتَدِلُ مِنْهَا الْمُسْتَقِيْمُ الرَّابِعُ	فَاللَّوْنُ فِيْهَا لِلْمِزَاجِ تَابِعُ
ان مین معتدل مستقیم المزاج چوتھی ولایت ہی	پس رنگ اسمین مزاج کے تابع ہی

یعنی چوتھی ولایت کے رہنے والون کا رنگ مزاج پر دلالت کرتا ہی کہ اُنکے

مزاج مین کوئی مغیر عارضی نہین ہی- جبکہ سابق مین معلوم ہوچکا ہی کہ اقالیم جنوبی حار اور شمالی بارد ہین تو اُس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ ان تمام اقالیم کے وسط مین جو ملک ہی اُسکا مزاج معتدل ہی وہ اقلیم چہارم ہی جسمین ملک شام و حلب اور بغداد و شیراز کے شہر واقع ہین- ان ممالک مین نہ حرارت زیادہ ہوتی ہی نہ برودت جس سے اجسام مین سیاہی سپیدی رنگ کی کوئی تاثیر نہین ظاہر ہوسکتی اور یہی مذہب جمہور اطبا اور فلاسفہ و منجمین و طبیعین کا ہی اور شیخ کے نزدیک سب سے زیادہ معتدل خط استوا ہی پھر یہ اقلیم چہارم اور اس بارہ مین اسنے ایک مکمل رسالہ تالیف کیا ہی

وَالْاَدَمُ الْاَصْفَرُ لِلصَّفْرَاءِ	وَالْكَمِدُ الْاَغْبَرُ لِلسَّوْدَاءِ
گندم گون زرد رنگ صفرا کے سبب سے ہی	اور بھوسلا خاکی سودا کے باعث ہوتا ہی

پس رنگ زرد اور اشقر مادۂ صفراوی پر دلالت کرتے ہین کیونکہ زردی سے صفراوی خون کا غلبہ معلوم ہوتا ہی اور رنگ بھوسلا اور سیاہ اور بادنجانی مادۂ صفراوی پر دلالت کرتے ہین

وَالْجَسَدُ الْاَحْمَرُ مِنْ فَرْطِ الدَّمِ	وَالْاَبْيَضُ الْعَاجِيُّ فَهُوَ الْبَلْغَمِيُّ
اور بدن سرخ خون کی کثرت سے ہی	اور سپید ہاتھی دانت جیسا بلغمی ہی

چونکہ خون کا رنگ سرخ ہی اسلئے وہ جسم مزاج مین غالب ہوگا وہان اپنے رنگ کو ظاہر کریگا- اور جن شہرون مین رنگ سفید ہی وہان بلغم زیادہ ہے انکا مزاج بارد ہوگا فائدہ دل اور شرائین کا خون گاڑھا سرخ رقیق القوام اور جگر و طحال کا سیاہ غلیظ القوام ہی سب قسم کے خونون کا ذائقہ شیرین ہوتا ہی

وَالْاَبْيَضُ الْمَشُوْبُ بِاحْمِرَادٍ مِزَاجُهُ مُعْتَدِلُ الْمِقْدَارِ

اور سفید بدن سرخی آمیز مزاج اُسکا اعتدال کے اندازہ (درجہ) پر ہی

جبکہ سرخی حرارت پر اور سفیدی برودت پر دال ہین تو سُرخی و سفیدی کی آمیزش سے خود اعتدال پیدا ہوجاتا ہی

ذِكْرُ اَلْوَانِ الشَّعْرِ

بالون کے رنگون کا ذکر ہی

بالون کا مادہ بخار دخانی ہی جو جسم حار یابس کے مسامات سے نکلتا ہے اور ایک دوسرے کی مدافعت کرتا ہی اور بال کی دو قسمین ہین ایک عام جو تمام جسم پر ہین اور وہ جسم کو دخانی فضلون سے پاک صاف کرتا ہی دوسری خاص جو کسی زینت وغیرہ کے لیے خاص خاص مقامات مین پیدا ہوتے ہین۔ اور بعض جسم پر بالکل کبھی بال نہین پیدا ہوتے اور بعض پر ابتدا ہی سے مان کے پیٹ مین پیدا ہوجاتے ہین اور بعض مین پیچھے جوانی کے وقت لیکن جن اعضا پر بالکل بال نہین ہوتے۔ وہ دونون ہتھیلی ہاتھ کی اور دونون تلوے پانون کے ہین اور جنھین جنین ہی کو ظہور تولد سے پہلے مان کے پیٹ مین لگ جاتے ہین وہ سر اور حاجبین اور ہدبین (پلکین اور بھوین) ہین اور جو سب سے پیچھے بلوغ کے قریب پیدا ہوتے ہین وہ داڑھی اور موی زہار اور بغلون کے بال ہین اور پھر ہتھیلیون اور تلوون مین بال نہونیکی یہ وجہ ہی کہ ہتھیلیان تو تمام ملموسات پر حکم کرنیوالی ہین جنھین بالون کے ہونے نے اُنکے مقصود

اور غرض اصلی مین خلل آجاتا اور نیز اُنمین اور تلوون مین اسلیے کہ یہان وتر اور شرائین بہت ہین جو بالون کو پیدا ہونے سے روکتی ہین اور پیشانی مین اسلیے کہ وہ دماغ کا مقدم ہی جسکی طبیعت سرد تر ہی جو کہ بالونکے مزاج کے بالکل منافی ہی اور نیز اسلیے کہ بخارات ایک طرف کو ترچھے نہین حرکت کرتے بلکہ سیدھے اوپر کو صعود کرتے ہین اور جو بچہ کے سر اور حاجبین و ہُدبین (بھوین پلکین) پرمان کے پیٹ ہی مین بال پیدا ہو جاتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ جنین کو پیٹ مین غذا پہونچتی ہی وہ حیض کا خون ہی جو نہایت گرم ہی جس سے تغذیہ کے وقت بخارات نکلتے ہین جسکو دماغ قبول کر لیتا ہی اور طبیعت اُنکو مسامات کی راہ سے باہر کیطرف مدافعت کرتی ہی جس سے بال ظہور پذیر ہو جاتے ہین لیکن حاجبین اور ہُدبین کے بالون کو طبیعت اسلیے پہلے پیدا کر دیتی ہی تاکہ آنکھ کو آفات خارجیہ سے محفوظ اور امن مین رکھے اور جو بال داڑھی۔ زیرناف۔ بغلون کے پیچھے پیدا ہوتے ہین اُنکی وجہ یہ ہی کہ جب حرارتِ بدن انسان مین قوت پاتی ہی اس سے بخارات دخانی بدن مین حد ضرورت سے زیادہ ہو جاتے ہین جو داڑھی وغیرہ بالون کی طرف وہ مواد تحلیل ہو جاتے ہین یعنے جسقدر سر کے بالون کے بخارات کی ضرورت تھی اُس سے زیادہ ہو جاتے ہین جو اور مواضع داڑھی بغل زہار کیطرف متوجہ ہو جاتے ہین

وَالشَّعْرُ السَّخَنِ الْمِزَاجِ اَسْوَدُ		لَا بْيَضُ الشَّعْرِ مِزَاجُہٗ اَبْرَدُ
اور بال گرم مزاج کے بہت سیاہ ہوتے ہین		سفید بالون والے کا مزاج بہت سرد ہی

سرد اسلیے کہ ضعف حرارت غریزیہ سے رطوبت اور برودت زیادہ ہو کر

بالون کے مادہ کے ساتھ ملجاتی ہی جس سے بال اُس مائیت رقیقہ کو غذا بناتے ہین
جو سفیدی پیدا کرتی ہی- ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ بڑھاپے کا سبب بجز
اسکے اور کچھ نہین ہی کہ خون کا رنگ بلغم (یعنے سفیدی) کی طرف
مائل ہوجاتا ہی- یہ اسلیے کہ اُنکے مزاج مین برودت اور رطوبت غالب
ہوجاتی ہی اور اسی سبب سے بغلون کے بال زیادہ عرصہ اور مدت کے
بعد سفید ہوتے ہین کیونکہ وہ دل کے قریب ہین جس سے اُنکو حرارت پہونچتی ہی
اور جسقدر بخارات دخانی مین حرارت زیادہ ہوگی اسیقدر بالونکی زیادہ سیاہی ہوگی

وَنَاقِصُ الْبَرْدِ بِشَعْرٍ أَشْقَرٍ	وَنَاقِصُ الْحَرِّ بِشَعْرٍ أَحْمَرٍ
اور تھوڑی سردی والے کے گکڑے بال ہین	اور تھوڑی گرمی والے کے سرخ بال ہین

اشقر (گکڑے) بالون والے کا مزاج اعتدال کے قریب ہی لیکن برودت
کی طرف مائل ہی کیونکہ اُنکے بالون کا رنگ سفیدی کے قریب ہی اور سُرخ
رنگ بھی اعتدال پر دلالت کرتا ہی- مگر اُسکی طبیعت حرارت کیطرف مائل
ہی کیونکہ سرخی سیاہی کے قریب ہوتی ہی- اور شارح نے کہا ہی کہ گکڑے
بالون کا سبب حرارت بخار کا اعتدال ہی اور سُرخ رنگ بہ نسبت اشقر
کے برودت مزاج کی طرف مائل ہی کیونکہ سُرخی اشقر کی نسبت سے
سفیدی کے قریب ہوتی ہی- اور یہ بھی کہا ہی کہ اُسکا خلاف نہین ہی
کیونکہ شقرت مین بہ نسبت حمرت کے سفیدی پائی جاتی ہی

مُعْتَدِلُ الْمِزَاجِ لَوْنُ شَعْرِهٖ	أَشْقَرُ مُشْرَبٌ بِاحْمِرَةٍ
معتدل مزاج آدمی کے بالون کا رنگ	اشقر ہی سرخی آمیز

۱۲

اور مصنف نے یہان بالون کے متعلق چند امور کا ذکر نہین کیا اول بالون
کی نرمی اور سختی پس بالون کا سیدھا اور نرم ہونا اُنکے بخارات کی برودت
اور رطوبت کے سبب سے ہوتا ہی جیسے بال لڑکون کے اور اُسکے برخلاف
سخت اور مضبوط ہونا حرارت اور یبس کیوجہ سے ہوتا ہی جیسے بال حبشیون
کے دوم بالون کی زیادتی یا کمی سو سرد جسمون مین اکثر بال کم ہوتے ہین
اور ایسا ہی حاریابسہ مین بھی اور جو بدن گرم تر ہوتے ہین اُن مین بال
زیادہ ہوتے ہین۔ سوم لمس پس بالون کی سختی حرارت سے ہی اور
صفائی برودت سے چہارم جلدی ہونا پس جلدی اُگنا بسبب حرارت
کے اور دیر سے بسبب برودت کے ہی

ذِكْرُ اَلْوَانِ الْعَيْنِ

آنکھون کے رنگون کا ذکر ہے

آنکھون سے مزاج پر استدلال کرنا نہایت ہی ضعیف ہی اور وہ اسطرح
ہی کہ آنکھون کے لمس اور اُسکے مقدار اور رنگ اور ظہور اور سرعت حرکت
اور رگون کی وسعت اور رنگ کی سرخی اور حرارت اور موٹائی اور تیزی
جبتک کہ یہ سبھی اُسکی حرارت پر گواہی دیتے ہین اور اُنکا خلاف برودت پر ہی

اِذَا الْجَلِيْدِيَاتُ وَالْبَيْضِيَّةُ	اَجْسَامُهَا صَغِيْرَةٌ مُضِيَّةٌ
جب رطوبات جلیدیہ و بیضیہ کے	اجسام صغیر اور روشن ہوئین

آنکھ مین تین رطوبتین ہین اُن مین سے ایک جلیدیہ ہی جو آنکھ کے تمام
اجزا مین سے شریف مطلق ہی کیونکہ اسی کے سبب سے بینائی ہی اور باقی

اجزا آنکھ کے اُسکی خدمت کے لیے نوکر اور معدات ہین جو یا تو نفع اور آرام والی چیز کو حاصل کرتے ہین یا آنکھ کو نقصان اور تکلیف سے محفوظ رکھتے ہین اور یہ رطوبت صاف اور خوب روشن آنکھ کے درمیان واقع ہی مثل نقطہ کے جو کرہ کے درمیان ہوتا ہی اور رطوبت بیضیہ کا یہ نام اسلیے ہی کہ اُسکا رنگ سفیدی مین بیضہ (انڈے) کے مشابہ ہی

مکانھا نات وفیھا نور	صاف فی القوام کثیرٌ
اُنکا مکان بلند ہی اور اُنمین نور ہی	صاف قوام والا روشن بہت ہی
فان عین ھذہ زرقاء	وان ضد ھذہ کحلاء
پس تحقیق آنکھ اُنکی نیلگون ہوتی ہی	اور اگر برخلاف اُنکے ہو تو سیاہ ہوتی ہی

جبکہ یہ دونون رطوبتین (جلیدیہ و بیضیہ) روشنی مین قوی اور مقدار مین صغیر اور صفائی مین تیز اور کسیقدر اونچی و بلند ہون تو اُن اسباب کی وجہ سے اُنکی آنکھین نیلگون ہوتی ہین اور سیاہی کے نو اسباب ہین (۱) روح باصرہ کا مکدر ہونا (۲) جلیدیہ کا تکدر (۳) اُسکا صغر (۴) اندر کیطرف زیادہ گہرا ہونا (۵) بیضیہ کا زیادہ ہونا (۶) بیضہ کا مکدر ہونا (۷) عنبیہ کے رنگ اور اُسکی سیاہی کا زیادہ ہونا اور شعولت وشہولت حاصل ہوتی ہین - اُن تمام اسباب کے توسط (اعتدال) یا اسباب زرقت اور کحولت کی ترکیب سے

وان مزجت سبب الکحولۃ	بسبب الزرقۃ فالشھولۃ
اور اگر سبب کحولت (سیاہی) کا زرقت (نیلگونی) سے	ملجاوے تو شہولت (سیاہ سرخی آمیز) ہوگی

اسباب رقت وکدورت کی آمیزش سے مراد مزاج کا اعتدال ہی کیونکہ رقت علاوہ قلت روح کے برودت پر دلالت کرتی ہی اور کحل حرارت پر اسلیے ان دونون کے اجماع سے ایک معتدل مزاج حاصل ہوجاتا ہی

وَاِنْ تَقِلِّ الرُّوْحِ کَانَ اَشْہَلُ	اَوْکَثُرَتْ فِی الْعَیْنِ کَانَ لَاَشْعَلُ
اور اگر آنکھ مین روح کم ہو تو اشہل ہوگی	اور اگر بہت ہو تو اشعل (شعلہ زن) ہوگی

اسباب شعولت مین مزاج معتدل ہوتا ہی - اور آنکھ کے رنگون کے چار اصول ہین (۱) کحل سیاہ سرمہ آلود (۲) نیلگون مانند آنکھین گربہ کے (۳) اشہل سیاہ نیل آمیز (۴) اشعل سرخ شعلہ زن - لیکن سب سے یہ زیادہ افضل اور عمدہ ہی اور اسمین روح زیادہ ہوتی ہی

اَلثَّالِثُ مِنَ الطَّبِیْعِیَّۃِ وَھُوَ الْاَخْلَاطُ

یہ تیسرا ہی امور طبیعیہ سے اور وہ اخلاط ہین

اخلاط ایک جسم ہی جو ارکان کی پہلی آمیزش سے پیدا ہوتا ہی

اَلْجِسْمُ مَخْلُوْقٌ مِنَ الْاَمْشَاجِ	مُخْتَلِفَاتِ اللَّوْنِ وَالْمِزَاجِ
بدن پیدا کیا گیا ہی چند اجزا سے (یا مادہ منوی سے)	جنکے رنگ اور مزاج مختلف ہین

جسم کا اطلاق چند معنون پر آتا ہی - ایک وہ ہی جو کہ متصل محدود ہو حکما کے نزدیک جسم وہ ہی جو دو یا زیادہ سے مرکب ہو - امشاج جمع کا لفظ ہی جو کہ یہان مفرد (یعنی منی) کی صفت واقع ہوا ہی اور مفرد اسکا مشیج ہی جسکے معنی مخلوط کے ہین اور چونکہ نطفہ بھی چند مختلف اجزا سے مرکب ہوتا ہی اسلیے اسکو امشاج کہتے ہین بعض کے نزدیک امشاج مرد اور عورت دونون کو کہا جاتا ہے

مجاہد نے بیان کیا ہی کہ مرد کا نطفہ سپید یا سرخ ہوتا ہی اور عورت کا سبز یا زرد یہی قول کلام اطبا کے مناسب ہی کیونکہ اُنکے نزدیک بدن چار خلطون سے مرکب ہی (۱) خون جسکا رنگ سُرخ ہی (۲) بلغم جسکا رنگ سفید ہی (۳) سودا جسکا رنگ سبز ہی (۴) صفرا جسکا زرد ہی لیکن اُسکے مزاج مین اختلاف ہی۔ جالینوس کے نزدیک مادہ اخلاط کا عناصر ہین اور ہر خون کا رنگ انھین سے پیدا ہوتا ہی پس صفرا آگ کے مانند حار یابس ہی اور خون ہوا کیطرح حار رطب ہی۔ بقراط نے کہا ہی کہ انسان کے بدن کا قوام ان چارون خلطون کی آمیزش اور اُنکے اجتماع سے ہوتا ہی اور کوئی بدن اُنسے خالی نہین ہی اسلیے ان خلطون کے اعتدال سے بدن مین صحت پائی جاتی ہی اور اعتدال کے منحرف ہونے مین بیماری لاحق ہوتی ہی۔ اور پہلے حکما بقراط۔ جالینوس و ارسطاطالیس وغیرہ نے اس امر پر دلائل قائم کیے ہین کہ تمام اجسام ان اخلاط سے مرکب و مخلوط ہین۔ اور جو بعض متاخرین کا مقولہ ہی کہ جسم صرف ایک ہی خلط سے مرکب ہی جنمین سے کسی نے کہا ہی خون سے جو قریب تر ہی اور کسی نے بلغم یا سودا سے یہ بالکل باطل ہی فائدہ طبیعی اخلاط مین فاعل اور مؤثر سبب صرف کبد کی حرارت ہی جو مختلف طور پر اپنا فعل ظاہر کرتی ہی اگر معتدل ہی تو فعل اور تاثیر بھی معتدل کرتی ہی جس سے خون پیدا ہوتا ہی اور اگر حد اعتدال سے زیادہ ہو تو صفرا اور اگر کم ہو تو پھر اگر رطوبت زیادہ ہو تو بلغم یبوست ہو تو سودا

وَمِنْ دَمٍ وَمِرَّةٍ سَوْدَاءَ	مِنْ بَلْغَمٍ وَمِرَّةٍ صَفْرَاءَ
اور خون اور مرّہ سودا سے	بلغم اور مرّہ صفرا سے

انسان کی پیدائش مین یہ چارون اجزا پائے جاتے ہین کیونکہ بچہ جو مان کے پیٹ مین خون کو غذا بناتا ہی اسمین اور خلطین بھی مخلوط ہوتی ہین اور اگر کہا جاوے کہ ظاہر مین ہمکو بجز خون کے اور کچھ نظر نہین آتا تو اُسکا جواب یہ ہے کہ ہم بظاہر خون مین کف اور پانی موجود پاتے ہین اور نیز ہم بظاہر دیکھتے ہین کہ حیوانات مین اُنکے بعض اعضا بارد یابس ہین جیسے استخوان جو سودا کی نظیر ہین اور بارد رطب بھی جیسے دماغ جو بلغم کا نظیر ہی اور حار رطب جیسے گوشت پوست جو خون کے مانند ہین اور دیگر حار یابس جیسے دل جو بمنزلہ صفرا کے ہی - خداوند تعالی کی حکمت اسطور سے جاری ہی - جب منی رحم مین وارد ہوتی ہی تو خون کیطرف مستحیل ہوجاتی ہی جسکو طبیعت جذب کر لیتی ہی جسمین سے رقیق کے تو اعضا الینہ (نرم) جیسے شحم (چربی) وغیرہ بناتی ہی اور گرم سے اعضا حارہ جیسے دل کی تصویر گڑھتی ہی - اور بارد سے بارد اعضا جیسے دماغ کا نمونہ تیار کرتی ہی اور غلیظ سے سخت اور یابس اعضا جیسے استخوان کی تصویر بناتی ہی اور نیز ہم بظاہر دیکھتے ہین کہ جب سودا یا بلغم یا صفرا کا اسہال دیا جاتا ہی تو اکثر اسمین وہی خارج ہوتا ہی جسکی رعایت زیادہ ملحوظ ہوتی ہی

وَهُوَ لَهُ بُرُودَةٌ مُعْتَدِلَهْ	فَالْبَلْغَمُ الطَّبِعِيُّ مَا لَا طَعْمَ لَهْ
وہ وہ ہی کہ جسکی برودت معتدل ہو	پس بلغم طبعی وہ ہی جسکا مزہ کچھ نہو

بلغم کی دو قسمین ہین طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی وہ ہی کہ جسمین صلاحیت ہو کہ کسی
وقت مین خون بن سکے کیونکہ وہ دراصل خون ہی ہی جسکا نضج پورا نہین ہوا اور
وہ بدن اور اسکی برودت کی نسبت سے معتدل ہی اور صفرا اور خون کی نسبت
سے بارد ہی۔ کتاب قانون مین شیخ نے کہا ہی کہ طبعی ایک قسم ہی شیرین بلغم سے
لیکن یہان مراد وہ بلغم ہی کہ جسکا کچھ ذائقہ نہو یعنی پھیکا۔ اور عروق مین اُسکے
ہونے سے تین منافع ہین (۱) جبکہ اعضا کو معدہ یا جگر سے امداد بند ہو جانے
کی وجہ سے غذا نہین میسر آئی تو طبیعت اُس بلغم کیطرف متوجہ ہوتی ہی اسکو
نضج دیکر خون بننے کے قابل بنادیتی ہی کہ اس سے اعضا کو غذا پہونچ جاوے
(۲) خون کے ساتھ مخلوط ہوکر اُسکو اُن اعضا کی تغذیہ کے لیے مستعد کر دیتی
ہی جسکے خون مین بلغم کا حصہ موجود ہی جیسے نخاع (یعنی حرام مغز) (۳) اعضا کو
رطوبت پہونچاتی ہی تاکہ حرکت کی حرارت سے خشک ہو کر بیکار نہو جاوین
اور بلغم غیر طبعی اُسکے برخلاف ہی اور اُسکی دو قسمین ہین ایک مختلف القوام
سو اگر اسکے قوام مین اختلاف محسوس ہو اور بعض اجزا کے قوام مین بڑھکر
غلظت ہو تو اُسکو زجاجی کہتے ہین اور مسیخ (پھیکی) وہ ہی جسکا ذائقہ کچھ نہو
گویا کہ یہ قسم ابتدا مین بارد تھی جسمین کوئی اور چیز خارجی مخلوط نہین ہوئی بلکہ
اپنی حالت مین ایسا محبوس اور بند رہا کہ منجمد اور غلیظ ہو گیا۔ اور اگر اختلاف
محسوس نہو تو اُسکو بلغم خام (کچا) کہتے ہین۔ دوسرا مستوی القوام جسکا
قوام ظاہر مین یکسان معلوم ہوتا ہی۔ لیکن درحقیقت اسمین اختلاف ہوتا ہی
پس اگر بہت رقیق ہو تو مائی ہی اور اُسکو تفہ (پھیکا) بھی کہتے ہین وہ بارد ہی

اور عضو مین جلدی نفوذ اور تاثیر کرجاتا ہی - اور اگر بہت زیادہ غلیظ ہو تو اُسکو جصّی اور مخاطی کہتے ہین اور خام مخاطی کے اقسام مین سے ہی جسکی سفیدی نہایت زیادہ ہوتی ہی اور تمام انواع بلغم کا ذائقہ اور بو سے کچھ نہین ہوتا بجز مالح (شور) اور حامض (ترش) کے

وَمِنْهُ مَا يُعْرَفُ بِالزُّجَاجِ منجملہ اُسکے وہ ہی جو زجاجی کے نام سے مشہور ہی	وَهُوَ غَلِيظٌ بَارِدُ الْمِزَاجِ اور وہ غلیظ سرد مزاج ہی

اور زجاجی بلغم کے جمیع انواع مین سے زیادہ غلیظ ہی اور قوام کے اعتبار سے بلغم کی چار قسمین ہین (۱) زجاجی (۲) مائی (۳) مخاطی (۴) جصّی

وَمِنْهُ بَلْغَمٌ يُسَمّٰى مَالِحَا اور منجملہ اُسکے بلغم ہی جسکا نام مالح ہی	لِلْحَرِّ وَالْيُبْسِ تَرَاهُ جَانِحَا جسکو تو دیکھتا ہی کہ حرارت یبوست کیطرف مائل ہی

یہ قسم بلغم غیر طبعی سے ہی جسکا قوام مختلف ہوتا ہی اور بلغم مالح اور اقسام کی نسبت سے حار یابس ہی اور اُسکی نمکینی کا سبب یہ ہی کہ رطوبت بلغمیہ کے ساتھ رطوبت مائیہ ملگئی ہی جسکا ذائقہ قلیل یا عدیم ہی اور یہ رطوبت اُن ارضی محترق اجزا سے حاصل ہوتی ہی جنکا مزاج یابس اور ذایقہ کڑوا ہوتا ہی بشرطیکہ اعتدال کے طور پر اختلاط ہووے اور اگر زیادہ ملجاوے تو وہ بلغم کڑوا ہوجائیگا اور اسی طرح سے نمک پانی مین سے پیدا ہوجاتا ہی

وَمِنْهُ مَا طَعْمُهُ كَالْحُلْوِ اور منجملہ اُسکے ایک وہ ہی کہ جسکا مزہ شیرینی کیطرح ہی	وَلَيْسَ مِنْ حَرَارَةٍ يَخْلُو اور وہ حرارت سے خالی نہین ہی

جسقدر اُسمین شیرینی ہوگی اُسی نسبت سے حرارت ہوگی کیونکہ جب بلغم دم اصل

بے ذائقہ ہی تو اسمین خون کے ملنے سے حلاوت (شیرینی) پیدا ہو جاتی ہی
اور یہ قسم طبعی بلغم کے قریب ہی

وَمِنْهُ كَالْحَامِضِ وَهُوَ ابْرَدُهَا	يَكُوْنُ فِي الْمَعِدَةِ حِيْنَ تَفْسُدُ
اور منجملہ اُسکے ترش ہی جو بہت سرد ہی	معدہ مین ہو جاتا ہی جبکہ فساد واقع ہوتا ہی

جب بلغم معدہ مین گرتا ہی تو اُسمین وہان جوش آنے سے حموضت (ترشی) آجاتی ہی جسکے دو اسباب ہین ایک یہ کہ بلغم خصوصًا شیرین کو وہ عارض ہو جو دیگر نچوڑون (عصارات) کو پیش آتے ہین اور وہ جوش کھانے سے ترش بنجاتے ہین اور اُسکا فساد معدہ مین نہایت ناقص اور زیادہ ہوتا ہی دوسرا یہ کہ خارج سے کوئی چیز اُسمین مخلوط ہو کر اُسکو ترش کردیوے جیسا سوداء حامض صاحب کامل الصناعۃ نے کہا ہی کہ یہ بلغم کی خام اقسام سے زیادہ بارد ہی۔ اور یہان مصنف نے عفص (کسیلا) کا ذکر نہین کیا اور قانون مین بیان کیا ہی اور عفوصت کا ویسا ہی سبب ہی جو حموضت (ترشی) کا ہی۔ کبھی عفوصت یعنی کسیلا پن کا سبب سردی کی زیادتی ہوتی ہی جس سے اُسکی حرارت ضعیف ہو جاتی ہی و حموضت (ترشی) یا اُس سے بڑھکر حلاوت یعنی شیرینی کی طرف نہین پہونچا سکتی پس طعم اور ذائقہ کے اعتبار سے بھی بلغم کی چار قسمین ہین (۱) حامض (۲) مالح (۳) حلو (۴) عفص اور سبکی اصل تفہ یعنی بے ذائقہ ہی

وَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ فِي الْأَلْوَانِ	فَوَاحِدٌ يُعْرَفُ بِالدُّخَانِ
اور مرہ صفراء رنگون کے اعتبار سے	سو ایک تو دخانی کے نام سے مشہور ہی

صفرا کی بھی دو قسمین بلغم کی طرح ہین (۱) طبعی (۲) غیر طبعی۔ طبعی کا بیان عنقریب

آگے آئیگا اور غیر طبعی یہ ہی کہ اسمین کوئی چیز ملجاوے جو اسکو حالت طبعی سے خارج کردیوے۔ اگر اسمین بلغم رقیق امیزش پاوے تو اسکو مرّہ صفر الکتے ہین اور بلغم غلیظ تو مرہ محیہ کیونکہ وہ رنگ کی زردی مین بیضہ کے مشابہ ہوتا ہی اور جو سودا ہو سو یا تو وہ خارج سے صفرا پر وارد ہوگا یا صفرا ہی خود بخود جلکر سودا بنکر مادیت (خاکستر) پیدا کردیگا جسمین ہم لطیف کو رماد سے تمیز کر سکینگے اور مصنف نے صفرا کی تقسیم بلغم کی طرح قوام اور طعم کے اعتبار سے نہین کی کیونکہ صفرا کی تمام اقسام صرف رقیق اور کڑوی ہوتی ہین

وَمِنْهُ كَالزِّنْجَارِ وَالْكُرَّاثِ	وَهٰذِهٖ كَثِيْرَةُ الْاَخْبَاثِ
اور منجملہ اسکے زنگار اور گندنے کی طرح ہوتا ہی	اور یہ دونون بہت برے اور خبیث ہوتے ہین

یہ قسم اول اخضر (سبز تھا جسمین سے زیادہ احتراق واقع ہونے سے رطوبت جاتی رہی اور سبزی مین سیاہی مل گئی جس سے اسکا رنگ زنگاری جیسا ہوگیا اور کراثی (گندنے رنگ) ہونے کی وجہ یہ ہی کہ جب صفرا معدہ مین آکر حرارت غریبہ کی زیادتی سے جلجاتا ہی تو اُس احتراق سے سیاہی پیدا ہوجاتی ہی جسکا رنگ گندنے کے رنگ کے مشابہ ہوجاتا ہی یہ دونون صفرا کی قسمین ناقص اور قاتل ہوتی ہین۔ اور زنگاری تو بہت ہی زیادہ مذموم ہی کیونکہ شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ یہ زہر اور سمومات مین سے ہی اور بعض حکما نے کہا ہی کہ ایسا صفرا محی (البقول) ترکاریون کے کھانے سے پیدا ہوتا ہی جو اپنی رطوبت کی وجہ سے زہر کی تاثیر پیدا کرتی ہین

وَغَيْرُهٗ يُعْرَفُ بِالْمُحِّيِّ	وَلَيْسَ فِيْ قُوَاهُ بِالرَّدِيِّ
اور سوا اسکے ایک مشہور محی زردی بیضہ کے مانند ہی	اور اسکی قوتون مین بہت خرابی نہین ہی

اور یہ قسم سب اقسام سے زیادہ غلیظ ہی کیونکہ اسمین کسی قسم کے بلغم کی آمیزش ضرور ہوتی ہی- اور جالینوس کے نزدیک بہر صورت یہ چندان ردی اور ناقص نہین ہی اس لیے کہ اسکی رطوبات کو حرارت نے جذب کرکے اسکے قوام کو غلیظ کردیا ہی

وَكُلُّهَا تُنْسَبُ لِلْحَرَارَةِ	وَالْاَحْمَرُ السَّاكِنُ فِي الْمِرَارَةِ
اور یہ سارے حرارت کی طرف منسوب ہین	اور مرارہ (پتہ) مین بلغم سرخ ہی رہتا ہی

یہ طبیعی صفرا کا قسم ہی جو خون کے جوش سے پیدا ہوتا ہی جسکا رنگ نہایت ہی سرخ ہی اور جسقدر حرارت زیادہ ہوگی اُسیقدر سُرخی مین تیزی ہوگی اور شیخ نے کہا ہی کہ ایسا بلغم کبد (جگر) اور عروق شرائین مین بھی پیدا ہوتا ہی جو دو قسم مین انقسام پاتا ہی ایک یہ کہ خون کے ساتھ ملکر ایسے اعضا کی غذا بنتا ہی جسکی غذا مین صفرا کا ہونا جزء ضروری ہی جیسا ریہ (پھیپھڑا) اور جو اس سے بچ رہتا ہی وہ امعا کیطرف گرتا ہی جو امعا کو ثفل کے دور کرنے مین مدد دیتا ہی اور مقعد کے عضلون مین کسیقدر لذع کی کیفیت پیدا کرتا ہی جس سے طبیعت قیام الی الغائط کی خواہان ہوتی ہی اور نیز امعا کو فضلون اور بلغم شُرخ سے پاک وصاف کرتا ہی- اور دوسرا قسم مرارہ (پتے) کی طرف گرتا ہی جو اُسکو خون کی غذا سے مستغنی کردیتا ہی اور اُسی کو احمر کہتے ہین اور مرارہ ایک جوہر عصبی بارد ہی- اور صفراء حار اُسکی غذا بننے کی صلاحیت رکھتا ہی- اور حرارت کی طرف منسوب ہونے کی یہ وجہ ہی کہ انکے سبب سے پیاس اور طپش اور سوزش اور لذع وغیرہ جمیع گرم امراض عارض ہوتے ہین- اور اکثر صفرا گرم غذاؤن سے اور گرم موسم اور گرم مزاج (جوانی) ہین پیدا ہوتا ہی- اور صفرا کی ایک اور قسم ہی جو قے کے وقت خارج ہوتا ہی جسکا

رنگ زرد ہوتا ہی اور اُسکو مصنف نے نہین بیان کیا کیونکہ یہ علیحدہ کوئی مستقل قسم نہین بلکہ صفرا ہی کی قسم سے حاصل ہوجاتا ہی- اور صفرا غیر طبعی کی پانچ قسم ہین (۱) صفرا مرۂ جسمین رقیق (نرم) بلغم مخلوط ہی (۲) مرہ محیہ جسمین بلغم غلیظ کی آمیزش ہی (۳) زنگاری و کراثی (۴) احمر جنکا پہلے بیان ہوچکا ہی

وَالدَّمُ مَا مَنْشَاءُهُ مِنْ کَبِدٍ	یَنْفُذُ مِنْ عُرُوْقِهَا اِلَی الْجَسَدِ
اور خون وہ ہی جسکا منشا اور مبدا جگر سے ہی	اُسی جگر کی رگون مین سے سارے جسم مین سرایت کرتا ہی

جگر معدہ سے جذب کرتا ہی کیلوس کو جو پختہ ہوکر خون بنجانے کی قابلیت رکھتا ہی کیونکہ جگر کا رنگ سُرخ ہی جسمین ہمجنس اور مشابہت کی وجہ سے خون پیدا ہوسکتا ہی- اور خون تمام دیگر خلطون سے افضل اور عمدہ ہی کیونکہ وہ ایک ایسا مادہ ہی حرارت غریزیہ کا جو خود روح یا روح کا مادہ ہی اور خون سے دیگر اخلاط کیطرح دو قسمین ہین طبعی اور غیر طبعی (۱) طبعی وہ ہی جسمین چار اوصاف پائے جاوین- اول سرخی یہ خون قلب اور شرائین مین ہوتا ہی اُسکا رنگ سُرخ اور قوام رقیق اور حرارت قوی یہ ہی بہ نسبت اس خون کے جو جگر اور وردہ مین ہو کیونکہ غلیظ اور غیر قوی الحمرۃ ہوتا ہے (۲) شیرینی تاکہ اسکو اعضا اپنی طرف بخوبی جذب کر سکین- سوم خوشبو کیونکہ بدبو عفونت سے ہوتی ہی- چہارم قوام معتدل ہووے تاکہ تمام اعضا کی غذا مین آسکے فائدہ جالینوس نے کہا ہی کہ خون جبتک جگر مین رہتا ہی اسمین مائیت مخلوط ہوتی ہی اور جب جگر مین سے نکلکر رگون مین

جاتا ہے۔ تو اس مائیت سے جدا اور علیحدہ ہو جاتا ہے کیونکہ اُس مائیت کی ضرورت خود اسلیے تھی تاکہ کیلوس جسکو طبیعت نے خود اپنی طرف جذب کرکے خون بنا دیا ہے۔ جگر کے باریک اور تنگ مجاری مین نفوذ اور سرایت کر جاوے۔ اور جب خون جگر سے جدا ہو گیا تو وہ مائیت بھی اس سے مفارق ہو کر بڑی عروق کے ذریعہ سے دونون گردون کیطرف جا کر بول کی راہ سے خارج ہو جائیگی پھر اُس مصفی اور چھنے ہوے خون کو جسکو بڑی رگ کی طرف سے جو حدبہ مائیہ سے نکلتی ہے پہونچا دیتا ہے جسمین سے قلب مین اسقدر آجاتا ہے کہ جسکا نضج عمدہ اور قوام نرم ہوتا ہے جو دل کی غذا مین اگر حرارت عزیزیہ کا مادہ بنجاتا ہے جسکو وہ اور روح حیوانی دونون ملکر شرائین کے وساطت سے تمام بدن مین پہونچا دیتی ہین۔ (۲) غیر طبعی وہ ہے جو اپنی طبیعت کو چھوڑ کر زیادہ سرد یا گرم ہو جاوے۔ یا کوئی عارضی امر اگر اُسکی اصلاح مزاج کو زائل کر دیوے مثلاً اسمین سودا مخلوط ہو جاوے جس سے خون سوداوی سیاہ غلیظ بنجاتا ہے یا صفرا کی آمیزش سے رقیق صفر ہو جاتا ہے یا مائیت ملنے سے نرم ہو جاتا ہے اور اسی صورت مین استسقا حادث ہو جاتا ہے اور کبھی اس سے ذائقہ مین بھی تغیر آجاتا ہے جو زیادہ صفرا کے ملنے سے کڑوا ہو جاتا ہے۔ اور اگر صفرا اسقدر اعتدال کے اختلاط پاوے تو مالح (نمکین) ہو جاتا ہے اور ایسا ہی اگر بلغم حامض ملے اور کبھی ترش سودا یا بلغم کے امتزاج سے ترش ہو جاتا ہے

وَمِنْهُ شَيْءٌ قَدْ حَوَاهُ الْقَلْبُ	وَالدَّمُ فِي قُوَاهُ حَارٌّ رَطْبٌ
منجملہ اسکے کچھ ایسا خون ہے جسپر قلب حاوی ہے	اور خون اپنی قوتون مین حار رطب ہے

یہ خون حار رطب اسلیے ہی کہ خون کا اکثر حصہ گرم تر غذاؤن سے اور جوانی اور
نمو کی عمر مین جو گرم ہی پیدا ہوتا ہی اور نیز اسلیے کہ خون جگر اور گوشت کی غذا مین
جو گرم رطب مین داخل ہوتا ہی - اور نیز جب کہ خون بدن مین زیادہ ہوتا ہی
تو اُس سے گرم بیماریان پیدا ہوتی ہین جیسا حمی مطبقہ - چیچک - پھُنسین
دنبل وغیرہ بعض نے کہا ہی کہ خون مین رطوبت کا حرارت کی نسبت سے
زیادہ ہونا ضروری ہی - خون طبعی سے سات فوائد حاصل ہوتے ہین
(۱) بدن مین سے جسقدر کچھ تحلیل ہوتا ہی اُسکا بدل پیدا کرتا ہی اور
جسم کو نمو کے زمانہ مین بڑھاتا ہی (۲) احشاء کو گرمی اور حرارت پہونچاتا ہی
جس سے ہضم قوی ہوتا ہی - اور ظاہر بدن سے سردی کی تکلیف کو دور
کرتا ہی (۳) روح جو حیوانی قوتون کی اسواری ہی خون لطیف سے
حاصل ہوتی ہی (۴) چہرہ کو روشنی چمک خوبصورتی عطا کرتا ہی (۵) وہ دیگر
اخلاط کی نسبت سے طبیعت کو زیادہ تر مرغوب ہی - کیونکہ مسہل دواؤن
کے استعمال سے دوسری اخلاط کی طرح وہ کبھی اسہال کے ذریعہ سے
خارج نہین ہوتا (۶) خون کے نکلنے کے وقت قوت مین کمی اور بدن مین
ضعف آجاتا ہی (۷) خون سے خوشی اور فرحت حاصل ہوتی ہی فائدہ
جن حیوانات مین خون اور دماغ اور دل وجگر مین اُنکے پانچون حواس بھی
ثابت ہین مگر چھچھوندر جسکو خلد اور فار اعمی کہتے ہین وہ سایہ کو معلوم
کرسکتی ہی مگر شکلون کو نہین دریافت کرسکتی - جو حیوان خون دار چلنے والا
ہی وہ ضرور سوتا اور جاگتا بھی ہی - اور تمام قسم کے خون جم جاتے ہین

بجز اونٹ اور خرگوش کے

وَمَسْكَنُ السَّوْدَاءِ فِي الطِّحَالِ	هٰذَا اِعْتِقَادٌ لَيْسَ بِالْمُحَالِ
اور جگہ رہایش سودا کی تلّی مین ہے	یہ اعتقاد کوئی محال نہین (یعنی صحیح اور درست ہی

کیونکہ خلطون مین سے ہر ایک خلط کو کسی نہ کسی عضو کے ساتھ خصوصیت ہوتی ہی جسکی طرف اُسکو زیادہ رغبت ہی۔ پس صفرا مرارہ مین اور خون جگر مین اور سودا طحال مین گرتا ہی۔ اور جمہور اطبا کے نزدیک سودا طبعی خون کا میل اور فضلہ ہی جسکی طبیعت ترو خشک ہی اور مسیحی نے کہا ہی کہ اس سودا مین کسیقدر حرارت اور تیزی بھی ہوتی ہی بسبب رطوبت کے جو اسمین موجود ہی۔ اور سردی کی نسبت سے اسمین خشکی زیادہ ہوتی ہی اور اسکا ذائقہ کسیلا ہی اور جو سودا طحال کی طرف جاتا ہی وہ اُسکو خون سے مستغنی کر دیتا ہی

وَعَكَرُ الدَّمِ هُوَ الطَّبِيعِي	وَمَا سِوَاهُ لَيْسَ بِالْمَطْبُوعِ
خون کا تہ نشین میل سوداء طبعی ہے	اور ما سواے اسکے اچھا نہین ہے

سودا بھی دیگر خلطون کی طرح دو قسم پر ہی۔ طبعی اور غیر طبعی۔ پھر طبعی کی دو قسمین ہین ایک وہ جو طحال کی طرف جاتا ہی دوسرا وہ جو خون کے ساتھ ملکر بدن مین سرایت اور ہڈیون کی غذا مین داخل ہوتا ہی اور جو سودا ان دونون قسمون کے برخلاف ہی وہ غیر طبعی ہی جو کسی اور خلط یا اپنی ذات ہی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہی کیونکہ جب خون جل جاتا ہی تو اسمین سے کثیف تو سودا محترق بنجاتا ہی اور لطیف صفرا محترق اور اسی طرح جب صفرا مین احتراق واقع ہوتا ہی تو لطیف صفرا محترق بنجاتا ہی اور کثیف سودا محترق اور ایسا ہی

جب بلغم جلکر خاکستر ہوجاتا ہی تو وہ بھی سودا سے محترق ہوجاتا ہے

اِنَّمَا تَحْدُثُ بِاخْتِلَاطٍ	وَبِاحْتِرَاقِ سَائِرِالْاَخْلَاطِ
ضرور یہ سودا، اختلاط اخلاط سے پیدا ہوتا ہی	اور احتراق باقی اخلاط سے بھی ہوجاتا ہی

یعنی سودا دو طور سے پیدا ہوتا ہی ایک خلطون کی باہم آمیزش سے دوسرے انمین احتراق واقع ہونے سے۔ جبکہ سودا، اصل مین رقیق ہوتا ہی اسیلیے وہ خود بخود جلیجاتا ہی جس سے اُسمین نہایت تیزی اور بدبو اور ترشی ہوتی ہی۔ اور زمین پر گرنے سے ایسا جوش کھاتا ہی کہ اُسکی ترشی سے مکھیان بھی بھاگ جاتی ہین اور اگر سودا اصل مین غلیظ ہوتا تو بلا آمیزش صفرا کے اسمین احتراق واقع نہین ہوسکتا مصنف نے اخلاط کے پیدا ہونیکا طریقہ ذکر نہین کیا جسکو ہم اس موقع پر بیان کرنا ضرور سمجھتے ہین واضح ہو کہ ہضم کی چار قسمین ہین اول یہ کہ جب کوئی چیز کھائی یا چابی جاتی ہی تو وہ معدہ مین پہونچکر تھوڑے عرصے کے بعد کیلوس بنجاتی ہی جو آشجو غلیظ کے مشابہ ہوجاتی ہی اسکو ہضم اول کہتے ہین پھر اس کیلوس مین سے لطیف تو معدہ اور امعا کی راہ سے اُس عرق (رگ) مین جاتا ہی جسکو باب الکبد کہتے ہین کیونکہ ہمیشہ اُسکا مُنھ کھلا رہتا ہی۔ اور اکثر بلغم یہان پیدا ہوتا ہی پھر وہان سے وہ کیلوس جگر کے مجاری مین پہونچتا ہی جہان بال کے مانند باریک رگین جگر کے گرداگرد ہین جو اُس کیلوس کو ایک جگہ جمع کرتی ہین تاکہ جگر اسمین اپنا کام جلدی اور بخوبی کرسکے۔ پس اس طور سے یہان کیلوس طبخ پاتا ہی جسکے ہر ایک جوش مین کچھ تو رغوہ (جھاگ) اور کسیقدر رُسوب (تہ نشین) ظاہر

ہوتے ہین اور اگر زیادہ طبخ ہوجاوے تو کچھ جل بھی جاتا ہی اور اگر کمی رہے
تو عدیم النضج رہتا ہی۔ پس وہ رغوہ (کف) صفراء طبعی ہی اور رسوب
قرّہ سوداء طبعی اور محترق لطیف صفراء اور غلیظ سوداء جو غیر طبعی اور
ردی ہی۔ اور جسمین کچھ نضج نہین وہ بلغم ہی۔ اور جسمین بخوبی نضج آچکا ہی
اور وہ سب سے مصفی اور عمدہ ہی وہ خون ہی۔ مگر جبتک خون جگر مین ہوتا
ہی اسمین مائیت ملی رہتی ہی تاکہ جگر کے مجرون مین نفوذ کرسکے۔ پس یہانتک
تو ہضم ثانی کا حکم پورا ہوتا ہی۔ پھر خون جو صاف اور عمدہ حاصل ہوتا ہی
وہ جگر کی رگون مین نفوذ کرکے اس بڑی رگ (عرق عظیم) مین جاتا ہے
جو جگر کے اوپر کی جانب سے نکلی ہی۔ اور اُسکو یہان بھی نضج حاصل ہوتا ہی
جو تمام بدن کی باریک متفرق وریدون اور عروق شعریہ اور جداول مین
پہونچتا ہی۔ اور یہ ہضم ثالث کا کام ہی پھر وہ خون اعضاء کے ساتھ ملکر اور
اُنکے مشابہ ہوکر جوہر اعضا کی طرف مستحیل ہوجاتا ہی اور یہ ہضم رابع ہے
اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہر ہضم کا فضلہ ہی۔ پہلے ہضم کا فضلہ بہت ہی
غلیظ ہوتا ہی جسکو غائط (پاخانہ) کہتے ہین جو سیدھا امعا کی راہ سے باہر
کی طرف خارج ہوجاتا ہی۔ اور دوسرے ہضم کا فضلہ بہت ہی رقیق اور نرم
ہوتا ہی جسکا اکثر حصہ بول کی راہ سے مندفع ہوجاتا ہی اور کچھ طحال کی راہ سے
اور باقی دونون ہضم کا فضلہ بذریعہ تحلیل کے نکل جاتا ہی جو بالکل محسوس نہین
ہوتا جیسے بخارات جو مسامات سے خارج ہوجاتے ہین یا کبھی محسوس ہوتا
ہی جیسے پسینا یا مسام محسوسہ کی راہ سے خارج ہوجاتا ہی جیسے ناک کا فضلہ یا غیر طبعی

طور پر مندفع ہوتا ہی جیسے دنبل یا ورم ظاہر ہون

الرَّابِعُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَهُوَ الْاَعْضَاءُ

یہ چوتھا ہی امور طبعیہ مین سے اور وہ اعضا مین

عضو بدن کا جزو ہی جو خلطون کے پہلے مزاج سے حاصل ہوتا ہی کہ اس سے کچھ کام چل سکے اور اعضاء اجسام ہین جو ارکان کے اول مزاج سے پیدا ہوتے ہین اور بعض کے نزدیک اعضا جسم کثیف ہین جنسے بدن ترکیب پاتا ہی۔ پھر اعضاء کی دو قسمین ہین بسیط اور مرکب جنکا بیان عنقریب آئیگا اور یہان مراد عضو سے مرکب ہی

اُصُوْلُ اَعْضَاءِ الْجُسُوْمِ اَرْبَعَةٌ — اصل اعضا جسمون کی چار ہین
وَغَيْرُهَا مِنْهَا تَرَى مُفَرَّعَةً — اور ما سواے ان چار کے انھین کی شاخین ہین

اعضا مین سے اول مصنف نے اعضاے رئیسہ کا بیان کیا ہی کیونکہ بدن کی پہلی [قوتون] کے لیے وہی اصول مساوی ہین جو بقاے شخص کے لحاظ سے تین ہین (۱) دل (۲) دماغ (۳) جگر اور بقاے نوع کے اعتبار سے یہ تینون ورد و اور (۱) خصیتین (۲) آلۂ تناسل۔ امام غزالی نے بیان کیا ہی کہ آدمی کے بعض اعضا اور جگر اور دماغ بمنزلہ اصول کے ہین۔ اور کئی (معدہ شرائین۔ عروق۔ اوردہ۔ اعصاب خون کے لیے بمنزلہ خادم و نوکر کے ہین اور بعض (اصابع) انکے مکمل ہین اور بعض (پلکین و ناخن) زینت دینے والے ہین

فَوَاحِدٌ مِنْ هٰذِهٖ هِيَ الْكَبِدُ — سو ایک اُن اعضا مین سے جگر ہی
وَهِيَ تَقُوْمُ بِالْغِذَاءِ لِلْجَسَدِ — جو بدن کی غذا کا کام کرتا ہی

تمام اطبا اور فلاسفہ و حکما متفق الراے ہین کہ یہ تینون (قلب و کبد و دماغ

اعضا کے سردار ہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ ان سب سے بڑا اور رئیس اعظم کون ہی۔ ایک جماعت نے کہا اور اسی پر جالینوس کا یقین ہی کہ تمام اعضا کی جڑ اور بڑا سردار جگر ہی جسکی یہ وجہ بیان کی ہی کہ غذا کے بارہ مین اسکی طرف زیادہ ضرورت داعی ہوتی ہی جسمین جسبین بھی شامل ہی اور کہا کہ تمام اعضا کو طبعی قوت اسیکے طفیل سے حاصل ہوتی ہی جو کیلوس کو طبخ دیکر تمام جسم کو غذا پہونچاتا ہے اور نیز اسلیے کہ دیگر شریف اعضا منھ اور مری اور معدہ اور طحال اور ریتہ و گردہ اور مثانہ جو غذا کے اعضا ہین اسکے خادم ہین کیونکہ منھ تو غذا کو چباتا ہی اور مری غذا کو معدہ کیطرف کھینچتی ہی جسکو معدہ پکاتا ہی اور طحال معدہ کو حرارت پہونچاتی ہی جس سے غذا کے پکانے مین اسکو زیادہ امداد ملتی ہی اور امعاء وغیرہ غذا کو روک رکھتے ہین تاکہ اسکو جگر جذب کر لیوے پس اس سبب سے جگر تمام اعضا کا سردار ہی اور نیز اسلیے کہ اسمین خون پیدا ہوتا ہی جو تمام خلطون سے شریف تر اور حرارت غریزیہ کو محفوظ رکھتا ہی اور اسکے اور بھی کئی منافع اور فوائد ہین۔ اہل لغت کے نزدیک جگر ایک سرخ گوشت کا ٹکڑا ہی جو انسان اور تمام حیوانات خوندار کے باطن مین (اندر) پیدا کیا گیا ہی اور بعض کے نزدیک جگر بالکل گوشت نہین بلکہ وہ صاف صاف خون منجمد ہی اور اسکا ثبوت اس حدیث سے نکلتا ہی جسکو ابن ماجہ و دارقطنی و بیہقی وغیرہ نے نقل کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لیئے دو مردہ (مچھلی اور ٹڈی) اور دو خون (جگر اور طحال) حلال کیے گئے ہین۔

وَالْقَلْبُ یَغْذُ وَالْجِسْمَ بِالْحَیٰوۃِ	لَوْ لَاهُ كَانَ الْجِسْمُ كَالنَّبَاتِ
اور دل بدن کو غذا حیاتی کی دیتا ہی	اگر وہ دل نہوتا تو بدن نباتات کیطرح ہوتا

نباتات درخت گھاس وغیرہ جو چیز نامی ہووے - اور حیوانات و نباتات مین مابہ الامتیاز حیات ہی - اور دل کو قلب اسلیے کہتے ہین کہ وہ اپنے کامون مین بدلتا ہی اور پھرتا رہتا ہی - یا اسلیے کہ وہ تمام بدن سے زیادہ خالص اور سب کا خلاصہ اور ہر خالص چیز کو دل اور خلاصہ بولتے ہین - امام فخرالدین رازی نے کہا ہی کہ تمام علماے اہل شرع وغیرہ اس امر پر متفق ہین کہ سب سے پہلے اعضا مین سے دل متکون ہوتا ہی اور یہی حق ہی کیونکہ حرارت غریبہ کے پیدا ہونے مین جو حیاتی کا مادہ اور زندگی کا سامان ہی - اسی دل کی ضرورت ہوتی ہی اور اسی سے روح حیوانی پیدا ہوتی ہی جو حیوانات کے ساتھ مخصوص ہی پھر کہا کہ رئیس عضو علی الاطلاق دل ہی اور دماغ اپنے طبعی افعال مین اُسکا تابع اور خلیفہ ہی اُسکی شہادت مین وہ حدیث وارد ہی جو نعمان بن بشیر سے مروی ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدن مین ایک گوشت کا ایسا ٹکڑا ہی جب وہ اچھا اور درست ہوتا ہی تو بدن بھی تندرست رہتا ہی اور جب اُسمین فساد اور خرابی آتی ہی تو اُس سے بدن بھی بگڑ جاتا ہی اور وہ دل ہی - اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہی اور ابو نعیم کی روایت مین اسطرح سے ہی کہ بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ایسا ہی جب وہ تندرست ہوتا ہی تو سارا بدن بھی درست رہتا ہی جب وہ بیمار رہتا ہی تو سارا بدن بھی بیمار بنجاتا ہی - اور دل کو اسلیے سخت بنادیا ہی تاکہ آفات وارده کو

جلد قبول نہ کر سکے - اور اسمین دو خانہ ہین ایک دہنے دوسرا بائین جانب ہو سرخ خون اور روح سے پر رہتے ہین دہنے مین تو خون زیادہ اور دوسرے مین روح زیادہ ہی اور بائین خانہ سے دو رگین نکلکر ایک پھیپھڑے کیطرف گئی ہی جسکو شریان وریدی کہتے ہین اور اُسکے ذریعہ سے ہوا پھیپھڑہ کی راہ سے دل مین پہونچتی ہی اور دوسرے کا نام ابہر ہی

وَهُوَ يُحْيِي الْجِسْمَ مِثْلَ الْعُنْصُرِ ۔ يُنْفِذُ مَا يُنْفِذُهُ فِي الْاَبْهَرِ

اور وہ دل زندہ بدن کیواسطے عنصر کیطرح ہی ۔ جاری کرتا ہی جسکو ابہر نام عرق مین جاری کرتا ہی

ابہر ایک رگ ہی جو دل کے بائین طرف سے نکلی ہی جسمین سے تمام شرائین پیدا ہوئی ہین جو روح اور رقیق خون سے پر ہین اور وہ جسقدر دل سے بعید ہی اسیقدر اُس سے زیادہ شاخین نکلی ہین جو سارے بدن مین پھیلی ہوئی ہین اور اسی کے سبب سے حیاتی اور زندگی قائم ہی اور جو اُس سے شاخین نکلی ہین اُنکو شرائین کہتے ہین - پس معلوم ہوا کہ تمام اعضا مین سے زیادہ رئیس اور شریف اور روح حیوانی کا مادہ اور ہوا نسیمی جذب کرنے کا آلہ یہی دونون ہین اور اُنکو یقیناً ابہرین بھی کہتے ہین

اِنَّ الدِّمَاغَ بِالنُّخَاعِ وَالْعَصَبِ ۔ يَحْفَظُ نَارَ الْقَلْبِ اَنْ لَا تَلْتَهِبَ

تحقیق دماغ حرام مغز اور پٹھون کے سبب سے ۔ دل کی آتش کو بھڑکنے سے بچاتا ہی

دماغ وہ ہی جسکو قحف (کھوپڑی) حاوی ہی - اور وہ حس کا آلہ ہی مگر خود حساس نہین ہی - اور بقراط کے نزدیک بچہ کا عضو دماغ ہی جو سب سے پہلے متکون ہوتا ہی اور وہ اور ہڈیون کے مغز یعنے گودون کی طرح ہی اور اُسکو اپنی ذات کی حرکت کا

کچھ امتیاز اور طاقت نہین۔ اور دن کی حرکت ارادی کے لیے مبدء بنتا ہی
اور دماغ مین دو جوہر ہین (۱) حجابی (۲) مُخی اور اسمین چند تجاویف یعنی سوراخ
ہین جو روح سے لبالب ہین اور رگون کی طرح اُس سے پٹھے پیدا ہوئے ہین
اور وہ اپنی پیدایش کی رو سے بارد رطب ہی تاکہ دل کی حرارت کی تعدیل
کرسکے جس سے دل کی حرارت سے دماغ کو کچھ ضرر یا نقصان نہ پہونچے اور
حرکتون سے خشک نہو جاوے۔ اور دماغ روح نفسانی کا مبدء حس اور
حرکت کا آلہ ہی۔ اور اسطوطالیس کے نزدیک مبدء حس اور حرکت کا دل
ہی اور دماغ اُسکے لیے آلہ ہی کیونکہ حرکت ان سخت پٹھون کے ذریعہ سے
ہوتی ہی جو دماغ سے نکلکر جسم مین پھیلے ہوے ہین۔ جب دماغ پر کوئی صدمہ
پہونچتا ہی تو اُس سے پٹھون مین خرابی آنے سے حس اور حرکت مین خلل آجاتا ہی
پس دماغ حرام مغز کے لیے بمنزلہ چشمہ اور نلکی کے ہی اور حرام مغز بمنزلہ بڑی
نہر کے ہی جس سے بہت سے پٹھے نکلے ہین۔ اور پٹھے چھوٹی چھوٹی نہرون کے
مانند ہین۔ جس سے دماغ کی برودت پٹھون کے ذریعہ سے دل مین پہونچتی ہی
جیسا کہ دل کی حرارت شرائین کے واسطے سے دماغ مین پہونچتی ہی پس اس
اعتبار سے۔ بہر صورت دماغ سب اعضا کا سردار ہی۔ اُسکی تائید مین وہ
حدیث وارد ہی جسکو ابو نعیم نے روایت کیا ہی جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ ایک مومن دوسرون کے لیے بمنزلہ دماغ کے ہی جسم کے لیے
فائدہ دماغ سے سات جوڑ (جفت) پٹھے نکلے ہین جو حس کا کام دیتے ہین
وہ مقدم دماغ سے پیدا ہوئے ہین اور حرکت والے مؤخر دماغ سے اور بعض

حکما نے اسطور سے دماغ کی فضیلت پر استدلال کیا ہی کہ وہ عقل کا محل ہی جو سب مخلوقات سے شریف تر ہی اسلیے جس چیز سے دماغ کو ضرر پہونچتا ہی اس سے عقل مین بھی خلل آجاتا ہی۔ جیسے مخدرات کا استعمال مین لانا یہی مذہب حنفیون اور حنبلیون کا ہی۔ اور اسلیے بھی کہ جب دماغ پر کوئی آفت ضربہ وسقطہ آتی ہی تو عقل مین تغیر اجاتا ہی

بعض کے نزدیک عقل ایک امر نفس مین مستقل ہی جو دیگر قوتون کی طرح کبھی فاسد اور باطل نہین ہوتا۔ کسی کے نزدیک عقل ور نفس دونون ایک ہی ہین جو کسی حیوان مین زیادہ اور کسی مین کم ہوتے ہین اور حارث محوسی نے کہا ہی کہ عقل ایک عمدہ وصف ہی جو بلا کسب کے حاصل ہوتا ہی جس سے علوم نظریہ کا ادراک اور انجام کار امورات کے حالات دریافت ہو سکتے ہین۔

ایک جماعت کے نزدیک عقل نہ جسم ہی نہ جوہر نہ عرض نہ کسب سے حاصل ہوتی ہی۔ بلکہ وہ فضل ربانی واحسان یزدانی ہی۔ تمیمی کا مقولہ ہی کہ وہ ایک نور ہی جو انسان کے دل مین ڈالا گیا ہی جس سے اشیا کو ادراک کر سکتا ہی اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ وہ ایک روشن جوہر مدرک یا قوت مدرکہ یا نفس ادراک یا ایسا جوہر منتظم ہی جو کسی کی مشابہت نہین رکھتا

وَمِنْهَا يُحَرِّكُ الْمَفَاصِلَ	وَالْأُنْثَيَانِ وَآلَةُ التَّنَاسُلِ
اور بعض ان پٹھون سے جوڑون کو ہلاتے ہین	اور منجملہ اعضا کے دونون خصیہ اور آلہ تناسل بھی ہین

پس حرام مغز اور پٹھے اعضا مین قوت محرکہ کو پیدا کرتے ہین جنمین عقل بھی شامل ہی لیکن اصلی محرک وہ پٹھے ہین جو دماغ اور حرام مغز سے نکلے ہوتے ہین

اور جن اعضا کی حرکت بعضیا ارادی ہو وہ پیشانی اور دونون آنکھین اور رخسارے
اور لب اور زبان اور حنجرہ اور نیچے کا جبڑا اور تمام سر اور کندھے اور ہاتھون کے
جوڑ اور گھٹنے اور تمام انگلیان اور اُنکے جوڑ اور سینہ ہین۔ اور حرکت اعضا
حلق اور قضیب اور مثانہ کی حبس بول مین اور امعاء مستقیم کے فضلہ کے نکالنے
مین اور پیٹ اور ناک کان کے اُن اعضا مین سے جنکا ہر ایک کا عضلہ جو
شکل اور مقدار اور وضع مین اُسکے مشابہ ہی اُنکو حرکت پر برانگیختہ کرتا ہی۔
ماسوائے اُنکے دیگر تمام اعضا کی حرکت طبعی ہی جیسا آنکھ کی اوپر کی پلکون اور پھیپھڑے کی
اور جو پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین اُنکے سات جفت ہین۔ اور گردن کے
فقرون سے آٹھ جوڑ اور پیٹھ سے بارہ جفت اور کمر سے پانچ جوڑ اور ایک فرد
ہی جسکے ساتھ دوسرا شریک نہین ہی۔ اور خصیتین کی طرف نسل کی بقا کے
مین اسلیے ضرورت ہوتی ہی کہ اُنمین منی جس سے حیوان پیدا ہوتا ہی جمع
رہتی ہی۔ اور انھین سے ہیئت اور پیشانی مین خوبصورتی اور مزاج مین صفائی
اسقدر ہوتی ہی جو کسی اور سے نہین حاصل ہو سکتی کیونکہ جب اُنکو کاٹ دیا
جاتا ہی تو چہرے کی رونق اور داڑھی کے بال جاتے رہتے ہین اور بڑھاپا
جلد آجاتا ہی ایک جماعت کے نزدیک بدن کے تمام اعضا کا سردار باعتبار
پیدا ہونے روح نفسانی کے جس سے حرکت اور حس ہوتی ہی دماغ ہی اور
باعتبار پیدا ہونے روح حیوانی اور حرارت غریزیہ اور شرائین کی خدمت
کے دل ہی۔ اور بسبب پیدا ہونے روح طبعی اور اوردہ کی خدمتگاری کے
جگر ہی۔ اور اسی واسطے جالینوس نے کہا ہی کہ ان افعال کے علیحدہ علیحدہ

افعال ہین اور اُنکو آدمی کی حیاتی اور اُسکے نوع کے باقی رہنے مین بہت دخل ہی۔ پھر فعل صرف ایک عضو کے عمل مین لانے سے ظاہر اور پورا ہوجاتا ہی پھر بعض اعضا سے صرف ایک ہی فعل مقصود ہوتا ہی جیسے دل جو صرف روح حیوانی کو پیدا کرتا ہی۔ اور بعض سے صرف ایک ہی فائدہ مطلوب ہوتا ہی جیسے پھیپھڑا جو کہ دل کو ہوا پہونچانے کا آرام دیتا ہی اور بعض اعضا سے فعل اور منفعت دونون مطلوب ہوتے ہین جیسے جگر جو ہضم کا کام دیتا ہی۔ اور منفعت یہ ہی کہ تیسرے ہضم کے لیے غذا مین استعداد پیدا کرتا ہی

تَحفَظُ فِی تَولِیدِهَا الاَنوَاعَا ۔ فَاِنَّ فِی فَنَائِهَا اِنقِطَاعَا

اپنے اپنے قسم کے بدن پیدا کرنے مین حافظ ہین کہ ان (خصیتین و آلہ تناسل) کی فنا مین نوع کا انقطاع ہی

خصیتین مین ایک طبعی قوت ہی جو جمیع انواع حیوان کی نسل کو محفوظ رکھتی ہی جو اگر قطع یا ضرب یا کسی وجہ سے جاتے رہین تو منی کی قوت جو صورت حیوانی کو قبول کرنے والی تھی خارج ہوجاتی ہی جس سے نسل کا انقطاع لازم آتا ہی

وَاللَّحمُ وَالشَّحمُ وَاَصنَافُ الغُدَد ۔ فَاِنَّهَا لِهٰذِهٖ مَجرَی المَدَد

اور منجملہ اعضا کے گوشت اور چربی اور قسم قسم کے غدود ہین کہ یہ سارے ان (اعضا) کے واسطے مجری ہین سامان کے

غدود کئی قسم کے ہوتے ہین (۱) سخت گوشت پستانون مین واسطے بنانے دودھ کے (۲) خصیتین ہین واسطے پیدا کرنے منی کے (۳) زبان مین واسطے ظہور لعاب دہن کے (۴) لحم غدودی مین جو اعضاے رئیسہ کے فضلونکو قبول کرتا ہی جیسے بغل کا گوشت جو دل کے فضلات کو قبول کرتا ہی اور حاسب (چولے) کا گوشت جو جگر کے فضلون کو روکتا ہی۔ گردن کا گوشت جسطرح

فائدہ بعض اعضا سے صرف فعل اور بعض سے صرف منفعت اور بعض سے دونون مطلوب ہین

دماغ کے فضلون کو روک لیتا ہی۔ اسیطرح ناک بھی دماغ کے فضلون کو
قبول کرتی ہی۔ پس جسقدر جسم مین گوشت غدودی اور غیر غدودی اور چربی
اور پٹھے اور رباط و تمدو غیرہ ہین وہ سبھی اعضاے رئیسہ کے خادم اور نوکر ہین جو
یا تو اعضاے رئیسہ کے فضلات مندفعہ کو قبول کرتے ہین۔ یا اُنکی طرف
فعل اور منفعت کو پہونچا دیتے ہین۔ اور گوشت پیدا ہوتا ہی۔ گاڑھے خون
سے جسکو حرارت منجمد کر دیتی ہی۔ اور موٹی اور پتلی چربی دونون خون کی مائیت
اور اُسکی چکنائی سے پیدا ہوتی ہین۔ جسکو برودت منعقد کر دیتی ہی۔ اور
اسیواسطے وہ حرارت سے تحلیل ہو جاتے ہین۔ جوہری نے کہا ہی کہ شحم
ایک رقیق غشا (جھلی) ہی جو اوجھڑی اور امعا کو محیط ہی اور اُسمین موٹی چربی

وَالْعَظْمُ وَالْغِشَاءُ وَالرِّبَاطُ		دَعَائِمُ الْجِسْمِ وَاِحْتِيَاطُ
اور منجملہ اُسکے ہڈی اور غشا اور رباط ہین		جو بدن کے واسطے ستون اور حفاظت کے اسباب ہین

یہ تینون ہڈی۔ غشاء۔ رباط۔ اصول ہین واسطے وجود ہیئت بدن کے
کیونکہ بعض ہڈیان تو بدن کی بنیاد ہین۔ اُنھین پر جسم کا دارومدار ہی جیسا
پیٹھ کے فقرات اور بعض دیگر عضو کو بچاؤ اور حفاظت مین رکھتی ہین جیسے
یافوخ (پیشانی) کی ہڈی جو دماغ کو بیرونی آفات سے محفوظ رکھتی ہی اور
بعض ایسی ہین جو ہتھیار کا کام دیتی ہین جیسے دانت۔ اور بعض زائد اور
دیگر اعضاء کی فرحت کے واسطے ہین جیسے نہایت باریک ہڈیان
جالینوس نے کہا ہی کہ مین سبنے تجربہ سے دریافت کیا ہی کہ کسی ہڈی مین
حس کی قوت نہین ہی مگر دانتون مین کہ وہ حرارت و برودت مین تمیز کر سکتے ہین

غشا جسم لطیف ہی جنکی بہت بناوٹ باریک لیان عصبانی سے ہی جو نہایت باریکی کی وجہسے کئی مواضع مین نظر نہین آتے اور اُنکا فائدہ یہ ہی کہ وہ جسمون کی سطحون پر حاوی اور اُنکے محافظ ہین جیسا۔ دل۔ دماغ گردون کی غشائین جو اُنپر مشتمل ہین

رُباط ایک جسم پٹھون کے مشابہ ہی جو ہڈیون کے کنارون سے پیدا ہوتا ہی اور اُسمین بالکل حس کی قوت نہین ہی اُسمین سے بعض کو مطلق رباط کہتے ہین جو عضلون کی طرف جاتے ہین۔ اور عضلون تک نہین پہونچتے لیکن دو منفصل اطراف کو باہم ملا دیتے ہین اور دیگر اعضا مین ربط پیدا کر دیتے ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھ مضبوط جکڑ دیتے ہین تو اُنکو وتر کہتے ہین اور سارے رباط عدیم الحس ہین تاکہ کثرت حرکت سے بیمار ہو جاوین

لِکَیْ یُتِمَّ الشَّکْلَ وَالْقِوَامَ	وَلِلْاُصُوْلِ کُلِّہَا خُدَّامٌ
تاکہ شکل اور بدن کا قوام پورا ہو	اور یہ سارے اصول اعضا کے خادم ہین

یہان اعضا سے مراد اعضاے رئیسہ نہین ہین بلکہ مطلب یہ ہی کہ جب تمام بدن مکمل ہو جاتا ہی تو اُسمین سے کوئی جزء تو بدن کی شکل کو پورا کرتا ہی جیسے کسی انگشت کا چھوٹا یا بڑا ہونا اور آنکھون کا بلندی سر مین اور کانون کا سر کے دونون طرفون مین متناسب جگہہ مین ہونا کسی جزء سے بدن کا اعتدال اور قوام مکمل ہوتا ہی جیسے دو ہاتھ اور پیٹھ وغیرہ اور یہان اصول سے بھی وہ اصول اعضا کے مراد نہین جسکا پہلے بیان ہو چکا ہی بلکہ یہ اعضا خود فی ذاتہ مستقل طور پر اصول ہین واسطے خدمتگاری اُن اعضا کے جنکو بدن مین نفوذ کرنے کا

اختیار حاصل ہی - جیسا سینہ - حجاب - گردہ - معدہ - امعاء - پھر بعض اعضا بسیط ہین جنکو مفرد بھی کہتے ہین - اور یہ استخوان - غضروف - پٹھے - رباط اور دہ شرائین غشا ہین - اور جو اُنکے ماسوا ہین وہ مرکب ہین جنکو اعضاء آلیہ بھی کہتے ہین - اور بعض نے کہا ہی کہ بدن مین ایسے اعضا ہین جو اُسکے لیے آلہ بنتے ہین - اور اُنمین سے ہر ایک اصل اور مستقل ہین جیسا سر مع گردن کے اور سینہ مع مافیہا کے اور پٹھ اور اعضاء تناسل

وَالظُّفُرُ فِی الْاَطْرَافِ لِلْمَعُوْنَۃِ	وَالشَّعْرُ لِلْفُضْلَاتِ وَالزِّیْنَۃِ
اور ناخن بدن کے اطراف مین واسطے امداد کے ہین	اور بال واسطے زینت اور دفع فضلون کے ہین

ظفر (ناخن) ایک سفید جسم سخت صاف عدیم الحس ہی - اور جالینوس کے نزدیک وہ عضلون کے سرے ہین - بلا غذا کے بڑھتے ہین اور بعض کے نزدیک وہ استخوان غضروفی ہین جو غذا پاکر نمو پاتے ہین اور ناخنون مین چار منافع ہین - (۱) چھوٹی چیز کو سخت قابو مین لانا (۲) کسی چھوٹی چیز کا پھینکنا - اور یہ دونون ضروری نہین بدن کے قوام اور نہ اُسکی شکل مین بلکہ اُسکی عمدگی اور اعانت مین داخل ہین (۳) بعض وقت مین تیر اور ہتھیار کا کام دیتے ہین (۴) جسم کے کھجلانے مین مدد دیتے ہین

اور بالون کا مادہ بخار دخانی حار یابس ہی جسمین حرارت طبیعیہ تاثیر کرتی ہے اور اُسکے بھی چند منافع ہین منجملہ اُنکے بدن کو دخانی فضلون سے پاک صاف کرتا ہی اور اس فائدہ مین بدن کے تمام بال مساوی ہین اور بعض باوجود اس فائدہ کے اور آرام بھی دیتے ہین جیسا سر کے بال گرمی سردی سے

بچانے کے علاوہ عورتون کے لیے زینت کا باعث ہین اور بھوون اور پلکون کے بال آنکھ کو محفوظ رکھتے ہین اور زینت بھی بخشتے ہین اور لطیف بخار کو بھی تحلیل کرتے ہین۔ اور داڑھی کے بال مردون کے لیے زینت اور رعب وہیبت کا سبب ہین

الخامس من الامور الطبیعیۃ وھو الارواح

یہ پانچوان ہی امور طبیعہ مین سے - اور وہ ارواح ہین

اس موضوع پر تمام فلاسفہ اور حکما اور دیگر قسم کے لوگون نے کلام کو طول دیا ہی۔ اہل اسلام کے جمہور علما وغیرہ نے کہا ہی کہ روح وہی نفس ہے اور استدلال اس قول سے کرتے ہین۔ یتوفی الانفس حین موتھا یعنی پورا پالیتے ہین نفس وارواح اپنی موت کے وقت۔ چونکہ یہان نفس کا لفظ بجاے روح کے کہا گیا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ارواح اور نفس دونون ایک ہی ہین ابن عباس اور سعد بن جبیر نے کہا ہی کہ ارواح مُردون کی وہ ہین کہ جب وہ مرجاتے ہین اور جیتون کے جب بُڑھاتے ہین۔ اور ارسطاطالیس وغیرہ نے کہا ہی کہ روح نفس ہی کا نام ہی اور نیز ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ روح جسم کا کمال طبعی الی ذی الحیوٰۃ بالقوہ ہی جسکی دلیل مین بیان کیا ہی کہ جسم کی تمام کیفیات محسوس ہوتی ہین اور نفس کی کوئی کیفیت اُسکے فضائل اور رزائل مین سے محسوس وملموس نہین ہوتی

اور یہ بھی کہا ہی کہ روح جوہر خرد روشن بالذات ہی جس سے ادراک حاصل ہوتی ہی۔ اور بعض حکما کا مقولہ ہی کہ نفس نہ تو بدن کی کوئی حالت ہی اور نہ

اسکے مجاور ہی بلکہ اُسکو بدن کے ساتھ ایک ایسا علاقہ ہی جو کہ عاشق کو اپنے
معشوق کے ساتھ ہوا کرتا ہی۔ افلاطون کے نزدیک روح ایک جوہر ہی جو
جسم کو حرکت دیتا ہی اور خود جسم نہین کیونکہ وہ ایک امر ربانی اور حکم یزدانی
ہی جسکی حقیقت اور علم کو اُسنے مخفی رکھا ہی اور نیز کہا ہی کہ وہ ایک جوہر
بسیط عقلی متحرک بالذات ہی۔ فیثاغورس نے کہا ہی کہ روح جوہر بسیط
نورانی ہی جو سب پر محیط اور تمام جوہرون سے بہتر اور افضل ہی اور یہی
عقل کی تعریف ہی۔ ایک جماعت کے نزدیک روح جسم لطیف ہی گویا کہ
دل کے شیشہ مین ایک روشن چراغ ہی جسکی روشنی حیاتی اور خون اُسکا
تیل اور حس اور حرکت نور اور شہوت حرارت اور غضب اُسکا دھوان
اور غذا کی خواہش اُسکی خادم نگہبان ہی۔ بقول بعض روح کے اجزا
ناری ہین جو اس ہیئت مین ڈھلے ہوے ہین کیونکہ آگ کی خاصیت
سے روشنی اور چمک ہی۔ ایک جماعت کے نزدیک روح جسم
لطیف ہی جو دل کے بائین بطن مین متکون ہوتی ہی۔ عرق (رگ) ابہر مین
نفوذ کر کے شرائین کی راہ سے بدن مین منتشر ہو جاتی ہی کسی کے نزدیک
روح جسم نورانی شفاف ہی جو بدن مین ساری ہی اور اسی وجہ سے
نفس روشنی کی طرف راغب اور اندھیرے سے متنفر ہوتا ہی اور کسی کا
مقولہ ہی کہ روح خون صاف خالص ہی جو کدورتون اور عفونتون سے
خالی ہی۔ ابن راوندی کے نزدیک روح دل مین جزو لا تجزی کی طرح
ہی۔ اور جالینوس نے کہا ہی کہ مجھے ابتک روح کے بارہ مین کچھ ثابت

نہین ہوا مگر یہ کہ وہ مزاج معتدل ہی جسمین تمام ارکان اعتدال کے طور پر پائے جاتے ہین - اور یہ بھی کہا ہی کہ مین نہین جانتا کہ نفس کا جوہر کیا شی ہے اور کسی کے نزدیک روح حرارت غریزیہ ہی جسکا فیضان دل کی طرف سے ہوتا ہی - اکثر اطباے متاخرین کے نزدیک روح جسم لطیف بخاری ہی جو حاصل ہوتا ہی عمدہ خون کی لطافت سے جبکہ اُسمین بیرونی ہوا آمیزش پاتی ہے اور اہل اسلام کے علما نے کہا ہی کہ روح کی ماہیت اور اُسکی کیفیت اور بدن مین اُسکے حلول اور اختلاط کا طریقہ اور حیاتی کا اُسکے ساتھ متصل ہونا ان تمام امور کو بجز خداوند تعالی کے اور کوئی نہین جان سکتا اور وہ ایک امر ہی اُسکے اوامر مین سے جسکو وہی جانتا ہی - رہی یہ بات کہ وہ بدن کی حالت ہی یا نہین اور اُسمین اور بدن مین مغائرت ہی یا نہین سو ان تمام امور کو بجز اُسکے اور کوئی نہین جانتا اُنکے نزدیک روح کی ایک ہی قسم ہی - اور اہل فلاسفہ اُسکی تین قسم ٹھہراتے ہین (۱) نفسانی (۲) حیوانی (۳) طبعی جسکا بیان آگے آئیگا انشاء اللہ تعالی

وَالرُّوْحُ تَنْقَسِمُ لِلطَّبِيْعِيْ اور روح منقسم ہی طرف طبیعی کے		مِنَ الْبُخَارِ الطَّيِّبِ لِلنَّقِيْ جو پیدا ہوتا ہی بخار پاک صاف سے

روح طبیعی وہ ہی جو جگر سے خون کھینچکر تمام بدن مین پہونچاتا ہی جس سے ہر عضو کو مناسب غذا حاصل کرنے کی قوت عطا کرتا ہی اور اعضا مین سامان نمو کے آثار نمودار کرتا ہے

وَالَّذِيْ فِي الْقَلْبِ قَدْ يُنَقَّىٰ اور طرف اس روح کے جو دل مین صاف کی جاتی ہی		وَهُوَ الَّذِيْ بِهِ الْحَيٰوةُ تَبْقٰى اور وہ ایسی ہی کہ اُس سے زندگی باقی رہتی ہے

مراد اُس روح سے حیوانی ہی۔ ہر روح کے لیے ایک خاص عضو ہی جسکے ساتھ اُسکو زیادہ خصوصیت ہوتی ہی۔ اور ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ تینون ارواح کا فیضان دل کی طرف سے ہوتا ہی جبکا مبدء دل ہی ہوتا ہی جو شرائین کے ذریعہ سے اُن اعضا مین چلی جاتی ہی جنسے اُنکو کچھ خصوصیت و مناسبت ہوتی ہی جہان اُنکے افعال ظاہر ہوتے ہین۔ پس روح طبعی جب جگر مین پہونچتی ہی تو وہان اُسکا فعل ظاہر ہوتا ہی اور جب روح نفسانی دماغ مین پہونچتی ہی تو وہان اُسکا اثر ظہور مین آتا ہی

وَلِلَّذِیْ یَحْمِلُہُ الدِّمَاغُ	وَفِی الْغِشَاءِ جِنْسَہٗ یُصَاغُ
اور طرف اس روح کے جسکو دماغ اُٹھاتا ہی	اور غشا یعنی (جھلی) مین وہ بنایا جاتا ہی

مقصود اس سے روح نفسانی ہی جو دل سے لطیف بخار ہوکر دماغ کی طرف جاتی ہی جسکو دماغ کی غشائین اور حاجب طبخ اور نضج دیکر زیادہ لطیف اور صاف کردیتی ہین جس مین حس اور حرکت کے افعال سرزد ہونے کی قابلیت آجاتی ہی اور یہ بخار دل کی دونون رگون مین سے ہوکر دماغ کے قاعدہ کی طرف جاتا ہی اور وہان کئی اقسام مین منقسم ہوتا ہی۔ پس دل شرائین کے ذریعہ سے دماغ کو جوہر روح نفسانی کا عطا کرتا ہی اور دماغ بذریعہ پٹھون کے دل کو حرکات کی طاقت دیتا ہی۔ اور جگر اوردہ کے وسیلت سے دل اور دماغ کو روح طبعی تفویض کرتا ہی

وَاَکْمَلَتْ اَنْوَاعُہُ الْبُطُوْنُ	فَالْحِسُّ وَالرَّاْیُ بِہٖ تَکُوْنُ
اُس روح کے باطن اقسام و انواع پورے ہوچکے	جس سے حس اور فکر ہوتی ہے

یعنی یہ بخار جب دماغ مین حاصل ہوتا ہی تو اُسکی کئی قسمین بنتی ہین ہر ایک قسم کی کئی نوع ہین ہر نوع کا جدا جدا فعل ہی یہانتک کہ جب اُسکا طبخ دماغ کے تمام بطون مین

پورا ہو جاتا ہی تو اُس سے حواس مین حس اور حرکت پیدا ہوتی ہی اور افعال
(غم۔ فکر۔ اخلاق وغیرہ) حاصل ہوجاتے ہین جنکا بیان آگے بحث حواس مین مذکور ہوگا

وَلِكُلِّ رُوحٍ فَلَهَا قُوَاهَا	فَلَيْسَ يَخْتَصُّ بِهَا سِوَاهَا
اور ہر روح کے لیے اسکی قوتین ہین	کہ سوائے اُنکے کوئی دوسری چیز اس سے خصوصیت نہین رکھتی

یعنی ان تینون ارواح مین سے ہر ایک کے لیے ایک خاص قوت ہی جس سے خاص خاص فعل سرزد ہوتا ہی اور نفس ان تمام قوتون کو ادراک مین لاتا ہی جسکی مثال یہ ہی کہ نفسانی قوتین جو دماغ کے ساتھ مخصوص ہین اعصاب (پٹھون) کے ذریعہ سے سب بدن مین پہونچتی ہین جنسے ملموسات محسوسات کا ادراک ہوتا ہی اور اُنھین حرکت کی قوت آتی ہی۔ اور طبعی قوتین جو جگر کے ساتھ مختص ہین اوردہ کے وساطت سے تمام بدن مین پہونچتی ہین پس معلوم ہوا کہ طبعی افعال کا فعل بذریعہ اوردہ کے جگر سے تمام بدن مین پہونچتا ہی اور افعال حیوانی کا فعل دل شرائین کے ذریعہ سے تمام جسم مین پہونچتا ہی

السَّادِسُ مِنَ الْأُمُورِ الطَّبِيعِيَّةِ وَهُوَ الْقُوَى وَأَوَّلُهَا الطَّبِيعِيَّةُ

یہ چھٹا ہی امور طبیعیہ سے اور وہ قوی ہین جنمین سے اول طبعی قوتون کا بیان ہی

قوت عرف عام مین ایک امر ہی جسکے سبب سے حیوانات سے افعال صادر ہون جو اپنی کمیت (مقدار) اور کیفیت کے اعتبار سے کثیر الوقوع نہین ہین سو اُسکو قوت کہتے ہین اور قوت فعل کے لیے مبدء اور فعل اُسکو لازم ہی پس قوت کا فعل تو ہمکو معلوم ہوتا ہی۔ مگر اُسکی ذات ہمسے مخفی رہتی ہی اور فعل تاثیر ہی موضوع مین۔ اور عند الفلاسفہ قوت وہ ہی جسکی تاثیر سے افعال صادر ہون

قسمین حیوان وغیر حیوان مساوی ہین اور اُسکی چار قسمین ہین (۱) جسکے افعال باوجود شعور کے مختلف ہون اُسکو قوت حیوانی کہتے ہین (۲) فعل باوجود غیر شعور کے مختلف ہو اُسکو قوت نباتیہ کہتے ہین (۳) اُسکا فعل مع شعور کے ایک ہی ہو (۴) اُسکا فعل باوجود غیر شعور کے متحد ہو اُسکو قوت طبعی کہتے ہین

سَبْعُ قُوًی تُحْسَبُ لِلطِّبَاعِ
عَلَی اخْتِلَافِ الشَّکْلِ فِی الْاَنْوَاعِ

سات قوتین ہین جو طبعی شمار کی جاتی ہین
باوجود اختلاف شکل کے ہر ایک قسم اور نوع مین

قوت طبعیہ پہلی قوت ہی جو مادہ منوی سے حاصل ہوتی ہی جسکا وجود روح پر موقوف نہین ہی اُسکی سات قسمین ہین ہر ایک قسم کا فعل علیحدہ ہی جو اُسکے ساتھ مخصوص ہی

فَقُوَّۃٌ تُغَیِّرُ الْمَنِیَّا
وَلَیْسَ تُخْلِی عِنْدَ ذَاکَ شَیًّا

سو ایک قوت وہ ہی جو منی کو تغیر دیتی ہی
اور اسوقت تک کوئی شی باقی نہین رکھتی

اس پہلی قوت کا نام قوت مغیرہ ہی جو اول تو مرد کی منی مین تغیر ڈالتی ہی اور پھر پہلی صورت کے علاوہ کسی دوسری صورت کو قبول کر لیتی ہی اور اسوقت کسی دیگر صورت کو تصور مین نہین لاتی ہی اُسکو قوت ممیزہ بھی کہتے ہین اور اسکی معاون ومُمد ایک اور قوت ہی جو مردون وعورتون مین منی کو پیدا کرتی ہی اسکو قوت مولدہ کہتے ہین فائدہ بعض قوتین خادم اور بعض مخدوم ہوتی ہین۔ پس قوت جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ غاذیہ۔ خادمہ ہین پہلی چارون قوتین قوت غاذیہ کی خدمتگار ہین۔ اور غاذیہ قوت مولدہ اور مربیہ کی خدمت کرتی ہی

وَقُوَّۃٌ تُصَوِّرُ الْاَجْسَادَا
اَلشَّکْلَ وَالْمِقْدَارَ وَالْاَعْدَادَا

ایک قوت ہی جو بدنون مین
شکل و مقدار اور تعداد کی صورتین بناتی ہی

اس دوسری کا نام قوت مصورہ ہی جسکا کام بعد قوت مغیرہ کے یہ ہی کہ
عضو کی شکلون کو تصور مین لاتی ہی اسطور سے کہ اسکا ایک مفصل چاہیے یا
کئی - سوراخدار ہو یا ٹھوس اور مقدار مین چھوٹا ہو یا بڑا - اور تعداد مین
ایک ہون یا زیادہ - اور اُسکو قوت مشکلہ بھی کہتے ہین اور اُسکا کام تغیر
بننّے کے شروع وقت سے اسکے کمال تصویر کے زمانہ تک ہی

وَقُوَّةٌ جَاذِبَةٌ وَمُنْضِجَةٌ	وَقُوَّةٌ مُمْسِكَةٌ وَمُخْرِجَةٌ
اور ایک قوت جاذبہ ہی اور ایک منضجہ	اور ایک قوۃ ممسکہ اور ایک مخرجہ

اصطلاح مین قوت منضجہ کو ہاضمہ اور ممسکہ کو ماسکہ اور مخرجہ کو دافعہ کہتے ہین
فائدہ غذا کا فعل بدون ان چار قوتون کے مکمل نہین ہوتا - قوت جاذبہ
کا فعل یہ ہی کہ وہ ماکول ومشروب مین سے مفید امر کو پیدا کر کے قوت
منضجہ کے حوالہ کرتی ہی تاکہ وہ اُسمین اپنے فعل کی تاثیر کرے - اور قوت
منضجہ کا کام یہ ہی کہ جسکو قوت جاذبہ نے جذب کیا ہی اسمین استحالہ پیدا
کرتی ہی - یہانتک کہ بعد اتمام نضج وہضم کے قوت مغیرہ کو اُسمین فعل کرنے
کے لیے مستعد کردیتی ہی جو اُسکے مزاج کو بدل دیتی ہی - اور اس فعل کو بھی ہضم
کہتے ہین - نضج والنضاج وہضم کے ایک ہی معنی ہین - تحقیق یہ ہی کہ قوت
ماسکہ دو قسم پر ہی ایک وہ جو غذا کو معدہ مین بند رکھتی ہی تاکہ معدہ ہی مین
وہ ہضم ہو جاوے - دوسری وہ جو غذا وارده علی الاعضا کو روکتی ہے
تاکہ اسمین سے ہر عضو اپنی ہیئت کے مشابہ غذا حاصل کرلیوے اور قوت
دافعہ وہ ہی جو ثقل اور باقی فضلون کو جنمین غذا بننے کی صلاحیت نہین ہے

مناسب راہ سے باہر کی طرف خارج کردیتی ہی۔ فائدہ قوت طبعی مین سے ایک قوت رحم مین ہی جو منی کو پکڑ کر بند رکھتی ہی اور رحم کو اُسکی تکمیل تصویر کے پورا کرنیکے لیے مجبور کرتی ہی

وَقُوَّةٌ تُلْصِقُ بِالْاَعْضَاءِ	مَا يُشْبِهُ الْجِسْمَ مِنَ الْغِذَاءِ
اور ایک قوت ہی جو اعضا سے ملا دیتی ہی	اُس غذا کو جو جسم کے مشابہ ہوتی ہی

اُس قوت کا نام قوت مشبہ ہی اور وہ ایک حالت ہی اجزاء بدن کے ہر ایک جزو مین اگرچہ صغیر ہو۔ اور اُسکے دو فعل ہین ایک فعل وہ ہی جو غذا کو بدن کے اعضا مین سے ہر ایک عضو کا جز بنا دیوے۔ دوسرا وہ فعل ہی جو غذا کو رنگ اور قوام مین عضو کے مشابہ کردیوے۔ جب اول فعل مین تغیر آجاتا ہی تو اُس سے بدن دُبلا پتلا اور خشک ہوجاتا ہی۔ اور دوسرے فعل کے تغیر سے رنگ مین فرق آجاتا ہی۔ جیسا بہق یا برص کا جسم کو عارض ہونا

ذِكْرُ قُوَى الْحَيَوَانِيَّةِ

حیوانی قوتون کے بیان مین

وَالْحَيَوَانِيَّةُ قُوَّتَانِ	كِلَاهُمَا اَفْعَالُهَا قِسْمَانِ
قواے حیوانی کی دو قوتین ہین	دونون کے فعل دو قسم پر ہین
اِحْدٰىهُمَا فَاعِلَةٌ لِلنَّبْضِ	بِبَسْطِ شِرْيَانَاتِهَا وَالْقَبْضِ
منجملہ انکے ایک فاعلہ ہی جو نبض مین موثر ہی	بذریعہ کشادہ کرنے اور قبض کرنے شریانون کے

حیوانی قوتین جنکا فیضان دل کی طرف ہی اُنکی دو قسمین ہین۔ اور ہر ایک جنس کے نیچے دو نوع ہین جنس اول جو قبض ہی اُسمین سے ایک قسم انبساط ہی جو کشادہ کرتی ہی اُن شریانون کو جو روح کے مقامات و ظروف ہین تاکہ اُسمین سے ہوا داخل ہوکر

دل کی طرف جاوے جس سے اُسکی حرارت مین اعتدال آجاتا ہی اور دل اور جسم کے
بخارات دُخانی خارج ہوجاتے ہین - کیونکہ یہ بخارات اگر دل مین بند رہین
تو اس سے نہایت تکلیف پہونچتی ہی - جس سے آخر کار انسان مرجاتا ہی
اور اس قوت کو اسلیے حیوانی کہتے ہین کہ یہ حیوان ناطق کے ساتھ مخصوص
ہی اور اسی کی وجہ سے دل کو حرکت پہونچتی ہی دوسرا قسم انقباض ہی جو باہر
کی ہوا داخلہ کو جلد خارج ہونے سے روکتی ہی جبتک اسمین دل کا فعل مکمل ہوجاوے

وَ اُخْتُھَا تَنْفَعِلُ انْفِعَالًا	لِکُلِّ شَیْءٍ تُحْدِثُ الْاِنْفِعَالَا
اور اُسکی دوسری قوت جو منفعلہ ہی قبول کرتی ہی	اُن افعال کو جو ہر چیز پیدا کرتی ہی
کَالْحُبِّ لِلشَّیْءِ اَوِ الْکَرَاھَۃِ	اَوْ ذِلَّۃِ النَّفْسِ اَوِ النَّبَاھَۃِ
جیسے دوستی و محبت یا کراہت کسی چیز کی	یا ذلت یا عزت کسی نفس کی

اس قوت منفعلہ کی بھی دو قسمین ہین - ایک وہ انفعال جو واسطے قبول فرحت
و سرور وغیرہ کے ہوتا ہی - دوسرا وہ جو دلپر غم اور رنج اور تکلیف وغیرہ سے
صدمہ پہونچتا ہی - پس معلوم ہوا کہ اس قوت کی چار قسم ہین - دو قسم فاعل
(۱) شریانون کا انبساط (۲) یا اُسکا انقباض اور دو قسم منفعل - (۱) خوشی
راحت کا حاصل ہونا - (۲) یا غم وغیرہ کا وارد ہونا

ذِکْرُ قُوَی النَّفْسَانِیَّۃِ

نفسانی قوتون کے بیان مین

نفسانی قوت وہ ہی جسکا فیضان دماغ سے ہوتا ہی اور اُسکو نفس ممیزہ بھی
کہتے ہین کیونکہ وہ پیدا ہوتی ہی دماغ کی نفسانی قوت سے

تِسْعُ قُوًی تُحْسَبُ لِلنَّفْسِیَّة	اَلْخَمْسُ مِنْهَا لِلْقُوَی الْحِسِّیَّة
نو قوتین ہین جو نفسانی شمار کی جاتی ہین	پانچ انمین سے حسی قوتین ہین
اَلسَّمْعُ وَ الْاَبْصَارُ ثُمَّ الشَّمُّ	وَالذَّوْقُ وَاللَّمْسُ الَّذِیْ یَعُمُّ
ایک سامعہ دوسری باصرہ تیسری شامہ	چوتھی ذائقہ پانچوین لامسہ جو سارے بدن مین عام ہی

یہان مصنف نے قوت نفسانی کی نو قسمین بیان کی ہین لیکن دیگر حکما اور اصولیین دس قسمین بیان کرتے ہین اور اطبا کے نزدیک یہ تمام قوتین ادراک کے لیے مبدء ہوتی ہین اور تحریک کی بھی جو اسی ادراک سے حاصل ہوتی ہی اور انکی دو قسمین ہین (۱) قوت مدرکہ (۲) قوت محرکہ اور مدرکہ کی بھی دو قسم ہین - ایک وہ جنسے ظاہری حواس کا ادراک ہوتا ہی جو تعداد مین شیخ کے نزدیک پانچ ہین - اول قوت سامعہ جو ایک جماعت کے نزدیک سب سے افضل ہی اور نفس ادراک مین لاتا ہی مسموعات اور ملموسات کو ان (قوتون) کے ذریعہ سے - کیونکہ ہر عضو وہی کام کرسکتا ہی کہ جسکے لیے وہ مخلوق ہی - پس آنکھ دیکھنے کا کام کرتی ہی اور کان سننے کا اور جگر خون کے پیدا کرنے کا - اور سمع ایک پٹھا ہی جو کان کے سوراخ مین بچھا ہوا ہی - جالینوس اور ارسطا طالیس نے کہا ہی کہ ہوا مین جو آوازین پیدا ہوتی ہین انکا ادراک اس قوت کے ذریعہ سے ہوتا ہی جو کان مین موجود ہی اور کان ساکن ہوا سے پر ہی جب اس ہوا کے نزدیک کوئی آواز ہوتی ہی تو اسکو دوسری بیرونی ہوا کان کی ساکن ہوا مین پہونچا دیتی ہی جسمین کان کی ہوا جب تاثیر کرتی ہی تو اسکو قوت سامعہ ادراک کر لیتی ہی - دوم

قوت باصرہ جو تمام مرئیات کا ادراک کرتی ہی اور اسکو جالینوس نے سب سے
اشرف بیان کیا اور کہا ہی کہ اول خداوند تعالی نے دماغ کو آنکھ ہی کی خاطر پیدا
کیا تھا اور وہ دیگر حواس خمسہ سے زیادہ تر نافع ہی اور موضع اسکا وہ تقاطع
صلیبی ہی جو دو سوراخدار پٹھون مین واقع ہی جو کہ قوت مشترکہ مین سے آنکھ مین آئے
ہین سوم قوت شامہ جو تمام خوشبو اور بدبو کو دریافت کرتی ہی اور وہ آدمی مین
دیگر حیوانات کی نسبت سے بہت کم اور ضعیف ہی کیونکہ حیوانون کو اسکی ضرورت
زیادہ ہوتی ہی۔ اور وہ دو پٹھے ہین ناک مین ابھرے ہوے جو پستانون کی
گھُونڈی کے مشابہ ہین۔ اور انھین کے ذریعہ سے سونگھنا اور ہوا کا اندر
پہونچنا ہوتا ہی۔ چہارم لامسہ جسکا ہونا ہر حیوان مین ضروری ہی اور دیگر حواس
حیوانات مین اسکے خادم ہین۔ کیونکہ بعض حیوانات مثل چھچھوندر مین بینائی
نہین ہوتی اور کسی مین سونگھنے کی طاقت نہین ہوتی۔ اور یہ ایک قوت ہی جو دماغ
کی روح نفسانی کے ذریعہ سے تمام بدن کے اعضا مین منتشر ہی بعض فلاسفہ کے
نزدیک حس ایک قوت ہی نفس کی جس سے محسوسات کا ادراک ہوتا ہی افلاطون نے
کہا ہی کہ نفس اور بدن تمام محسوسات مین برابر مشترک ہین کیونکہ حس کی قوت لمس ہی اور
اسکا آلہ بدن ہی پنجم قوت ذائقہ۔ اہل لغت کے نزدیک ذائقہ یہ ہی کہ جب کوئی چیز زبان پر رکھی
جاوے تو اس سے اسکا مزہ میٹھا یا کڑوا ہونا معلوم ہو جاتا ہی اور موضع اسکا زبان کا پٹھا ہی جس سے
زبان اپنی رطوبت کے ذریعہ سے کہ جو شی مطعون یا ماکول مین ملجاتی ہی مطعومات کا
ادراک کر لیتی ہی یہ تمام حواس ظاہری خادم ہین واسطے باطنی حواس کے جو وہ بھی پانچ ہی
ہین اول حس مشترک وہ ایک ایسی قوت ہی جو تمام محسوسات کی پوری صورتونکا ادراک

کرتی ہی جیسے اسطورسے حکم کرتا کہ یہ چیز سیاہ یا خوشبودار یا میٹھی ہی۔ پس اس صورت مین فعل کی قوت کا منفعنہ ہونا ضروری ہی جو ان تمام امور کو دریافت کرسکے۔ اس قوت کا مقام دماغ مین بطن (خانہ) اول کا مقدم ہی۔ اور یہ قوت پہلی پانچوین ظاہری قوتون کی خزانہ ہی۔ کیونکہ ہرایک قوت کے لیے خزانہ کا ہونا ضروری ہی جسمین وہ اپنی یادداشتون کو محفوظ رکھ سکے۔ دوم قوت متخیلہ قوت خیالی وہ ہی جو محسوسات کی صورتون کو ذہن مین قائم اور ثابت رکھتی ہی اور اسکو اطبا مفکرہ بھی کہتے ہین اور یہ ایسی قوت ہی جو ادراک اور سمجھ کے لیے اشیای محسوسہ کی صورتون کو محفوظ اور یاد رکھتی ہی۔ پھر اس قوت کو اگر قوت وہمیہ (جو حیوانات مین بھی موجود ہی) اپنے استعمال مین لاوے تو اُسکو متخیلہ کہتے ہین۔ اور جب قوت ناطقہ اپنے کام مین لاوے تو متفکرہ ہی۔ اس قوت کا مقام ہر سہ بطون دماغ مین سے بطن (حصہ) اول کا مؤخر ہی اور یہ قوت یقظہ اور نوم کی حالت مین مساوی کام کرتی ہی مگر نیند کی حالت مین اسکا فعل قوی ہوتا ہی۔ کیونکہ وہ اس صورت مین روح نفسانی سے منفعل ہوکر تحریک عضو کی طرف محتاج نہین ہوتی۔ پس اس بطن مین دو قوتین رہتی ہین۔ حس مشترک اور قوت خیالی۔ سوم قوت وہمیہ حقیقت مین یہی مدرکہ ہی جو کہ معانی جزئیہ کو ادراک کرتی ہی جیسے کسی کی دوستی یا کسی کی دشمنی کو سمجھنا اسی کا کام ہی اسی قوت سے حیوان ہوتا ہی۔ بلکہ حیوانات مین یہ قوت ایسا کام دیتی ہی جیسا کہ عقل انسان مین۔ اور باقی قوتین اسکی خادم مین اور اسکا خزانہ حافظہ ہی اور مقام تمام دماغ ہی۔ مگر وسط دماغ کے ساتھ

اسکو زیادہ خصوصیت ہی چہارم حافظہ جسکو متذکرہ بھی کہتے ہین جو محفوظ رکھتی ہی ان محسوسات کے معانی کو (نہ انکی صور تونکو) جنسے وہم نے ادراک کیا تھا اور اسکو بعض حکما مصورہ بھی کہتے ہین اور اسکا کام حاضر رکھنا اُن امور کا ہی جو ذہن مین پہلے سے موجود ہوتے ہین اور اُسکا مقام دماغ کے بطون مین سے دوسرے بطن کا موخر ہی اور بعض حکما کے نزدیک پانچ باطن حواس (۱) عقل (۲) فہم (۳) تمیز (۴) معرفت (۵) درایت ہین پنجم قوت جو اشیای متخیلہ کی حقائق پر آگاہی بخشتی ہی اور اسکا محل دماغ بطون مین سے سب کے وسط مین ہی

وَقُوَّةُ التَّخْيِيلِ لِلْأَشْيَاءِ فِيهَا كَمَا يَكُونُ فِي الْمِرْآةِ

اور ایک قوت تخیلہ ہی جو اپنی تمام چیزونکا خیال کرتی ہی جیسا کہ آئینہ مین ہوتا ہی

پہلے بیان ہوچکا ہی کہ قوت مدرکہ کی دو قسمین ہین - ایک صرف مدرکہ - دوسری مدرکہ اور متصرفہ بھی جسکو اسکی ذات کے اعتبار سے مفکرہ کہتے ہین اور اس لحاظ سے کہ اسکی حرکت وہم کے تابع ہی یا خود بخود حرکت کرسکتی ہی متخیلہ کہتے ہین اور اس قوت مین منطبع اور منقش ہوتے ہین وہ امور جنکا آیندہ وقوع مین آنا خوف یا رجا کی امید سے ممکن ہی جسطرح کہ جو شخص آئینہ کے سامنے کھڑا ہو تو اسکے خیال کی صورت آئینہ مین جم جاتی ہے

وَقُوَّةٌ بِهَا يَكُونُ الْفِكْرُ وَقُوَّةٌ بِهَا يَكُونُ الذِّكْرُ

اور ایک قوت ہی جس سے فکر ہوتی ہی اور ایک قوت ہی جس سے ذکر اور یاد ہوتی ہی

اول کو مفکرہ اور دوسری کو مذکرہ کہتے ہین - فکر ایسا تامل اور نظر ہی جس سے جو اشیا کہ خیال مین ہین اُنکی حقیقتین معلوم ہوجاتی ہین اور اسکا مقام دماغ کا وسط ہی - اور ذکر فعل ہی افعال نفس سے جیسے سیکھنا اور یاد کرنا اور رہا سبق کو

حاضر سمجھنا اور اُسکا وجود صرف ذہنی ہوتا ہی- اور اُسکا محل بطن مؤخر ہے

وَ قُوَّةٌ فِی الْعَضَلَاتِ وَاصِلَة	بِهَا تُحَرِّكُ الْفَتَى مَفَاصِلَه
اور ایک قوت ہی جو مچھلیون مین داخل ہی	جس سے آدمی اپنے جوڑ ہلاتا ہی

جسکو قوت محرکہ کہتے ہین اور اُسکی دو قسمین ہین (۱) ایک وہ جو حصول نفع کی غرض سے حرکت پر ترغیب دیوے وہ قوت شہوانیہ یا قوت شوقیہ ہی دوسرے وہ جو ضرر کی مدافعت پر برانگیختہ کرے۔ (۲) وہ جو حرکت کو پیدا کرتی ہی اسطرح کہ مچھلیون کو کشادہ کرتی ہی جس سے عضو کشادہ ہوجاتا ہی یا انکو بند کرتی ہی جس سے عضو منقبض ہوجاتا ہی- اس لیے یہ فعل بواسطہ مچھلیون اور پٹھون کے پیدا ہوتا ہی- فائدہ شیخ نے طبعی اور حیوانی قوتون کے بعد نفسانی قوتون کا ذکر کیا ہی جسکی دو قسمین ہین ایک مدرکہ دوسری محرکہ- اور مجموعہ نو ہین- جیساکہ اُسنے کہا ہی تِسْعُ قُوًی منجملہ اُنکے پانچ تو ظاہری حواس ہین چنانچہ اُسنے خود کہا ہی اَلْخَمْسُ مِنْهَا الخ اور تفصیل کردی السمع وغیرہ کی طرف- اور تین باطن کہی ہین - علے مذہب الاطباء یعنی شیخ نے باطنی تین حواس کا ذکر کیا ہی جو اطباء کا مذہب ہی اور فلاسفہ کے مذہب پر باطنی بھی پانچ ہین جیساکہ قانون مین فصل خامس تعلیم سادس مین کتاب اول کے مقالہ اولی مین کہا ہی نَظَرُهُمْ مَقْصُوْرٌ عَلٰى اَفْعَالِ الْقُوَى الثَّالِثِ لَا غَيْر یعنی اطبا کی نظر صرف تین قوتون کے افعال پر منحصر رہتی ہی- پس شیخ نے آٹھ مدرکہ قوتین بیان کی ہین جنمین سے پانچ ظاہری اور تین باطنی ہین اور ایک قوت محرکہ

جسکو اس قول مین بیان کیا ہی وَقُوَّةٌ فِی الْعَضَلَاتِ وَاصِلَةٌ یعنی ایک قوہ ہی مچھلیون مین جس سے تحریک بالانبساط والانقباض ہوتی ہی

اَلسَّابِعُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِیْعِیَّةِ وَهُوَ الْاَفْعَالُ

یہ ساتوان ہی امور طبیعیہ سے اور وہ افعال ہین

کسی موضع اور محل مین تاثیر کرنے کو فعل کہتے ہین

وَکُلُّ اَفْعَالِ الْقُوٰی کَمِثْلِهَا مَعْدُوْدَةٌ لِاَنَّهَا مِنْ فِعْلِهَا

اور سارے افعال قوتون کے انکی طرح شمار کیے گئے ہین کیونکہ وہ افعال قوتونکے فعل ہین

یعنی قوتین اور افعال باہم ایک دوسرے سے پہچانے جاتے ہین۔ کیونکہ ہر قوت اپنے فعل کا مبدء ہوتی ہی۔ اور چونکہ قوتین تین ہین اسلیے ضروری ہی کہ افعال بھی تین ہون

وَالْفِعْلُ قَدْ یُقَالُ بِالْاِشْتِرَاكِ کَالْجَذْبِ وَالتَّغْیِیْرِ وَالْاِمْسَاكِ

اور کبھی فعل بالاشتراک کہا جاتا ہی جیسا کہ جذب اور تغییر اور امساک ہی

اَوْ تَنْفُوْذٍ لِلْغِذَاءِ وَالشَّهْوَةِ فَالْجَذْبُ فِعْلٌ مُفْرَدٌ لِلْقُوَّةِ

اور غذا اسکے نفوذ اور شہوت کیطرح ہی پس جذب مفرد فعل ہی قوت کا

غذا کے ہضم اور اسکے نفوذ مین تین افعال پائے جاتے ہین (۱) غذا کو منھ سے کھینچکر معدہ مین لانا (۲) پھر اسکو معدہ مین بند رکھنا تاکہ وہان اسمین طبخ اور ہضم واقع ہووے۔ (۳) ایک حال سے اسکا دوسری حالت مین تغیر اور بدل کر آنا۔ اور غذا کی تشبیہ اسلیے دی گئی ہی کہ تمام حیوانات کو اپنی بقا اور زندگی مین اسکی طرف زیادہ احتیاج ہوتی ہی۔ پھر فعل کی دو قسمین ہین

ایک مفرد جو ایک قوت سے پورا ہو جاتا ہی- اور اُسکا بیان آگے آئیگا-
دوسری وہ جسکا فعل دو قوتون سے تکمیل ہوتا ہی جسکو شیخ نے بالاشتراک
بیان کیا ہی- یعنی اسمین دو قوتون کے فعل مشترک ہوتے ہین پس تحقیق غذا کا
جذب ہونا دو قوتون سے پورا ہوتا ہی- ایک وہ قوت جو معدہ کی طرف سے
کشش کرے- دوسری وہ جو مُنھ کی طرف سے مدافعت کرے- تعبیر
یہ ہی کہ قوت طبعی معدہ مین غذا کو اسقدر بند اور روک رکھے کہ اسمین قوت منضجہ
عمل کرسکے- (۲) قوت ماسکہ وہ قوت طبعی ہی جو معدہ مین غذا کو بند رکھتی ہی
تاکہ وہ جگر کیطرف مستحیل ہو جاوے- اور جگر کی قوت اُسکو اپنی طرف جذب
کرلیوے اس فعل کی مثال جو ایک قوت سے پورا ہو جاتا ہی- غذا کا نفوذ ہی
اعضا مین یا جگر سے غذا کو جذب کرلینا ہی اور نیز معدہ مین دو اور قوتین ہین
ایک وہ جو معدہ کو طلب غذا کیطرف رغبت دلاتی ہی اُسکا نام جوع ہی دوسری
وہ جو خواہش کرتی ہی اُن اشیا کی جنمین غذا بننے کی صلاحیت ہی

وَشَهْوَةٌ لِلْغِذَاءِ مِنْ فِعْلَيْنِ	اَلْحِسُّ وَالْجِذَابُ مُرَكَّبَيْنِ
اور شہوت غذا کی دو فعلون سے مرکب ہی	ایک حس دوسرا جذب

یعنی غذا کی خواہش بھی دو قوتون سے پوری ہوتی ہی جنکو دو فعلون کے
ساتھ تعبیر کیا جاتا ہی ایک قوت حساسہ جو معدہ کو غذا کی طلب پر تحریص دلاتی
ہی دوسری جذب جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی

وَالْحِسُّ وَالدَّفْعُ هُوَ النُّفُوذُ	فَذَاكَ فِعْلٌ مِنْهُمَا مَاخُوذُ
اور حس اور دفع دونون کا مجموعہ نفوذ ہی	پس یہ فعل ان دونون سے ماخوذ ہی

یعنی قوت حساسہ اور قوت دافعہ دونون ایک فعل مین مشترک ہین جو نفوذ کرنا ہی غذا کا تمام اعضا کیطرف

ذِكْرُ الْأُمُورِ الضَّرُورِيَّةِ وَأَوَّلُهَا تَأْثِيرُ الشَّمْسِ فِي الْهَوَاءِ

امور ضروری کے بیان مین جسمین سے اول ہوا مین شمس کی تاثیر کا ذکر ہے

ان امور کو ضروری اسلیے کیا گیا ہی کہ حیوان کو اپنی زندگی اور بقا مین اُنکی زیادہ ضرورت پڑتی ہی جنکے نہونے سے حیوان بالکل معدوم ہو جاتا ہی اور کسی ایک کے فقدان سے اُسکے مزاج مین فساد آجاتا ہی انہین سے کسی کے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو اُس سے بدن کا مزاج بھی بدل جاتا ہی اور اُسکی پوری صحت زائل ہو جاتی ہی - اور امور ضروریہ چھے ہین جنکا انحصار استقرائی ہی اور پہلے ہوا کا اسلیے ذکر کیا ہی کہ وہ بدن کی مددگار اور ارواح کے لیے عنصر قریب ہی

لِلشَّمْسِ أَحْكَامٌ عَلَى الْهَوَاءِ	تَظْهَرُ فِي الْفُصُولِ وَالْأَنْوَاءِ
ہوا مین سورج کی تاثیرین ہین	جو فصلون اور ستارون مین ظاہر ہوتی ہی

حاکم علی الشئے سے یہ مراد ہی کہ اُسپر اُسکا غلبہ اور حکومت ہی - پس سورج ہوا پہ حاکم ہی اسطرح سے کہ ہوا مین اُسکی تاثیر ہوتی ہی جس سے جاڑون مین سردی اور گرمیون مین گرمی ہو جاتی ہی - کیونکہ جب سورج سر کے مقابل ہوتا ہی تو اس سے گرم شعاعین نکل نکلکر حرارت پیدا کرتی ہین - اور موسم سرما مین جب سورج سمت الراس سے بعید ہوتا ہی تو اُس سے ہوا مین برودت آجاتی ہی اور موسم ربیع مین نہ زیادہ حرارت ظاہر ہوتی ہی اور نہ سردی بلکہ سورج کے قرب و بعد مین مساوی ہونے کی وجہ سے اعتدال پایا جاتا ہی - یہ تمام حالات

طبعی ہین قمر کی اٹھائیس منزلون مین سے جب کسی ایک مین کوئی گرم ستارہ مثل زحل و مشتری یا شعری یا دران کے یا کوئی سرد ستارہ مثل مریخ قلب العقرب کے جاوے اور شمس کا طلوع بھی اس منزل کے مقارن ہووے تو ضرور اس منزل سے حرارت یا برودت زمین پر واقع ہوگی جو شعاع کے ذریعہ سے ہوا مین مخلوط ہوکر اسکو گرم یا سرد کردیوگی۔ یعنی جبکہ چاند کی اٹھائیس منزلون مین سے کسی ایک مین کوئی ستارہ طلوع شمس کے وقت ہو تو اگر وہ ستارہ حار یا بارد ہی اور سورج کا طلوع بھی اس منزل کے متصل ہی تو اس منزل سے سورج حرارت یا برودت کو اپنی شعاعون کے ذریعہ سے حاصل کرلیتا ہی جو ہوا مین مخلوط ہوکر اسکو گرمی یا سردی کی تاثیر پہونچادیتی ہین ایسا ہی وشت ستارون کا حال سمجھنا چاہیے بہرصورت یہ تغیر طبعی ہی۔ ہوا سے محسوس ہی آسمان کے مقعر (اندرونی سطح) اور زمین کے محدب (بیرونی سطح) مین جو لمس کے ذریعہ سے بوقت چلنے ہواؤن کے محسوس اور مدرک ہوتی ہی اور وہ ایک وسیع دریا ہی جسمین جانور بمنزلہ مچھلیون کے ہین۔ اور مطلق ہوا سے مراد وہ عنصر ہی جو ہمارے بدنون کو محیط اور ارواح کے لیے مدد ہی۔ نوء وہ ستارہ ہی جسکی تاثیر سے بارش وغیرہ ہوتی ہی منزلہ ہی۔ قمر کے اٹھائیس منزلون مین سے جسمین طلوع شمس کے وقت قمر یا کوئی ستارہ ہوتا ہی جسکا بیان اوپر ہوچکا ہی

وَفِی الْاٰفَاقِ لَهَا قَضَاءٌ	٭	وَقَدْ جَرٰی مِنْ ذِکْرِهَا الْقَضَاءُ
اور ولایتون مین آفتاب کا حکم ہی	٭	جنکا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہی

یعنی جیساکہ ہوا کا مزاج ستارون یا قمر کی منزلون سے متغیر ہوجاتا ہی اسیطرح

ملک اور ولایتوں کے مزاج کے اعتبار سے بھی اُسمین تغیر آجاتا ہی اسطور سے
کہ ہر گرم ولایت ہوا کو گرم کر دیتی ہی اور سرد سرد

تَاثِيرُ النُّجُومِ فِي الْهَوَاءِ مَعَ الشَّمْسِ

بیان ہی ستارون کی تاثیر کا ہوا مین جب کہ سورج کے ساتھ مقارن ہون

وَالْجَوُّ بِالْأَنْوَاءِ فِي تَغَايُرٍ		مِنْ كُلِّ نَجْمٍ طَالِعٍ أَوْ غَائِرٍ
ہوا مین ستارون یا منزلونکے سبب سے تغیر ہوتا ہی		ہر ایک ستارے نکلنے والے اور ڈوبنے والے سے

جو وہ خلا ہی جو فلک القمر کے نیچے ہی۔ تغیر سے یہ مراد ہی کہ ہوا مین حرارت یا برودت یا یبس یا کدورت وغیرہ منزل کے طلوع یا غروب کے وقت جاذب ہوتی ہی جسپر وہ ستارہ دلالت کرتا ہی جو قمر کی منزلون مین سے کسی ایک مین موجود ہوتا ہی۔ کوکب جسم بسیط کرۃ ہی جسکا مکان طبعی آسمان کا وسط ہی۔ اور وہ بھی روشن بالذات ہی بجز چاند کے جسکو روشنی سورج سے ملتی ہی

فَالشَّمْسُ مَهْمَا تَدْنُ مِنْ شِهَابٍ		تَقْدَحُ فِي الْهَوَاءِ بِالْتِهَابٍ
پس آفتاب جب شہاب کے قریب ہوتا ہی		تو ہوا مین اشتعال کے سبب نقصان پہونچتا ہی

شہاب وہ ستارہ جو رات کو ٹوٹتا نظر آتا ہی۔ جوہری نے کہا ہی کہ شہاب ستارہ نہین ہی بلکہ وہ ایک جسم روشن ہی جو خلا کی ہوا مین احتراق پیدا کرتا ہی جس سے وہ کبھی نظر آتا ہی اور کبھی گم ہو جاتا ہی جو کبھی تپلادم دار نظر آتا ہی اور کبھی لمبا چوڑا پس جبکہ آفتاب شہاب کی تاثیر سے زیادہ متاثر ہو جاتا ہی تو اُسکی شعاع کی حرارت بھی بڑھ جاتی ہی۔ جس سے ہوا کو جو ہمارے جسمون کو حرارت پہونچتی ہی ایسے گرم آفتاب مین بیٹھنے سے بدن مین تحلیل ہوا مین یبس استسقا سے آرام

و دماغ بارد کو مفید ہوتا ہی لیکن زیادہ بیٹھنے سے رنگ مین تغیر چہرہ پر چھائین پڑجاتی ہی

حتّٰی اِذا قِیلَ الشِّہابُ قَدْ نَفَدْ	مِنہا رَاَیتَ الجَوَّ شَیئًا قَدْ بَرَدْ
یہانتک کہ کہین شہاب نابود ہوگیا ہی	اس سبب سے تو دیکھے گا کہ ہوا کچھ سرد ہو گئی ہی

یہ ظاہر ہی کہ جب سخونت اور گرمی کا باعث جاتا رہیگا تو اسی سے ہوا مین تغیر برودت کا آجائیگا

وَاِنْ تَکُ النُّحُوسُ فِی الْاَشْرافِ	فَاقْضِ عَلَی النُّفُوسِ بِالْاِتْلافِ
اور اگر نحس ستارے بلندی مین ہون	تو جانون پر تلف ہونے کا حکم کر دیا جائیگا
وَاِنْ تَکُ السُّعُودُ مِثْلَ ذٰلِکْ	فَاقْضِ بِکُلِّ صِحَّۃٍ ہُنالِکْ
اور اگر سعد ستارے اسطرح	بلندی مین ہون تو اسوقت ہر صحت کا حکم کیا جائیگا

یعنی جب کوئی نحس ستارہ درجہ شرف مین ابتداے مرض مین ہو تو وہ شخص کبھی اچھا نہوگا اسکو بھی اس بیماری سے کبھی آرام نہوگا اور اگر کوئی سعد ستارہ اس شرف کے درجہ مین بوقت ابتداے مرض کے ہو تو اُسکو بیماری سے آرام ہوجائیگا اور اُسکی صحت پر حکم کیا جائیگا اور سعد و نحس ہونا سات ستارونکے ساتھ مخصوص ہی جو آفتاب و ماہتاب و مشتری و زہرہ و عطارد و زحل و مریخ ہین اور بعضون نے اُنمین راس اور ذنب کو بھی شامل کر دیا ہی ۔ سعد وہ ستارے ہین جنکے مزاج مین اعتدال ہی اور نحس وہ جنمین افراط ہی ۔ پس زحل جو نہایت بارد و یابس ہی نحس ہی اور مریخ جو نہایت حار یابس ہی نحس ہی ۔ اور مشتری جو حار رطب ہونے مین معتدل ہی سعد ہی ۔ اور زہرہ جو بارد رطب ہونے مین معتدل ہی سعد ہی اور عطارد بارد معتدل ہی لیکن یابس ہی جبکہ وہ اکیلا ہو ۔ اور اگر اسکے ساتھ کوئی اور ستارہ ملجاوے تو اُسکے مزاج کیطرف وہ مائل ہوجاتا ہی اور آفتاب جو اسی طرح بارد یابس معتدل ہی سعد ہی ۔ اور ماہتاب جو بارد رطب معتدل ہی سعد ہی پھر

ان ہر ایک ستارون کے لیے ایک شرف کا درجہ ہی جہان اُنکی تاثیر قوی ہوجاتی ہی
پس شرف آفتاب کا اس صورت مین ہی جبکہ وہ برج حمل سے انیسوین درجہ مین
ہو اور قمر کا جبکہ برج ثور سے تیسرے درجہ مین ہو- اور زحل کا جبکہ برج میزان سے
اکیسوین درجہ مین ہو- اور مریخ کا جب کہ برج عقرب سے اٹھائیسوین درجہ مین ہو اور
زہرہ کا جبکہ برج ثور سے ستائیسوین درجہ مین ہو اور عطارد کا جبکہ برج سنبلہ سے ستائیسوین
درجہ مین ہو- اور راس کا جب برج ثور مین ہو اور ذنب کا جبکہ برج قوس مین
ہو- یہ وہ بیان ہی جسکو شیخ نے اس موقع پر ذکر کیا ہی اور جو لوگ کہتے ہین
کہ آدمیون اور ممالک اور اشیا مین ان ستارون کی جداگانہ تاثیرین ہین
اور ان سب پر اُنکی حکومت ہی- اُسکو شیخ نے نہ قانون نہ کسی اور کتاب مین
ذکر کیا ہی اور نہ کسی طب کی کتاب مین اسکا پتہ ملتا ہی- بلکہ ایسی باتین نجومیون
کے بیہودہ اور باطل اقوال مین سے ہین- جو شخص ایسا عقیدہ رکھے یا اُنکی
تصدیق کرے تو اُسکو مرتد کافر سمجھنا چاہیے

تَغَیُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسْبِ الْبِلَادِ

ہوا مین تغیر شہرون کی بلندی اور پستی کے سبب سے ہی

وَمَا عَلٰى فَوْقِ الْجِبَالِ الْبِلَادْ	فَاِنَّهٗ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَبْرَدْ
جو شہر پہاڑون پر واقع ہو	سو وہ اس سبب سے بہت سرد ہوتا ہی
وَاِنْ تَكُ مِنْ غَوْرِهَا فِيْ قَعْرِ	فَاقْضِ فِيْ مِزَاجِهَا بِالْحَرِّ
اور اگر پہاڑون کے دامن کے نشیب مین ہو	پس تو اُسکے مزاج مین گرمی کا حکم کر

یعنی جو شہر بلند زمین پر واقع ہین وہ نیچے والون کی نسبت سے بہت سرد ہوتے ہین

کیونکہ زمین جب آفتاب کی شعاعون سے گرم ہو جاتی ہی تو اُس سے بخارات نکل کر ہوا مین مخلوط ہو جاتے ہین جو اُسکو بھی گرم کر دیتے ہین - پھر جہانتک اُس ہوا کی تاثیر پہونچتی ہی وہ سبکو گرم کر دیتی ہی اسلیے جسقدر کوئی شہر یا مقام اونچا ہوگا وہان شعاع معکوس کے ضعف اور کم پہونچنے کے سببسے حرارت کی تاثیر بھی کم ہوگی جس سے اُسکا سرد ہونا ضروری ہی - اور اسیطرح جسقدر کوئی شہر نشیب اور پستی مین ہوگا اُسیقدر وہان حرارت زیادہ ہوگی

تغیر الهواء بحسب الجبال

ہوا کا تغیر پہاڑون کے باعث

وَاِنْ تَكُنْ مِنْهَا لَدَى الْجُنُوبِ	اِقْضِ لَهُ بِالْحَرِّ فِي الْهُبُوبِ
اور اگر کوئی شہر پہاڑون کے جنوب مین ہو	تو وہان حکم ہوگا کہ وہ ہوا کے چلنے مین گرم ہی

جن بلاد و مقامات مین ہمیشہ ہوا جنوب کی طرف سے آتی ہی وہان حرارت زیادہ ہوتی ہی - کیونکہ وہ ہوا اکثر زمین شور اور نباتات معطشہ پر سے گذار کر آتی ہے اور نیز وہان آفتاب ہمیشہ ایک ہی طرف کے مقابل رہتا ہی جس سے اُسکی ہوا مین زیادہ حرارت کی تاثیر آجاتی ہی

وَاِنْ تَكُنْ جُنُوبُهَا الْجِبَالُ	قَضَتْ لَهُ بِبَرْدِهَا الشِّمَالُ
اور اگر اُسکے جنوب مین پہاڑ ہون	تو شمال اُسکے سرد ہونے کا حکم کریگی

یعنی اگر کوئی شہر جنوب کی طرف سے مستور اور شمال کی طرف سے مکشوف ہو تو وہان کی ہوا کی طبیعت بارد یابس ہوتی ہی - کیونکہ جو ہوا قطب شمالی کیطرف سے چلتی ہی وہ اکثر پانیون اور برف اور سرد پہاڑون پر سے گذر کر آتی ہی جس سے

اُسمین نہایت برودت اور یبوست آجاتی ہی اور نیز شمال کی جہت آفتاب کی مسامتت سے بہت بعید ہی - اور اسیوجہ سے جسقدر کوئی شہر شمال کیطرف زیادہ قریب ہوتا جائیگا - اسیقدر اسمین زیادہ برودت آتی جاتی ہی اسیطرح جسقدر قطب شمالی سے بعید ہوگا حرارت کی طرف زیادہ مائل ہوگا - پس اچھا شہر وہ ہی جسمین جنوب کی جہت مستور اور مشرق اور شمال کیطرف سے مکشوف ہو

وَهُوَ كَثِيفٌ إِنْ تَكُنْ غَرْبِيَّةً	وَهُوَ لَطِيفٌ إِنْ تَكُنْ شَرْقِيَّةً
اور وہ ہوا کثیف ہوگی جبکہ شہر پہاڑ کی جانب غرب مین ہو	اور لطیف ہوگی اگر پہاڑ کی جانب شرق مین ہو

یعنی وہ ہوا جو غرب کی جانب سے چلتی ہی کثیف ہوتی ہی - کیونکہ وہ بارد رطب ہی اور ہر بارد رطب کثیف ہی اور اُسکو دبور بھی کہتے ہین - اور جو مشرق کی جانب سے چلتی ہی وہ حار رطب ہی اسیواسطے اُسکو لطافت سے تعبیر کیا ہی کیونکہ ہر لطیف حار ہی - اور اُس ہوا کو صبا بھی کہتے ہین - اور کبھی ہوا مین اور اسباب سے بھی تغیر آجاتا ہی - جیساکہ کسی جنوبی شہر کے نزدیک کوئی برف دار پہاڑ ہوئے جس سے جنوبی ہوا مین پہاڑ پر عبور کرنے کی وجہ سے برودت آجاتی ہی اور کبھی شمالی شہر کے نزدیک زمین محترق ہوتی ہی جس سے شمالی ہوا مین اس پہاڑ پر گذر کرنے کی وجہ سے حرارت آجاتی ہی

وَتَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ الْبِحَارِ

ہوا کا تغیر سمندر اور پانیون کے باعث سے ہی

وَلِلْبِحَارِ ضِدُّ هَذَا الْحُكْمِ	فِيمَا بِهِ يَقُولُ أَهْلُ الْعِلْمِ
اور سمندرون کا حکم برخلاف اس حکم پہاڑ کے ہی	اسطور پر جو اہل علم کہتے ہین

فیما

یعنی اطبا کہتے ہین کہ سمندرون کا حکم پہاڑون کے حکم کے برخلاف ہے کیونکہ گرم ہوا جب سمندرون پر سے گذرتی ہے تو وہ سمندر اسکو سرد کر دیتے ہین اسیوجہ سے سمندر کے قریب اکثر زیادہ بارشین ہوا کرتی ہین اور یہ قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے جب سمندر شہر سے شمال کی جانب ہو تو وہان کے سمندر کا پانی ہوا سے بلا اختلاف زیادہ بارد ہے پس ہم شیخ کے اس قاعدہ کو تسلیم نہین کرسکتے حالانکہ خود ہی اُسنے قانون مین اُسکے برخلاف کہا ہے

تغیر الہواء بحسب الریاح

تغیر ہوا کا ہوا کے باعث سے

یعنی ہوا پر جو ہوائین چلتی ہین اور اکثر وہ بھی مخلوط ہو جاتی ہین جو کہ پیدا ہوتی ہین یا بسبب بخارات سے جبکہ اُنکو برودت پہونچتی ہے۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ زمین مین ہوا اپنے خزانہ مین محفوظ رہتی ہے جسمین سے جسقدر خداوند تعالی چاہتا ہے بھیجدیتا ہے جس سے خلائق کی ساکن ہوائین جو ہمارے جسمون کو محیط ہین تغیر و انقلاب آجاتا ہے۔ اور جسکو ہم بھی بخوبی محسوس کر لیتے ہین

وَتُحْدِثُ الرِّيَاحُ فِي الْهَوَاءِ	خَلْقًا كَمَا تُحْدِثُ بِالْأَنْوَاءِ
اور ہوا مین ہوائین کئی ایک مزاج	پیدا کرتی ہین جیسا کہ ستارون کے سبب سے وہ پیدا ہوتی ہین

یعنی جب ہوائین چلتی ہین تو اس سے ہوا کے مزاج مین تغیر آجاتا ہے جیسا کہ ہوا مین (انواء) منازل قمر کے طلوع سے تغیر ہوجاتا ہے

وَلِلْجَنُوبِ الْحَرُّ وَالنُّدُوَّةُ	لِذَا كَمَا قَدْ تُحْدِثُ الْعُفُونَةُ
اور جنوبی ہوا سے حرارت اور رطوبت پیدا ہوتی ہے	اسی سبب سے عفونت پیدا ہوتی ہے

یعنی ہوا کے مزاج مین جہات کی وجہ سے تغیر آجاتا ہی۔ پس جنوبی ہوا ی حار رطب ہی اور شمالی اُسکے برخلاف ہی۔ جسکے رطوبت کی وجہ یہ ہی کہ جنوبی بلاد و امصار مین بخارات زیادہ ہوتے ہین جبکہ وہان آفتاب کی زیادہ تاثیر پہونچتی ہے جس سے بخارات زیادہ صعود کرکے ہوا مین مخلوط ہو جاتے ہین اسیوجہ سے وہانکے باشندون کے بدنون مین تغیر اور بیماریون کی زیادتی اور اخلاط مین تعفن ہوتا ہی۔ کیونکہ خلطون مین اکثر عفونت حرارت اور رطوبت کے سبب سے ہوا کرتی ہی۔ نہ یبوست وغیرہ سے اور عفونت کی وجہ سے وہان کے باشندے درد سر اور آشوب چشم اور ثقل حواس وغیرہ امراض متعفنہ مین مبتلا رہتے ہین اہل لغت کے نزدیک مطلع سہیل سے مطلع ثریا تک جنوب ہی اور اسکا مقابل شمال ہی

وَالْبَرْدُ وَالْجَفَافُ فِي الشَّمَالِ	لِذَا كُمَا تَضُرُّ بِالسُّعَالِ
اور ہوا شمالی مین سردی اور خشکی ہی	اسی سبب سے وہ کھانسی کا ضرر پیدا کرتی ہی

یعنی ہواے شمالی کی طبیعت بارد یابس ہی جو کہ خشکی کے سبب سے اعضاے نفسانی مین خشونت پیدا کرتی ہی۔ اسیواسطے وہ کھانسی کو نہایت مضر اور پھیپھڑے کی بیماریون کو حرکت مین لاتی ہی اور زکام کے امراض کو حادث کرتی ہی۔ لیکن وہ عفونت کو دور کرتی ہی اور ہواے جنوبی کے نقصانات کی مکافات کرتی ہی

وَالْحَرُّ فِي الصَّبَا مَعَ الْلَطَافَهْ	وَالْبَرْدُ فِي الدَّبُورِ وَالْكَثَافَهْ
اور باد صبا (پروا) مین گرمی اور لطافت ہی	اور دبور (پچھوا) مین سردی اور کثافت ہی

اکثر اطبا کا یہی مذہب ہی کہ صبا حار لطیف ہی۔ اور قانون مین ہی کہ مشرقی ہوا

جب رات کے شروع اور دن کے آخر وقت مین چلتی ہے تو وہ آفتاب کی روشنی سے مستفیض اور متبدل ہوکر لطیف ہو جاتی ہے۔ اور اُسکی رطوبت مین بہت کچھ کمی آجاتی ہے۔ اور اگر رات کے اخیر اور دن کے شروع وقت مین چلتی ہے تو وہ اُسکے مخالف ہوتی ہے۔ کیونکہ اُسمین ابھی آفتاب نے اپنا کچھ عمل نہین کیا جو بہرصورت غلیظ اور کثیف ہوتی ہے۔ اور اس حکم مین ہوا ے غربی شرقی کے مخالف ہے۔ اور دبور وہ ہوا ہے جو جا نور نسر کے مطلع کی طرف سے چلکر مطلع سہیل کی طرف آتی ہے۔ اور مقابل اُسکے صبا ہے جسمین نہایت درجہکی سوست ہوتی ہے

تَغَیُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ مَا یُجَاوِرُهٗ مِنَ التُّرَابِ وَالْمِیَاهِ

تغیر ہوا مین انکی مجاور مٹی اور پانی کے سببسے ہے

وَکُلُّ قُطْرٍ اَرْضُهَا نَدِیَّهْ	وَحَوْلَهَا ضَحَاضِحُ تَدِیَّهْ
اور جس جانب یا شہر کی زمین نمناک ہو	اور اُسکے پاس چشمے اور تر زمینین ہون
وَیَنْبُوْعٌ فِیْ مَائِهَا عُذُوْبَهْ	فَاِنَّ فِیْ مِزَاجِهَا رُطُوْبَهْ
اور وہ چشمے ہون جنکے پانی مین شیرینی ہو	پس تحقیق اصلی مزاج اُسکا مرطوب ہے

اسمین چند مسائل ہین اول یہ کہ جس زمین مین رطوبت اور اُسکی مٹی مین نمی ہو تو اُسکا مزاج برودت کی طرف قریب ہے۔ مگر جب وہان کی زمین شور یا نمکین ہو تو وہ یبس کیطرف مائل ہوگی۔ دوم یہ کہ جب کسی شہر کے گرد شیرین پانی کی ایسی نہرین جاری ہون جو اوپر کیطرف سے مکشوف ہین تو اُسکی ہوا اور ون کی نسبت سے مرطوب ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ جس جگہ کی زمین شور ہو اور وہان ایسے چشمے اور نہرین

جاری ہو جو شیرین پانیون سے بخوبی لبالب ہین تو وہانکی ہوا بھی رطوبت کیطرف مائل ہو گی

وَتَحْدِثُ الْجُفَافُ فِی الْهَوَاءِ	اِنْ جَاوَرَتْ صَخْرًا وَمِلْحَ الْمَاءِ
اور ہوا مین خشکی پیدا ہوتی ہے	جب وہ قطعہ زمین کا سنگ خارا اور شور پانی کے مجاور ہووے

یعنی اگرچہ دراصل ہوا کی طبیعت مرطوب ہی لیکن جب سخت زمین یا شور پانی اُسکے قریب ہو تو اُس سے اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی جو یبس کی طرف مائل ہو جاتی ہی

تَغَیُّرُہٗ بِحَسَبِ الْمَسَاکِنِ

ہوا کا تغیر مسکنون (مقامات) کے باعث ہی

وَالْمَسْکَنُ الْکَثِیْرُ الْاِنْفِتَاحِ	مُنْکَشِفٌ لِسَائِرِ الرِّیَاحِ
اور مسکن (مقام) جو بہت راستون والا ہی	اور ساری ہواؤن کے لیے کھلا رہے
فَفِی الشِّتَاءِ بَرْدُہٗ کَثِیْرٌ	وَفِی الْمَصِیْفِ حَرٌّ غَزِیْرٌ
سو موسم سرما مین اُسکی سردی بہت ہی	اور موسم گرما مین اُسکی گرمی زیادہ ہی

یعنی جن مقامات کے زیادہ دروازے ہین جو چارون جہات کی طرف اکثر کھلے رہتے ہین۔ انکی ہوا موسم سرما مین سرد ہوتی ہی جسمین چارون طرف کی ہوا جو موسم سرما کی برودت کی وجہ سے سرد ہی داخل ہوتی ہی اور موسم گرما مین گرم کیونکہ وہ اکثر آفتاب کی شعاع کے مقابل رہتا ہی جو ان دونون کے درمیان ہی اُسکی ہوا درست اور صحت کے قریب ہی

وَالْمَسْکَنُ الدِّهْلِیْزُ تَحْتَ الْاَرْضِ	بِضِدِّ ذَا الْحُکْمِ عَلَیْہِ فَاقْضِ
اور مقام دہلیز (پست) جو زمین کے نیچے ہو	اُسپر اس حکم کے برخلاف حکم کر

یعنی وہ سردیون مین گرم اور گرمیون مین سرد ہوگا جیسے پہاڑ اور غارون کا حال ہی

تغیّرہ بحسب الملابس

ہوا کا تغیر لباسون کے باعث

ہوا جو ملبوس کے اندر کی طرف سے تمام جسم کو محیط ہے گرم لباس کے پہننے سے اسمین گرمی پیدا ہو جاتی ہے جو جسم کو بھی گرم کر دیتی ہے - اور اگر وہ ملبوس سرد ہو تو اُس سے اندر کی ہوا مین بھی سردی آجاتی ہے جس سے جسم کو سردی پہونچتی ہے

والحرّ فی الحریر والاقطان
اور ریشم اور روئی مین گرمی ہے
والبرد فی المصقول والکتان
اور سردی مصقول اور السی مین ہے

اور اگر کہا جاوے کہ جس صورت مین ریشم گرم ہے تو وہ جرب و (خارش کھجلی مین جنکا مادہ گرم ہے کیونکہ پہنا جاتا ہے جو بالکل معالجہ طب کے برخلاف ہے تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ ریشم مین اسقدر گرمی نہین ہے کہ جسکی تاثیر بدن مین ظاہر ہووے کیونکہ اُسکی گرمی پہلے درجہ مین خفیف سی ہے

والحرّ فی الاوبار والاصواف
پشمون اور رُوؤن مین حرارت ہوتی ہے
لکن فیہا الشیء من جفاف
لیکن اُنمین کچھ خشکی بھی ہے

اور پوستین جو لومڑی کے چمڑون سے بنائی جاتی ہے اُسمین نہایت خشکی ہوتی ہے

تغیّرہ بحسب المشموم من ریحان وطیب

تغیر ہوا کا پھول اور خوشبوئے سونگھنے کے سبب سے ہے

وکل ریحان وکل زہر
اور ہر ایک خوشبودار اور پھول کے مزاج پر
فاقض علی مزاجہ بالحر
تو حرارت کا حکم کر دے
واستثن منہا خمسۃ ستذکر
اُن پھولون سے پانچ مستثنے سمجھ جنکا ذکر آگے آئیگا
الآس والخلاف والنیلوفر
موڑی اور بید مشک اور نیلوفر

وَالوَرد فِی نَوعَیہ وَالبَنفسَجُ		فَاِنَّھَا بَارِدَاتُ الاَرجِ
گلاب کا پھول دونون قسم (سفید سرخ) اور بنفشہ		کہ یہ سارے سرد بو والے ہین

یعنی تمام پھول اور خوشبوئین جو سونگھی جاتی ہین اُنکا مزاج گرم ہی جس سے اُنکے قرب کی ہوا مین گرمی آجاتی ہی بجز اِن پانچون کے جنکو مستثنے کیا جاتا ہی اول آس (موڑی) جو متضاد قوتون سے مرکب ہی۔ لیکن اسمین جوہر ارضی بارد زیادہ غالب ہی۔ اور اسکی ایک اور قسم ہی جسکو ملک شام مین قفت انظر کہتے ہین۔ دوم بید مشک جسکو عربی مین خلاف کہتے ہین۔ کیونکہ یہ پانی کے رو کے پیچھے پیدا ہوتا ہی۔ اور ایک جماعت کے نزدیک اسکی طبیعت گرم اور اعتدال کی طرف مائل ہی۔ سوم۔ نیلوفر جسکو عربی مین کرنب الماء کہتے ہین جو سرد ہی تیسرے درجہ مین اور مرطوب ہی۔ دوسرے مین چہارم گلاب جسکو فارسی مین گل بھی کہتے ہین۔ پنجم بنفشہ جو تمام افعال مین نیلوفر سے کمتر ہے بجز اسہال کے کہ اسمین اُسکی تاثیر زیادہ قوی ہوتی ہے

وَاَکثَرُہُ فِی الطِّیبِ وَالعِطرِ		مِمَّا سِوَی الصَّندَلِ وَالکَافُورِ
ساری خوشبودار اور مہکنے والی چیزوں مین گرمی ہی		سوا صندل اور کافور کے جو سرد ہین

تمام عمدہ خوشبوئین جوہر روح کو قوت بخشتی ہین اور جس مقام مین ہوتی ہین وہان کی ہوا کو صاف اور اُسکی اصلی طبیعت کو اعتدال کی طرف مائل کردیتی ہی۔

فِعلُ الاَلوَانِ فِی البَصَرِ

رنگون کی تاثیر بینائی مین

وَ انْفَعُ الْاَلْوَانِ لِلْاَبْصَارِ	مَا اَسْوَدَّ اَوْ مَا كَانَ ذَا اِخْضِرَارٍ
بہت نافع رنگ واسطے آنکھون کے	وہ رنگ ہے جو سیاہ ہو یا سبزی آمیز

یعنی سبز اور سیاہ اور نیلا رنگ آنکھون کو فائدہ بخشتے ہین کیونکہ یہ تمام رنگ روح باصرہ کو منتشر ہونے سے باز رکھتے ہین

وَالْبِيضُ وَالصُّفْرُ اِذَا مَا اشْتَرَقَ	ضَوْءً فَاِنَّ نُوْرَهَا تُفَرِّقُ
اور سفید اور زرد چیزین جبکہ خوب روشن ہون	تو اُنکا نور بینائی کو پراگندہ کرتا ہے

سفید مین شرط یہ ہے کہ اس سے شعاع نکلتی ہون یا اُسمین بہت زیادہ سفیدی ہو یہ دونون آنکھ کے نور کو ضعف پہونچاتی ہین - بخلاف تھوڑی سفیدی کے کہ جس سے کچھ نقصان نہین ہوتا .

اَلثَّانِيْ مِنَ الضَّرُوْرِيَّةِ الْمَاكِلُ وَالْمَشْرَبُ

دوسرے ستہ ضروریہ سے غذا اور پینے کی چیزین ہین

وَاعْلَمْ بِاَنَّ الْحُكْمَ فِي الْغِذَاءِ	يُنْمِي الَّذِيْ يَصْلُحُ لِلنَّمَاءِ
توجان لے کہ اثر غذا کا یہ ہے کہ	اُس بدن کو جو لائق بڑھاوے کے ہو بڑھاوے
وَكُلُّ مَا يَنْقُصُ بِالْاِنْحِلَالِ	مِنْ بَدَنٍ يُخْلِفُ فِي الْحَالِ
جو کچھ کہ بدن سے بسبب تحلیل کے ناقص ہووے	تو فی الحال اُسکا بدل اور خلیفہ کر دیوے

ابتداے کتاب مین غذا اور دوا مین فرق کا ذکر ہو چکا ہے - اور یہ بھی کہ غذا اُس بدن کو جو بڑھنے کے قابل ہو بڑھاتی ہے جیسے لڑکون کا بدن جو زیادہ نمو کی صلاحیت رکھتا ہے اُسکو غذا نمو کی طاقت بخشتی ہے اور جو بڑھاؤ کے قابل نہین جیسے جوانون یا کہولون کا جسم تو وہان جسقدر بسبب حرارت کے بدن مین

تحلیل واقع ہوتی ہے- غذا اُسکا بدل اور پیدا کردیتی ہے- بدن مین جو تحلیل اور
اسکی بسبب گرمی ہوا کے جو بدن سے بذریعۂ تحلیل کے بول ریح عرق کو نکال
دیتی ہے تو اُسکا بدل اور عوض طبیعت خداوند تعالی کی اجازت اور حکم سے اور
پیدا کردیتی ہے جس سے زندگی کا قیام رہتا ہے کیونکہ زندگی اور حیات حرارت کے
سبب سے ہے جو آگ سے مشابہت رکھتی ہے- اور آگ اپنے قیام مین ہمیشہ ایندھن
کی محتاج رہتی ہے جو اُسکی غذا ہے- پھر جو بدن پر وارد ہوتا ہے اُسکی چھ قسمین ہین اول
یہ کہ وہ صرف اپنی غذا اور ذات سے بدن مین تاثیر کرے مانند گوشت
اور زردی بیضون کے جسمین جزو عضو بننے کی زیادہ قابلیت ہوتی ہے دوسرے
یہ کہ بدن کو صرف اپنی کیفیت سے تاثیر پہونچا دے اسطرح سے کہ اسکو گرم
کردیوے جیسے مرچین- یا سرد جیسے نیلوفر اُسکو دواے مطلق کہتے ہین تیسرے
یہ کہ بدن مین صرف اپنی صورت سے موثر ہو یعنے خاصیت کے سبب سے
فعل کرے جیسے تریاق جو کہ مطلق صحت کو محفوظ رکھتا ہے یہانتک کہ گرم
مزاج والون کو بھی مفید ہوتا ہے- چوتھے یہ کہ اپنی صورت اور خاصیت
دونون سے موثر ہووے جسکو دواے ذوالخاصیت کہتے ہین پانچوین یہ کہ
اپنے مادہ اور کیفیت سے مؤثر ہووے اُسکو غذاء دوائی کہتے ہین جیسے کہ
جو غذا ہین اور باوجود قابلیت دوا کے اسمین جلا اور تبرید بھی ہے چھٹے یہ کہ بدن مین
اپنے مادہ اور صورت اور کیفیت سے موثر ہو جسکو غذاء دوائی ذوالخاصیت
کہتے ہین جیسے قلب العجز کو انجیر اور سداب کے ساتھ کھانا جسمین عضو کے
جزو بننے کی استعداد موجود ہے- اور بدن مین جسقدر تحلیل ہوتا ہے اُسکا بدل پیدا

پیدا کرتی ہی - اور اسمین ایک خاصیت ہی جو اسکی صورت کی تاثیر ہی - اور سرد
زہرون کو مفید ہی اسطور سے کہ اپنی کیفیت سے گرمی پیدا کرتی ہی

وَمَحْمُودُ الَّذِی یَکُوْنُ مِنْهُ	دَمٌ نَقِیٌّ یَسْتَحِیْلُ عَنْهُ
محمود غذا وہ ہی کہ جس سے	صاف خون اور مستحیل ہو کرنیسے

یعنی محمود وہ غذا ہی کہ جس سے خون صاف اور عمدہ پیدا ہو - کیونکہ غذا خون
کیطرف مستحیل ہو جاتی ہی - جسکا بیان مذکور ہو چکا ہی

مِثْلُ لَطِیْفُ الْخُبْزِ مِنْ رِقَاقِ	وَاللَّحْمِ مِنْ فَرَارِجٍ دِقَاقِ
جیسے پتلی روٹی چپاتیون سے	اور گوشت چھوٹے چھوٹے چوزون کا

پس یہ دونون چیزین عمدہ اور صاف خون پیدا کرکے جسم مین نمو اور بدل ما تحلل پیدا کرتی مین

وَکَالْیَمَانِیَّةِ مِنْ بُقُوْلِ	وَهٰذِهٖ تَصْلَحُ لِلْعَلِیْلِ
اور جیسے بقلہ یمانیہ بقولات سے	اور یہ ساری بیمار کے غذا کی صلاحت رکھتی ہین

بقلہ یمانیہ عمدہ غذاؤن سے ہی - لیکن اسمین غذائیت کم ہی اسیواسطے اُسکو مصنف نے
تندرستون کی غذا مین شمار نہین کیا - ابن ماسویہ نے کہا ہی کہ جب بقلہ کو صاف
کرکے روغن بادام اور ترش انار دانہ سے پکایا جاوے تو وہ گرم مزاج والونکو
مفید اور پیاس کو دور کرتا ہی اور اُسکو بقلہ عربیہ بھی کہتے ہین اور بقلۃ الحمقا اور چیز ہی

وَمِنْهُ مَا یُکَثِّفُ کَالسَّمِیْذِ	وَکَثِیْرِ الضَّانِ اللَّذِیْذِ
اور غذا مین سے ایک وہ ہی کہ کثیف کرتا ہی	جیسے میدہ اور دونبہ امینڈھا لذیذ

یعنی محمود غذا مین سے ایک غلیظ ہی جسمین کثافت ہوتی ہی لیکن وہ صالح الکیموس ہی
جس سے عمدہ خون پیدا ہوتا ہی جیسے دھلے ہوے گیہون کے میدے کی روٹی اور مینڈھے کا

گوشت (جو ایک برس کا مکمل اور دوسرے مین شروع ہو) ابن ماسویہ نے کہا ہی کہ اس روٹی مین دیگر تمام روٹیون کی نسبت سے زیادہ غذائیت ہی لیکن اُسکا ہضم دیر سے ہوتا ہی - پھر روٹیون کی تین قسمین ہین ایک نہایت ہی باریک جسکو چپاتی کہتے ہین جو سریع الہضم اور معدہ سے بہت جلد تحلیل ہو جاتی ہی - لیکن طبیعت مین کسیقدر قبض پیدا کرتی ہی - دوسرے موٹی جو نہایت ہی غلیظ اور مذموم ہی جو کہ سُدّون اور بلغم کو پیدا کرتی ہی - تیسرے ان دونونکے درمیان نہ پتلی نہ موٹی جیسے تنور کی روٹی جو عمدہ اور اچھی ہوتی ہی اور بوسے کی روٹی مین غذائیت تھوڑی ہوتی ہی لیکن سریع الہضم اور جلدی تحلیل ہو جاتی ہی - اور جسقدر روٹی چھلکون سے زیادہ صاف ہوگی اسیقدر اُسمین غذائیت زیادہ لیکن عسیر الانحدار اور بعید الہضم ہوگی - اور دو برس کے مینڈھے کے ساتھ زردی بیضہ نیمبرشت بھی ملحق ہے

وَالسَّمَكُ الْمَعْرُوفُ بِالرَّضْرَاضِ	غِذَاءُ مَنْ يَتْعَبُ فِي الْارْتِيَاضِ
اور جیسے مچھلی جو مشہور ہی رضراضی کے نام سے	یہ غذا ہی اُسکی جو ریاضت مین تھک جاوے

منجملہ لطیف غذاؤن کے مچھلی رضراضی ہی جو اُن نہرون اور پانیون مین ہوتی ہی جو زیادہ عمیق نہین ہین - یا اُن ندیون مین جنمین زیادہ سنگریزہ ہون کہ ایسی مچھلیون کی غذا اگرچہ ردی نہین ہی لیکن بہرصورت وہ غلیظ ہی جسکو بجز قوی معدہ ریاضت والون یا گرم مزاج والون کے کوئی اور ہضم نہین کر سکتا تمام قسم کی مچھلیین مطلق ردی ہین معدہ کو مضر اور خلط ناقص اور خون بلغمی کو پیدا کرتی ہین جیسے قولنج اور رفالج اور رعشہ اور سکتہ اور سدونکی بیماریین حادث ہوتی ہین - اور مچھلیین باعتبار صغر اور کبر اور نرمی و سختی اور مکانون کے

مچھلیین

مختلف ہوتی ہین جالینوس نے کہا ہی کہ جو مچھلیان چشمون اور مکدر پانیون مین پیدا ہوتی ہین وہ نہایت ناقص ہوتی ہین۔ اور جو شور پانیون مین ہوتی مین وہ بلغم شور کو پیدا کرتی ہین جس سے خارش کھجلی اور داد کی بیماریین لاحق ہوتی ہین۔ امام رازی نے بیان کیا ہی کہ مچھلی ہرگز نہین کھانی چاہیے مگر واسطے قی کے پھر اگر اس سبب سے قی نہ آسکے تو اُس دوا کو استعمال مین لاوے جو بلغم کے اسہال لاوے۔ اور نیز مچھلی بدون لگانے گرم مصالحون (فلفل۔ سونٹھ تیج) کے نہین کھانی چاہیے۔ اور مچھلی اور انڈون کا ایک وقت مین کھانا برص کو پیدا کرتا ہی۔ اور مچھلی اور دودھ اکٹھا کھانا پٹھون کو ڈھیلا اور سُست کرتا ہی

وَمِنْهُ مَا يُلَطِّفُ مِنْ مَذْمُومٍ	كَخَرْدَلٍ وَبَصَلٍ وَثُومٍ
اور غذا سے وہ قسم ہی کہ ملطف ہی پر مذموم	جیسے رائی اور پیاز اور لہسن

غذاے لطیف مین سے ایک وہ قسم ہی جو غلیظ کیموس کو توڑتی اور اُسکی غلظت کو نرم کرتی ہی اور اُسکی لزوجت کو دور کرتی ہی لیکن وہ فی نفسہ مذموم ہی جس سے ردی کیموس پیدا ہوتا ہی

وَهٰذِهٖ تُوَلِّدُ الصَّفْرَاءَ	وَرُبَّمَا قَدْ أُخِذَتْ دَوَاءً
یہ سارے صفرا پیدا کرتے ہین	اور گاہے دوا بنائے جاتے ہین

یعنی یہ ملطف غذائین اپنی حرارت کے سبب سے صفرا کو پیدا کرتی ہین اور بسا اوقات خاص اسی غرض سے کھائی جاتی ہین۔ نہ غذا کے طور پر کیونکہ یہ خون کو جلاتی ہین اور مرطوب اور بلغمی مزاجون کو مفید پڑتی ہین

وَمِنْهُ مَا يُوَلِّدُ السَّوْدَاءَ	يُحْدِثُ فِي بَعْضِ الْجُسُومِ دَاءً
اور اس سے ایک قسم وہ ہی کہ سودا پیدا کرتی ہی	اور بعض بدنون مین بیماری پیدا کرتی ہی

مِثْلُ الْمُسِنِّ مِنْ تُيُوسٍ اَوْبَقَرٍ	وَخُبْزٍ خُشْكَارٍ فَفِي ذَيْنِ ضَرَرٌ
جیسے بڈھا بکرا یا بڈھی گاے	اور سوکھی روٹی اور ضرور انمین ضرر اور نقصان ہے

یعنی بعض ایسی غذائین ہین جنمین کچھ فائدہ نہین ہی- اور علاوہ اُسکے سوداوی خشک مزاجون مین امراض سوداوی پیدا کرتی ہین جس سے اجسام نہایت مُہلک بیماریون مین مبتلا ہوجاتے ہین

وَمِنْهُ مَا يُذَمُّ بَلْغَمَانِيٌّ	كَالسَّمَكِ الْغَلِيظِ وَالْأَلْبَانِ
اور اس (غذا) سے وہ قسم ہی جو مذموم بلغمی ہی	جیسے موٹی مچھلی اور گاڑھے دودھ

جبکہ شیخ نے غذا سے عمدہ ردی گرم کو بیان کیا اور اُسکو بھی جس سے اچھا خون یا سودا، یا صفرا پیدا ہوتا ہی تو اب اُس غذا کو بیان کرنا چاہا ہی جو بلغم کو پیدا کرتی ہی پس ذکر کیا بڑی مچھلی کا جسکا ہضم بطی اور اُسمین رطوبت زیادہ ہوتی ہی جو مرطوب اور مبرود مزاجون کو موافق نہین ہی- اور دودھ کے اقسام مین سے تازہ دودھ معتدل ہی جو کسیقدر حرارت کیطرف مائل ہی اور دودھ نہایت عمدہ غذا ہی جو بلغم کو کم پیدا کرتا ہی- اور اسمین مچھلی کی نسبت سے کم رطوبت ہی اور دودھ کی طبیعت متضاد جوہرون (مائیت جبنیت- دہنیت) سے مرکب ہی اور ترش دودھ بقدر ترشی کے برودت کیطرف مائل ہوجاتا ہی- اور گاے کے دودھ مین زیادہ دہنیت اور غلظت اور بہت جبنیت ہی اور جالینوس نے کہا ہی کہ سب سے گاے کا دودھ قبض کے بارہ مین نہایت قوی التاثیر ہی خصوصًا جبکہ اُس سے مکھن نکالا جاوے اور اسمین پتھر یا لوہا گرم کرکے ڈالا جاوے اور بکری کا دودھ پتلا اور مائیت مین زیادہ ہوتا ہی اور بھیڑ کا دودھ گاے

اور بکری کے دودھ مین متوسط ہی - اور اونٹنی کے دودھ مین ترشی اور مائیت
زیادہ ہوتی ہی اسیوجہ سے وہ دست آور ہی اور فضلون کو کم پیدا کرتا ہی اور معدہ
اور امعا کو صاف کرتا ہی اور استسقا کو نہایت مفید ہی مکھن کی طبیعت حار رطب ہی
جو مرخی اور منضج ہی - اور شکر سفید یا شہد کے ساتھ کھانا سینہ کو مفید اور تھوک
کے نکالنے مین امداد دیتا ہی - اور پنیر تین قوتون سے مرکب ہی ایک دودھ کی
قوت - دوسرے اُسکی غلظت کی - تیسرے نمک کی تاثیر پس تازہ پنیر مین زیادہ
مائیت ہوتی ہی اور اسکی غذا اور ہضم متوسط ہی - اور روفس نے کہا ہی کہ وہ بطن کو
نرم کرتا ہی - اور پُرانا پنیر غلیظ عسیر الہضم ہوتا ہی جسمین تیزی اور خشکی ہوتی ہی اور
بعض نے کہا ہی کہ پنیر قبض کرتا ہی خصوصاً جبکہ اُسکا پانی نچوڑ کر بھونا جاوے اور نمکین
اور کسیلے پنیر مین تیزی اور خشکی زیادہ ہوتی ہی - اور معدہ کو مضر اور خون مین
احتراق پیدا کرتا ہی اور جو پنیر ایسا خشک ہو جاوے کہ اُسکے اجزا مین تفرق
اور تفتت آجاوے تو وہ دہنیت اور دسومت سے بعید ہو جانے کی وجہ
سے نہایت ردی ہی - فصل چونکہ غذا کا پہچاننا ضروری ہی اسلیے اس فصل مین
غذاؤنکی قسمونکا ذکر کیا جاتا ہی - جاننا چاہیے کہ غذاؤن کی تین قسمین ہین (۱)
لطیف (۲) کثیف (۳) متوسط پھران تینون مین سے ہر ایک مین غذا کا مادہ
یا زیادہ ہوگا یا کم - پس ان دو مین تین کو ضرب دینے سے چھ حاصل ہوئے
پھران چھون مین سے ہر ایک جسم کو یا تو عمدہ غذا پہونچائیگا یا ناقص یا معتدل
سو یہ تمام اٹھائیس قسمین ہوتی ہین تقسیم اول لطیف کثیر التغذیہ سریع الہضم
حسن الکیموس جیسے باریک چپاتیان اور چوزون اور مرغون کے بازون کا گوشت

زردی بیضہ نیم برشت کی قسم دوم لطیف کثیر التغذیہ ردی الکیموس قسم سوم لطیف قلیل التغذیہ حسن الکیموس جیسے گوشت کا شوربا قسم چہارم لطیف قلیل التغذیہ ردی الکیموس جیسے پیاز۔ رشاد۔ جرجیر۔ گندنا قسم پنجم۔ کثیف کثیر التغذیہ۔ حسن الکیموس جیسے ایک برس کے مینڈھون کا گوشت اور بیضے مرغی کے اور روٹی میدہ کی۔ قسم ششم۔ کثیف کثیر التغذیہ ردی الکیموس۔ جیسے بڈھی بکری اور بوڑھی گاے۔ اور گھوڑے اور بطا کا گوشت اور بڑی مچھلیون اور بھیڑا اور ٹھال کا گوشت قسم ہفتم کثیف قلیل التغذیہ حسن الکیموس جیسے باقلا قسم ہشتم کثیف قلیل التغذیہ ردی الکیموس جیسے تمام سوکھے گوشت اور پرانا پنیر۔ اور نپاون قسم نہم۔ معتدل کثیر الغذا حسن الکیموس جیسے نوجوان مینڈھون کا گوشت۔ صاف سفید روٹی تنور کی اور پائچوں کا گوشت قسم دہم۔ معتدل قلیل الغذا، صالح الکیموس۔ قسم یازدہم معتدل قلیل الغذا ردی الکیموس۔ دوازدہم۔ معتدل کثیر الغذا، فاسد الکیموس

اَحْکَامُ الْمَشْرُوْبِ مِنْ مَاءٍ وَغَیْرِہٖ

پانی وغیرہ پینے کی چیز کی تاثیرات کا بیان

فَتَحْفَظُ الرُّطُوْبَۃَ الْاَصْلِیَّۃَ	اَمَّا الْمِیَاہُ الْعَذْبَۃُ النَّھْرِیَّۃُ
رطوبت اصلی کی محافظت کرتے ہین	آب شرین پانی دریاؤن سے

پانی ایک جوہر لطیف سیال ہی جس سے بوقت مس کرنے کے تری اور نمی محسوس ہوتی ہی۔ اور پانی منجملہ ارکان کے ایک رکن بسیط ہی جو تنہا غذا کا کام نہین دے سکتا بلکہ غذا کے نفوذ کرنے مین اُسکی امداد کی ضرورت پڑتی ہے

جو غذا کے ساتھ مخلوط ہوکر ایک ایسا جسم بنجاتا ہی جسمین غذائیت کی صلاحیت آجاتی ہی اور بسیط اجسام اسلیے غذا کے کام مین نہین آستے کہ وہ کسی عضو کی صورت کو قبول نہین کرسکتے نہ کسی اعضا کی طرف مستحیل ہو سکتے ہین بعض قدماے طبیعین کے نزدیک پانی مرکب ہی اولی ترکیب سے جسمین دو بسیط طبعیتین موجود ہین اور وہ رطوبت اور برودت ہین۔ پس اس صورت مین وہ تنہا غذا بن سکتا ہی۔ اور پانی اپنی رطوبت کے ذریعہ سے رطوبت اصلیہ کو جو حرارت غریزیہ کی غذا ہی محفوظ رکھتا ہی۔ اور شیخ رئیس کا قول ہی کہ جس شخص کے نزدیک پانی کے پینے اور اُسکے ساتھ غسل کرنے سے اعضا کو رطوبت نہین پہونچتی وہ نہایت غلطی مین ہی۔ شور اور نمکین پانی رطوبت کی حفاظت نہین کرسکتا بلکہ اُسکے پینے اور استعمال مین لانے سے بدن خشک سوکھا پتلا دبلا ہوجاتا ہی۔ اور پانی اپنی برودت کی وجہ سے حرارت غریزیہ کی تیزی توڑتا ہی۔ اور معدہ کو بوقت ہضم غذا کے زیادہ جل جانے سے روکتا ہی

وَتُبْرِزُ الْاَثْقَالَ بِالتَّطْرِيْقِ	وَتُرْسِلُ الْغِذَاءَ فِي الْعُرُوْقِ
ثقل (بھوک) کو راستہ پاکر نکالتا ہی	اور غذا کو رگون مین روان کرتا ہی

یعنی پانی مین باوجود حفاظت رطوبت اصلیہ کے اور منافع بھی ہین جو معدہ کو رطوبت پہونچاتے ہین جس سے پیٹ نرم ہوکر اُس سے ثقل اور فضلہ غذا کا نیچے کو نکلتا ہی۔ بسہولت جسکے نکلنے مین اُسکی رطوبت سے امداد پہونچتی ہی اور غذا کو اسطرح نافذ کرتا ہی کہ اُسکے اجزا مین داخل ہوکر خُرد خُرد (چھوٹا چھوٹا) کردیتا ہی۔ جسکے سبب سے وہ جگر کی رگون مین بآسانی نفوذ کرسکتا ہی۔

جس سے جگر کے ہضم کو بخوبی امداد پہونچتی ہی

اَفْضَلُهَا الْخَالِصُ مِنْ مَاءِ الْمَطَرْ	فَذَاكَ لَمْ يُشْبِهْ مَا فِيهِ ضَرَرْ
بہتر سب سے مینھہ کا خالص پانی ہی	سو یہ پانی ضرر والی چیز سے مشابہت نہین رکھتا

حکماء کا اس باب مین اختلاف ہی کہ پینے کے لیے چشمہ کا جاری پانی بہتر ہی یا بارش کا پس شیخ رئیس نے باتباع اطباے عراق کے کہا ہی کہ بارش کا پانی بہتر ہے کیونکہ وہ رقیق خفیف ہی جسمین کچھہ مٹی کے اجزا نہین ہین۔ بلکہ وہ پیدا ہوتا ہی بخارات سے جو اوپر کو صعود کرتے ہین۔ اور ایک نقلی دلیل یہ قول خداوندی ہی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا۔ یعنی ہمنے آسمان سے پانی برکت والا اُتارا ہی۔ پس برکت والا پانی وہی ہی جسمین کچھہ ضرر نہو۔ پھر اُسمین زیادہ بہتر وہ ہی جو کڑک والے بادل اور گرم آفتاب سے ہوا اور بعض (یعنی رازی ابن ماسویہ وغیرہ) کے نزدیک بہتر پانی چشمون کا ہی جو عارضی کیفیتون سے مبرا ہو اور اُسمین بوے ناخوش یا زرنیخ یا سُہاگہ یا نمک وپھٹکری وغیرہ کیطرح نہو۔ اور اُسکا رُخ ہوا اور آفتاب کیطرف کھلا ہو۔ اور سنگریزہ والی زمین پر بہتا ہو اور سب سے ناقص وہ پانی جاری ہی جو زمین مین مستور ہو اور اسمین سرکنڈے بکثرت نمودار ہون

وَمِنْهُ مَاءٌ عَنِ الطَّبْعِ خَرَجْ	وَحُكْمُهُ كَحُكْمِ مَا بِهِ امْتَزَجْ
اور منجملہ اُسکے وہ پانی ہی کہ مزاج طبعی سے نکلجاوے	حکم اُسکا اُسی کا حکم ہی جس سے ملجاوے

یعنی بعض مقامات مین ایسا پانی ہوتا ہی کہ اُسکا مزاج اصلی طبیعت پر جو سردی ہی نہین ہوتا سو اگر اُسکے ساتھہ کوئی چشمہ یا جگہ ٹھہرنے یا چلنے کی راہ مین مثل ہرتال یا چونہ یا نمک وغیرہ کے مخلوط ہوجاوے تو وہ کڑوا یا نمکین ہوجاتا ہی

تو اُس صورت مین پانی کا مزاج شی مخلوط کے مزاج کے مشابہ ہوجاتا ہی جیسے
کہ اگر اسمین گندھک یا ہرتال ملجاوے تو وہ حار رہتا ہی - اور جب پھٹکری
ملجاوے تو یابس - لیکن ہر صورت اس قسم کے پانی نہایت ردی ہین جو کہ
معدہ کو فاسد کرتے ہین - اور جس پانی کو جوش دیا جاوے اُسمین نفخ
کم اور انحدار کی قوت زیادہ اور اُسکے جوہر مین نرمی اور رقت آجاتی ہی اور
اگر ویسا ہی نیم گرم پیا جاوے تو معدہ کو صفائی اور تیزی بخشتا ہی اور اسہال
لاتا ہی - اور کبھی ریح کو بھی خارج کرتا ہی - اور سر درد سر اور مرگی کو مفید ہوتا ہی
اور سینہ اور پھیپھڑے کے زخمون کو فائدہ دیتا ہی - اور باطنی ورمون مین
نضج پیدا کرتا ہی اور ظاہر بدن کی سردی کو زائل کرتا ہی اور بنیرہ دنبین کھڑے ہوئے
سے تسکین دیتا ہی - اور برف اور اولون اور یخ کے پانی مین نہایت زیادہ برودت
ہوتی ہی جو بدن اور معدہ کو ضعیف اور قوت باہ کو زائل کرتا ہی - اور پٹھون اور
طحال اور جگر کو نہایت مضر ہی - بلکہ استسقا کی بیماری بھی پیدا کرتا ہی -
اور دانتون کو ضرر اور نقصان پہونچاتا ہی - اور کھانسی لاتا ہی اور اگر ایسا
پانی ہمیشہ پیا جاوے تو اُس سے نسل کا مادہ منقطع ہوجاتا ہی اور اسیواسطے
اطبا نے سرد پانی کا پینا کئی اوقات مین منع لکھا ہی - منجملہ اُسکے ایک نہار مُنھ
پینا جسکے بارہ مین شافعی نے کہا ہی کہ نہار مُنھ پانی پینے سے بدن سُست
پڑجاتا ہی اور باہ کی قوت بھی زائل ہوجاتی ہی - منجملہ اُسکے ریاضت اور جماع
اور حمام سے نکلنے اور میوون اور گرم غذا کے کھانے اور نیند سے اُٹھنے کے بعد
نہایت مضر ہی - اور جس شخص کا معدہ ضعیف یا سرد ہو اُسکو خلو معدہ کی

حالت مین پانی پینے سے نہایت نقصان پہونچتا ہی - اور جس پانی مین لوہا
بجھایا جاوے وہ پُرانے اسہالون کو بند کرتا ہی اور معدہ کے استرخاء اور
امعا کے زخمون کو مفید ہی - جالینوس کے نزدیک ایسا پانی دیوانہ کُتّے کے
کاٹنے کو بہت مفید ہی - جبکہ بلا اطلاع کے پلایا جاوے اور معدہ سے کے
فساد اور اسہال کے روکنے مین بہت اچھا ہی

وَكُلُّ مَشْرُوبٍ مِمَّا يَغْذُو الْبَدَنْ	مِنَ الْمُدَامِ وَالنَّبِيذِ وَاللَّبَنْ
اور ہر مشروب جو بدن کو غذا دیتا ہی	وہ شراب ہی اور انگور کا شیرہ اور دودھ

اگرچہ ہر قسم کے مشروبات مین مائیت ہوتی ہی - مگر انکا حکم پانی کے مثال
نہین ہی بلکہ وہ غذا کے حکم مین ہین جیسے کہ انگورون اور کھجورون کا پانی یا وہ
شربت جو میٹھے کے ذریعہ سے بنائے جاتے ہین - لیکن شراب جو کہ
بالاتفاق حرام ہی جسکے نفع کو خداوند تعالی نے دور کردیا ہی جیسے اُسکو حرام
کردیا ہی - ابی ہریرہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ - یعنی شرابخوار شراب پینے کے
وقت مومن نہین ہوتا ہی - اور دوسری روایت مین جو ابن عباس سے مروی ہی
فرمایا مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ یعنی ہمیشہ شراب پینے والا
بعد مرنے کے عابد بت پرست کیطرح خداوند تعالی سے ملیگا جو وہ اُسپر نہایت غصہ مین ہوگا

وَمِنْهَا مَا يُمِيْلُ الْجِسْمَ نَحْوَ طَبْعِهِ	مِثْلُ السَّكَنْجَبِيْنِ عِنْدَ نَفْعِهِ
اور وہ ہی جسکو بدن اپنی طبیعت کیطرف کھینچتا ہی	جیسا سکنجبین جب نفع دیوے

یعنی مشروبات مین سے بعض وہ ہی جو جسم کے مزاج کو مشروب کی طبیعت کیطرف

کھینچتا ہی جیسے کہ سکنجبین جو بدن کی حرارت کو جب اُسمین حرارت کا غلبہ ہو
زائل یا خفیف کرتی ہی - اور جب جسم مین برودت کا غلبہ ہو تب بھی سکنجبین
بزوری مادہ سرد کو صاف کرتی ہی جس سے جسم کو سخونت اور گرمی بالعرض
پہونچتی ہی - اسیواسطے شیخ نے مشروب کی تین قسمین بیان کی ہین (۱) جو جسم کو
رطوبت پہونچاوے جیسے خالص پانی (۲) جو جسم کو موٹا اور فربہ کرے جیسے
دودھ وغیرہ (۳) جو جسم کے مزاج کی درستی اور اصلاح کرے جیسے سکنجبین

اَلثَّالِثُ مِنَ الضَّرُوْرِیَّۃِ وَھُوَ النَّوْمُ وَالْیَقْظَۃُ

اور تیسرا ہی اُمور ستہ ضروریہ مین سے اور وہ خواب وبیداری ہی

نوم رجوع ہی روح نفسانی کا آلات حس اور حرکت سے باطن کیطرف واسطے نضج
اور طلب آرام کے جسکا سبب تبرید بخارات ہین جو معدہ سے اُٹھکر دماغ کیطرف
صعود کرتے ہین جنسے دماغ ممتلی ہو کر بوجھل ہو جاتا ہی - تب اُن بخارات کی تحلیل
کے لیے نیند حادث ہوتی ہی اور یقظہ رجوع اُس روح کا ہی بطرف آلات حس اور حرکت کے
جس سے بدن کے افعال جلدی اُسکی طرف عود کر آتے ہین - اور بعض کے نزدیک
نوم یہ ہی کہ نفس حواس کو اپنی طرف کھینچکر بغیر کسی مرض کے اُنکو اپنے استعمال
مین نہین لاتا اور شیخ محی الدین نووی نے شرح جسم مین کہا ہی کہ نوم ریح لطیف ہی
جو دماغ کیطرف سے آکر آنکھون کو بند کر دیتی ہی سو اُسکو اونگھ کہتے ہین اور جب
دل تک پہونچ جاوے تو وہ نیند ہو جاتی ہی - اور قانون مین ہی کہ نیند کو سکون کے
ساتھ زیادہ مشابہت ہی اور بیداری کو حرکت سے

اَلنَّوْمُ رَاحَةُ الْقُوَى النَّفْسِيَّةُ	مِنْ حَرَكَاتٍ فِي الْقُوَى الْحِسِّيَّةِ
نیند قوا ے نفسانی کے لیے راحت ہی	اُن حرکات سے جو قوی ظاہری مین ہوتی ہین

نیند سے باطل ہو جاتا ہی صرف نفسانی (جنکا فیضان دماغ سے ہی) قوتون کا کام جو حرکت ہی جس سے بدن مین تھکان اور رطوبتون مین تحلیل واقع ہوا کرتی ہی سو جب آدمی سو جاتا ہی تو اُسکے بدن کو راحت پہونچتی ہی - اور جسقدر تحلیل بدن کی رطوبتون مین ہوئی تھی بخوبی زیادہ ہوتی ہی یہ قوت ارادی ہی بخلاف قوت طبیعی اور حیوانی کے جنکے افعال طبعی ہین جو ہمیشہ نیند اور سونے کی حالت مین بدستور جاری رہتے ہین - پس ان دونون قوتون (طبعی حیوانی) راحت کی ضرورت نہین ہوتی پس معلوم ہوا کہ نیند کے دو فوائد ہین (۱) اعضا کو راحت پہونچانا جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی (۲) ہضم کا بخوبی ہونا کیونکہ نیند کی حالت مین حرارت اندر کی طرف جاتی ہی جو ہضم کو قوی کرتی اور خلطون کو پکاتی ہی

مُسَخِّنٌ لِبَاطِنِ الْاَجْسَامِ	بِذَا يُجِيْدُ الْهَضْمَ لِلطَّعَامِ
اندرون بدنون کو گرم کرتی ہے	اسی سبب سے طعام کا ہضم اچھا کرتی ہی

کیونکہ جب حرارت بدن کے اندر کیطرف جاتی ہی تو ضرور باطن کو گرم اور ظاہر کو سرد کرتی ہی اسیواسطے سونے کی حالت مین زیادہ کپڑون اور بستروں کی ضرورت پڑتی ہی پس اندرونی حرارت کی قوت کیوجہ سے ہضم بھی ہو جاتا ہی اور معتدل درجہ کی نیند جسم کے باطن کو گرم اور ہضم مین مدد کرتی ہی اور اس سے ہر قسم کی تھکان سے حرارت غریزی کو قوت پہونچتی ہی

وَاِنْ تَمَادَى النَّوْمُ بِالْاِفْرَاطِ	تَمْلَاءُ بُطُوْنَ الرَّاسِ بِالْاَخْلَاطِ
اور اگر نیند کثرت سے دراز ہو	تو بطون سر کو خلطون سے بھر دیتی ہی

کیونکہ زیادہ نیند جو حد افراط کو پہونچ جاوے باطن کی حرارت کو بارد اور ہضم کو فاسد کر دیتی ہی جس سے بخارات دماغ کیطرف جاتے ہین اور اُسکے بطون کو خراب کر دیتے ہین جس سے روح جو دماغ مین ہی بگڑ جاتی ہی اور چہرہ زرد اور آنکھون پر تہبیج اور بدن مین تھکان پیدا ہو جاتا ہی اور دل اندھا ہو جاتا ہی اور ایسا کرنا شریعت اور طبیبون کے نزدیک بہت مذموم و ناجائز ہی

یُرَطِّبُ الْجُسُوْمَ اَوْ یُرْخِیْهَا
بدنون کو مرطب کرتی ہی اور سست کرتی ہی

وَیُطْفِیُٔ الْحَرَّ الَّذِیْ یُحْیِیْهَا
اور بجھاتی ہی اس حرارت کو جو بدنون کو زندہ کرتی ہی

زیادہ نیند سے جسم اسلیے مرطوب ہوتا ہی کہ جو رطوبتین حرکت کرنے اور بیداری سے تحلیل پاتی ہین نیند سے اُنہین زیادہ تحلیل نہین واقع ہوتی ہی اور اسیواسطے ایسی نیند کیطرف وہ شخص مضطرب ہوتا ہی جسکے مزاج مین خشکی غالب ہوتی ہے اور جسم کا دُبلا پتلا ہونا اس سبب سے ہی کہ جسم نیند مین حرارت غریزی سے جو اُسکی حیات ہی خالی ہوتا ہی کیونکہ نیند کی حالت مین وہ حرارت اپنے مبدء (دل) کیطرف رجوع ہو جاتی ہی جس سے حواس سست پڑ جاتے ہین پس جب نیند زیادہ ہو کر افراط کے درجہ تک پہونچ جاوے تو حرارت اُن خلطون مین عمل کرتی ہی اور ریاح کو فوراً توڑ کر پراگندہ اور منتشر کر دیتی ہی جس سے خواہ مخواہ حرارت غریزیہ کم ہو جاتی ہی جیسے کہ آگ عمل کرتی ہے چراغ کے تیل مین جو اُسکے شعلے کے جلجانے کا مادہ ہوتا ہے

وَالْیَقْظَةُ الَّتِیْ عَلَی الْاَقْسَاطِ
اور وہ بیداری جو تھوڑی ہوتی ہی

تُحَرِّكُ الْاَجْسَامَ فِیْ نِشَاطِ
بدنون کو خوشی مین حرکت دیتی ہے

یہان بیداری سے بیداری معتدل مراد ہی جو انسان کے ارادہ سے ہوتی ہے اور وہ اس قوت کو جسکے ذریعہ سے حس اور حرکت ہوتی ہی۔ حرکت مین لاتی ہی جس سے حرارت غریزیہ ظاہر بدن کیطرف آجاتی ہی۔ اور نیز قوت حسیہ کو (جسکا فیضان دماغ سے ہی) حرکت دیتی ہی جس سے بدن کو قوت پہونچتی ہی

وَتَبْعَثُ الْقُوَّةَ فِي الْأَعْمَالِ — اور برانگیختہ کرتی ہی قوت کو کامون مین
وَتُنَظِّفُ الْجِسْمَ مِنَ الْأَثْقَالِ — اور جسم کو ثقل اور میل سے پاک کرتی ہی

یعنی معتدل حرکت جسطرح قوت حسی کے افعال کو حرکت دیتی ہی اُسیطرح قوت طبعی کے افعال (ہضم نضج وغیرہ) کو قوت پہونچاتی ہی۔ اور قانون مین ہی کہ بیداری حرکت سے مشابہ ہی اور حرکت کا حکم معتدل ریاضت کی حکم کے مانند ہی

وَإِنْ تَمَادَتْ يَقْظَةٌ كَانَتْ أَرَقْ — اور اگر بیداری زیادہ ہو تو اُسکا نام ارق ہی
تُحْدِثُ لِلنُّفُوسِ كَرْبًا وَقَلَقْ — نفسون کو (یعنی ارواح) مین بیقراری اور اضطرابی پیدا کرتی ہی

جب بیداری طبعی مقدار سے زیادہ دراز ہو جاوے تو اس سے تینون ارواح مین بیقراری واضطرابی لاحق ہوتی ہی۔ کیونکہ اُس سے حواس مکدر اور بدن خشک اور رطوبتین معدوم ہو جاتی ہین اور دماغ مین ایک قسم کی خشکی آجاتی ہی جو عقل کو نقصان پہونچاتی اور خلطون کو جلادیتی ہی۔ اور بعض حکمانے کہا ہی کہ مفرط بیداری سے جنون اور دیوانگی عارض ہوتی ہی

تُنْحِلُ الْأَرْوَاحَ وَالْأَبْدَانَا — لاغر کردیتا ہی روحون اور بدنون کو
وَتُفْسِدُ السَّحْنَاتِ وَالْأَلْوَانَا — اور فاسد کردیتا ہی شکلون اور رنگون کو

نقصان

یعنی زیادہ بیداری بسبب کثرت تحلیل رطوبات کے بدن کی تمام قوتو نکو

نقصان پہونچاتی ہی جس سے بدنکا رنگ متغیر ہوجاتا ہی		
تُغَوِّرُ الْعَيْنَ وَتُرْدِي الْهَضْمَا		وَتُبْطِلُ الْفِكْرَ وَتُنْزِي الْجِسْمَا
پست کردیتی ہی آنکھونکو اور بگاڑ دیتی ہی ہضم کو		اور باطل کر دیتی ہی فکر کو اور لاغر کرتی ہی جسم کو

چونکہ آنکھون کیطرف فاسد بخارات زیادہ صعود کرتے ہین جس سے دماغ کی رطوبتین جذب ہوجاتی ہین اسلیے آنکھین بھی چھوٹی ہوجاتی ہین اور بسبب فساد دماغ کے اُسکی قوت معدہ مین بھی نقصان آجاتا ہی فصل پنجم در احکام متعلقات نیند - جبتک ہاتھ مین غذا (دودھ گھی - یا اُنکی بو) کا اثر ہی سونا نہین چاہیے کیونکہ سنن نسائی مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِذَا بَاتَ اَحَدُکُمْ وَفِیْ یَدِہٖ غَمَرٌ فَاَصَابَہٗ شَیْءٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ جب کوئی شخص ایسی حالت مین سوجاوے کہ اُسکے ہاتھ پر کچھ غذا کا اثر باقی ہی سو اگر اُسکو کوئی موذی ایذا پہونچاوے تو اپنے نفس ہی کو ملامت کرے اور نیز اکثر لوگون کو اسی سبب سے ایذائین پہونچا کرتی ہین - اور افضل خواب یہ ہی کہ اول دہنی طرف لیٹے جو سنت بھی ہی تاکہ غذا معدہ مین بخوبی قرار پاوے کیونکہ معدہ دہنی جانب زیادہ مائل ہی - اور جب طعام اپنے مقام مین ٹھہر جاوے تو بائین کروٹ پر لیٹے تاکہ ہضم کو زیادہ تقویت پہونچے کیونکہ اسصورت مین معدہ جگر پر بخوبی مشتمل ہوجاتا ہی - اور بائین جانب پر زیادہ سونے سے اعضا کا ثقل دل پر پہونچتا ہی جس سے دل ضعیف ہوجاتا ہی - اور امتلا کی حالت مین سونے سے روح کو ضرر پہونچتا ہی اور دماغ بخارات سے پُر ہوتا ہی - اور دن کو سونا بغیر عادت کے رنگ کو فاسد کرتا ہی اور طحال کو بڑھاتا ہی اور ہاتھ پاؤن کو متورم کرتا ہی اور صبح کو

رات کے خواب سے اُٹھنے کے بعد چلنے پھرنے اور جاسے ضرور جانے سے پہلے دوبارہ سو جانا نہایت ہی مضر ہی جو بدن کو نقصان پہونچاتا ہی - اور جن فضلات کی تحلیل حرکت سے ضروری تھی اُنمیں خرابی آجاتی ہی جس سے بدن کو امتلاء تھکانی عارض اور لاحق ہو جاتی ہی - اور ایسا ہی بعد عصر کے غروب آفتاب سے پہلے مناسب نہین ہی کہا امام شافعی نے کہ مُنھ کے بل سونا شیطانوں کی نیند ہی - اور بقراط نے کہا ہی کہ ضعیف آدمی کا مُنھ کے بل سونا بغیر عادت کے مذموم ہی اور قانون مین ہی کہ پیٹھ کے بل پر سونا سخت امراض (مثل کابوس سکتہ فالج کے) کا مہیج ہے کیونکہ اس سے فضلے پیٹھ کی طرف آتے ہین جو مجاری مین بند ہو جاتے ہین

اَلرَّابِعُ مِنَ الضَّرُوْرِیَّۃِ وَھُوَ الْحَرَکَۃُ وَالسُّکُوْنُ

یہ چوتھا ہی ستہ ضروریہ سے اور وہ حرکت اور سکون بدنی ہی

اَمَّا الرِّیَاضَاتُ فَمِنْھَا مُعْتَدِلٌ

اب ریاضتین سو منجملہ اُنکے ایک معتدل ہی

فَاِنَّھَا تُعْدِلُ الْاَبْدَانَا

پس تحقیق وہ معتدل رکھتی ہی بدنونکو

وَیَنْبَغِیْ لِمِثْلِ ذَا اَنْ تَمْتَثِلُ

اور لائق ہی کہ اسکی طرح ہم کام کرین

یُخْرِجُ الْاَثْقَالَ وَالْاَدْرَانَا

اور نکالتی ہے میل کچیل کو

اور ضروری اُمور انسان کی بقا ہی - اور اُسکی صحت کی حفاظت مین سے ریاضت یعنی حرکت ہی جو قوی اور ضعیف اور معتدل ہوتی ہی - قوی وہ ہی جسمین متحرک کو تھکان معلوم ہو اور پیاس لگے اور سانس تیز اور عظیم اور متواتر ہو اور پسینہ زیادہ نکلے جیسے کشتی کرنا اور زیادہ دوڑنا - اور ریاضت ضعیف وہ ہی جو ایسا نہو جیسے بہت نرم چلنا اور لطیف حرکت کرنا - اور معتدل ریاضت وہ ہی جسمین کسیقدر

تکان معلوم ہو۔اور کچھ پسینہ جاری ہو جیسا معتدل چلنا یا سواری کرنا اور
کبھی ایک ریاضت ایک آدمی کے حق مین معتدل ہوتی ہی اور دوسرے کے
لیے قوی۔پس قوی ریاضت سے تحلیل اور حرارت پیدا ہوتی ہی اور معتدل
سے غذا اپنے مقامات مین پہونچتی ہی جس سے بدن مین اعتدال آجاتا ہی۔حرارت
غریزیہ کو قوت پہونچتی ہی اور بدن کے اندر اُسکے افعال اور مسامات مین سے
جو ہضم کے فضلے محبوس ہوتے ہین وہ مندفع ہو جاتے ہین تاکہ بدن کو معتدل
درجہ کی حرارت پہونچے اور حرارت غریزیہ کو تقویت ہو جس سے ہضم قوی
ہو جاتا ہی اور چاہیے کہ ریاضت طعام سے پہلے کیجاوے کیونکہ جالینوس نے
کہا ہی کہ غذا سے پہلے ریاضت کرنا حفظ صحت مین امداد دیتا ہی اور معدہ اور
جگر اور ہضم اور تمام اعضا کو تقویت بخشتا ہی اور فضلون کو خارج کرتا ہی۔اور
نیز کہا ہی کہ موسم ربیع مین ریاضت ادویہ مسہلہ کا کام دیتی ہی۔اور ابو نعیم نے
حضرت عائشہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
ذِیبُوْا طَعَامَكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَبِالصَّلٰوةِ وَلَا تَنَامُوْا عَلَيْهِ فَتَقْسُوْ قُلُوْبُكُمْ
اپنی غذا کو اللہ کے ذکر اور نماز کے ساتھ ہضم کرو اور طعام پر نہ خواب کرو
جس سے تمھارے دل مین قساوت و بدبختی پیدا ہوگی۔اور ہر انسان کی ریاضت
بقدر اُسکی حاجت اور برداشت قوت کے ہوتی ہی۔اور ریاضت صنعت
اور حرفت کے اعتبار سے مختلف ہی کیونکہ قصارۃ (دھوبیون) کی ریاضت
اگرچہ قوی ہی۔مگر بدن کو برودت پہونچاتی ہی۔اور بھوک کی حالت مین ریاضت
کرنا نہایت ناقص ہی۔ایسا ہی جالینوس نے کہا ہی کہ بھوک مین بالکل ریاضت نہین چاہیے

تُهَيِّئُ الْجِسْمَ لِلْاِغْتِذَاءِ	وَتُصْلِحُ الصِّغَرَ لِلنَّمَاءِ
تیاری کرتی ہی جسم کو واسطے غذا کھانے کے	اور چھوٹے جسم کو بڑھنے کی صلاحیت دیتی ہی

یعنی معتدل ریاضت قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہی جس سے غذا کی خواہش بڑھتی ہی اور بدن کے فضلون کو تحلیل کرتی ہی۔ جس سے بدن کو خوبصورتی زیادہ ہوتی ہی اور معدہ کے افعال کو تقویت پہونچتی ہی فائدہ جس ہضم مین سے کسیقدر فضلہ باقی رہجاتا ہی اُس سے کتنے عرصہ کے بعد بہت سے فضلے جمع ہو جاتے ہین جو آخرکار جسم کو ضرر پہونچاتے ہین۔ پس ریاضت ایسے فضلون کی تولید کو روکتی ہی اور جو کسیقدر پیدا ہو چکے ہین اُنکو تحلیل کر دیتی ہی۔ اور چھوٹے جسم کے بڑھانے کی یہ تمثیل ہی کہ جب لڑکون کو مہد (جھلگوڑی) مین بٹھایا جاتا ہی تو جبکہ اُسکی حرکت کا حکم نرمی ریاضت کے حکم مین ہی تو جھلگوڑی کی حرکت اُنکی حرارت غریزیہ کو زیاد کرتی ہی جس سے اُنکے اجسام زیادہ بڑھنے لگتے ہین۔ ہر ایک عضو کی علیحدہ علیحدہ ریاضت ہی جو اُسکے ساتھ مخصوص ہی۔ پس خوبصورت اور چھوٹی چھوٹی چیزونکو دیکھنا آنکھ کی ریاضت ہی۔ اور زیادہ سوچنا اور فکر کرنا قوت مفکرہ کی ریاضت ہی اور زیادہ پڑھنا اور یاد کرنا قوت حافظہ کی ریاضت ہی اور باریک اور خوش آوازونکا سُننا کان کی ریاضت ہی۔ اور زبان کو حرکت دینا اور پڑھنا زبان کی ریاضت ہی

وَهُوَ اِذَا اُفْرِطَ سُمِّيَ تَعَبًا	يَسْتَفْرِغُ الرُّوحَ وَيُولِدُ النَّصَبَا
اور جب وہ زیادہ ہو جاوے تو اُسے تعب کہتے ہین	جو روح کا استفراغ کرتی ہی اور تھکان پیدا کرتی ہی

یعنی مفرط ریاضت کو تعب کہتے ہین جو مسامات کو کھولتی اور اصلی رطوبتون کو تحلیل کرتی ہی جس سے روح کی قوت تحلیل ہو کر ضعیف ہو جاتی ہی بسبب کثرت

استفراغ کے حرارت غریزیہ کی برودت غریبہ بدن پر غلبہ پاتی ہے

وَیُشعِلُ الحَرارَةَ الغَرِیبَةَ	وَیُفرِغُ الجِسمَ مِنَ الرُّطُوبَة
اور حرارت غریبہ کو بھڑکاتی ہے	اور جسم کو رطوبت سے خالی کرتی ہے
وَیُضعِفُ الاَعضاءَ مِن فَرطِ الاَلَم	وَیُھرِمُ الجِسمَ وَلَمّا یَاْتِ الھَرَم
اور کثرت درد کے سبب اعضا کو ضعیف کرتی ہے	اور جسم کو بڈھا کرتی ہے اور ہنوز وقت بڑھاپے کا نہیں آیا

کیونکہ بسبب شدت حرکت کے زیادہ تحلیل ہونے سے اعضا میں ضعف آجاتا ہے اور روح کا جوہر کم ہوجاتا ہے جس سے قبل از وقت بڑھاپا آجاتا ہے اور بڑھاپا کیا ہے بدن کی تمام قوتوں کا ضعیف ہوجاتا ہے

وَلَا یَغُرَّنَّکَ اِفرَاطُ الدَّعَة	فَلَیسَ فِی الاِفرَاطِ مِنہَا مَنفَعَة
اور کثرت آرام اور سکون تجھے مغرور نہ کرے	کیونکہ بہت آرام میں کچھ نفع نہیں ہے

جیسے کہ قوی کو ریاضت سے ضرر پہونچتا ہے۔ اسیطرح زیادہ ارام و راحت سے بھی نقصان ہوتا ہے اور ردی خلطیں جو ریاضت سے تحلیل ہوتی ہیں وہ آرام میں زیادہ جمع ہوجاتی ہیں بلکہ جالینوس نے کہا ہے کہ اسمیں حرارت غریزی کے معدوم ہوجانے کا اندیشہ ہے

قَد تَملَأُ الجِسمَ بِخِلطٍ کَالقَذیٰ	وَلَا تُہَیِّئُ الجِسمَ شَیئاً لِلغِذیٰ
اور کبھی آرام بدن میں خس و خاشاک کیطرح خلطیں بھر دیتا ہے	اور بدن کو تھوڑی غذا کے لیے بھی تیار نہیں کرتا

امتلا دو چیزوں (غذا اور خلطوں) سے ہوا کرتا ہے لیکن یہاں مقصود اخلاط بلغمی سے ہے یہ نسبت نہونے حرکت کے جو محلل اور گرم ہے اور کبھی تارک ریاضت کو وجع مفاصل اور ضعف اعضا لاحق ہوتا ہے

اَلخَامِسُ مِنَ الضَّرُورِیَّةِ وَھُوَ الاِستِفرَاغُ وَالاِحتِقَان

یہ پانچواں ہے ستہ ضروریہ سے اور وہ استفراغ اور بندش ہے

استفراغ بدن کے فضلون کا داخل سے خارج کی طرف حرکت کرنے کا نام ہی اور اسمین تین شرطین ہین (۱) محرک جو فعل کی قوت ہی (۲) شئ متحرک جو فضلے ہین (۳) شئ متحرک منہ جو عضو ہی۔ استفراغ کی ضرورت بسبب اُن غذائی فضلون کے ہوتی ہین جو ریاضت سے تحلیل نہین ہو سکتے پھر استفراغ کی دو قسمین ہین۔ ایک کلی۔ جیسے فصد۔ اسہال خون حیض و نفاس کا پیپ جو دنبلون اور زخمون سے نکلتی ہی۔ اور زیادہ بھوک اور پسینہ اور ریاضت جو سبھی مفرط ہون۔ دوسرا جزئی جیسے قی نکسیر۔ تھوڑا پسینہ۔ بول ریح۔ براز تھوک۔ اور کبھی استفراغ بالکل محسوس نہین ہوتا جیسے بخارات جو جلد کے مسامات سے تحلیل ہوتے ہین

وَالْجِسْمُ يُحْتَاجُ إِلَى الْاِسْتِفْرَاغِ	مِنْ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ وَالدِّمَاغِ
اور بدن کے سارے اعضا اور دماغ	استفراغ کی طرف محتاج ہوتے ہین
فَالْفَصْدُ وَالدَّوَاءُ فِي الرَّبِيعِ	لِلنَّاسِ فِيهِ غَايَةُ الْمَنْفُوعِ
پس فصد اور دوا بہار کے موسم مین	لوگون کو اسمین بہت پرلے درجہ کا نفع ہی

یعنی چند امور جو ضروری ہین اور انسان اپنی صحت کی سلامتی مین اُنکی طرف محتاج ہی۔ اُن مین سے ایک استفراغ ہی اور استفراغ کے لیے چند شرطین ہین۔ اول امتلاء اور خلاء کی صورت مین استفراغ کی کچھ ضرورت نہین ہی۔ دوم قوت کا قوی ہونا۔ پس ضعف مین استفراغ ممنوع ہی سوم سحنہ یعنی جسم کا کسیقدر فربہ ہونا۔ جو جسم بہت زیادہ موٹا یا نہایت دُبلا پتلا ہو استفراغ کو نافع ہی۔ چہارم عمر یعنی متوسط درجہ کی جوان عمر ہو

پس بہت بڑی عمر کا بوڑھا یا چھوٹی عمر کا لڑکا استفراغ کے مانع ہین اور مناسب ہی
کہ اعضاؤن کے استفراغات اُنکے قریب مقامات سے کیے جاوین - یعنی سر سے
بذریعہ غرغرون کے اور معدہ سے بذریعہ قی اور حقنہ کے اور تمام بدن سے بواسطہ
فصد یا اسہال کے اور جسم کی جلد اور ظاہری گوشت سے بذریعہ پسینہ وغیرہ کے
اور گُردون مثانون - مجاری بول سے بذریعہ مدرات کے - ابن ماجہ اور ابونعیم نے
عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی عَلَیْکُمْ
بِالسَّنَاءِ فَاِنَّ فِیْہِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامُ یعنی ہمیشہ تم سنا سے
علاج کیا کرو کہ اسمین بجز ایک موت کے اور تمام مرضون سے شفا ہی اور معلوم ہی
کہ سنا اسہالون مین استعمال کی جاتی ہی - یہان ہم ایک ایسا فعل بیان کرتے ہین
جو معدہ اور امعا کو فضلون سے پاک کرتا ہی اور جگر اور طحال کے سدونکو کھولتا ہی
اور بھوک کو تیز اور رنگ کو صاف کرتا ہی اور بڑھاپے کو پیچھے ہٹاتا اور معدہ سے بلغم
کو خارج کرتا ہی - اور جو صحت کی حفاظت چاہے اُسکے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہی
وہ یہ ہی انیسون - نانخواہ - اصل السوس - افسنتین - مصطگی - سنبل الطیب - قرفہ
(تج) صبر سب کو کوٹ چھانکر ایک جگہ کیا جاوے اور خوراک اُسکی بقدر تین
درہم کے ہی جسکو سرد طبیعت والا آدمی عرق بادیان کے ساتھ اور محرور المزاج
سکنجبین سے استعمال کرے اور اگر سوداوی خلطون کا نکالنا بھی مطلوب ہو تو
مقدار پانچ درہم افتیمون بھی بڑھا دیوین اور عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال
کرائین - اور فصد کی اس صورت مین ضرورت ہوتی ہی کہ جب خون مقدار مین
زیادہ یا کیفیت مین ناقص ہو اور اگر کسی موقع پر فصد اور اسہال دونون کی

ضرورت پڑے تو وہان فصد کو مقدم کرنا چاہیے اور جو شخص ضعیف یا لاغر ہو اُسکا خون نہ لینا چاہیے اور نہ جسکو ضیق النفس کی بیماری ہو نہ جسکے پٹھے ضعیف ہون اور نہ مسلول اور فصد کے بعد ترش اور نمکین چیزون کا استعمال نہین کرنا چاہیے

وَالْقَيُّ يُسْتَعْمَلُ فِي الْمَصِيْفِ	وَتُخْرَجُ السَّوْدَاءُ فِي الْخَرِيْفِ
اور قے گرمی کے موسم مین استعمال کیجاتی ہی	اور موسم خریف مین سودا نکالا جاتا ہی

چونکہ گرمی کے موسم مین خلط صفراوی غالب ہوتی ہی جو رقیق ہی اور فم معدہ پر طافی ہوتی ہی جس سے معدہ کی صفائی کے بارہ مین قے عمدہ کام دیتی ہی - اور موسم خریف کی طبیعت سودا کی طبیعت کے موافق ہی اسلیے اس موسم مین سودا زیادہ ہو جاتا ہی - اور نیز اسلیے کہ اس سے پہلے گرمی کے موسم گذشتہ نے بہت سی خلطون کو جلا کر خاکستر کر دیا ہی اسلیے بذریعۂ اسہال کے اُنکے نکالنے کی ضرورت ہی کیونکہ سوداوی خلط کا قے سے نکلنا دشوار ہی - اگر سودا قے سے خارج ہو تو ناقص اور ردی علامت ہی - اور بلغم سودا اور صفرا کے درمیان ہی - اور قے مزمنہ امراض کو جو کہ استسقا - صرع - وجع مفاصل - عرق النسا - خدر - یرقان - وغیرہ ہین مفید ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ ایک مہینہ مین قے متواتر دو بار کرنی چاہیے تاکہ قے پہلی مین جو کچھ کمی رہیگی اُسکو دوسری بار پوری کر دیوے - اور چاہیے کہ قے سے پرہیز کرے وہ آدمی جسکا سینہ ضعیف یا جسکے حق مین کچھ بیماری یا اُسکے حلق کا مجری تنگ ہو یا کبھی ہوتا نہو - تمام اطبا کا اس امر [illegible] ہی کہ طبیعت کا نرم رہنا اور اسمین قبض کا نہونا اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ اکثر اسکی صحت ہمیشہ محفوظ اور قائم رہیگی [illegible] وصعوبت کا استعمال موسم ربیع کے ساتھ اسلیے مخصوص ہی کہ وہ

حرارت برودت مین معتدل ہوتی ہی اور نیز اسلیے کہ موسم سرما مین بسبب کثرت طعام اور غلیظ دواؤن کے تناول کرنے اور حرارت محلل اور حرکت کے نہونے سے خلطین زیادہ ہوجاتی ہین جنکو نکالنے کے لیے فصد یا اسہال کی ضرورت پڑتی ہی

فَغَرْغَرْ وَاسْتَعْمِلِ السِّوَاكَا		تنظِفِ الاَسْنَانَ وَالاَحْنَاكَا
پس غرغرہ کرکے مسواک کا استعمال کر		دانتون اور تالو پاک وصاف کر

اور غرغرہ دماغ کو ایسا صاف کرتا ہی جسطرح اسہال معدہ کو۔ اور مسواک کرنے سے مُنھ اور دماغ کی رطوبتین اور زائدہ فضلے نکل جاتے ہین۔ اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوتے تھے تو اول مُنھ کو مسواک سے صاف کیے تے تھے اور فرماتے تھے کہ تم زیادہ مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک مُنھ کو پاک اور صاف کرتی ہی۔ اور خداوند تعالی کے نزدیک پسندیدہ ہی۔ اور جب کبھی میرے پاس جبریل آئے ہین تو اُنسکی وصیت کی ہی جس سے مجھے ڈر ہی کہ کہین میری اُمت پر فرض نہوجاوے اور اگر مجھے تکلیف کا خیال نہوتا تو ضرور مسواک کی فرضیت کا حکم دیدیتا پہلی حدیث کو امام مسلم بخاری نے اور دوسری کو امام احمد اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہی اور ترمذی مین اسطرح سے ہی کہ پہلے پیغمبرون کے خصائل مین سے یہ چار خصلتین ہین (۱) ختنہ (۲) خوشبو۔ (۳) مسواک (۴) نکاح۔ اور ابن عباس سے مروی ہی کہ مسواک مین دس فوائد ہین جو مُنھ کو صاف اور مسوڑون کو پاک کرتی ہی بلغم کو نکالتی ہی اور آنکھو نکو روشنی بخشتی ہی اور حفر کو دور کرتی ہی۔ اور معدہ کو قوی اور دانتون کو مضبوط کرتی ہی اور فرشتون کو راحت پہونچاتی ہی۔ اور خداوند تعالی کو پسندیدہ اور نیکیون کو بڑھاتی ہی۔ اور سب سے عمدہ مسواک پیلو یا زیتون کی ہی۔ اور پیلو کی مسواک کا

حال تو معلوم ہی مگر زیتون کے بارہ مین ابو نعیم نے معاذ سے روایت کیا ہی - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اچھی مسواک زیتون کی ہی جو برکت والے درخت سے ہی - اور وہ مُنھ کو پاک صاف کرتی ہی اور حضر کو دور کرتی ہی اور یہی مسواک میری اور مجھسے پہلے پیغمبرون کی تھی - درختون مین مسواک کے درخت جھاؤ - بید مشک ایسے ہین جنکی مسواک ہضم کو مفید ہی - اور انار اور ریحان اور سرکنڈہ کی مضر ہی اور جس درخت کا نام یا کیفیت مجھول ہو اُسکی مسواک بھی نہین چاہیے شاید کہ اسمین زہر کی تاثیر ہووے - اور مسواک کرنے مین زیادہ مبالغہ نہین چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے دانتون کی چمک زائل ہو جاتی ہی اور رطوبتین اور بخارات جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین بہان گرنے لگتے ہین - اور عمدہ مسواک وہ ہی جو گلاب کے ساتھ تر کرکے استعمال مین لائی جاوے - وہ منجن جو مسواک کا کام دیتا ہی اور حفر کو زائل کرتا ہی نمک اندرانی - زبد بحر - خزف چینی - آرد مجیٹھ - آرد جو سوختہ - عقیق سوختہ - سبکو ہموزن غبار کیطرح باریک پیسکر منجن کیا جاوے اور پیچھے اُسکے روغن گل لگایا جاوے

وَاسْتَخْرِجِ الطَّمْثَ مِنْ اَقْطَارِ الْبَدَنِ	وَاَطْلِقِ الْبَوْلَ وَاِلَّا فَالْحَبَنْ
اور حیض کا خون بدن کے کونون سے نکال	اور بول کو چھوڑ ورنہ استسقا ہو جائیگا

یعنی مدرات کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ بدن کی فاسد رطوبتین نکل جاوین ورنہ استسقاء زقی کے ہو جانیکا احتمال ہی دوا - جو بول کو نہایت ادرار کرے اور بدن کی نرمی اور استسقا اور درد مفاصل وغیرہ امراض باردہ سے شفا بخشے اور ریح کو خارج اور ریگ اور گردہ کے سنگریزون کو توڑے اور بلغمی رطوبتون کو خشک کرے تخم کرنس نبطی و جبلی بزر جزر - مجیٹھ - ابہل اسارون - تمر - سنبل الطیب وغیرہ مناسب

اجزا کو باریک پیسکر سفوف بنا کر استعمال مین لایا جاوے - حیض کے خون کو بھی
مدرات کے ذریعہ سے خارج کرنا چاہیے کیونکہ اسکے بند ہو جانے سے سخت مرضین مرگی
اختناق الرحم ظلمۃ البصر ضعف معدہ خارش کھجلی دوار وغیرہ ردی امراض پیدا ہوتے ہین

وَاَرْسِلِ الْجَوْفَ مِنَ الْقُوْلَنْج	فَاِنَّ بِالْاِدْسَالِ مِنْهُ تَنْجِی
اور قولنج کے عارضہ سے پیٹ کو چھوڑ یعنی مسہل دے	کہ اسکے سبب سے تو اس بیماری سے نجات پائیگا

یعنی مسہل دوا یا ملینات کا استعمال کرنا ریح اور قولنج کی بیماریون سے نجات دیتا ہی
کیونکہ قولنج اکثر طبیعت کی خشکی سے عارض ہوتا ہی جو اکثر امعا قولون مین حادث
ہوتا ہی اور کبھی خشک فضلے یا غلیظ ریح یا امعا کے سدہ سے بھی ہو جاتا ہی

وَاسْتَعْمِلِ الْحَمَّامَ لِلْاَوْسَاخ	وَلَا تَكُنْ مِنْ ذَالِكَ فِيْ تَرَاخ
میل کچیل کے لیے حمام کو استعمال کر	اور تو اس سے سستی مین مت ہو

بسا اوقات ظاہر بدن پر میل جمع ہو جاتا ہی جسکا سبب داخلی یا خارجی ہوتا ہی -
داخلی کا سبب یہ ہی کہ بدن سے جو بخارات ناقص تحلیل پاتے ہین وہ ظاہر بدن پر کثیف
ہو کر جم جاتے ہین اور مسامات کو روک لیتے ہین جس سے بخارات جو قابل تحلیل کے
ہوتے ہین بند ہو جاتے ہین اسی وجہ سے کئی قسم کی بیماریون کے عارض ہونے کا
احتمال ہی - پس حمام مین غسل کرنا اس میل کو دور کرتا اور بدن کے مسامات کو کھول
دیتا ہی جس سے ردی فضلے باآسانی نکل جاتے ہین - جالینوس نے کہا ہی کہ جب
رقیق خلط کسی جسم کے بیرونی چمڑے کے قریب آجاوے تو اسکا نکالنا بذریعہ
حمام یا ریاضت کے نہایت ضروری ہی - اور حمام مین دو متضاد قوتین پائی جاتی
ہین اسکی ہوا تو حرارت اور گرمی پہونچاتی ہی اور اسکا پانی رطوبت اور نمی پہونچاتا ہی

اور حمام مین بغیر استعمال پانی کے صرف پسینہ لانا بدن مین خشکی پیدا کرتا ہی جو استسقا
اور ترہل کو نہایت مفید ہی اور وہ تمام امور مین ماسوائے تقویت حرارت غریزیہ کے
ریاضت کا کام دیتا ہی - اور حمام بدن کو تر اور نفخ کو تحلیل کرتا ہی اور بول کو بآسانی نکالتا ہی
اور خارش کھجلی اور ہر قسم کے تھکان سے آرام بخشتا ہی - اور تپ دق کو بہت مفید ہی
اور شور نمکین پانی سے غسل کرنا بدن مین خشکی پیدا کرتا ہی اور رطب بیماریون سے آرام
دیتا ہی - سرد پانی سے غسل کرنا بدن کو سردی اور رطوبت پہونچاتا ہی اور کبھی بالعرض
حرارت بھی کرتا ہی - جسکی سردی کے سبب سے بدن کے مسامات بند ہوجاتے ہین
اور گرم بخارات جو تحلیل ہوتے تھے وہ رُک جاتے ہین جس سے بدن مین ایک قسم کی
گرمی پیدا ہوجاتی ہی - لیکن گرم موسم مین جوانون اور گرم طبیعت والون کو مفید
ہی - سرد پانی سے غسل کرنا ممنوع ہی - اُس شخص کو جسکو بدہضمی یا اسہال یا کوئی
سرد بیماری یا درد مفاصل یا بیخوابی یا نزلہ یا ہیضہ یا ضعف معدہ کی بیماری ہو
یا ایسے کسی مسہل دوا کو نوش کیا ہو یا ابھی اسکے معدہ مین غذا نہ ہضم ہوئی ہو یا اسکا بدن
لاغر ہو جس سے احتمال ہی کہ کہین پانی کی سردی اعضائے رئیسہ تک نہ پہونچ جاوے یا جسکو
کوئی ورم ظاہر یا باطن مین ہو حمام مین زیادہ غسل کرنے یا وہان زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے سے
دل کو حرارت پہونچتی ہی جس سے غشی اور بیہوشی طاری ہوجاتی ہی - اور مواد اعضا کیطرف
گرتے ہین اور جسم ڈھیلا ہوجاتا ہی - پٹھون کو ضرر پہونچتا ہی اور حرارت غریزی کو زیادہ تحلیل
ہوتی ہی - اور باہ کو نقصان پہونچتا ہی - اور جسکو درد مفاصل ہو اُسکو نہایت ہی مضر ہی

وَاَطْلِقَ الْجِمَاعَ لِلْاَحْدَاثِ | لِيَسْلَمُوْا بِذَاكَ مِنْ اَخْبَاثِ
اور تو جماع کی اجازت دے جوانون کو | تاکہ وہ اس سبب سے خرابیون اور ناپاکیون سے بچے رہین

نعم

یعنی جوانون کو جماع مین سلامتی ہے فواحش اور بیحیائیون سے اور نیز بچاؤ ہے ابتلاے مرضون سے جالینوس نے کہا ہے کہ جماع سے مقصود اعظم یہی ہے کہ نسل کی حفاظت کی جاوے۔ اور محبوس (بند) پانی کو نکالا جاوے۔ اور نیز کہا ہے کہ منی پر جوہر آتشی اور ہوائی غالب ہے جسکا مزاج حار رطب ہے۔ صحیح بخاری و مسلم مین عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ای جوانون کی جماعت تم سے جسکو مقدرت اور طاقت ہے وہ نکاح کر لیوے اور جسمین اُسکی توفیق نہین وہ روزے رکھے جو اُسکے لیے بچاؤ ہے کیونکہ منی جب ہمیشہ بند رہیگی تو اُس سے وسواس اور مرگی اور ظلمت بصر اور فکر وغیرہ امراض سوداوی پیدا ہونگے۔ اور رازی نے کہا ہے کہ جو شخص مدت دراز تک تارک الجماع رہے اُسکے اعضاؤن کی قوتین گھٹ جاتی ہین اُسکے جسم کے مسامات بند ہو جاتے ہین اسکا اعضاے تناسل سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور ہضم مین ضعف ہو جاتا ہے اور بعض قدما نے کہا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ تین باتونکو کبھی ترک نہ کرے۔ (۱) چلنا پھرنا کیونکہ ضرورت کے وقت نہایت تکلیف ہوگی (۲) کھانا۔ کہ اگر چھوڑ دیا جاوے تو امعا چھوٹی یا بند ہو جاتی ہین (۳) جماع۔ کیونکہ جس کنوین سے پانی نہین نکالا جاتا ہے وہ خشک ہو جاتا ہے

وَلَا تُحَبِّبْهُ إِلَى النِّحَافِ	وَلَا إِلَى الْكُهُولِ وَالضِّعَافِ
اور اُس جماع کو نحیف و لاغرون کیطرف مت رغوب کر	اور نہ ادھیڑ مردون اور ضعیفونکو ترغیب دے

ضعف سے مراد وہ ہین جو نقیہ یا خلقی قوتین ضعیف ہون یا کسی بیماری سے عنقریب صحت یاب ہوئے ہون

وَمَنْ یُجَامِعُ اِثْرَ الطَّعَامِ ۔ فَعِدْهُ بِالنِّقْرِسِ وَالْاٰلَامِ

جو شخص طعام کے بعد جماع کرے ۔ اُس سے نقرس اور دردون کا وعدہ کر

کیونکہ جماع حرکت کلی ہی جو تمام جسم کو شامل ہی۔ سو جب بدن طعام سے پُر ہوگا تو حرکت کے باعث ضرور طعام بغیر نضج کے معدہ سے نکلکر تمام مجاری خصوصًا جگر کے مجرونکو بند کر دیگا۔ جس سے اعضاے طعام غیر منہضم کو اپنی غذا مین لاینگے تو اعضا مین ناقص خون پیدا ہوگا۔ اکثر درد مفاصل جگر کی ہضم کے فضلے سے ہوتا ہے۔ نقرس وہ درد جو پانون کی انگلیون مین عارض ہوتا ہی۔ اصمعی نے کہا ہی کہ تین چیزین بدن کی طاقت کو اُکھاڑ دیتی ہین بلکہ کبھی ہلاک بھی کر دیتی ہین (۱) امتلا کی حالت مین جماع کرنا۔ (۲) عمر رسیدہ بوڑھی عورت سے ہم بستر ہونا (۳) سوکھے ہوئے گوشت کا کھانا اکثر اطبا نے کہا ہی کہ درد مفاصل اور قولنج والون کو غذا کا کھانا حمام مین اور حرکت قوی کے بعد اور جماع سے پہلے نہایت ممنوع ہی اور کھانے کے بعد کوئی زیادہ حرکت کرنی بھی ایسی ہی ہی

کَثْرَةُ الْجِمَاعِ اَضْعَافُ الْبَدَنِ ۔ وَیُوْرِثُ الْجُسُوْمَ اَنْوَاعَ الْمِحَنِ

جماع زیادہ کرنا جسم کو ضعیف کرتا ہی ۔ اور بدنون مین کئی قسم کی تکالیف لاحق کرتا ہی

کیونکہ منی جو خارج ہوتی ہی عمدہ خون کا خلاصہ ہوتی ہی جسمین بدن کی غذا بننے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہی سو اُسکے نکلنے سے اعضا کو پوری غذا نہین پہونچ سکتی جس سے بدن کی تمام قوتین ضعیف ہو جاتی ہین۔ اور ہضم ناقص اور آنکھونکی بینائی کم اور حواس ظاہری اور باطنی مکدر ہو جاتے ہین فائدہ منی کا نکلنا خون کے نکلنے کی نسبت سے زیادہ ضعف پیدا کرتا ہی۔ مگر چونکہ نیند مین احتلام کی صورت سے

نکلتی ہی اُس سے کچھ نقصان نہین ہوتا۔ افلاطون نے کہا ہی کہ جو شخص جماع نکرے اُسکے سر اور داڑھی کے بالون کی سیاہی اور جسم کی قوتین ثابت اور قائم رہتی ہین کسی نے حارث بن کلدہ سے کثرت جماع کے بارہ مین پوچھا اُسنے جواب مین کہا کہ نہایت ردی ہی پھر عمر رسیدہ کے ساتھ جماع کرنے کا حال دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ وہ قوت کو زائل کرتی ہی اور اُسکا پانی زہر کا کام دیتا ہی۔ اور اُسکا نفس جلدی موت لاتا ہی اور غم و فکر لاحق کرتا ہی۔ کسی کا مقولہ ہی کہ منی آنکھ کا نور سر کا مغز ہڈیون کا گودہ ہی روح کا خلاصہ ہی۔ اور شافعی وغیرہ نے کہا ہی کہ زیادہ جماع کرنا جسم کو سُست اور عمر کو کم کر دیتا ہی۔ جسکی دلیل مین یہ بیان کیا ہی کہ خچر کی عمر تمام حیوانون سے زیادہ ہوتی ہی اور چڑیا کی کم۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ جماع حیاتی کے مادہ کو خارج کر دیتا ہی۔ اور نہین جائز حیض والی عورت سے جماع کرنا شریعت مین اور نہ طب مین جو شخص حیض کی حالت مین جماع کرے جس سے حمل ٹھہر جاوے تو اُس سے اولاد مجذوم پیدا ہوتی ہی۔ یعنی حیض کی حالت مین حمل ٹھہر جانے سے اولاد مجذومی پیدا ہوتی ہی

اَلسَّادِسُ مِنْهَا الْاَحْدَاثُ النَّفْسَانِيَّةُ

چھٹا ستہ ضروریہ سے افعال نفسانی ہین۔

یعنی وہ افعال جو نفسانی قوتون کیطرف منسوب ہین اور قوتین وہ ہیئت نفسانی ہین جنسے افعال سرزد ہوتے ہین جب وہ ہیئت اچھی ہوتی ہی تو اُس سے افعال بھی عمدہ صادر ہونے لگتے ہین اور جب مذموم ہوتی ہی تو ناقص اور کسی نے کہا ہی کہ تمام نفسانی عوارض سے جسم مین تغیر آجاتا ہی (جو نہایت مضر ہی) جیسے کہ اور اسباب سے آجاتا ہی

وما رۃ یورث جسما ضررا	وغضب النفس یہیج الحرا
اور کبھی بدن کو ضرر دیتا ہے	اور نفس کا غصہ حرارت برانگیختہ کرتا ہی

غضب دل کے خون کا جوش ہی جس سے حرارت بدلہ لینے کی غرض سے باہر کیطرف دفعتًا حرکت کرتی ہی۔ اور غصہ جسم کو حرارت اور خشکی پہونچاتا ہی اور کبھی تپ بھی پیدا کرتا ہی۔ اور جب زیادہ ہوتا ہی تو حرارت غریزیہ کم کر دیتا ہی جس سے آدمی سرد ہو جاتا ہی اور کانپنے بھی لگتا ہی۔ اور بعض حکما نے کہا ہی کہ غضب کی حالت جنون اور دیوانگی کے مشابہ ہی جو مقتضی عقل سے باہر ہو جاتا ہی اور جسم کو تغیر اور ضرر پہونچاتا ہی۔ کیونکہ جب جسم مین کوئی فاسد مادہ ہوتا ہی تو اُسکو غضب حرکت مین لے آتا ہی جو اعضا کی طرف نکلنا چاہتا ہی جس سے ورم یا رعشہ یا دوار کی بیماری ہو جاتی ہی۔ اور معتدل درجہ کا غصہ سرد اور رطوب طبیعتون کو مفید ہوتا ہی ابو ہریرہ سے مروی ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت کرین آپنے تین بار فرمایا لا تغضب یعنی غصہ مت کر

وربما افرط حتی اردا	وفزع النفس یہیج البرد
اور بسا اوقات بہت ہو جاتی ہی یہانتک کہ ہلاک کر دیتی ہی	اور نفس کی بیقراری سردی اٹھاتی ہی

فزع فعل ہی نفسانی افعال سے جو غضب کا مقابل ہی اور اُسکا سبب یہ ہوتا ہی کہ حرارت غریزیہ اندر کیطرف دفعتًہ رجوع ہو جاتی ہی جس سے یکدفعہ جسم بیرونی سرد ہو جاتا ہی۔ اور جب زیادہ خوف پہونچتا ہی۔ تو ڈر کے مارے دل مین حرارت محبوس اور بند ہو کر منطفی ہو جاتی ہی

ومنہ ما یؤذی بافراط السمن	وکثرۃ الافراح اصحاب البدن
اور اس سے ایک قسم ہی جو افراط فربہی سے دکھ دیتی ہی	بہت خوشیان بدن کی ترو تازگی ہین

فرحت-خوشی-لذت-امید وغیرہ یہ ہی کہ حرارت غریزیہ تھوڑی تھوڑی ظاہر بدن کی طرف آتی ہی جسکے حصول کے سبب سے جسم کی قوتین بڑھ جاتی ہین اور ہاضمہ قوی ہوجاتا ہی اور غذا بدن کے تمام اعضاؤن مین جاری ہوجاتی ہی اور جب کبھی کسی بدن کی طبیعت سرد ہوتی ہی تو وہ جلد بڑھتا ہی اور بہت زیادہ موٹا ہوجاتا ہی-کیونکہ سرد بدن مین تحلیل کم واقع ہوتی ہی

وَالحُزنُ قَدْ یَقضِی عَلَے المُہزَولِ	وَ یَنفَعُ المُحتَاجَ لِلنُّحُولِ
اور رنج کبھی لاغر آدمی کو مار دیتا ہی	اور جو شخص محتاج لاغری کا ہی اُسے نفع دیتا ہی

یعنی غم سے لاغر آدمی کا مزاج بگڑ جاتا ہی اور کبھی نہایت دُبلا پتلا ہوجاتا ہے غم مین حرارت غریزیہ بدن کے اندر کی طرف تھوڑی تھوڑی داخل ہوتی ہے جو اگر زیادہ مدت تک رہی تو اس سے بدن متغیر اور قوتین ضعیف اور آنکھ کی روشنی باطل ہوجاتی ہی-کیونکہ غم سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی معدوم ہوگئی تھی-بقراط نے کہا ہی کہ دل کی دو آفتین ہین جو اُسکو ایذا پہونچاتی ہین (۱) غم (۲) ہم-جب غم زیادہ ہوجاتا ہی تو وہ نیند لاتا ہی-کیونکہ وہ ایسے امر کے سبب سے ہی جو منقضی ہوچکا ہی اور ہم سے بڑھاپا جلد آتا ہی کیونکہ وہ ایک ایسے خوف سے ہی جسکے آیندہ آنے کا احتمال ہی-اور کسی کا مقولہ ہی کہ دلکی رات غم ہی-اور اُسکا دن خوشی و فرحت ہی-اور غم کی نسبت سے زہر کا پینا آسان تر ہی-جالینوس نے کہا ہی کہ غم دل کو اندھا اور اُسکی حیات کو زائل کردیتا ہی-شیخ نے خجل (شرمندگی) اور غیظ کا حال بیان نہین کیا-شرمندگی حرارت کو پہلے منتشر کردیتی ہی اور پھر تھوڑی تھوڑی بدن کے اندر کی طرف آتی ہی پس

وہ مرکب ہی فزع اور خوف سے - اسیوجہ سے اسمین نفس بہت منقبض ہوجاتا ہی اور جب شرمندگی زائل ہوجاتی ہی تو خوف باقی رہجاتا ہی - اور غیظ کی ابتدا مین غضب اور آخر مین غم ہوتا ہی جو دونون کا کام دیتا ہی - اور شجاعت اور بہادری دلیری - حار رطب ہین - اور نامردی - بخل - فقر کا خوف - بارد یابس ہین اور تحمل و تواضع - حب - بغض بارد رطب ہین - یہ سبھی روح حیوانی کے افعال ہین اور نظر کا لگنا افعال نفسانی کے ساتھ ملحق ہی - اور جو بعض آدمیون کی آنکھون مین زہریلی قوت ہوتی ہی جو اُنسے نکلکر شعاعون کے ذریعے سے دوسرے جسم مرئی پرجا پہونچتی ہی جسمین اثر کر جاتی ہی - اور بعض فلاسفہ نے کہا ہی کہ بعض آنکھون مین فعل کی تاثیر ہوتی ہی اور انفعال بھی ہوتا ہی - اور فعل کا فیضان نفس کی طرف سے ہی جو یہ ہی کہ اس سے زہردار لطیف جو ہر نکلکر منظور پر پہونچتا ہی اور اُسکے جسم کے ساتھ مخلوط ہوکر جسم کے مسامات مین داخل ہوجاتی ہین جو اُسکو فاسد کردیتی ہین - اکثر ایسی تاثیر خوبصورتون مین ہوا کرتی ہی - اور انفعال یہ ہی کہ یہی جوہر جب شی منظور کی طرف جاتا ہی تو اُسکے ساتھ بخوبی مخلوط ہوجاتا ہی جو اس مخالطت کی وجہ سے بظاہر آنکھون مین نظر آنے لگتا ہی - ترمذی مسلم مین حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ نظر لگنا درست ہی اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لیجانے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی

اَلْاُمُوْرُ الَّتِیْ لَیْسَتْ بِطَبِیْعَتِہٖ وَاَوَّلُ فِی الْاَمْرَاضِ

یہ وہ اُمور ہین جو طبیعت مین داخل نہین ہین جنمین سے اول امراض

المتشابهة الاجزاء

متشابہۃ الاجزا کا ذکر ہے

یہ تینون قسمون مین سے تیسری قسم ہے جسکو شروع مین کہا تھا والعلل فثلثة قدلا کتمل

وتوجد الامراض فی الاعضاء	المتشابهات فی الاجزاء
اور بیماریین اُن اعضا مین پائی جاتی ہین	جنکے اعضا باہم متشابہ ہوتے ہین

مرض وہ ہیئت ہی جو افعال اور انفعالون کو ضرر پہونچاتی ہی جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی اعضاے متشابہۃ الاجزاء وہ مفرد اعضا ہین جنکو بسیط کہتے ہین جو کہ صرف خلطون سے ترکیب پاتے ہین جیسے گوشت چربی۔ ہڈی وغیرہ غیر متشابہ وہ جو اُسکے برخلاف ہون اور مفرد اعضا واسطے اعضاء آلیہ کے اصول ہین کیونکہ آلیہ انھین سے ترکیب پاتے ہین

بفصل جزء غیر فضول	کمرض الدق والذبول
بباعث جدا ہونے ایک جزء اصلی کے	جیسے تپ دق اور ذبول کی بیماری

ذبول رطوبات اصلی کے گداز ہو کر اسہال یا پیشاب کے ساتھ نکلنے کو کہتے ہین خواہ عارضی تپ کے ساتھ ہو یا بغیر تپ کے ہو جو مرض اعضا متشابہۃ الاجزا کو لاحق ہوتا ہی۔ اُسکی دو قسمین ہین ایک غیر مادی جسمین بدن کی خلطین فنا ہو جاتی ہین اور حرارت جسم پر غلبہ پالیتی ہی۔ جیسے روزانہ تپ جب دیر تک رہتی ہی تو جسم کو مغلوب کر دیتی ہی اور مصنف نے تپ دق اور ذبول کی مثال بیان کی ہی کہ یہ دونون پیدا ہوتی ہین بدن کی خلطون اور رطوبتون کے معدوم ہو جانے سے جیسے چراغ کا تیل جلجاتا ہی۔ لیکن حقیقت مین یہ دونون مرضین خلطون سے پیدا نہین ہوتین۔ بلکہ یبس اور خشکی کے غلبہ اور افراط سے

وَمَرَضُ الْخِلْطِ مَعَ السُّخُوْنَةِ | كَمِثْلِ الْحُمّٰى مَعَ الْعُفُوْنَةِ

اور مرض خلط کی گرمی کے ساتھ | جیسے تپ عفونت کے ساتھ

یعنی وہ تپ جو کہ خلطون کے باہم تعفن سے حادث ہوتا ہی

وَمِنْهُ بَارِدٌ وَمَا فِيْهِ سُدَدٌ | مِثْلُ الْجُمُوْدِ مِنْ جَلِيْدٍ اَوْ بَرَدٍ

منجملہ اُس مرض کے ایک سرد ہی اور اسمین سدے نہین ہین | جیسے جمود ہو جاوے یخ یا اولون سے

یعنی منجملہ اُن امراض کے ایک سرد مرض ہی جسمین مادہ نہین ہوتا جیسے کہ وہ تشنج جو زیادہ سردی کے پہونچنے سے ہو جاتا ہی۔ جسکا سبب برف یا یخ ہوتا ہی۔ جس سے کزاز کی بیماری ہو جاتی ہی۔

وَمِنْهُ بَارِدٌ فِيْهِ خِلْطٌ | كَفَالِجِ الْبَلْغَمِ فِيْهِ فَرْطٌ

اور منجملہ اُسکے بارد ہی اور اُسمین خلط ہی | جیسے فالج کہ جسمین بلغم بافراط ہی

یعنی سرد مرض جو مادہ سے پیدا ہوتا ہی جیسے فالج جسکا سبب سرد خلط ہی جو عضو مین زیادہ ہو جاتا ہی۔ اور فالج اصطلاح مین بدن کے کسی ایک طرف کا اُسکے طول مین استرخاء کو کہتے ہین لیکن مطلق کسی عضو کے استرخا کو بھی کہدیتے ہین

وَمِنْهُ رَطْبٌ لَيْسَ فِيْهِ فُضْلَةٌ | كَسُخْنَةٍ حِيْنَ تَرَاهَا رَهِلَةً

اور منجملہ اُسکے رطب ہی جسمین کوئی فضلہ نہین | جیسے وہ جسم جسکو تو ڈھیلا دیکھے

وَمَرَضٌ رَطْبٌ بِاَخْلَاطِ الْبَدَنِ | مِثْلُ امْتِلَاءِ الْبَطْنِ اِنْ كَانَ الْحَبَنُ

اور مرض مرطوب ہی بدن کی خلطونکے سبب سے | جیسے بھرجانا پیٹ کا جبکہ استسقاء زقی ہو

وَمَرَضُ الْيُبْسِ الَّذِيْ فِيْهِ الْمَدَدُ | مِنْ فُضْلَةٍ كَالسَّرَطَانِ وَالْغُدَدِ

اور خشکی کی بیماری کہ جسمین امداد ہو | فضلہ سے جیسے سرطان اور غدود مین

یعنی

یعنی منجملہ ان امراض کے جوکہ مادہ سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی ہین جوکہ سخت سوداوی مادہ سے عارض ہوجاتے ہین جیسے سرطان جوکہ اس سوداوی مادہ سے پیدا ہوتا ہی جو بدن کے کسی عضو مین احتراق پاتا ہی جس سے جسم کا مزاج سوداوی مزاج کیطرف مائل ہوجاتا ہی۔ سرطان ایک قسم کا ورم ہی جو کسی عضو کو چمٹ جاتا ہی جیسے جانور سرطان (کیکڑا) اپنے شکار کو پکڑ لیتا ہی اور نیز وہ ورم اپنی گولائی و تدویر مین سرطان کی صورت کے مشابہ ہوتا ہی۔ اور اُسکے گرداگرد کی رگین بمنزلہ اُسکے پانون کے سمجھی جاتی ہین۔ اور غدودین گوشت کا فضلہ ہوتی ہین جو کہ سخت بمقدار گولی یا اخروٹ کے اکثر کندھون یا گردنون پر نمودار ہوجاتی ہین

وَالْيُبْسُ دُوْنَ الْخِلْطِ فِي الْأَبْدَانِ ... مِثْلُ مَا يَتَشَنَّجُ مِنَ النُّقْصَانِ

اور خشکی بدنون مین بدون کسی خلط کے ... جیسے تشنج کا ہوجانا کسی خلط کے نقصان سے

یعنی مرض یابس بلا مادہ وہ تشنج ہی جسمین بدن کی کوئی خلط ناقص ہوجاوے اور اسمین نہایت درجہ کی یبوست آجاوے اور کبھی تمام بدن مین مرطوبہ خلط کم ہوجاتی ہی جسکے سبب سے تپ عارض ہوجاتی ہی۔ الحاصل کسی بدن مین کوئی بیماری صرف بارد یا یابس یا حار یا رطب نہین پائی جاتی۔ اسلیے کل مرضون کی آٹھ قسمین ہین۔ اول حار بارد جیسے دق اور ذبول۔ دوم حار مادی جیسے کہ وہ تپ جوکہ حادث ہوتی ہی خون یا صفرا کی عفونت سے سوم بارد بلا مادہ جیسے جمود یا کزاز چہارم بارد مادی جیسے فالج و تپ بلغمی پنجم یابس بلا مادہ جیسے تشنج یابس ششم یابس مادی جیسے جذام و سرطان۔ ہفتم مرطوب مادی۔ جیسے جسم فربہ جسکا گوشت نرم ہو۔ ہشتم مرطوب مادی جیسے استسقا۔

ذکر الامراض فی الاعضاء الآلیۃ

ذکر ہی ان بیماریون کا جو کہ اعضاے مرکبہ مین ہوتی ہین

وتوجد الامراض فی الآلیۃ ۔ اذا اجرت فی خلقۃ بلیۃ

اور امراض اعضاے مرکبہ مین پائے جاتے ہین ۔ جبکہ پیدائش مین کچھ بلا جاری ہو

اعضاے آلیہ وہ ہین جو کہ بسیط سے مرکب ہوتے ہین مثلا سر مرکب ہی گوشت اور پٹھون اور شرائین سے - اور اسیطرح ہاتھ پانون وغیرہ کو سمجھنا چاہیے - اعضاے مرکبہ کی بیماریین چار قسم پر ہوتی ہین (۱) امراض خلقہ (۲) امراض عدد (۳) امراض وضع (۴) امراض شکل کیونکہ جب جسم کے کسی عضو کی مقدار تعداد - وضع - شکل طبعی طور پر ٹھیک ہو تو وہ صحیح الخلقت مستقیم العقل ہوتا ہی

وان زادت مثل الھامۃ الکبیرۃ ۔ والنقص کالمعدۃ الصغیرۃ

اور اگر زیادہ ہو جیسے بڑا سر ۔ اور نقصان جیسے چھوٹا معدہ

یعنی مقدار کی بیماریین دو قسم پر ہین ایک زیادتی جیسے سر کا بڑا ہونا جسکا سبب قوت مصورہ کی قوت معلوم ہوتی ہی - اور کبھی زیادتی تمام جسم کو حاوی ہوتی ہی جیسے نہایت درجہ کی فربہی دوسرے کمی جیسے معدہ کا چھوٹا ہونا - جسکا سبب قوت مصورہ کا ضعف ہی - اور کبھی نقص عام تمام جسم کو شامل ہوتا ہی - جیسے نہایت درجہ کی لاغری اور ناتوانی ۔

والشکل ان وقع فی امر غلط ۔ رایت شکل الراس منہ کالسقط

اور اگر شکل امر غلط مین واقع ہو ۔ تو اسکی تو شکل سر کی دیکھے گا جیسے چپٹی

مرض شکل یہ ہی کہ کسی عضو کی ہیئت بدل جاوے اسیطرح کہ گول ہو جاوے

وہ عضو جسکا چپٹا ہونا ضروری تھا۔ جیسے رطوبت جلیدیہ گول ہوجاوے جسکی طبعی شکل مین طوالت اور لمبائی بتائی جاتی ہی یا کوئی مستقیم عضو ترچھا ہوجاوے

كذا في التجويف ان جرى سعة ایسی ہی اگر جوف دار مین چلے بیماری	فيمتلي باللحم باطن القدم پس گوشت سے بھر جاویگا اندرون قدم کا

طبعی شکل باطن قدم کی یہ ہی کہ محدب ہووے اور اسمین کسیقدر تجویف بھی پائی جاوے کیونکہ اگر تجویف نہوتی تو کبھی قدم زمین محدب پر نہین ٹھہر سکتا اسیطرح ہاتھ کی ہتھیلی اگر گوشت سے پر ہوتی تو ہاتھ کا بند کرنا مشکل ہوجاتا

وان جرى شئ على المجاري اور اگر جاری ہو کچھ مجرون پر	كالسد في الكلى على الاحجار جیسے بند ہوجاتا گردونکا سنگریزون پر

اعضاے مرکبہ کی بیماریون مین سے مجرون کی بیماریین ہین جنکی تین قسمین ہین اول یہ کہ مجری وسیع اور زیادہ ہوجاوے جیسے کہ آنکھ کا سوراخ یعنی ثقبہ عنبیہ بڑھ جاوے۔ یا آنکھ کے اندرونی پٹھون مین وسعت آجاوے جسکو انتشار سے تعبیر کرتے ہین جس سے ثقبہ عنبیہ زیادہ پھیل جاتا ہی۔ اور ایسیہ جیسے آنکھ کی رگین زیادہ موٹی ہوجاتی ہین جس سے سبل کی بیماری ہوجاتی ہی۔ دوسرے یہ کہ مجاری بند اور چھوٹے ہوجاوین جیسے کہ آنکھ کا سوراخ چھوٹا ہوجاے یا نفس کے مجاری تنگ ہوجاوین جیسے مرض ربو مین ہوتا ہی۔ یا مری تنگ ہوجاوے جیسے خناق مین ہوتا ہی۔ تیسرے یہ کہ کوئی عضو ناقص یا فاسد ہوجاوے جس سے اُسکے فعل مین بھی بطلان آجاتا ہی یا کو بالکل جیسے کہ آنکھ کے نورانی پٹھون مین کوئی سدہ ٹھہر جاوے جس سے آنکھ کا کام جو دیکھنا ہی باطل ہوجاوے

یا دماغ کے کسی بطن مین سدہ ٹھہر جاوے جس سے سکتا عارض ہوجاوے
یا گردون کے کسی مجری مین سدہ ہوجاوے جیسے کہ مثال بیان کی گئی ہی حصات
جو پیدا ہوجادین گردون یا مثانہ مین یعنی حصات (سنگریزے) پیدا ہوتے ہین لیکن وجہ ایسے
بلغمی مادہ سے جو سخت اور متحجر ہوکر منجمد ہوجاتا ہی اور مجاری کو بند کر دیتا ہی۔

وَتُمْلِسُ المِزَاجُ لِلْخُشُوْنَةٌ — كَمِعْدَةٍ مُفْرِطَةِ اللُّدُوْنَةْ
اور رصاف ہوجاتی ہی عضو جو سختی کا محتاج ہی — جیسے معدہ بہت رطوبت والا

امراض وضع مین سے ایک یہ ہی کہ جس عضو کا سخت اور خشونت دار ہونا ضروری ہو وہ املس اور رصاف ہوجاوے جیسے کہ معدہ کا غیر املس اور خشونت دار ہونا ضروری ہی تاکہ غذا کو عرصہ تک روک سکے اور جب املس اور رصاف ہوجاتا ہی تو وہ طعام کو مدت معتاد تک ٹھہرا نہین سکتا بناءً علیہ امام فخرالدین رازی نے کہا ہی کہ اسیطرح ہڈی مین جب صفائی آجاتی ہی اور اُسکی خشونت بسبب گرنے روی مادہ کے زائل ہوجاتی ہی تو اسپر گوشت بالکل پیدا نہین ہوسکتا

وَيَخْشُنُ الْمُحْتَاجُ لِلْمُلُوْسَةْ — كَالْحَلْقِ حِيْنَ تَعْتَرِيْ الْيُبُوْسَةْ
اور محتاج صفائی کا کھدرا ہوجاتا ہی — جیسے حلق کہ جب اُسکو خشکی عارض ہوجاوے

اور حلق سے مراد مری ہی۔ کیونکہ جب مری کو خشونت اور خشکی عارض ہوتی ہی
تو اُس سے بحۃ الصوت اور کھانسی ہوجاتی ہے۔

وَيَخْرُجُ الْعَدَدُ عَنِ الطَّبَائِعْ — كَسِتَّةٍ اَوْ كَارْبَعِ الْاَصَابِعْ
اور عدد اعضا بھی طبیعت سے نکل جاتا ہی — جیسے چھ یا چار انگلیان

مرض عدد بھی اعضاے مرکبہ کو عارض ہوتی ہی۔ اور اُسکی دو قسمین ہین ایک

زیادتی جیسے انگلیون کا چھ یا سات ہونا۔ یا کمی جیسے اُنکا چار ہونا اور کبھی زیادتی اور کمی دونون عام اور تمام بدن کو شامل ہوتی ہین جیسے مرض استسقا اور زیادہ فربہی اور نقصان عام جیسے دق اور ذبول اور زیادتی کی وجہ یہ ہی کہ یا تو زیادہ ہوتا ہی وہ مادہ جسکی صورت بنتی ہی۔ یا قوت مصورہ قوی ہوتی ہی جو صورت کو حد معین سے زیادہ بڑھا دیتی ہی۔ اور اُسکا خلاف نقصان کا سبب ہے یعنی مادہ کی کمی یا قوت مصورہ کی ناتوانی

وَرُبَّمَا يَتَّصِلُ اِصْبَعَانِ	وَرُبَّمَا يَنْفَصِلُ الْفَكَّانِ
اور بسا اوقات دو انگلیان ملجاتی ہین	اور کبھی دونون جبڑے الگ ہوجاتے ہین

ذِكْرُ انْحِلَالِ الْفَرْدِ

فرد کے کھلجانے کا ذکر ہی یعنے اعضاے مرکبہ اور مفردہ کے پھٹ جانے کا بیان ہی

اَلَا وَيُوجَدُ انْحِلَالُ الْفَرْدِ	فِي مُزَوَّجِ الْاَعْضَاءِ اَوْفِي فَرْدٍ
سنو کہ اعضاے مرکبہ اور مفردہ مین	انحلال الفرد پایا جاتا ہی

یعنی تفرق اتصال (کھلجانا کسی جوڑ کا یا ٹوٹ جانا کسی عضو کا) اعضاے بسیط مین جیسے ہڈی کا ٹوٹنا۔ اور مرکبہ مین جیسے سر کا پھٹنا پایا جاتا ہی

فَمُزَوَّجٌ مِثْلُ انْحِلَالِ الْعَضُدِ	وَمِثْلُ قَطْعِ الرِّجْلِ وَقَطْعِ الْيَدِ
پس انحلال اعضاے مرکبہ کا جیسے بازو کا جدا ہونا	اور جیسے کٹ جانا پیر کا یا کٹ جانا ہات کا

کبھی ہوتا ہی سبب تفرق اتصال کا خارج سے جیسے ضربہ یا سقطہ اور کبھی ہوتا ہی داخل سے جیسے ورم یا دُنبلون کا نکلنا یا مادہ آنکھون کیطرف گرتا ہی جس سے وہان کوئی دنبل یا قرحہ نئی ہوجاتی ہی

وَالتَّفَرُّدُ فِي الْعِظَامِ وَهُوَ الْكَسْرُ
اور انحلال اعضاے مفردہ کا جو ہڈی مین ہوتا ہی وہ کسر ہی

وَفِي الْغِشَاءِ وَالْعُرُوقِ فَزْرٌ
اور جو پردہ مین اور رگون مین ہو وہ فزر ہی

اگر تفرق اتصال کسی ہڈی مین واقع ہو تو اُسکو کسر (ٹوٹنا) کہتے ہین بشرطیکہ اجزاء بڑے ہون ۔ اور جو چھوٹے چھوٹے ہون تو اُسے تفتت کہتے ہین اور غشاؤن اور رگون مین جو بسیط ہین تفرق ہونے کو فزر کہتے ہین

وَمَا اَتْبَرَى بِالطُّولِ اَوْ بِالْعَرْضِ
اور وہ جو عارض ہو طول یا عرض مین

فِي عَصَبٍ كَالشَّقِّ اَوْ كَالرَّضِّ
کسی پٹھے مین جیسے شق (ٹوٹنا) جیسے رض (کچلنا)

اور اگر کسی پٹھے مین تفرق واقع ہو اسطور سے کہ وہ طول کیطرف سے پھٹجاوے تو اُسکو شق کہتے ہین بشرطیکہ ایک ہی زخم ہو اور جو کئی ہون تو اُسے شدخ کہتے ہین اور جو عرض کیطرف سے قطع ہوجاوے تو اُسکو بتر کہتے ہین اور جس زخم سے رگونکے مُنھ زیادہ کھلجاتے ہین اُسکو شق کہتے ہین اور دل کسی زخم کی برداشت نہین کرسکتا

وَالْهَتْكُ فِي الرِّبَاطِ اَوْ فِي الْوَتَرِ
اور ہتک رباط اور وتر مین ہوتا ہی

مِثْلُ انْصِدَاعٍ فِيهِ اَوْ كَالْبَتْرِ
جیسے انصداع اسمین یا تبر

جو تفرق اتصال رباط اور وتر مین واقع ہو اُسے ہتک کہتے ہین خواہ سبب خارجی سے ہو جیسے ضربہ یا سقطہ ۔ یا سبب داخلی جیسے ورم یا دبیلہ یا پھنسی وغیرہ ۔ وتر جسم صلب ہی جو عضلونکی ایک جانب سے پیدا ہو کر پٹھون تک پہونچا ہی جو عضلونکو جذب کرتا ہی جس سے عضو مین جذب آجاتا ہی یا عضلونکو ڈھیلا کرتا ہی جس سے عضو مستنبط ہوجاتا ہی

وَمَا اَصَابَ اللَّحْمَ فَهُوَ جُرْحٌ
اور جو زخم گوشت تک پہونچے وہ جرح ہی

وَاِنْ تَمَادَى الْاَمْرُ فَهُوَ قَرْحٌ
اور اگر یہ بات دراز ہوجاوے وہ قرح ہی

بعد

جو تفرق اتصال گوشت مین واقع ہو اُسکو جرح یا جراحت کہتے ہین بشرطیکہ جدید ہو اور جو پُرانا ہو جاوے اور اسمین پیپ پڑ جاوے تو اُسکو قرحہ کہتے ہین

وَمَا عَرَضَ مِنْ عَضَلٍ فَفَسْخٌ	وَمَا اَبَانَ الْجِلْدَ فَهُوَ سَلْخٌ
جو ٹوٹ جاوے کسی عضلہ سے تو وہ فسخ ہی	اور جو چمڑا ظاہر ہو جاوے وہ سلخ ہی

کسی عضلہ مین جو تفرق واقع ہوتا ہی اگر اُسکے کسی کنارہ مین ہو تو اُسکو ہتک اور اگر عرض مین ہو تو خرط اور جو طول مین قلیل المقدار مین ہو تو قدح اور اگر زیادہ اجزا مین ہو تو رض اور فسخ کہتے ہین۔ اسیطرح جو گوشت مین تفرق ہوتا ہی وہ اگر اُسکے عرض مین واقع ہو تو وہ شج اور سلخ ہی اور اگر منبط اور بہت قلیل ہی وہ خدش ہی۔ اور اگر غشا یا حجاب مین ہو وہ فتق ہے

اَلثَّانِي مِنَ الْاُمُوْرِ الْخَارِجَةِ عَنِ الطَّبِيْعَةِ وَهُوَ الْاَسْبَابُ

دوسرا اُن امور مین سے جو طبعی امور سے خارج ہین اسباب ہین

یعنی وہ خارجی اسباب ہین جو بدن انسان ہین بیماریون کے پیدا کرنے مین مؤثر ہین

وَتُقْسَمُ الْاَسْبَابُ نَحْوَ الْبَادِيَة	وَهِيَ عَلٰى سَطْحِ الْجُسُوْمِ عَادِيَة
اور منقسم کیے جاتے ہین اسباب طرف بادیہ کے	جو ظاہر بدنون پر تعدی کرتے ہین

یعنی اسباب کی تین قسمین ہین ایک وہ جو بدن سے خارج ہی لیکن اسمین جرح کرتی اسکو بادی کہتے ہین

كَالنَّارِ اَوْ كَالثَّلْجِ اَوْ كَالضَّرْبَة	اَوِ الصِّدَاعِ يَعْتَرِيْ مِنْ عَتَبَة
جیسے آگ اور جیسے برف اور ضربہ	اور انشقاق جو کودنے سے عارض ہوتا ہی

آگ کے ساتھ داغ دینا سبب خارجی ہی جو بدن کو حرارت یا سخونت پہونچاتا ہی اور برف کے ساتھ زیادہ برودت پہونچنے سے عضو فاسد ہو جاتا ہی

وَبَیْنَ اَسْبَابٍ تُسَمّٰی وَاصِلَۃً اور درمیان اسباب کے جنھین واصلہ کہتے ہین	وَهِیَ لِهٰذِهِ الضُّرُوبِ فَاصِلَۃٌ اور وے اُن قسمون کے لیے فاصلہ ہین

یعنی اُس دوسری قسم کے اسباب کی دو قسمین ہین ایک وہ جو ظاہر بدن مین تاثیر کرتے ہین اور باطن مین اُنکی تاثیر پہونچ جاتی ہی دوسرے جو اندر ہی جسم کے ہوجاتے ہین جیسے عفونت کے ہوجانے سے تپ ہوجاتی ہی

مِثْلُ الْعُفُوْنَاتِ الَّتِیْ مَا دَامَتْ جیسے عفونت وہ عفونت جو جبتک ہے	فَاِنَّ حُمَّی الْعَفَنِ اِسْتَدَامَتْ تو تپ عفن بھی باقی رہے

یعنی جبتک عفونت خلطون مین رہتی ہی تپ بھی اُسکے ساتھ لازم رہتی ہی پھر اسباب واصلہ کسی مرض کے قریب ہوتے ہین جیسے عفونت جو تپ کے لیے سبب ہوتی ہی۔ اور کبھی بعید وہ اسباب سابقہ ہوتے ہین اور بعض اسباب واصلہ کے جوار مین ہوتے ہین جیسے امتلا جو سبب ہی واسطے سدون کے اور سُدے سبب ہین واسطے عفونت کے اور عفونت سبب ہی تپ کا۔ جاننا چاہیے کہ جب کسی خلط مین حرارت آجاتی ہی تو اس سے عفونت پیدا ہوجاتی ہی اور عفونت سے ایک قسم کا جوش خون مین آجاتا ہی

وَبَیْنَ اَسْبَابٍ تُسَمّٰی سَابِقَۃً اور درمیان اُن اسباب کے جنھین سابقہ کہتے ہین	لِکُلِّ جِسْمٍ مُمْتَلِیٍٔ مُطَابِقَۃً ہر جسم بھرے ہوے کے مطابق ہین

یہ تیسری قسم ہی اسباب مین سے جنکو سابقہ کہتے ہین کیونکہ لازم آتا ہی انکا وجود دوسرے سبب سے پہلے کا وجود جو گذر چکا ہی

وَجُمْلَۃُ الْاَمْرِ مِنَ الْاَسْبَابِ اور مجمل امر اسباب کا یہ ہے	مَا یُفْسِدُ الْمِزَاجَ بِانْصِبَابٍ کہ جو گرنے سے مزاج کو بگاڑ دے ۹۰ ۱۶۰

قُوَّةُ دَافِعٍ وَضُعْفُ قَابِلٍ	وَكَثْرَةُ اَخْلَاطِ الرَّدِيِّ السَّائِلِ
قوت دافع کی اور ضعف قابل کا	اور کثرت خلط ردی سائل کی

قوت دافع سے مراد وہ قوت ہی جو معدہ مین واقع ہی یا وہ قوت جو عضو مین ہی جو اپنے سے ضعیف عضو کیطرف اخلاط کو گراتی ہی اسصورت مین ضروری ہی کہ جس عضو کیطرف خلطین گرتی ہین وہ ضعیف ہو تاکہ مادہ مندفع کو قبول کر سکے اور کبھی قوت قوی نہین ہوتی اور نہ کوئی ضعیف ہوتا ہی بلکہ خلطین معدہ یا عروق کی تجادیف مین زیادہ ہوجاتی ہین جو اس عضو مین سے رقیق جلدی گرتی ہی

وَسَعَةُ الْمَجْرٰى وَضُعْفُ الْغَاذِيَةِ	وَهٰذِهِ الْجُمْلَةُ فِيْهَا كَافِيَةٌ
اور کشادہ ہونا مجرا کا اور ضعف قوت غاذیہ کا	اور انھین ساریون مین کفایت ہی یعنی یہ کافی ہی

عضو کیطرف مادہ گرنے کے اسباب مین سے ایک یہ ہی کہ وسیع ہو عضو کا مجرا یا وہ مجرا جو دونون عضوون کے درمیان ہی کیونکہ ہر قوی عضو اپنی غذا کو مستحیل کر کے اُسکو اپنی ہیئت اور صورت کے مشابہ کر لیتا ہی - اور جب اُسکی قوت مین ضعف یا اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو عضو بسبب فساد قوت کے فاسد مواد کو جو اُسکی طرف گرتے ہین قبول کر لیتا ہی خواہ مجرا کبد کے ہون یا کسی اور اعضا کے

وَمَا نَرَاهُ تُقَلِّبُ الْكَيْفِيَّةَ	فِيْ جَوْهَرِ الْجِسْمِ اِلَى الضِّدِّيَّةِ
اور وہ یہی ہی جو کیفیت متغیر کر دیتا ہی	جوہر اور ذات جسم مین بطرف ضدیت کے

بعض ایسے اسباب ہین جو عضو کے ضعف یا جسم کے مزاج کو کیفیت مخالف کیطرف بدل دیتے ہین اسطور سے کہ جب جسم کا مزاج حار ہو تو اُسکو بارد اور اگر بارد ہو تو حار کر دیتے ہین اور حرکت انقلاب کی وجہ سے مزاج ضعیف ہو جاتا ہی جس سے

حرارت مین ضعف آجاتا ہی۔ اور فاسد مواد اعضا کیطرف گرنے شروع ہوجاتے ہین

اَسْبَابُ المَرَضِ الحَارِّ

یہ گرم مرض کے اسباب (جزئی) ہین

اَمَّا الَّذِی یُحْدِثُ مِنْهُ الحَرّ
اب وہ سبب جسنے حرارت پیدا ہوتی ہی

حَرٌّ عَلَی الجِسْمِ الَّذِی قَدْ حَرَّ
حرارت ہی اُس جسم پر جو گرم ہو گیا ہی

حرارت سے مراد یہ ہی کسی عضو یا بدن کا مزاج محل ہو جاوے ایسی گرمی کا جو اُسکی پہلی حالت سے بڑھ کر ہو

فَالحَارُّ بِالقُوَّةِ اَکلُ الثُّوم
پس گرم بالقوہ تو کھانا لہسن کا ہی

وَالحَارُّ بِالفِعلِ مِنَ السُّمُوم
اور گرم بالفعل وہ تاثیرین جو سموم ہین

وَحَرَکَاتُ النَّفسِ اَمثَالُ الغَضَب
اور حرکات نفس جیسے غصہ وغیرہ

وَحَرَکَاتُ الجِسمِ اَمثَالُ التَّعَب
اور حرکات جسم کی جیسے تکان وغیرہ

قوی نفسانی کی حرکتین مسخن بالعرض ہین جنکا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہی

وَعَفَنٌ وَقِلَّةُ الغِذَاء
اور مادہ متعفن (گندہ) اور کمی غذا کی

وَمَا یَسُدُّ الجِلدَ کَالهَوَاء
اور جو جز جلد کے مسامات کو بند کردے جیسی ہوا

اور تعفن سے مراد خلط کا متعفن ہونا ہی اگرچہ بارد ہی ہو کیونکہ جب بارد مین تعفن آتی ہی تو اُسکا مزاج حرارت کیطرف بدل جاتا ہی۔ چنانچہ تپ بلغمی اور سوداوی مین بدن کی حرارت نہایت زیادہ قوی ہوجاتی ہی۔ اور قلت غذا سے اسلیے حرارت پیدا ہوتی ہی کہ جب معدہ کی حرارت کو غذا انظر نہین آتی تو اُسکی خلطون پر عمل کرنا شروع کردیتی ہی۔ جس سے رطوبتین خشک ہوکر بدن مین حرارت پیدا ہوجاتی ہی

اور ہوا سے ایسی عفونت پیدا ہوتی ہی کہ شمالی ہوا جو سرد خشک ہی جب جسمون کو ملاقی ہوتی ہی تو اُسکے جلد کے مسامات کو کثیف کر دیتی ہی جس سے جسقدر دخانی بخارات قابل تحلیل کے ہوتے ہین بند رہ کر بدن کو گرمی پہونچاتے ہین - جالینوس نے کہا ہی کہ مسخنات پانچ ہین (۱) حرارت جو مفرط نہو (۲) ملاقی ہونا اُس چیز سے جو اعتدال کے طور پر حرارت پہونچاتی ہی - (۳) گرم اشیا کا تناول کرنا - (۴) تکالیف کا برداشت کرنا (۵) بدن مین عفونت کا ہو جانا دوم سبب مین اعتدال کی اسلیے شرط لگائی گئی ہی کہ زیادہ حرارت پہونچنے کیصورت مین حرارت غریزیہ کی بکثرت تحلیل کے سبب سے جسم مین برودت آجاتی ہی اور تکالیف سے مراد عام ہی خواہ ہواے شمالی کے سبب سے ہو یا قابض پانیون مین غسل کے سبب سے ہو یا غم معتدل ہو یا سینگیین بغیر پچھنے ہو - اور پچھنیون مین خون کے نکلنے سے برودت آجاتی ہی - اور حمام اور بیداری اور خوشی معتدل یہ سبھی حرارت کو پیدا کرتے ہین

اَسْبَابُ الْاَمْرَاضِ الْبَارِدَةِ

امراض باردہ کے اسباب جزئیہ

وَكُلُّ مَا يُحْدِثُ فِيهِ الْبَرْدَا	فَرُبَّمَا يَنْحَلُّ مِنْهُ الْفَرْدَا
جو چیز کہ جسمین سردی پیدا ہو	بسا اوقات اُسکے سبب سے انحلال فرد ہو جاتا ہی

زیادہ سردی برف یا یخ کے پہونچنے سے جسم مین تفرق اتصال آجاتا ہی اور اعضا مین نقصان آجاتا ہے - جسکا حال پہلے معلوم ہو چکا ہی

اَلْبَرْدُ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ الْبَنْجِ	وَالْبَرْدُ بِالْفِعْلِ كَمِثْلِ الثَّلْجِ
سردی بالقوہ جیسے لینا اجواین خراسانی کا	اور سردی بالفعل جیسے برف

کیونکہ سرد دوائین افیون اجواین خراسانی وغیرہ اپنی قوت اور طبیعت کے سبب سے سردی پہونچانی ہین اور سرد بالفعل یہ ہے کہ برف کے ملنے سے عضو کو سردی محسوس ہوتی ہے

وَالْجُوعُ اِذْ يُفْنِىْ غِذَاءَ الْاَرْوَاحِ	مِثْلُ فَنَاءِ الدُّهْنِ بِالْمِصْبَاحِ
اور گرسنگی جبکہ فنا کردیتی ہی روح کی غذا کو	جیسے فنا ہو جاتا تیل کا چراغ مین

اور بھوکھ سے مراد بھوکھ مفرط ہے کیونکہ غیر مفرط حرارت پیدا نہین کرتی اور جبکہ گرسنگی زیادہ دیر تک رہتی ہی تو زیادہ تیز ہو کر خلطون مین داخل ہو جاتی ہی تب اس جوہر کو تحلیل اور فانی کر دیتی ہی جسمین روح کی غذا بننے کی قابلیت ہوتی ہی اور چراغ کے ساتھ اسلیے تشبیہ دی ہی جب آگ کی حرارت چراغ کے تیل کو فنا کر دیتی ہی تو چراغ گل ہو جاتا ہی۔ اسیطرح جب طبعی رطوبت کو بھوکھ زائل کر دیتی ہی تو وہ آدمی مر جاتا ہی

وَالشِّبَعُ الْمُفْرِطُ فِى الْغَزَارَةِ	فَاِنَّ هٰذَا مُغْمِرُ الْحَرَارَةِ
اور سیر شکمی کہ کثرت مین بڑھ گئی ہو	پس یہ حرارت غریزی کو دبوچ لیتی ہی

جیسے کہ حرارت تحلیل سے منطفی ہو جاتی ہی اسیطرح سیر شکمی بھی دبانے سے حرارت کو زائل کر دیتی ہی جسطرح آگ پر زیادہ کوئلے یا قند پر پردہ ڈالنے سے معدوم ہو جاتی ہی

وَحَرَكَاتٌ صَعْبَةٌ ذَاتُ مَدَدْ	تَسْتَفْرِغُ الرُّوحَ فَيَبْرُدُ الْجَسَدْ
اور حرکتین سخت زیادہ مدت والیان	نکالتی ہین روح کو جس سے بدن سرد ہو جاتا ہی

کیونکہ سخت حرکت جب زیادہ مدت تک رہتی ہی تو اُس سے جسم مین برودت

آجاتی ہے خواہ وہ حرکت بدنی ہو (جیسے تعب و مشقت (یا حرکت نفسانی (جیسے غضب وغیرہ) کیونکہ وہ روح کو نکالدیتی ہے اور بدن کی اصلی رطوبتونکو فنا کر دیتی ہے

وَدَعَةٌ تُبَرِّدُ بِالْاِسْكَانِ
اور آرام وسکون سرد کردیتا ہے بسبب سکون کے

كَاللَّهَبِ يُطْفِىٔ بِالدُّخَانِ
جیسے شعلہ آتش کا جو آگ کے سبب بجھ جاتا ہے

چونکہ راحت طولیہ بدن کی فاسد رطوبتوں کو تحلیل نہیں کرسکتی اسلیے بدن مین بخارات ہوجانیکے سبب سے حرارت معدوم ہوجاتی ہے جیسے زیادہ ہونیکے سبب آگ کا شعلہ بجھ جاتا ہے

وَالْمُفْرِطُ الصَّعْبُ مِنَ التَّكَثُّفِ
بہت سخت کثیف ہونا جسم کا

يُحْقِنُ نَارَ الْجِسْمِ حَتَّى تَنْطَفِىٔ
بند کردیتا ہے بدن کی آگ کو یہانتک کہ بجھ جاتی ہے

وَالْجِسْمُ بَرْدُهُ مَتَى تَخَلَّلَا
اور جسم کی سردی جب اسمیں سرایت کرجاوے

تَخَالُ فِيْهِ الْحَرَّ قَدْ تَمَلَّلَا
تو ہم جانینگے کہ اسمین حرارت کم ہوگئی ہے

جب جسم متخلخل ہوجاتا ہے اور اسکے مسامات وسیع ہوجاتے ہین تو اسکی حرارت غریزیہ تھوڑی تھوڑی گھٹتی رہتی ہے جس سے آخرکار بدن مین سردی کم سرایت کرجاتی ہے۔ جیسے محنتی اور پہلوان اور باربردار اشخاص اور شیخ نے برودت کے سات اسباب بیان کیے ہین (۱) حرارت مفرط (۲) سکون مفرط (۳) زیادہ سردی کا پہونچنا (۴) زیادہ تحلیل کا ہونا (۵) سرد مادہ کا حاصل ہونا (۶) زیادہ تکاثف وتلخلخل کا آنا (۷) حرکت معتدل حسب مقدار سے بڑھ جاوے

أَسْبَابُ الْمَرَضِ الرَّطْبِ
اسباب مرض رطب (تر)

كُلُّ مَا يُحْدِثُ لِلرُّطُوْبَهْ
ہر وہ چیز جو رطوبت پیدا کرتی ہے

مُخَمَّسَةٌ مَكْتُوْبَةٌ مَحْسُوْبَةٌ
سو پانچ ہین لکھی ہوئین حساب کی ہوئین

فَاللَّبَنُ بِالفِعلِ هُوَالحَمِيمُ　　بِعَذبٍ مَاءٍ صِبغَةٌ عَمِيمٌ

پس تر بالفعل وہ گرم پانی ہی　　ساتھ شیرین پانیکے ملا ہوا اثر اُسکا عام ہی

اور مرطوب یبس کے مخالف ہی اور پانی کڑوا کھاری بدن کو خشک کر دیتا ہی

فَاللَّبَنُ بِالقُوَّةِ اَخذُ اللَّبَنِ　　وَالسَّمَكُ العَذبُ وَرَطبُ الجُبنِ

پس تر بالقوہ پینا دودھ کا ہی　　اور مچھلی شیرین اور نرو تازہ پنیر

مرطوب بالقوہ وہ ہی جسکے مزاج مین رطوبت موجود ہی جو جسم کو تری پہونچاتی ہی اور اُسکی تین قسمین ہین (۱) تازہ دودھ جو درجۂ اعتدال کے قریب ہی (۲) نر مچھلی جسمین حرارت نہین ہوتی (۳) پنیر تازہ جسمین نمک تھوڑا ہو اور ایسا ہی ماء الجبن اور ماء الشعیر ہی

رَاحَةُ الجِسمِ وَاِفرَاطُ الشِّبَعِ　　وَحَقنُ رَطبٍ فِي الجُسُومِ مُجتَمِعٌ

اور آرام بدن کا اور زیادتی سیر شکمی کی　　اور بند ہوجانا رطوبتونکا کہ بدنون مین جمع ہوجاتی ہی

حرکت سے جو جسم مین رطوبتین تحلیل ہوتی ہین وہ آرام کی حالت مین تحلیل نہونے سے رطوبت پہونچاتی ہین اسلیے اور فصد اور اسہال بالدوا سے بدن کو خشکی پہونچتی ہی لیکن خلط خشک کو بذریعہ اسہال کے نکالتے ہین بالعرض رطوبت حاصل ہوجاتی ہی

اَسبَابُ المَرَضِ اليَابِسِ

مرض خشک کے اسباب

اَمَّا الَّذِي قَد يُحدِثُ اليُبُوسَه　　فَخَمسَةٌ مَعقُولَةٌ مَحسُوبَةٌ

اب وہ چیز جو یبوست کو پیدا کرتی ہے　　سو پانچ ہین سمجھے گئے حساب کیے گئے

اَليُبسُ بِالفِعلِ كَرِيحِ الشَّمَالِ　　وَاليُبسُ بِالقُوَّةِ اَخذُ الخَردَلِ

خشک بالفعل جیسے ہوا شمال کی　　اور خشک بالقوہ کھانا رائی کا

چونکہ شمالی ہوا باردیابس ہی اسلیے جب جسمون کو ہوپنچتی ہی تو اُنمین خشکی کا اثر پیدا کرتی ہی - گرم تنورون مین بٹھانا - یا گرم ریتون مین دابنا اور خشک پانیون سے غسل کرنا جو سبھی مجفف بالعرض ہین - اور مجفف بالطبع دوائین مین جنکی حرارت نہایت تیز قوی ہی جنکی خشکی کا اثر ظاہر ہوجاتا ہی جیسے خردل سداب شیح خشک گوشت اور وہ مسہلات جنسے بدن کی رطوبتین خارج ہوجاتی ہین جیسے شحم حنظل تربد کریلے وغیرہ

وَالْجُوعُ حَتّٰى يُذْهِبَ الرُّطُوبَةَ	وَحَرَكَاتٌ كُلُّهَا صَعُوبَةٌ
اور گرسنگی ایسی جس سے رطوبت چلی جاوے	اور حرکتین جتنی سخت ہین

جو سبھی خشکی بالعرض پہونچاتی ہین - پس جسطرح زیادہ گرسنگی برودت پیدا کرتی ہی اسیطرح وہ خشکی بھی پہونچاتی ہی - کیونکہ جب غذا معدہ مین نہین ہوتی تو اُس سے کوئی چیز جگر کیطرف نہین جاسکتی جو نضج اور تحلیل پاکر غذا بنجاسکے جو آخر کار اعضا کو غذا نہ ملنے کے سبب سے اُنکی قوتین جو اُنمین رکھی گئی ہین بدن کی رطوبتون کیطرف متوجہ ہوکر اُنکو تحلیل کردیتی ہین - اور اعضا کے غذا کے کام مین آتی ہین جس سے رطوبتین معدوم ہوکر جسم کو خشکی پہونچاتی ہین - ایساہی سخت حرکتون کا حال سمجھنا چاہیے

وَالْيُبْسُ قَدْ يُعْرِضُ بِالْحَلَالِ	كَمِثْلِ مَا يُعْرِضُ مِنْ إِسْهَالِ
اور یبس کبھی عارض ہوتا ہی انحلال کے سبب سے	جیسے عارض ہوتا ہی اسہال کے سبب ہی

اسباب الامراض الآلی

امراض اعضاے مرکبہ کے اسباب

کبھی مرضین عضو کی ہیئت مین عارض ہوتی ہین اور کبھی شکل مین اور کبھی تعداد اور وضع مین

وَسَبَبُ الْكِبَرِ فِي الْاَعْضَاءِ	لِقُوَّةِ التَّصْوِيْرِ فِي الْغِذَاءِ
اور سبب کبر کا اعضا مین	سبب قوت تصویر کی ہے غذا مین

یہ بیماری جو پیدائشی امراض مین سے ہی مقدار کو بگاڑ دیتی ہی اور اُسکی کئی قسمین ہین - اول یہ کہ عضو طبعی مقدار سے بڑھ جاوے جیسے زبان کا لمبا ہونا یا سر کا بڑا ہو جانا - اور بڑائی کے دو سبب ہین (۱) قوت مصورہ ایسی قوی ہی جو عضو کو چارون طرفون مین زیادتی بخشتی ہی - (۲) قوت غاذیہ ایسی قوی ہی جو عضو کو مقدار ضروری سے زیادہ غذا پہونچاتی ہی - یہ دونون فعل رحم مین ہوتے ہین جبکہ جنین ماںکے پیٹ مین ہوتا ہی

وَالسَّبَبُ الْمُحْدِثُ فِيْهَا لِلصِّغَرِ	يُضَادُّ الْمُحْدِثَ فِيْهَا الْكِبَرَ
اُن اعضا مین صغر کا پیدا کرنیوالا سبب	اُس سبب کے مخالف ہوتا ہی جو اُنمین موٹائی اور بڑھی پیدا کرتا ہی

یا تو قوت مصورہ جو رحم مین ہی ضعیف ہوتی ہی یا قوت غاذیہ

وَالسَّبَبُ الْمُفْسِدُ لِلْاَشْكَالِ	يَكُوْنُ فِي الْعِدَادِ ذِي الْاَشْكَالِ
اور سبب مفسد شکلون کا	شمار مین چند قسم پر ہے

اور بعض نسخون مین الاعداد ہی جسکے معنی استعداد کے ہین یعنی استعداد عضو کی اس امر کے لیے کہ اسکو کوئی مرض لاحق ہو جس سے وہ طبعی شکل سے خارج ہو جاوے جسکا سبب قوت طبیعیہ کا (جو کہ مصورہ مین ہی) فساد ہی یہ کسی اعضا کا جس سے اعضا خلاف طبعی اشکال کے ساتھ متشکل ہو جاتے ہین - جیسا کہ ہاتھ یا پانون سیدھے نہون یا آدمی کبڑا ہو جاوے

بِسَبَبٍ فِی رَحِمٍ رَدِیٍّ		اَوْ قِلَّۃِ انْقِیَادٍ مِّنْ مَنِیٍّ
بسبب ہونے کے رحم ردی مین		یا قبول کرنا منی کا کم ہو

کبھی ہوتا ہی فساد شکل کا سوء مزاج ناقص رحم کی طرف سے جسکی قوت ضعیف ہوتی ہی - یا جوہر اور ذات منی مین نقصان اور فساد ہوتا ہی اسطرح سے کہ مناسب مقدار سے زیادہ گرم یا سرد ہو یا منی کی قوت مین ضعف ہو - یا زیادہ غلیظ ہو

اَوْ مِنْ وِلَادٍ سَاءَ فِی الْخُرُوْجِ		یُحْدِثُ سُوْءَ الشَّکْلِ بِالتَّعْوِیْجِ
یا بچہ کے سبب کہ بُرا ہوا وقت خروج کے		جو کجی کے سبب سے بدشکل ہو جاتا ہی

کیونکہ طبعی پیدائش یہ ہی کہ سر پہلے نکلے اور دونون ہاتھ رانون پر رہین تو سوا اسکے کسی اور طرح سے پیدا ہو گا وہ طبعی طریقہ کے برخلاف ہو گا

وَالظِّئْرُ اِذَا یُسِیْءُ فِی الْقِمَاطِ		اَوْ فِی ارْتِفَاعٍ مِّنْہُ وَانْحِطَاطِ
اور دائی جب پوتڑون مین بُری طرح سے پیٹے		یا بلندی مین اور پستی مین رکھدیوے

یا کسی عضو کو سخت پکڑے اور کسی کو ڈھیلا چھوڑ دیوے - سو ان تمام اُمور کے سبب سے اعضا مین کجی آجاتی ہی

اَوْ رُبَّمَا اَکْثَرَتِ الطَّعَامَا		اَوْ رُبَّمَا اَسَاءَتِ الْفِطَامَا
یا بسا اوقات طعام مین افراط کرتی ہو		اور گاہے دودھ چھڑانے مین بُرا کرتی ہو

جب بچہ مناسب یا معمولی مقدار سے زیادہ یا غذا کے وقت سے پہلے کھالیوے تو اُس سے بھی شکل مین تغیر آجاتا ہی - اسطور سے کہ کبھی اُسکا پیٹ بڑھ جاتا ہی یا دودھ چھڑانے مین بے احتیاطی کیجاوے اسطرح سے کہ سخت گرمیون مین دودھ چھڑایا جاوے جس سے وہ خشکی یا دق مین مبتلا ہو جاتا ہی بسبب اجتماع

دو حرارتوں کے (موسمی ورد دودھ چھڑانے کی)

وَيَقَعُ الطِّفْلُ بِضُعْفٍ اِنْ تُرِكْ
اور گر پڑتا ہی لڑکا بسبب ضعف کے اگر چھوڑا جاوے

فَتَنْكَسِرُ الْوَقْعَةُ اَفْرِزَ الْوَرِكْ
پس یہ گرنا سُرین کی ہڈی کو توڑ دیتا ہی

کبھی بھگوڑی مین بغیر باندھنے رسی کے بچہ کو رکھ دیا جاتا ہی جسمین سے گرنے کے سبب سے اُسکے اعضا کی شکل مین تغیر آجاتا ہی سرین کی ہڈی یا کُہنی ہاتھ کی ٹوٹ جاتی ہی

وَيُشْدَخُ الْاَنْفُ فَيَعُوْدُهُ النَّطَسُ
اور ناک چھلی جاتی ہی پس ہو جاتی ہی چپٹی

وَلَا يَرُدُّ الطِّبُّ مَا قَدِ انْتَكَسْ
اور جو ٹیڑھی ہو جاوے علاج اُسکو پھیر نہین سکتا

اَوْ حَرَّكَ الَّذِيْ يَقِلُّ صَبْرُهُ
یا ہلا دے وہ شخص جسکا صبر کم ہو

عَظْمًا كَسِيْرًا لَمْ يُتِمَّ جَبْرُهُ
شکستہ ہڈی کو کہ ہنوز اُسکا جبر تمام نہین ہوا

وَكَثْرَةٌ فِي الْخِلْطِ كَالْجُذَامِ
اور کثرت خلط کی جیسا کہ جذام

وَقِلَّةٌ كَالسِّلِّ ذِي الدَّوَامِ
اور قلت خلط کی جیسے سل دائمی

بدن کی شکل مین تغیر کبھی اُمور خارجی کی وجہ سے ہوتا ہی اور کبھی ایسے سبب سے جو داخل اور بدن مین موجود ہوتا ہی۔ چنانچہ جب سوداوی مادہ زیادہ ہو کر متراکم ہو جاوے جس سے جذام پیدا ہو جاتا ہی اور ہاتھ پانون کی اُنگلیین جھڑ جاتی ہین اور دیگر اعضا مین بہت تفاوت آجاتا ہی ایسا ہی سرطان اور ریاح افرسہ و داء الفیل سے بھی شکل متبدل ہو جاتی ہی اور کبھی قلت مادہ کے سبب سے جسم دُبلا پتلا اور خشک ہو جاتا ہی۔ جس سے شکل مین فساد آجاتا ہی جیسے کہ مرض سل اور دق مین ہوتا ہی

اَوْ لِقُوَّةٍ فِي اِسْتِرْخَاءِ عَصَبَةٍ
یا لقوہ جو پٹھون کی سستی سے ہوتا ہی

اَوْ كَتَشَنُّجٍ يُمِيْلُ الرَّقَبَةَ
یا تشنج (کھچاوٹ) کہ گردن کو مائل کر دیوے

کیونکہ لقوہ مُنھ کی شکل کو بدل دیتا ہی - اور گردن کا تشنج بھی سر کو ایک جانب مائل کر دیتا ہی - اسیطرح کبڑا پن بھی پیٹھ کی شکل کو معیوب کر دیتا ہی

وَ آثَارُ الآثَرِ وَ رَسَاوِي الْقُرُوحِ	فَقَدْ يُفْسِدُ الاَشْكَالَ فِي السُّطُوحِ
اور نشان ورمون اور زخمون کا	کبھی جلد کی شکلون کو بگاڑ دیتا ہی

جب زخم گہرے ہو جاتے ہین تو اُنکے آثار باقی رہتے ہین جس سے جسم کی شکل اور اُسکے رنگ مین تغیر آجاتا ہی اور کبھی زخم آنکھ مین ہو جاتا ہی - جس سے بینائی زائل اور سفیدی کا داغ باقی رہجاتا ہے

اَسْبَابُ اِنْسِدَادِ الْمَجَارِیْ

انسداد مجاری کے اسباب

وہ جزئی اسباب جنسے مجاری تنگ یا بند ہو جاتے ہین - اور اُنکی تین قسمین ہین (۱) وسیع زیادہ ہو جاوین جیسے حدقہ آنکھ کا ثقبہ مین زیادہ پھیل جاوے یا سبل کی بیماری مین آنکھ کی رگین وسیع ہو جاوین - یا مرض داء الفیل مین پانو کی رگین منتشر ہو جاوین (۲) تنگ ہو جاوین جیسے حدقہ آنکھ کا یا مجری نفس کا یا مجرا مرارہ (پتّے) کا تنگ ہو جاوے - (۳) بالکل بند ہو جاوین جیسے وہ مجرا جو جگر سے مرارہ (پتّے) کیطرف آتا ہی مسدود ہو جاوے جس سے صفرا جو مرارہ پر گرتا تھا - رُک جاتا ہی - اور یرقان کو پیدا کرتا ہی - یا وہ سوراخ جو ثقبہ عینی کیطرف آیا ہی بند ہو جاوے جس سے بینائی معدوم ہو جاتی ہی

وَ جِنْسُ مَا يُسَدِّدُ الْمَجَارِي	اَعْمَلْتُ فِي تَجْمِيْعِهَا اَفْكَارِي
اور جنس اُسکی جو مجاری کو بند کر دیتی ہی	مینے اُنکے جمع کرنے مین اپنی فکر لگائی ہی

جو شیخ کے نزدیک بیس سببون مین منحصر ہین

قُوَّةُ اِمْسَاكٍ وَضُعْفُ دَفْعٍ — وَالْبَرْدُ قَدْ یَقْضِیْ لَهَا بِجَمْعٍ

قوۃ ماسکہ کا زور اور قوت دافعہ کا ضعف — اور کبھی سردی اُن مجاری کے سکڑ جانیکا حکم کرتی ہی

اول قوت ماسکہ جو اعضا مین موجود ہی قوی ہو کیونکہ جب زور آور اور قوی ہوتی ہی تو غذا کو اعضاؤن مین مقدار مناسب سے زیادہ دیر تک ٹھہرا رکھتی ہی خصوصاً جبکہ غذا غلیظ اور لزوجیت دار ہو دوم قوت دافعہ کا ضعیف ہونا کیونکہ یہ قوت تمام عضوون سے غذا کے فضلون کو باہر نکالتی ہی۔ سو جب اسمین ضعف آجاتا ہی تو مدافعت نہین کر سکتی جس سے عضوون مین کچھ فضلہ جمع ہو کر مجاری کو بند یا تنگ کر دیتا ہی۔ سوم زیادہ سردی کا پہونچنا جو مجاری کو تنگ اور کثیف کر دیتی ہی

وَالْیُبْسُ اِذْ یَقْبِضُهَا بِفَرْطٍ — وَالسَّدُّ اِذْ یَجْمَعُهَا بِضَغْطٍ

اور خشکی جب ان مجاری کو زور سے قبض کرتی ہی — اور السد اجب کہ دبا کر اُنکو جمع کر دیتا ہی

چہارم یبس ہی کیونکہ جب کسی عضو کو زیادہ خشکی پہونچتی ہی تو اُس سے اُسکو خشکی اور تشنج اور اجتماع حاصل ہوتا ہی۔ پنجم یہ کہ عضو کو باندھا جاوے جس سے اُسکے مجاری بند ہوجاتے ہین اور رطوبتین جذب ہوجاتی ہین

وَوَرَمٌ یَضْغَطُ وَالْتِوَاءٌ — وَقَدْ یَضُمُّ الْقَابِضُ الدَّوَاءُ

اور ورم سے جو دبا لیتا ہی اور التواہی — اور کبھی جمع کر دیتی ہے قابض دوا

ششم۔ کسی عضو مین ورم کا ہوجانا جو اپنی زیادتی کے سبب سے مجاری کو بند کر دیتی ہی جیسے مثانہ کا متورم ہوجانا جو بول کو روک لیتا ہی یا مری کا ورم جس سے غذا کا کھانا دشوار ہوجاتا ہی۔ ہفتم التواء عضو کا جیسے امعا کے التوا سے فضلے

اور ثفل کا نکلنا بند ہو جاتا ہی جس سے قولنج ہو جاتا ہی۔ ہشتم دوا ے قابض جو اپنی کثافت کے سبب سے جسم کے مجاری کو بند کر دیتی ہی جیسے ضماد آس اور سوے کا

وَبِالْتِحَامِ الْقُرُوحِ وَالثُّؤْلُولِ	وَاللَّحْمُ اِذَا ازْدَادَ بِلَا تَحْصِيلِ
اور بہ سبب ملجانے زخم مسون کے	اور گوشت جب بفائدہ بڑھجاوے

نہم کوئی دنبل یا زخم کسی مجرے مین ہو جاوے جو بعد جاری ہونے کے ملجاتا ہی اور مجرون کو بھی ملا دیتا ہی۔ دہم مجری مین کوئی مسا یا زیادہ گوشت ہو جاوے راہ کو روک لیتا ہی

وَالْخِلْطُ وَالْمِدَّةُ وَالدَّوَاءُ	وَلَبَنٌ مُنْعَقِدٌ وَمَاءُ
اور خلط اور پیپ اور دوا	اور شیر بستہ اور پانی

یازدہم خلط جو غلظ یا کثرت کی جہت سے سوراخون اور مجاری کو روک لیتی ہی۔ دوازدہم پیپ جو منجمد ہو کر سدہ پیدا کرتی ہی۔ سیزدہم خون جو جم کر بول وغیرہ کے مجاری کو بند کر دیتا ہی۔ چہاردہم دودھ جو معدہ مین مستحیل ہو کر پنیر بنجاتا ہی اور بعض مجاری کو بند کر دیتا ہی۔ پانزدہم پانی جو آنکھون مین اُتر آتا ہی۔ کیونکہ یہ مرض ایسا ہی جو روح باصرہ کے مجاری کو روک دیتا ہی جس سے نور ثقبہ عینی کیطرف نفوذ نہین پا سکتا

وَالْحَبُّ وَالدِّيدَانُ وَالْحَصَاءُ	اَوِ الْبِرَازُ الصَّلِبُ وَالْهَوَاءُ
اور حب القرع یا کوئی اور دانہ اور دیدان اور سنگریزہ	یا براز خشک اور ہوا

شانزدہم حب القرع یعنی کدو دانہ کا پیدا ہو جانا ناک یا کسی اور مجری مین اور بعض کے نزدیک حب سے مراد گیہون یا کوئی اور دانہ ہی جو کان یا کسی اور مجری مین

گرجاتا ہی جس سے اُس مجری مین فرق آجاتا ہی- ہفتدہم- سُدہ جو امعا مین پیدا ہوکر مجری کو بند کردیتا ہی- جس سے قولنج ہو جاتا ہی- ہشتدہم ریگ وسنگریزہ جو گردون اور مثانہ مین مجتمع ہوکر بول کو بند کرتے ہین- نوزدہم براز خشک جو ریح کو بند کردیتا ہی- اور براز کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہی اور جس سے قولنج ریحی کا عارضہ ہو جاتا ہی- بستم- ہوا جس سے مراد ریح ہی جو آدمی کے امعا مین پیدا ہوتی ہی- جسکو اگر کسی مدت تک بند رکھا جاوے تو غلیظ ہوکر مجاری کو روک لیتی ہی- جس سے قولنج ہو جاتا ہی- اور ممکن ہی کہ ہوا سے مراد باد شمالی ہو جو مسامات کو کثافت پہونچا کر مجاری کو بند کردیتی ہی

اَسْبَابُ اِنْفِتَاحِ الْمَجَارِی

انفتاح مجاری کے اسباب مین

وَ فَاتِحَاتٌ بِالْمَجَارِیْ فَاتِکَۃٌ اور مجری کھولنے والی توڑنے والی یہ ہین	مِنْ شِدَّۃِ الدَّافِعِ وَضُعْفِ الْمَاسِکِ قوت دافعہ کی شدت اور قوت ماسکہ کا ضعف

جس مجری کا تنگ ہونا (مانند امعا کے) ضروری ہی وہ قوت دافعہ (جو امعا مین سے رطوبات اور غذا کے فضلون کو خارج کرتی ہی) کی تیزی سے کھلجاتی ہین یا قوت ماسکہ کے ضعف سے جسکے سبب سے اسہال شروع ہو جاتے ہین

وَکُلُّ فَتَّاحٍ مِنَ الْعِقَارِ اور ساری مفتح از جنس ادویہ	وَالْحَرُّ وَاللِّیْنُ بِالْاِضْطِرَارِ اور گرمی اور رطوبت اضطرارًا

دوا مین سدون کے کھولنے کے لیے شرط یہ ہی کہ گرم ہو نہ ایسا زیادہ جس سے تجفیف ہو جاوے اور یہ کہ رطوبت مین معتدل ہو

أَسْبَابُ زِيَادَةِ الْعَدَدِ وَنُقْصَانِهِ

اعضا کی تعداد کم و بیش ہونے کے بیان میں

وَكُلُّ مَا يَزِيْدُ فِي الْعَدَدِ	فَإِنَّهُ مِنْ كَثْرَةٍ فِي الْمَادَّةِ
اور جو چیز کہ شمار میں زیادتی کرتی ہے	سو وہ مادہ کی کثرت سے ہوتی ہے

یہ امراض مرکبہ کا بیان ہے اور اُسکی دو قسمیں ہیں زیادتی اور کمی - اور زیادتی یا تو مادہ کی زیادتی کے سبب سے ہوتی ہے جس سے عضووں کی تصویر بنتی ہے - اور کبھی قوت جاذبہ کی تیزی کے سبب سے ہوتی ہے جو زیادہ مادہ کو عضو کیطرف کھینچ لاتی ہے - اور علاوہ اُسکے قوت مصورہ کا قوی ہونا ضروری ہے

وَإِنْ تَكُنْ طَيِّبَةً فَإِصْبَعٌ	وَإِنْ تَكُنْ خَبِيْثَةً فَضِفْدَعٌ
اگر مادہ خوش اور پاک ہو تو اُنگلی زائد ہوگی	اور اگر مادہ پلید ہو تو ضفدع (رسولی) ہوگی

جب مادہ خوشگوار ہوتا ہے تو قوت مصورہ اسمیں عمل کر کے چاروں قطروں میں اُسکو زیادہ بڑھاتی ہے جس سے مثلاً انگلیں چھ ہوجاتی ہیں اور جب مادہ ناپسندیدہ ہوتا ہے جسمیں قوت مصورہ بخوبی اپنا عمل کرتی ہے تو اُس سے زیادتی غیر طبعی پیدا ہوجاتی ہے ضفدع سخت غدود ہے جو زبان کے نیچے ہوجاتا ہے

وَكُلُّ مَا يَنْقُصُ فِي الْعَدَدِ	فَهُوَ لِمَا ذَكَرْتُهُ بِالضِّدِّ
اور جو چیز شمار میں ہمکو کم معلوم ہو	سو بسبب مخالفت اُن امور کی ہے جسکا بیان ہو چکا ہے

أَسْبَابُ الْخُشُوْنَةِ وَالْمَلَاسَةِ

کھرکھراپن اور صفائی کے اسباب

وَالسَّبَبُ الْمُحْدِثُ لِلْخُشُوْنَةِ	فَهُوَ الَّذِي يَذْهَبُ بِاللُّدُوْنَةِ
اور سبب خشونت کا پیدا کرنے والا	وہ ہے جو رطوبت کو دور کرتا ہے

خشونت کے چار اسباب ہین اوّل یبس جو خود بخود یا کسی سوداوی مادہ کے گرنے سے ہوجاتا ہی۔ دوسرا وہ ادویہ جو خشونت بالعرض ہو جاتی ہین جیسے دخان اور غبار یا برف اور زیادہ سرد پانی کا استعمال کرنا تیسرا تناول اُن اشیا کا جنمین خشونت بالطبع ہی جیسے کسیلی اور قابض اشیا کا استعمال مین لانا جو اپنے یبس کیوجہ سے خشونت پہونچاتی ہین چوتھا خشونت دار تیز مادہ جو دماغ سے مثلاً ریہ کیطرف گرتا ہی۔ جیسا کہ بحر چہارم کے اپنے اس قول مین بیان کیا ہی

کالخلطِ وَ الدُّخانِ وَالغُبارِ	وَعَفِصِ الغذاءِ وَ العقارِ
جیسے خلط یابس اور دخان اور غبار	اور کسیلی غذا اور کسیلی دوا
وَسَبَبٌ مُمَلِّسٌ لِلخَشِنِ	کلزجِ الخلطِ وَشَیءٍ دُھنِی
اور سبب صاف کرنے والا خشونت کا	جیسے لیسدار خلط ہوا ور کوئی چیز چکنی ہو

جس عضو کا خشونت والا ہونا ضروری ہی اُسکا صاف ہوجانا چنانچہ معدہ کا سطح جب صاف ہوجاتا ہی تو اُسمین سے غذا ہضم سے پہلے نکل جاتی ہی جسکا سبب یہ ہی کہ لزوجت دار خلط یا رطوبت معدہ پر گر کر اُسکو صاف کرتی ہی یا لعاب دار اور چکنی اشیا کا استعمال سے ہوتا ہی جو پھسلا کر اسہال پیدا کرتی ہی

اَسْبَابُ مَرَضِ الوَضْعِ
مرض وضع کے اسباب

وَکُلُّ مَا مِنْ شَانِہٖ الانفِصَالُ	فِی الوَضعِ اِنْ کَانَ لَہُ اتِّصَالُ
جو چیز جسکی شان سے ہی جدائی	وضع اور ڈول مین اگر اُسکا اتصال ہو

امراض وضع وہ جو اعضاے مرکبہ مین حادث ہوتے ہین

فَبِالْتِحَامِ قَرْحَةٍ لَا تَنْتَقِي	حَتّٰى يُرٰى فِي الْوَضْعِ مَا لَا يَنْبَغِي
پس بسبب ملجانے قرحہ نالائق کے	تاکہ وضع مین صورت نامناسب نظر آوے

زخم کے سبب سے ایک عضو اپنے مجاور کے ساتھ ملجاتا ہی - اور یہ انفصال کبھی طبعی ہوتا ہی جیسے کہ دو انگلیون کا پیدا ہونا - اور کبھی ذبول اور زخم کے سبب سے ہوجاتا ہی

وَشِدَّةٍ فِي الْقُوَّةِ الْمُغَيِّرَةِ	وَالضَّعْفِ مِنْ قُوَّةِ الْمُصَوِّرَةِ
اور بہ سبب تقویت قوت مغیرہ	اور ضعف قوت مصورہ کے

کبھی اتصال عضو کا قوت مغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہی جو جنین (بچہ) کی ہیئت بناتی ہی جو دوسرے عضو کو ایک ہی سمجھکر اُسکے ساتھ شامل کردیتی ہی - یا قوت مصورہ کے ضعف کے سبب سے ہوتا ہی جو دوسرے عضو کی مکمل شکل بنانے سے قاصر رہتی ہی - یہ دونون قوتین مادہ منوی مین عمل کرتی ہین -

فَهُوَ اِنْ كَانَ مِنَ الْوَضْعِيَّةِ	وَجُمْلَةُ الْاَمْرَاضِ فِي الْاٰلِيَّةِ
پس یہ مرض وضع اگرچہ امراض وضعیہ سے ہین	اور سارے امراض اعضاء مرکبہ کے
فَاِنَّهُ مِنَ الْخِلَالِ الْفَرْدِ	وَهٰذِهِ اَسْبَابُهُ فِي الْعَدِّ
پس تحقیق یہ امراض انحلال فرد سے ہین	اور یہ اسباب اُسکے ہین شمار مین

یعنی اتصال اور انفصال کے امراض کو اگرچہ مین نے یہان ذکر کردیا ہی لیکن وہ درحقیقت امراض مرکبہ سے ہین جسکا بیان کرنا امراض تفرق اتصال مین مناسب تھا کہ انحلال فرد کے امراض ہین

اَسْبَابُ انْحِلَالِ الْفَرْدِ

انحلال فرد کے اسباب

یعنی اعضاے عضو مین تفرق آنے کے بیان مین

اَلْخِلْطُ فِيْهِ قُوَّةٌ تُخَرِّقُ	اَوْ عَفِنٌ يَأْكُلُ اَوْ يُحَرِّقُ
خلط مین قوت پھاڑنے والی	یا گندی ہی کہ کھادے یا جلادے

جب گرم خلط کسی عضو خصوصًا باطنی عضو (مانند امعا) کیطرف گرتی ہے تو تیزی اور لذع کے سبب خراش یا زخم سے اسکے اتصال کو پھاڑ دیتی ہی اور کبھی اسمین نہایت تعفن ہوتا ہی جس سے عضو گل جاتا ہی

اَوْ ثِقْلُ بُعْدٍ اَوْ يُهَتِّكُ	اَوْ لَزِجٌ يُرْخِي الَّذِي يُحَرِّكُ
یا ثقل یا گرانی ہی کہ گرادے یا پھاڑے	یا خلط لیس دار ہی کہ حرکت دینے والی کو ڈھیلا کرے
اَوْ وَثْبَةٌ تَهْتِكُ اَوْ تَفُضُّ	اَوْ حَجَرٌ يَكْسِرُ اَوْ يَرُضُّ
یا کودنا پھاندنا ہی کہ پھاڑ دیوے یا چیر دیوے	یا پتھر ہی کہ توڑ دے یا کچل ڈالے
اَوْ مِنْ دَوَاءٍ اٰكِلٍ يُحَرِّقُ	وَمِنْ حَدِيْدٍ قَاطِعٍ يُفَرِّقُ
یا دوا اکّال سے ہی کہ جلا دیوے	اور کاٹنے والے لوہے سے ہی کہ تفرق کردے

وہ دوا جو عضو کی سطح کو کھالیتی ہی۔ جیسے شیطرج اور لہسن اور بلادر کا ضماد کرنا کبھی زخم شدت یبس کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہی جیسے کہ سردی کے موسم مین ہاتھ پانون زخمی ہو جاتے ہین

وَالرِّيْحُ قَدْ تَقْطَعُ بِالتَّحْدِيْدِ	وَالنَّارُ مَا تَفْعَلُ بِالْجُلُوْدِ
اور ہوا کبھی کھینچکر کاٹتی ہے	اور آگ جو کچھ کرتی ہی چمڑون سے

اَلثَّالِثُ مِنَ الْاُمُوْرِ الْخَارِجَةِ عَنِ الطَّبِيْعَةِ وَهِيَ الْاَعْرَاضُ

یہ تیسرا ہی اُن امور سے جو خارج ہین طبیعت سے اور وہ اعراض ہین

جبکہ مصنف نے امراض کے اسباب بیان کردیے اب اُنکے اعراض کا ذکر شروع

کیا ہی۔ کیونکہ امراض کے بعد اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے کہ اسباب کے بعد امراض
آتے ہین۔ کیونکہ مرض خود فعل کو بلا واسطہ کسی اور کے ضرر پہونچاتا ہی۔ اور عرض
وہ فعل کا ضرر ہی جو مرض کے تابع اور اُسکے ذریعہ سے ہوتا ہی مثال عرض کی
معدہ کا سوء مزاج ہی۔ اور مرض جو عرض کے تابع ہی اُسکی مثال فساد ہضم ہی قانون مین ہی
کہ اعراض مریض کی نسبت سے تو اعراض ہی ہین مگر طبیب کے لیے علامتین اور دلائل ہین

وَتُوجَدُ الاَعرَاضُ فِی الاَفعَالِ	وَمَا یَنُوبُ الجِسمَ مِن اَحوَالٍ
اور پائے جاتے ہین اعراض افعال مین	اور جو کچھ کہ حالات مین سے بدن پر پہونچتا ہی

اعراض کی تین قسمین ہین ایک وہ جو اعضا کے افعال کو عارض ہوتی ہی جس سے
اُنکے افعال مین نقصان آجاتا ہی۔ دوسری وہ جو بدن کے حالات پر وارد
ہوتی ہی جیسے زردی سفیدی جسم کے حالات کو لاحق ہوتی ہی تیسری وہ جو
داخل اور شامل ہی اُنمین جو جسم مین سے خارج ہوتا ہی جیسے بول یا پسینے کا
متغیر ہوجانا۔ اور بعض اعراض اعضاء کے افعال مین پائے جاتے ہین کیونکہ
جب عضو صحیح اور درست ہوتا ہی تو اُسکا فعل بھی مکمل اور صاف ہوتا ہی۔ اعضا
جنسے افعال صادر ہوتے ہین تین ہین جنکو رئیسہ کہا جاتا ہی۔ کیونکہ اُنمین سے
ہر ایک عضو اپنے فعل کے لیے مبدا ہوتا ہی۔ پس دماغ حس و حرکت
فکر و خیال وغیرہ افعال کا مبدا ہی۔ جو اُسکے یہ سبھی افعال ارادی ہین جیسے
جب دماغ پر کوئی حادثہ عارض ہوتا ہی تو اُس سے اُسکے افعال مین نقصان
آجاتا ہی اور دل کے افعال بھی شریانونکی حرکت اور سانس کا آنا ہی جو طبعی ہین سو جب
اُسکو کوئی عارضہ آتا ہی تو اُسکے افعال مین نقصان آجاتا ہی۔ اور جگر کے افعال

جو غذا کا پکانا اور ہضم کرنا ہی جب اُسکو کچھ ضرر پہونچتا ہی تو اُسکے افعال مین بھی نقص آجاتا ہی

وَفِي الَّذِي يَبْرُزُ كَالْاَثْقَالِ … وَالنَّفْثِ وَالْعَرَقِ وَالْاَبْوَالِ

اور اس چیز مین جو ظاہر نکلتا ہی جیسے براز … اور خون تھوک مین اور پسینا اور پیشاب

یعنی اعراض جیسے کہ افعال مین ہوتے ہین۔ ویسے ہی جو جسم مین سے ظاہر نکلتا ہی اُسمین بھی پائے جاتے ہین اسطور سے کہ کبھی براز نہایت رقیق یا غلیظ ہوتا ہی اور تھوک کبھی سفید یا سُرخ یا زرد ہوتا ہی۔ اور پسینے مین بھی کبھی بدبو ہوتی ہی اور پیشاب کبھی سفید یا ناری ہوتا ہی

وَالْفِعْلُ مَهْمَا قَارَبَ الْتِيَاثًا … فَاِنَّ فِيهِ عِلَلًا ثَلَاثًا

اور فعل جب قریب ہوئے اختلاط کے … تو اُسمین تین علتین ہوتی ہین

ہر عضو کے فعل سے قریب جب کوئی عارض آجاتا ہی یا اُسکے ساتھ کوئی مرض یا سوء مزاج مخلوط ہوجاتا ہی۔ تو اس سے اس عضو کا فعل یا تو بالکل باطل ہوجاتا ہی یا ضعیف ہوجاتا ہی یا بدل جاتا ہی۔ جیسا کہ اس شعر مین ہے

وَالضَّعْفُ وَالْبُطْلَانُ وَالتَّغَيُّرُ … وَكُلُّ عِلَّةٍ لَهَا تَفْسِيرُ

ایک ضعف دوم بطلان سوم تغیر … اور ہر ایک علت و بیماری کی تفسیر و بیان ہی

فَالضُّعْفُ فِي الْفِعْلِ كَضُعْفِ النَّظَرِ … فَهُوَ اِذَا يَبْطُلُ فَقْدَ الْبَصَرِ

پس ضعف فعل مین جیسے کہ ضعف نظر … اور وہ فعل (نظر) باطل ہوجاوے یا سماعت مین نقص آجاوے

اور بطلان یہ ہی کہ بینائی اور سماعت اور ہضم بالکل باطل ہوجاوین

وَعِلَّةُ الْفِعْلِ اِذَا تَغَيَّرَا … هِيَ الَّتِي يُرِي بِهَا مَا لَا يُرَى

اور مرض فعل کی جبکہ فعل متغیر ہوجاوے … وہ ہی کہ آنکھ سے دکھائی دے جو تندرستونکو دکھلائی نہین دیتا

کسی عضو مثلاً آنکھ کے فعل کا تغیر یہ ہی کہ سامنے مچھر یا مکھی یا بالون کے مانند دیکھے - اور واقع مین وہان کچھ نہین ہوتا

وَقِسْ عَلٰی ذَا النَّحْوِ مِنْ مِثَالٍ	اَعْرَاض مَا يُحْدِثُ لِلْاَفْعَالِ
اور تو اسی قسم کی مثال پر قیاس کرلے	اُن اعراض کو جو افعال مین پیدا ہوتے ہین

جن امور کی مینے مثالین نہین بیان کین اُنکو بھی انھین افعال پر قیاس کرلینا چاہیے یعنی جو چیز دل کے افعال کو عارض ہوتی ہی یا تو وہ قوی ہوگی جس دل کا افعال جو نبض اور تنفس باطل ہوجاتے ہین - اور زندگی کے آثار زائل ہوجاتے ہین یا اُسکا فعل ضعیف ہوتا ہی تو خفقان عارض ہوجاتا ہی - اور اگر فعل مین تغیر آجاتا ہی تو نبض مین بھی اختلاف آجاتا ہی - اور جب عوارض دماغ کے افعال کو لاحق ہوتے ہین تو اُس سے یا تو دماغ کے فعل مین بطلان آجاتا ہی جیسے کہ کسی شخص کا ہاتھ یا پانون حس اور حرکت سے رہ جاتا ہی یا ضعف آجاتا ہی جس سے استرخا ہوجاتا ہی یا بالکل تغیر آجاتا ہی جس سے اعضا مین خدر یا رعشہ - یا لقوہ ہوجاتا ہے

اَلْاَعْرَاضُ الْمَاْخُوْذَةُ مِنْ حَالَاتِ الْبَدَنِ

بیان اُن اعراض کا جو حالات بدن سے لیے جاتے ہین

اور اُسکی پانچ قسمین ہین

وَالْعَرَضُ الْمَاْخُوْذُ مِنْ حَالَاتٍ	تَعْرِضُ لِلْجِسْمِ فِي اَوْقَاتٍ
وہ عرض جو حالات سے لیتے ہین	جو بدن کو بعض اوقات مین عارض ہوتے ہین
فَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ حِسُّ الْبَصَرِ	كَيَرَقَانٍ وَانْتِفَاخٍ قَدْ ظَهَرَ
پس منجملہ اُسکے ایک وہ ہی جسے حس باصرہ دریافت کرلیتی ہی	جیسا یرقان اور پھولنا جو ظاہر ہوپڑے

وَمِنْهُ مَا يُدْرَكُ بِالْاُذُنِ
اور منجملہ اُسکے وہ ہی جو کان سے معلوم ہوتی ہی

كَنَفْخَاتِ الْبَطْنِ عِنْدَ الْحَبْنِ
جیسے قراقر پیٹ کا وقت استسقاء کے

وَمِنْهُ مَا يُشَمُّ حِيْنَ يُنْتِنُ
اور منجملہ اسکے وہ ہی کہ سونگھی جاتی ہی جبکہ بدبو کری

مِثْلُ الْقُرُوْحِ يَعْتَرِيْهَا عَفَنٌ
جیسے قروح جنکو تعفن و سڑاہند عارض ہوتی ہی

وَمِنْهُ مَا يُدْرَكُ مِنْ طَعْمِهٖ
اور منجملہ اُسکے وہ ہی جسکا ذائقہ معلوم ہوجاتا ہی

كَمَنْ يُصِيْبُ حُمُوْضَةً فِيْ فَمِهٖ
جیسے وہ شخص کہ جسکے مُنھ میں ترشی ہوجاوے

وَمِنْهُ مَا يُدْرَكُ بِاللَّمْسِ
اور منجملہ اُسکے وہ ہی جسے قوت لامسہ معلوم کرتی ہی

كَالسَّرَطَانِ الصُّلْبِ عِنْدَ الْجَسِّ
جیسے کہ سرطان سخت (نام ورم) ٹٹولنے کے وقت

یہ سبھی عوارضات دلائل ہیں جو بدن کے حالات سے ماخوذ ہیں اور حواس خمسہ سے دریافت کیے جاتے ہیں

اَلْاَعْرَاضُ الْمَاْخُوْذَةُ مِمَّا يَبْرُزُ مِنَ الْبَدَنِ

وہ اعراض جو بدن سے نکلنے والی چیزوں سے لیتے ہیں

وَالْعَرَضُ الْمَاْخُوْذُ مِمَّا يَبْرُزُ
اور عرض جو ظاہر ہونے والی چیز سے لیتے ہیں

بِالْخَمْسَةِ الْحَوَاسِ اَيْضًا يُخْبَرُ
وہ بھی ساتھ پانچ حواس کے علیحدہ علیحدہ معلوم کی جاتی ہیں

كَالْبَوْلِ مِنْ اَحْمَرٍ وَّ اَسْوَدِ
جیسے قارورہ سرخ ہو اور سیاہ

وَالنَّفْثِ مِنْ دَمِيَّةٍ وَّالزَّبَدِ
اور تھوکنا خون والا اور جھاگ والا

وَمِنْهُ مَا يُخْرَجُ بِالْاِطْلَاقِ
اور منجملہ اسکے ایک وہ ہی جو پیٹ سے نکلتا ہی جیسے براز

كَالرِّيْحِ وَالْعُطَاسِ وَالْفُوَاقِ
اور جیسے ہوا اور چھینک اور ہچکی

وَالقَیُّ قَدْ یُصَابُ ذَا حُمُوضَۃ ۔ وَذَا مِرَارَۃٍ وَذَا قُبُوضَۃ

اور قی کبھی ہوتی ہے ترش ۔ اور تلخ اور قبض والی

وَالبَوْلُ مَا یُصَابُ ذَا نَتَانَۃ ۔ دَلَّ عَلَى القُرُوحِ فِي المَثَانَۃ

اور قارورہ کہ ہو عفونت والا ۔ مثانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہی

یہ سبھی حواس خمسہ سے دریافت ہوتے ہین جنسے انواع امراض پر بخوبی استدلال ہوسکتا ہی۔ اور ترش قی کا سبب یا تو بلغم ترش یا سوداے ردی ہی جو معدہ مین ہوجاتا ہے

وَعَرَقٌ یُحَسُّ مِنْهُ إِنْ خَرَجَ ۔ بَرْدًا وَحَرًّا أَوْ رَقِیقًا وَلَزِجَ

اور پسینا جو معلوم ہوتا ہی اُس سے اگر نکلے ۔ سرد اور گرم اور پتلا اور لیسدار

اور یہ پسینا حاسہ لمس سے معلوم ہوتا ہی اگر بو بھی پائی جاوے تو حاسہ شم کا بھی داخل ہوجاتا ہی

وَهٰذِهِ الأَعْرَاضُ فِي ذِي العِلَّۃ ۔ أَعْرَاضُهُ وَعِنْدَنَا أَدِلَّۃ

یہ اعراض اس علت مین اعراض ہین ۔ اور ہمارے نزدیک علامات و ادلہ ہین

یہ تمام اعراض جنکا ادراک حواس سے ہوتا ہی درحقیقت بیماری کے لیے اعراض ہین۔ اور طبیب کے حق مین وہ اسکے پہچاننے امراض کے دلائل اور علامتین ہین جیسے کہ زخم کا بدبودار ہونا ایک مرض ہی جو مرض یعنی قرحہ پر دلالت کرتا ہی اور قی بھی فی نفسہ ایک مرض ہی اور معدہ کی بیماری پر دال ہی۔ اور قارورہ مین پیپ کا ہونا ایک بیماری ہی۔ اور گردہ اور مثانہ کے معلول ہونے پر دلالت کرتا ہی

وَقَدْ مَضَى ذِكْرِي لَهَا تَجْمِيلًا ۔ فَآنَ أَنْ أَذْكُرَهَا تَفْصِيلًا

تحقیق مینے پہلے ذکر اُنکا اجمالاً کردیا ہی ۔ پس اب قریب ہی کہ اُنکا بیان بالتفصیل کرون

ذِکْرُ الدَّلَائِلِ

دلائل کا ذکر ہے

جو مرضون کے لیے علامتین ہین

وَكُلُّ دَلِيلٍ فَعَلَىٰ مَا أَذْكُرُ	مُذَكِّرٌ وَحَاضِرٌ وَمُنْذِرٌ
ہر دلیل بنا بر اسکے کہ مین اب ذکر کرتا ہون	یاد دلانیوالی ہے اور حاضر ہے اور آیندہ کی خبر دینوالی ہے

دلائل کی تین قسمین ہین۔ اول وہ جسکو مذکر کہتے ہین جو گذشتہ اعراض کو ظاہر کرتا ہے جس سے مرض کے سبب سے اور اُسکی کمیت (مقدار) پر طبیب کو واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسرے دلیل حاضر وہ جو اسوقت موجود اور مریض مین پائی جاتی ہے۔ تیسرے وہ دلیل جو عوارضات سے ماخوذ ہے جیسے کہ مرض حار مین قارورہ کا سفید ہونا حدوث سرسام پر دلالت کرتا ہے جسکو طبیب دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہ مرض عنقریب ہونیوالا ہے۔ اور اسکو منذر کہتے ہین۔ اور اول ہر دو علامات سے صرف طبیب ہی منتفع ہوتا ہے۔ اور پچھلے سے مریض کو بھی فائدہ پہونچتا ہے۔ جو طبیب کی عمدہ تشخیص کا قائل ہو کر اسپر حُسن اعتقاد رکھتا ہے۔ اور اسکی بات پر زیادہ وثوق کرنے لگتا ہے۔ پس خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مریض کے نزدیک دلائل اعراض ہین۔ اور طبیب کے لیے علامات

أَمَّا الَّذِي يُذَكِّرُنَا مَا قَدْ مَضَىٰ	كَنَدَاوَةٍ مِنْ عَرَقٍ قَدِ انْقَضَىٰ
اب وہ دلیل جو ہمکو یاد دلاتی ہے وہ بات جو گذر چکی ہے	جیسے تراوٹ پسینے کی جو ابھی ہو چکا ہے
وَهٰذِهٖ لَا حَاجَةَ إِلَيْهَا	وَلَا مُعَوَّلَ لَنَا عَلَيْهَا
اس دلیل کی کچھ ہمین حاجت نہین ہے	اور نہ ہمارا اُسپر اعتماد ہے

لیکن امام فخر الدین نے کہا ہی کہ ممکن ہی کہ یون کہا جاوے کہ اس سے طبیب منتفع ہوسکتا ہی جو اس سے بیماری کا سبب معلوم کرسکتا ہی- اور علاوہ گذشتہ علامات کے جاننے کے اُنکا موجودہ وقت مین بھی تصور لاسکتا ہی جس سے علاج کے بارہ مین اُسکے دل کو زیادہ تقویت ہوجاتی ہی اور طبیب بھی اُس سے مستفید ہوتا ہی- جو جان لیتا ہی کہ طبیب نے اُسکی بیماری پر پوری آگاہی پائی ہی- جس سے اُسکے دل کو بخوبی اطمینان ہوجاتا ہی اور حرارت غریزیہ کو قوت پہونچکر اُسکی تمام قوتون مین تازگی آجاتی ہی

وَكُلُّ مَادَلَّ عَلىٰ مَاقَدْ حَضَرْ
اور جو چیز اُسپر دلالت کرتی ہی جو حاضر ہوچکی ہی
وَدَلَّنَا اَيْضًا عَلىٰ مَايَنْتَظِرْ
اور یہی ہمکو بتا بتا دیوے اُسپر جسکا انتظار ہی

فَحَاجَةٌ اَكِيْدَةٌ اِلَيْهِ
سو اُسکی طرف سخت حاجت ہی
وَطِبُّنَا مَعْلُوْلٌ عَلَيْهِ
اور ہماری طب کا اُسپر اعتماد ہی

علامت موجود جو بالفعل مریض مین پائی جاتی ہی جیسے کہ قارورۂ زرد یا نبض منشاری یا پہلو مین درد ہو تو وہ مرض کی نوع پر دلالت کرتی ہی جسکی طرف طبیب کو نہایت احتیاج ہی واسطے پہچاننے مرض کے اور حالات مریض کے جو آیندہ اُسپر وارد ہونیوالے ہین

وَمِنْهُ مَا يَعُمُّ بِالدَّلَالَةْ
منجملہ اس قسم کی دلائل کے ایک وہ ہی جو دلالت کرنیمین عام ہی
وَمِنْهُ مَا يَخُصُّ حَالًا حَالَةْ
اور ایک وہ ہی جو ایک ایک حال سے خصوصیت رکھتی ہی

یعنی دلائل کی دو قسمین ہین ایک عام جیسے نبض کا ضعف قوتون کے ضعف پر دلالت کرتا ہی- اور نبض کی صلابت اُسکے مادہ کی سختی اور غلظت پر دلالت کرتی ہی- دوسری خاص جسکی صرف مرض پر دلالت ہوتی ہی جیسے کہ تھوک

خون ملا ہوا کھانسی اور نبض منشاری پہلو کی بیماری پر دلالت کرتی ہے اور تھوک بدبودار مرض سل کی

أَمَّا الَّذِي يَخُصُّ سَوْفَ أَذْكُرُهُ فِي عَمَلِ الطِّبِّ إِذَا مَا أَسْطُرُهُ

پھر وہ دلیل جو خاص ہے ابھی اُسکو ذکر کرونگا جب عمل طب مین اُسکو لکھون گا

ذِكْرُ الدَّلَائِلِ الْعَامَّةِ الْحَاضِرَةِ

عام دلائل حاضرہ کا ذکر ہے

اور وہ علامات کلیہ ہین جو اعضا کی قوتون پر دلالت کرتی ہین

وَكُلُّ مَا يَعُمُّ مِنَ الدَّلَائِلِ فَهُوَ مِنْ أَعْضَاءٍ لَهَا جَلَائِلُ

جو دلالت کہ عام ہے وہ اُن اعضا سے ہوتی ہے جو رئیس ہین

یعنی کلی دلالت عام وہ ہے جو تینون اعضای رئیسہ مین سے کسی ایک سے ماخوذ ہوتی ہے

كَالْكَبِدِ وَالدِّمَاغِ أَوْ كَالْقَلْبِ فَإِنَّ هٰذِي بِالصَّحِيحِ تُنْبِي

جیسا کلیجہ اور دماغ اور دل کہ یہ سارے درست نشان کی خبر دیتے ہین

کیونکہ یہ اعضاے رئیسہ ہین اور تمام قوتین انھین سے پیدا ہوتی ہین اسلیے یہ اعضا مرض کی پوری اور درست حقیقت پر آگاہی بخشتے ہین۔ کیونکہ انہین سے ہر ایک کا فعل تمام بدن مین عام ہوتا ہے جنہین سے جیسے کسی ایک مین آفت یا خرابی آتی ہے تو تمام بدن ماؤف ہوجاتا ہے

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِأَفْعَالِ الدِّمَاغِ

دماغ کے فعلون سے حال معلوم کرنا

اَلْفِعْلُ مَا اسْتَقَامَ فِي تَصَوُّرِهِ وَفِكْرِهِ وَصَحَّ فِي تَذَكُّرِهِ

فعل جب تک اپنے تصور اور فکر مین مستقیم و برقرار ہے اور اپنی یادداشت مین

عقل اور تصور اور تفکر اور خیال سبکا مقام دماغ ہی جب دماغ مین فساد آتا ہی
تو عقل اوران تمام افعال مین نقصان آجاتاہی اور کوئی فعل صحیح اور سقیم و برقرار نہین رہتا

وَحَرَكَاتُ الْجِسْمِ وَالْإِحْسَاسِ	دَلَّ عَلٰى سَلَامَةٍ فِي الرَّاسِ
اور جسم کی حرکات اور حس مین درست رہے	تو سر کی صحت اور درستی پر دلالت کریگا وہ فعل

قوت حس وحرکت کا مبدأ دماغ ہی جسمین تغیر آسنے سے اُسکے افعال مین تغیر
یا نقصان یا بطلان آجاتاہی

وَإِنْ أَصَابَ هٰذِهِ أَعْرَاضٌ	فَفِي الدِّمَاغِ حَلَّتِ الْأَمْرَاضُ
اور اگر اُنکو کچھ عارضے ہو پہنچین	تو معلوم ہوا کہ دماغ مین مرضین اُترپڑتی ہین

جب خیال اور حس وحرکت مین سے کسی ایک مین کچھ خرابی آجاے تو معلوم کرنا
چاہیے کہ دماغ مین کچھ خلل آگیا ہی جس سے تکمیل افعال کا سدراہ ہوگیا ہی

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِاَفْعَالِ الْقَلْبِ

دل کے فعلون سے حالات کا معلوم کرنا

وَالْقَلْبُ اِنْ جَرٰى عَلَى الْقِوَامِ	فِي نَبْضَةٍ فَالْحَالُ فِي سَلَامِ
دل نبض مین اگر برابر درستی پر چلتا ہے	تو حال اچھا اور سلامتی مین ہے
وَالنَّبْضُ اِنْ تَبَاعَدَ عَنِ الْمُعْتَادِ	مِنْ طَبْعِهٖ دَلَّ عَلَى الْفَسَادِ
اور نبض اگر حرکت معتاد طبعی سے دور ہو جاوے	تو فساد پہ دلالت کریگی
دَلَّ بِالْاِخْتِلَافِ فِي الْاَنْبَاضِ	عَلٰى ضُرُوْبِ السُّقْمِ وَالْاَمْرَاضِ
اور نبضون مین اختلاف کے سبب	کئی ایک اقسام بیماری ور امراض پر دلالت ہوگی

اجناس نبض مین اختلاف آنے سے معلوم ہوتاہی کہ بدن بہت سی متضاد بیماریون مین مبتلا ہوگیا ہی

اِجْنَاسُ النَّبْضِ وَاَوَّلُهَا مِقْدَارُالْاِنْبِسَاطِ

نبض کے اقسام مین پہلا اُنین کا اُسکے پھیلاؤ کا مقدار ہے

نبض ایک حرکت انقباضی وانبساطی ظروف روح کی ہی جس سے روح کو ہوا واسطے تبرید یا تعدیل کے پہونچتی ہے۔ بعض کے نزدیک نبض حرکت وضیعہ ہی تینون قطرون طول عرض عمق مین۔ جو دل و شرائین سے بذریعہ انقباض وانبساط کے حاصل ہوتی ہے۔ حرکت انبساطی مین سرد ہوا اُسکے دل اور روح کیطرف آتی ہے۔ اور انقباضی مین بخارات دخانی دل و جسم سے باہر نکلتے مین اور کسی طبیب کا مقولہ ہی۔ نبض ایک ایلچی ہی جسکی کبھی تکذیب نہین کرنی چاہیے اور بمنزلہ گونگے آدمی کے جو اپنی حرکات اور اشارات کے ذریعہ سے پوشیدہ اور اندرونی اشیا کی خبر دیتا ہی

اَجْنَاسُهَا اِذَا عُدِدَتْ عَشْرَةٌ	مَا عَدَاهَا عَنْ حِفْظِ الْاَلِمَّةِ الْمَهَرَةِ
نبضونکے اجناس (اقسام) جب تو شمار کریگا تو دس مین	ماہران فن طب ہے کے بغیر انکے کسینے یاد نہین کیا
اَوَّلُهَا فِیْ قَدَرِ الْاِنْبِسَاطِ	دَلَّ عَلٰی اِفْرَاطٍ وَاِقْسَاطٍ
پہلا اُنین سے پھیلاؤ کے اندازہ مین ہے	کہ زیادتی اور برابری پر دلالت کرتا ہے

اور نبض پھیلاؤ اور عرض مین یا تو زیادہ ہوتی ہے یا کم

اِنَّ الْکَبِیْرَ اِنْ جَمَّتْ اَقْطَارُهٗ	دَلَّ عَلٰی قُوَّتِهٖ مِقْدَارُهٗ
اگر نبض عظیم کے تمام قطر (طول عرض عمق) بہت ہو جائین	تو اُسکا مقدار اُسکی قوت پر دلالت کریگا

اور اس نبض کو عظیم اور قوی بھی کہتے ہین جو انگلیون کو نہایت قوت سے ایسا قرع کرتی ہو کہ انگلیون کو اونچا کر دیتی ہی۔ اور نیچے دبانے سے اُسکی حرکت مین

کچھ کمی نہین آتی اور اُسکی قوت اور زیادتی مقدار کی یہ وجہ ہی کہ آسمین یا تو روح حیوانی زیادہ ہی یا حرارت کا غلبہ ہی جسکے سبب سے زیادہ ترویح کی حاجت پڑتی ہی

فَضِدُّهُ فِی الْقُوَّةِ الصَّغِیْرُ	مِنْهُ الطَّوِیْلُ النَّبْضِ وَالْقَصِیْرُ
اور ضد اُسکی قوت مین (ضعیف) صغیر ہی	اور منجملہ اُسکے نبض طویل ہے اور صغیر

یعنی نبض کے حالات مین سے ہر ایک حالت کی ضد ہوتی ہی - اور طویل کی ضد صغیر ہی اور صغیر وہ نبض ہی جو طول عرض عمق مین ناقص ہوتی ہی - اور اُسکا سبب یہ ہی کہ اسمین یا تو قوت ضعیف ہی یا حرارت غریزیہ کم ہی یا شریانون کا جرم سخت ہی جو حرکت کو بخوبی قبول نہین کرسکتا - اور طویل وہ نبض ہے جو پھیلاؤ اور عرض مین چار انگشتون سے تجاوز کرجاوے - اور قصیر وہ جو ایک سے بھی تجاوز نہ کرسکے - اور دونون کے درمیان اعتدال کا درجہ ہی

وَمِنْهُ مَاضَاقَ وَمِنْهُ مَاعَرُضَ	وَمِنْهُ شَاهِقٌ وَمِنْهُ مُنْخَفِضٌ
منجملہ اُسکے وہ نبض ہی جو تنگ ہو اور وہ جو چوڑی ہو	اور وہ جو اونچی ہو اور وہ ہی جو پست ہو

منجملہ نبض کے ایک ضیق ہی - جسکو دقیق بھی کہتے ہین کیونکہ وہ معتدل کی نسبت سے بہ سبب ضعف قوت کے دقیق ہی - اور اُسکے مخالف کو عریض کہتے ہین اور شاہق جسکو شاخص بھی کہتے ہین وہ ہی جو بلندی اور علو مین زیادہ ہو جسکا سبب حرارت کی زیادتی ہی اور اُسکی مخالف منخفض ہی - اور اُسکو غائر بھی کہتے ہین

جِنْسُ زَمَانِ الْحَرَکَةِ

جنس وقت حرکت کی یعنے دوسری جنس مقدار حرکت کے بیان مین

وَجِنْسٌ مَا یُنْسَبُ لِلزَّمَانِ	مِنْ حَرَکَةٍ مُخْتَلِفِ الْأَزْمَانِ
اور جنس اُس نبض کی جسکی نسبت زمانہ کیطرف ہوتی ہی	حرکتہ مختلف الازمان سے

فَمِنْ سَرِيْعِ النَّبْضِ ذِيْ غَزَارَةٍ — دَلَّ عَلَى الْقُوَّةِ وَالْحَرَارَةِ

پس نبض تیز بہت تیزی والی — قوت اور حرارت پر دلالت کرتی ہی

یعنی کبھی زمانہ حرکت کا لمبا ہوتا ہی جو قوت حیوانی کی قوت اور حرارت کی زیادتی پر دلالت کرتا ہی - اور سریع نبض وہ ہی جو زیادہ مسافت کو تھوڑے عرصہ مین طی کر لیتی ہی - اور اُسکے مخالف بطی ہی

وَمِنْ بَطِيْءِ النَّبْضِ ذِيْ خُمُوْدَةٍ — دَلَّ عَلَى الضُّعْفِ مَعَ الْبُرُوْدَةِ

اور نبض بطی بجھی ہوئی — ضعف اور برودت پر دلالت کرتی ہے

یا جمود ہی جسکے معنی یہ ہین کہ اسمین بطوء اور سختی پائی جاتی ہے

جِنْسُ زَمَانِ السُّكُوْنِ

یہ جنس ہے سکون کے مقدار کی

وَجِنْسُ مِقْدَارِ زَمَانِ السَّكَنَةِ — مُنْقَسِمٌ اِلَى ضُرُوْبٍ مُمْكِنَةٍ

اور جنس اندازہ زمانہ سکون کی — منقسم ہوتی ہے طرف اقسام ممکنہ کے

تَوَاتُرٌ لَيْسَ لَهٗ مِنْ فَتَرٍ — دَلَّ عَلَى ضُعْفِ الْقُوٰى وَالْحَرِّ

نبض متواتر کہ اُسے روک نہووے — وہ ضعف قوی اور حرارت پر دلالت کرتی ہے

یعنی زمانہ سکون کے نیچے کئی اقسام ہین ایک متواتر جسکے سکون کا زمانہ نہایت تھوڑا ہوتا ہی اور اسکا سبب قوت کا ضعف ہی یا حرارت غریبہ کی تیزی ہی جسکے سبب سے طبیعت اپنے آرام کے لیے زیادہ ہوا کی محتاج ہی تاکہ حرارت اور تیزی کو سرد کرے اور اُسکے مخالف تفاوت ہی

وَمَالَهٗ تَفَاوُتٌ بِالضِّدِّ — دَلَّ عَلَى رَخَاوَةٍ وَبَرْدِ

اور جس نبض کو تفاوت ہو فتور کے ساتھ — تو وہ نرمی اور سردی پر دلالت کرتی ہی

نبض

نبض کو انقباض اور انبساط کے وقت دو سکون عارض ہوتے ہین اور جو سکون انبساط مین بوقت قرع شریانون کے انگلیون کو ہوتا ہی اُسکو سکون خارجی کہتے ہین یہ سکون بظاہر حس محسوس ہوتا ہی۔ دوسرا وہ سکون جو انقباض کے وقت ہوتا ہی جبکہ شریانین مرکز کیطرف رجوع ہوتی ہین اُسکو سکون داخلی کہتے ہین جسکا حواس سے محسوس ہونا دشوار ہی پس جس نبض کا سکون لمبا ہوتا ہی اُسکو تفاوت کہتے ہین

جنسُ مِقدَارِ القَوِیّ

یہ جنس مقدار قوی نبض کی ہے

وَجِنسُ مِقدَارِ القَوِیِّ مَقسُومٌ اور جنس مقدار قوی نبض کی تقسیم ہوتی ہی	اِلیٰ قَوِیٍّ قَرعَہٗ عَظِیمٌ طرف قوی نبض کے جسکا قرعہ بڑا ہوا

قوی وہ ہی جو انگلیون کو زور سے اسقدر قرع کرے کہ گویا اُنکو اونچا کر دیتی ہی اور یہ قوت کی زیادتی اور شریانون کی ترقی کے سبب سے ہوتا ہی اور اُسکے مخالف ضعیف ہی۔ اور ان دونون کے درمیان معتدل ہی

وَمَا عَلَی الضِّدِّ ھُوَ الضَّعِیفُ اور جو نبض اسکے ضد پر ہو وہ ضعیف ہی	وَ قَرعُہٗ مُنخَفِضٌ لَطِیفٌ اور ضربہ اُسکا پست اور نرم ہوتا ہی

وجنسُ قِوَامِ جِرمِ الشّرِیَانِ

یہ جنس ہے خود قوام جرم شریان (رگ) کی

وَجِنسُ جِرمِ العِرقِ عِندَ الحِسِّ اور جنس جرم رگ کی رگ کے ہاتھ لگانے کے وقت چند اقسام ہی	فَمِنہُ صَلبٌ مُخبِرٌ عَن یُبسٍ ایک سخت جو خشکی سے خبر دیتی ہے
وَمِنہُ رَطبٌ لَیِّنٌ بِحِسِّہٖ اور ایک رطبہ ہی نرم ہاتھ لگانے مین	دَلَّ عَلیٰ رَطُوبَۃِ جِسِّہٖ جو رطوبت ظاہری حس پر دلالت کرتی ہی

جس کے اعتبار سے رگ کا قوام دو قسم پر ہے - ایک سخت جس سے صلابت اُنگلیون کو محسوس ہوتی ہے جو مزاج کے یُبس اور مرض کے سوداوی ہونے پر دلالت کرتی ہے - اور کبھی سختی خاص شریانون کی یبوست سے ہوتی ہے - دوسری نرم جسکی نرمی اُنگلیون کو محسوس ہوتی ہے کہ گویا انگلیان اُسمین دھسی جاتی ہین جو بدن کی زیادہ رطوبت پر دلالت کرتی ہے

اور ان دونون کے درمیان معتدل کا درجہ ہے

جِنسُ کَیفِیَّۃِ جِرمِ الشِّریَانِ ‏.

یہ جنس ہے کیفیت جرم رگ کی

وَجِنسُ جِرمِ العِرقِ فِی الکَیفِیَّۃ	دَلَّ عَلَی المِزَاجِ بِالسَّوِیَّۃ
اور جنس جرم رگ کی کیفیت مین	برابری مزاج پر دلالت کرتی ہے
فَبَارِدٌ یُخبِرُنَا عَن بَردِ	وَسخنٌ یُخبِرُنَا بِالضِّدِّ
سو بارد بالفعل سردی سے خبر دیتی ہے	اور گرم بالفعل اُسکی ضد یعنی گرمی سے خبر دیتی ہے

یعنی اگر شریانون کا لمس گرم ہو تو اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس شخص کا مزاج گرم ہے کیونکہ حرارت جسم کے تمام اجزا مین منتشر ہے - اور جسکا لمس بارد ہوتا ہے وہ مزاج کی برودت پر دلالت کرتا ہے - اور ان دونون کے درمیان معتدل ہے -

جِنسُ مَا یَحتَوِی عَلَیہِ الشِّریَانُ

یہ جنس ہے ایسی چیز کی جسپر رگ حاوی ہے - یعنے جو رگ مین ہے

وَجِنسُ مَا یَحتَوِی بِہِ الشِّریَانُ	فَذَالِکَ عَن اَخلَاطِہٖ بَیَانُ
وہ قسم جس سے رگ پر کی جاتی ہے	سو وہ اپنے اخلاط سے بیان کرتی ہے

جیسے

مُمْتَلِی یُخْبِرُ عَنْ اِفْرَاطِ	وَفَارِغٌ عَنْ قِلَّۃِ الْاَخْلَاطِ
ایک ممتلی ہی جو خبر دیتی ہو کثرت خلط و مادہ سے	اور خالی ہوتی ہی جو خبر دیتی ہو قلت مادہ و خلاط سے

اور نبض ممتلی ہوتی ہی اخلاط یا روح سے پس ممتلی وہ ہی جو حس کے وقت معلوم ہووے کہ وہ رطوبتون سے پر ہی - اور خالی وہ ہی جو اُسکے برخلاف ہو یعنی انگلیان دھستی ہوئی معلوم ہووین - جو قلت (امتلاء) پر دلالت کرتی ہین -

جِنْسُ زَمَانِ الْحَرَکَاتِ وَالْفَتَرَاتِ

یہ جنس ہے وقت حرکتون اور ٹھہرنے نبضون کی

وَلِلْفُتُوْرِ وَالْحِرَاکِ جِنْسٌ	یَکْشِفُ عَنْ اَنْوَاعِ ذَاکَ الْحِسُّ
اور آرام اور جنبش نبض کی ایک جنس ہی	کہ اُسکے اقسام کو ہاتھ لگانا واضح کردیتا ہی

نبض مین دو سکون اور دو حرکتین پائی جاتی ہین ایک حرکت تو عضو کو پھیلاتی ہی اور دوسری بند کرتی ہی - اور ایک سکون خارجی اور دوسرا داخلی ہی جو بعد انقباض اور انبساط کے درمیان پائی جاتی ہی - لیکن سکون خارجی محسوس ہوتا ہی

فَمِنْهُ نَوْعٌ مُسْتَقِیْمُ الْوَزْنِ	یَلْزَمُ فِی النَّبْضِ لِنَبْضِ السِّنِّ
پس اُس نبض کی ایک قسم ہی مستقیم الوزن	کہ نبض سن عمر کو وہ حرکت لازم ہوتی ہی

نبض مستقیم الوزن وہ ہی جسکے سکون اور حرکات کے اوقات متساوی اور ہم وزن ہووین - اور اُسکے تین احوال ہین ایک حسن الوزن جو مجاوز الوزن ہی جیسے لڑکے کی نبض جوان کے مشابہ ہووے - دوسری متباین الوزن جیسے لڑکے کی نبض بوڑھے کے مشابہ ہووے - تیسری خارج الوزن جسکو مشابہت کسی کے ساتھ نہین ہی - اور یہ نہایت ردی ہی جو قوت حیوانی کے اضطراب پر دلالت کرتی ہی

وَفِیْ فُصُوْلِ الْعَامِ فِی الْبِلَادِ	یَکُوْنُ جَارِیًا عَلَی الْمُعْتَادِ
اور سال کی فصلون (ربیع صیف خریف شتا) اور شہرون مین	اپنی عادت پر جاری ہوتی ہے

یہ حرکت اور سکون عمرون کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہین پس عمر لڑکون کی حرکت اور سکون جوانون کے برخلاف ہوتی ہے۔ اور بوڑھون کی اُسکے خلاف ہے اور نبض کا طبعی وزن وہ ہے جو معتدل مزاج مین معتدل عمر معتدل وقت مین پایا جاتا ہے

وَمِنْهُ غَیْرُ لَازِمٍ لِلْوَزْنِ	بِضِدِّ مَا ذَکَرْتُهُ مِنْ فَنِّ
اور ایک قسم نبض کا لازم الوزن نہین ہے	بباعث ضد اس قسم کے جو مینے ذکر کیا ہے

عمدہ وزن والی وہ نبض ہے جسمین حرکت اور سکون طبعی وزن کی نسبت پر ہووین اور جو اُسکے برخلاف ہوتا ہے اُسکی حرکت اور سکون طبعی کی نسبت پر نہین ہوتی

جِنْسُ خَاصَّةِ الْکَمِّیَّةِ

یہ جنس ہے خاص کمیت (مقدار) نبض کی

وَجِنْسُ مَا یَجْرِیْ عَلَی ائْتِلَافِ	فِی النَّبْضِ اَوْ یَجْرِیْ عَلَی اخْتِلَافِ
اور جنس اس نبض کی جو حرکت مین مناسب طور پر	چلتی ہے یا اختلاف پر چلتی ہے

اور یہ ہر دو اُمور نبض کی ہر ایک اقسام مین پائے جاتے ہین

فَمَا جَرٰی عَلٰی قِوَامٍ مُؤْتَلِفْ	وَمَا جَرٰی عَلَی اعْوِجَاجٍ مُخْتَلِفْ
پس جو نبض کہ ایک اندازہ پر چلے وہ مؤتلف ہے	اور جو کجی پر چلے وہ مختلف ہے

نبض مؤتلف وہ ہے جو انقباض اور انبساط اور حرکات و سکنات اور قوت و ضعف و سرعت و بطوء مین قانون طبعی پر جاری رہے اور جو اُسکے برخلاف ہو جاوے وہ مختلف ہے۔ اسطور سے کہ کوئی ایک نبضہ سریع ہو اور

دوسرا الٹی - اور ایک قوی اور دوسرا ضعیف ہووے - اور مختلف اقسام
کی نبض مین سے ایک کا نام ذنب الفار بھی ہی - جسکا ہر ایک نبضہ پہلے کی
نسبت سے ضعیف ہوتا جاتا ہی - یہانتک کہ اُسکی حرکت بالکل منقطع ہوجاتی ہی
فائدہ مناسب طور پر چلنا نبض کا تین اقسام مین پایا جاتا ہی - ایک مقدار
انبساط اور انقباض مین - دوسری زمانہ حرکت مین - تیسری جسپر شریانون کا
جرم تاوی ہی - چوتھی جو جرم شریانونکی کیفیت سے ماخوذ ہی

جِنسُ عَدَدِ نبضَاتِ العُرُوقِ

یہ جنس ہے رگون کے حرکتون کے شمار کی

وَجِنسُ عَدَدِ نَبْضَاتِ العُرُوقِ	لَهُ فِی الاِختِلافِ اَیُّ فَرقٍ
اور جنس شمار حرکتون رگ کی	اسکے اختلاف مین کیا کیا فرق ہی

اور مختلف مین فرق ہی اسطور سے کہ اختلاف یا تو زیادہ حرکتون نبض مین
ہوگا - یا تھوڑی حرکتون مین یا ایک ہی حرکت مین

مُختَلِفٌ فِی نَبضَاتٍ جَمَّةٍ	مِمَّا لَهُ نَوعَانِ عِندَ القِسمَةِ
بہت حرکتون مین جو مختلف ہووین	اُسکی دو قسمین ہین تقسیم کے وقت
مُنتَظِمُ النَّظمِ وَ مَا لاَ نَظمَ لَهُ	لَم تَکُنِ النَّفسُ لَهُ مُحَصِّلَه
ایک منتظم النظم جسکے اختلاف مین ترتیب ہی اور دوسری	وہ کہ اُسکا نظم و نسق کچھ نہو نفس اُسکا حاصل کرنیوالا نہین ہے

کبھی اختلاف کئی نبضات مین ہوتا ہی اور اُسکی دو قسمین ہین - ایک وہ جسکی
بہت سی حرکتون مین اختلاف ہی مگر اُسکے اختلاف مین انتظام ہی اسطور سے
کہ اُسکی ہر ایک حرکت پہلے کی نسبت سے ضعیف ہوتی جاتی ہی جیسا کہ نبض ذنب الفار مین

محسوس ہوتا ہی- دوسری وہ جسکے اختلاف مین کچھ انتظام نہین ہی جیسے کہ اسکی ایک حرکت قوی ہوتی ہی اور دوسری ضعیف- پھر دونون حرکتین قوی پھر ایک ضعیف اور ایک قوی

وَذُو النِّظَامِ مِنْهُ مَا يَدُوْرُ
اور نظام والی مین سی ایک قسم وہ ہی جو دورہ کرتی ہی
بِقَرْعٍ مَا يَقْرَعُ ثُمَّ يَرْجِعُ
قرع کرتی ہی جبتک قرع کرتی رہتی ہی پھر لوٹتی ہی

وَذَا لَهُ مِنْ قَوْلِنَا تَفْسِيْرُ
اور اُسکی ہمارے اس قول سے تفسیر ہی
إِلَى الَّذِيْ قَدْ كَانَ قَبْلُ يَقْرَعُ
اُسی قرع کیطرف جو پہلے قرع کرتی تھی

یعنی نبض منتظم کی دو قسمین ہین ایک وہ جسمین دور لازم آتا ہی اسطور سے کہ نبض کی ایک حرکت صغیر اور دوسری عظیم اور ایک معتدل پھر ایک صغیر اور دو عظیم اور ایک معتدل ہووے اور اسی قسم مین سے ایک قسم کو واقع فی الوسط کہتے ہین- دوسری وہ جوجسمین دور نہین ہوتا- بلکہ نبض کی ایک حرکت صغیر اور دو عظیم- پھر دو صغیر ایک قوی ہوتی ہے

وَمِنْهُ مَا لَمْ يَلْتَزِمْ أَدْوَارَهُ
اس نبض سے ایک وہ قسم ہی کہ اپنے دوروں کا التزام نہین کرتی
وَمِنْهُ مَا خِلَافُهُ فِيْ نَبْضَةٍ
اور منجملہ اُسکے ایک وہ ہی کہ اُسکا خلاف ایک نبضہ مین ہوتا ہی

وَمِنْهُ مَا يُدْعٰى ذَنَبُ الْفَارَةِ
اور منجملہ اسکے وہ ہی کہ جسے ذنب الفارہ کہتے ہین
إِذَا قَبَضْتَ فَوْقَ ذَاكَ قَبْضَةً
جبکہ تو اسپر ایک دفعہ ہاتھ رکھے

اور نبض مختلف مین سے ایک وہ ہی جسکا ایک نبضہ قوی اور دوسرا خفیف ایک مقدم اور دوسرا موخر ہووے

ومنہ

وَمِنْهُ مَنْسُوْبٌ وَمَالَمْ يُنْتَسَبْ		وَقَوْلُنَا مِنْهُ عَلَى الْمُلَقَّبْ
اور منجملہ اُسکے ایک منسوب ہوتی ہی اور دوسری غیر منسوب		اور ہمارا قول اُسکے ملقب پر ہی یعنی جسکا کچھ نام مشہور ہی

کسی نبض کا نام منشاری اور دودی اور نملی اور موجی اور ذنب الفار ہی اور بعض کا بالکل نام نہین ہی جیسے نبض بعض تپون کی یا بعض اقسام کے درد سر مین

وَمِنْهُ مَقْطُوْعٌ وَذُو اتِّصَالِ		وَمِنْهُ سَافِلٌ وَمِنْهُ عَالِي
اور منجملہ اُسکے ایک مقطوع ہی اور دوسری متصل		اور ایک سافل ہے اور ایک عالی

نبض مختلف مقطوع وہ ہی جو ایک قرع کرے۔ لیکن پورا ہونے سے پہلے اثنائے حرکت مین منقطع ہو جاوے پھر دونون مین اتصال ہو جاوے اور مختلف مین سے ایک وہ قسم ہی جسکا ایک نبضہ اونچا ایک پست ہوتا ہی

وَمَالَهُ فِي نَبْضِهِ قَرْعَانِ		وَمَا لَهُ اَكْثَرُ مِطْرَقَانِ
اور ایک وہ ہی کہ جسکے نبضہ مین دو ضربہ ہین		اور ایک وہ ہی کہ جسکے ضربہ بہت ہین یہ دونون مطرقی ہین

نبض مختلف کے اقسام مین سے ایک وہ ہی جسکو ذو القرعتین کہا جاتا ہی جسمین ایک ضربہ قوی ہوتا ہی دوسرا اُس سے کسیقدر کمتر۔ پھر بالکل اسکی حرکت بند ہو جاتی ہی اور پھر اسی ترتیب سے اسمین حرکت شروع ہو جاتی ہی۔ اسلیے بعض طبیب اُسکے دونون ضربون کو ایک ضربہ خیال کرتے ہین۔ لیکن وہ باہم پہلے پیچھے ہوتے ہین اور کتنے دونون کو دو ضربہ شمار کرتے ہین۔ مطرقہ ہتوڑے کو کہتے ہین جسکو جب کسی بھاری پتھر یا لوہے پر مارا جاتا ہی تو دو تین حرکتین وہ خود بخود کرتا ہی اسیطرح اس نبض کا حال ہوتا ہی اس مناسبت کیوجہ سے اُسکو مطرقی کہتے ہین

كَذَالِكَ النَّملِيُّ وَالمَوجِيُّ		وَمِنهُ دُودِيٌّ وَمِنشَارِيٌّ
ایسے ہی نملی ہی اور موجی		اور منجملہ اُسکے دودی ہی اور منشاری

دودی وہ نبض ہی جو موجی کے مشابہ ہوتی ہی۔ مگر موجی مین رگ کا انبساط زیادہ اور عظیم ہوتا ہی اور اُس سے اُنگلیون کے نیچے ضعیف حرکت محسوس ہوتی ہی جو کیڑون کی حرکت کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور نبض منشاری وہ نبض سریع متواتر صلب ہی جو بلندی اور پستی اور تقدم وتاخر اور صلابت ونرمی مین مختلف ہوتی ہی۔ اور اُسکو منشاری اسلیے کہتے ہین کہ اُسکی حرکت منشار (آرہ) کی حرکت کے مشابہ ہوتی ہی جبکہ لکڑی چیرنے کے کام مین استعمال کیا جاتا ہی۔ اور یہ نبض سینہ اور اُسکے قرب وجوار کی بیماری پر دلالت کرتی ہی۔ اور نملی وہ مختلف نبض ہی جسکی حرکت حرکت دودی کے مشابہ ہوتی ہی۔ مگر اُس سے صغیر اور ضعیف پر جو قوت کے زوال پر دلالت کرتی ہی اور اُسکی حرکت چیونٹیون کی چال کے مشابہ ہوتی ہی اور موجی وہ ہی جو عظم اور صغر اور تقدم وتاخر وصلابت ولینت مین ایسی مختلف ہوتی ہی جو دریا کی موجون کیطرح ایک حصہ دوسرے پر غالب آتا ہی

وَمِنهُ مَا يُوسَمُ بِالمُسَلِّي		وَمِنهُ مَا لُقِّبَ بِالرَّعشِيِّ
اور وہ ہی جسے مسلّے نشانی رکھتے ہین		اور منجملہ اُسکے وہ ہی کہ جسکو لقب رعشی کا دیتے ہین

نبض مختلف کے اقسام مین سے ایک رعشی بھی ہی جسکو مرتعش کہتے ہین جسکی حرکت پہلے نہایت ضعیف ہوتی ہی پھر آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے اپنے انتہا کے درجہ تک پہونچکر پھر کمی اور نقصان کیطرف لوٹتی ہی یہانتک کہ پہلی حد پر آجاتی ہی گویا کہ وہ ایک دھاگہ ہی جو کاتا جاتا ہی اور مختلف کی ایک اور قسم ہی جسکو مسلّی کہتے ہین جو ہمیشہ ایک ہی

حالت پر قائم اور ثابت رہتی ہے - اور اسمین کسیطرح کا تغیر نہین آتا جیسے کہ نبض سل والون کی ہوتی ہے اور یہ دلالت کرتی ہے قوت کے ضعف اور بدن کی ناتوانی پر اور اسپر بھی کہ بدن کا جوہر قوت مرض کیطرف مستحیل ہو گیا ہے -

وَكُلُّ جِنْسٍ تَحْتَهَا نَوْعَانِ — مِنْ هٰذِهٖ كِلَاهُمَا ضِدَّانِ

اور ہر جنس کے نیچے دو دو نوع ہین — ان ساریون سے اور دونون ضدین ہین

بَيْنَهُمَا وَاحِدَةٌ مُعْتَدِلُ لَهْ — تَنْزِلُ مِنْ كِلَيْهِمَا بِمَنْزِلَهْ

اسکے درمیان ایک معتدل ہے — اُن دونون سے ایک مرتبہ مین اُترتی ہے

نبض کے دسون اجناس مین سے ہر ایک جنس کے نیچے دو دو نوع ہین اور پھر ان ہر دو نوع کے درمیان ایک ایک معتدل ہے جیسے کہ حین زمانہ حرکت کے ماتحت دو نوع ہین سریع اور بطی - اور ان دونون کی نسبت سے معتدل ایسا ہی جنس مقدار سکون مین متواتر اور غیر متواتر ہے - جسکے درمیان ایک معتدل بھی ہے

إِلَّا ضُرُوبُ الْخُلْفِ فَهِيَ فَرْطُ — فَمَا لَهَا فِي الِاخْتِلَافِ وَسْطُ

مگر اقسام خلف کے جو بہت ہین — اُنکے اختلاف مین کوئی واسطہ اعتدال کا نہین ہے

نبض کے مفرط اقسام مین معتدل نہین پایا جاتا جیسا کہ جو نبض مفرط درجہ کی ممتلی ہے یا جو اعلے درجہ کی خالی ہے اسمین اعتدال کا درجہ نہین ہوتا

وَيُعْرَفُ النَّبْضُ بِنَبْضِ الْمُعْتَدِلِ — حَتّٰى يُرٰى لِأَيِّ جَانِبٍ عَدَلْ

اور معتدل نبض سے نبض پہچانی جاتی ہے — تاکہ معلوم ہووے کہ کس جانب کو عدول کرگئی ہے

یعنی نبض سے کسی مرض پر استدلال نہین ہو سکتا جبتک اُسکو معتدل نبض پر قیاس نہ کیا جاوے جو حقیقت مین نہایت بعید اور دشوار ہے اسلیے قانون مین

لکھا ہی کہ طبیبون کو چاہیے کہ صحت کی حالت مین نبضون کو بخوبی دیکھ رکھا کرین جو ذہن مین نہایت عمدہ طور سے آجاوین۔ پھر ضرورت کے وقت اُسی قیاس پر خیال کر لیا کرین۔ سو جبکہ کسی نبض کے دیکھنے اور اُسکی حالت معلوم کرنے کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ اعتدال کے وقت اُسکے مزاج کا حال معلوم کر رکھین جس سے بخوبی سمجھ لیوین کہ کسقدر درجہ اعتدال سے منحرف ہی

وَكُلُّ نَبْضٍ خَارِجٍ عَنْ وَاجِبِهٖ	قِيَاسُهٗ اِلٰى مِزَاجِ صَاحِبِهٖ
اور جو نبض کہ خارج ہو اپنے واجب طور سے	قیاس اُسکا اپنے صاحب کے مزاج کی نسبت پر ہی

یعنی جب کہ معلوم ہو جاوے کہ اعتدال کی نسبت سے نبض مین تواتر آگیا ہی تو جاننا چاہیے کہ اُس نبض والے شخص کا مزاج حار ہی۔ اور اگر نبض مین سختی ہو تو اُسکا مزاج یابس ہی۔ اگر نبض جمود کیطرف مائل ہی تو اُسکا مزاج بارد ہی اگر اُسمین نرمی و بیوست ہی تو اُسکا مزاج مرطوب ہی

ذِكْرُ نَبْضِ السِّنِّ وَالْفَصْلِ وَالْبَلَدِ وَالْمِزَاجِ وَالسَّخْنَةِ وَالذُّكُورَةِ وَالْاُنُوثَةِ

ذکر ہی نبض عمر اور موسم اور شہر اور مزاج اور ڈیل اور مرد ہونے اور عورت ہونیکا

جاننا چاہیے کہ نبض مین تغیرات طبعی اور غیر طبعی ہوتے ہین۔ اور طبعی تغیرات وہ ہین جو عمر اور موسم اور شہر اور مزاج اور ڈیل ڈول اور مرد یا عورت ہونیکے اعتبار سے ہوتے ہین پس جوان کی نبض بوڑھون سے قوی ہوتی ہی اور موسم گرما مین نبض موسم سرما کی نسبت سے قوی ہوتی ہی اسمین اعتراض ہی کیونکہ نبض تاثیر حرارت غریزیہ کی ہوتی ہی۔ اور چونکہ موسم سرما مین حرارت غریزیہ داخل بدن مین زیادہ ہوتی ہی تو چاہیے کہ اُس سے نبض عظیم ہووے

۱۰/۱۴

وَاعْتَرِفْ ضُرُوبَ النَّبْضِ فِی الْاَسْنَانِ
اب تو نبض عمروں اور سال اور فصلوں

وَفِی الْفُصُولِ الْعَامِ وَالْبُلْدَانِ
اور شہروں کی اقسام کو معلوم کر

وَفِی مِزَاجِ النَّاسِ وَالسَّخْنَاءِ
اور آدمیوں کے مزاج کی اور ڈیل ڈول کی

وَفِی الرِّجَالِ مِنْهُ وَفِی النِّسَاءِ
اور مردوں کی اور عورتوں کی

اَلْحَرُّ فِیْهِ سُرْعَةٌ اِلَی الْکِبَرِ
گرمی میں سرعت نبض کی ہوتی ہے عظم کیطرف مائل

وَمِثْلُهُ سِنُّ الشَّبَابِ وَالذَّکَرِ
اور ایسی ہی نبض عالم جوانی اور مرد کی ہوتی ہے

حرارت سے نبض سریع عظیم ہو جاتی ہے خواہ حرارت عمر کی ہو یا شہر یا مزاج یا مردوں کی

وَالْبَلَدُ الْجَنُوبُ وَالْقَضِیْبُ
اور شہر جنوبی (جو پہاڑ کے جنوبی سمت میں ہو) اور تیلا خشک آدمی

وَالْمَرْأَةُ الْحَامِلُ وَالْمَصِیْفُ
اور عورت حاملہ اور موسم گرمی کا

جو اشخاص ممالک جنوبی میں رہتے ہیں جہاں نہایت زیادہ گرمی ہوتی ہے اور پتلے دُبلے آدمی جنکا مزاج گرم اور بدن پر گوشت کم جو شریانوں کو بخوبی نہ چھپا سکے اور حاملہ عورت جسمیں زیادہ خون ہوتا ہے اور حرارت جنین کے سبب سے اُسکا پیٹ گرم ہوتا ہے - یہ سارے مقتضی عظم اور سرعت نبض کے ہیں۔

وَالْبَرْدُ فِیْهِ الصِّغَرُ وَالْاِبْطَاءُ
اور سردی میں صغر اور آہستگی نبض کی ہوتی ہے

وَمِثْلُهُ الشُّیُوخُ وَالشِّتَاءُ
اور ایسی ہی ہیں بڈھے آدمی اور موسم جاڑے کا

کَذَا النِّسَاءُ وَالسَّمِیْنُ الرَّهِلُ
ایسی ہی عورتیں اور فربہ آدمی ڈھیلا

وَمِثْلُهُ مِنَ الْبِلَادِ الشَّمَائِلِ
اور ایسے ہی شہر جو شمالی ہیں (یعنی پہاڑ سے شمال کیجانب ہیں)

اُن سب کی نبضیں صغیر بطی ہوتی ہیں - کیونکہ انکے مزاج پر برودت غالب ہے اور رطوبت زیادہ ہے

وَكُلُّ يُبْسٍ نَبْضُهُ صَلِيبٌ | وَكُلُّ لِيْنٍ نَبْضُهُ رَطِيبٌ

اور جسکو خشکی ہی اُسکی نبض سخت ہی | اور جو تری سے اُسکی نبض تر ہی

کیونکہ خشکی بدنون کو سخت کر دیتی ہی - اور رطوبت نرمی پیدا کرتی ہے

وَكُلُّ نَبْضٍ لِمِزَاجٍ مُعْتَدِلْ | يُشْبِهُهُ نَبْضُ الرَّبِيعِ الْمُكْتَمِلْ

اور ہر نبض مزاج معتدل کی | اُسکے مشابہ ہوتی ہی نبض موسم کامل رُت کی

یعنی نبض موسم ربیعی کی بہ نسبت موسم گرمی اور جاڑون کے معتدل ہوتی ہے
اور اسیطرح مزاج معتدل اور اقالیم چہارم کی

وَمِنْ بِلَادِ اَقَالِيمِ الرَّابِعْ | فَاِنَّهُ لِذَا الْمِزَاجِ تَابِعْ

اور شہرون اقالیم سے اقلیم چہارم معتدل ہی | کہ وہ نبض اُس مزاج کی تابع ہوتی ہی

وَطِفْلٌ نَبْضُهُ سَرِيعٌ رَطْبٌ | وَالْكَهْلُ نَبْضُهُ بَطِيءٌ صَلْبٌ

اور لڑکے کی نبض سریع اور تر ہوتی ہی | اور ادھیڑ آدمی کی نبض بطی ہوتی ہی سخت

سُرعت کی یہ وجہ ہی کہ وہان حرارت زیادہ ہوتی ہی - اور تر اسلیے کہ رطوبت
بھی زیادہ ہوتی ہے

وَكُلُّ جِسْمٍ حَامِلٌ لِخِلْطٍ | فَنَبْضُهُ مُمْتَلِئٌ بِفَرْطٍ

اور جو جسم حامل کسی خلط کا ہو | اُسکی نبض بہت بھری ہوتی ہے

جب جسم کسی خلط سے بھر جاتا ہی تو اُس سے اُسکی شریانون مین بھی امتلا
آجاتا ہی جس سے نبض عظیم ہو جاتی ہی - اور بعض اطبا کے نزدیک امتلا کی
حالت مین نبض ضعیف ہوتی ہی - کیونکہ اُسکی قوت مادہ خلطیہ کے نیچے
دب جاتی ہی جیسا کہ غذا مادہ کے نیچے دب کر ضعیف ہو جاتی ہی

وَکُلُّ جِسْمٍ فَارِغٍ مِنْ مَدٍّ — فَالنَّبْضُ فِیْہِ فَارِغٌ ذُوْ شِدَّۃٍ

اور جو جسم کہ خالی ہو کثرت رطوبت سی — پس نبض اُسکی خالی ہوتی ہی شدت والی

جیسا کہ مدقوق اور مسلول کی نبض خالی اور سخت ہوتی ہی کیونکہ اُنکے مزاج پر خشکی کا غلبہ ہوتا ہی- یہان بعض ضروری مسائل کو مصنف نے چھوڑ دیا ہی جنکو ہم بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین وہ یہ ہی کہ غضب کی حالت مین نبض عظیم شاہق متواتر ہوتی ہی- اور اسیطرح لذت مین مگر اس سے کسیقدر کمتر اور غم و فزع مین ضعیف بطی متفاوت ہوتی ہی- اور فزع ناگہانی مین سریع مرتعش مختلف ہوجاتی ہی- اور خوشی مین عظیم لین ہوتی ہی- اور نبض متغیر ہوجاتی ہی حمّام مین غسل کرنے سے اور سیر شکم کھانے سے اور زیادہ گرسنگی مین اور شدید الحرارت اشیا یا مبردات اور مخدرات کو تناول کرنے مین اور بکمال ہضم کے وقت جبکہ حرارت زیادہ ہوتی ہی- اور شروع خواب مین نبض صغیر ضعیف ہوتی ہی کیونکہ اُسمین حرارت داخل بدن کیطرف حرکت کرتی ہی اور زیادہ خواب مین ضعیف ہوجاتی ہی- اور ریاضت اور سرد پانی سے غسل کرنے مین قوی ہوتی ہی اور گرم پانی سے غسل کرنے کی صورت مین ابتدا مین تو قوی ہوتی ہی اور آخر مین تحلیل ہوکر ضعیف ہوجاتی ہی- اور ہوا کا حکم تغیر نبض کے بارہ مین مثل پانی کے ہی اور درد وا[illegible] مین نبض متغیر ہوجاتی ہی- اور جن اورام سے تپ ہوجاتی ہی اگر وہ [illegible] ہی تو نبض [illegible]ریع متواتر ہوتی ہی- اور اگر سوداوی ہی تو صلب بطی دقیق رہتی ہی- اور دنبلون اور خراج کی ابتدا مین نبض منشاری ہوتی ہی اور جب پیپ پڑجاتی ہی تو موجی ہوجاتی ہی - اور جو ورم عصبانی عضو مین یا دماغ کے

قریب ہوتا ہی تو نبض صلب ہوتی ہی اور زیادہ استفراغ اور مفرط رعاف مین بطی صلب ہوتی ہی اور تمام متحرک رگون مین سے زیادہ ظاہر ساعدین کی ہی پھر صدغین کی پھر رسغ قدمین کی - شریانون سے دیکھنے کی تجویز یہہ ہی کہ چار اُنگلیون سے اُنکو دبایا جاوے سو نبض طویل چارون انگلیون کو لمس کرکے تجاوز کر جاتی ہی اور قصیر وہان تک نہین پہونچتی ہی - اور عظیم اُنگلیون کو مرتفع کر دیتی ہی اور قوی مین ضرورت پڑتی ہی کہ اُنگلیون سے دبایا جاوے - کیونکہ قوی شریانون کی حرکت اُنگلیون کو پیچھے ہٹا دیتی ہے

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِالنَّفَسِ
سانس سے معلوم کرنا

جب ریہ سرد ہوا سے بھر جاتی ہی تو اُس سے دل ہوا کو جسقدر ضرورت ہوتی ہی جذب کر لیتا ہی - اور دُخانی بخارات کو سانس کے ذریعہ سے باہر نکال دیتا ہی

وَالصَّدْرُ وَالرِّيَةُ اٰلَاتُ النَّفَسِ	فَاِنْ تَصِحُّ فَالْحَيٰوةُ فِي حَرَسٍ
سینہ اور پھیپھڑا سانس کے آلات ہین	پس اگر یہ صحیح اور تندرست رہے تو زندگی حفاظت مین ہی

سینہ پھیپھڑے کے ذریعہ سے آدمی کی سانس آتی جاتی ہی اور جب اُن دونون مین ضعف یا اُنکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو اُس سے دل کے مزاج پر صدمہ پہونچتا ہی جس سے حرارت غریزیہ جو حیات کا مادہ ہی ضعیف و ناطاقت ہوجاتی ہی اور سانس لینے سے سینہ کو انبساط حاصل ہوتا ہی جس سے پھیپھڑا بھی منبسط ہوجاتا ہی جیسے کہ لوہارون کی کھال پھول جاتی ہی تو اُسکے اجزا مین ہوا داخل ہوجاتی ہی جسکو پھیپھڑا صاف کرا اور اُسکے فضلات کو نکال کر اسکو دل کی

غذا بننے کے لائق بنا دیتا ہی - اور یہ سارا کام خداوند تعالی کے اذن سے تھوڑے عرصہ مین مکمل ہو جاتا ہی - پھر یہ ہوا، سینہ کی طبعی حرکت کے ذریعہ سے دل سے تدریجاً اور رگون کیطرف پہونچتی ہی - اور پھیپھڑے کی پیدایش نرم گوشت ہوادار سے ہی جسکے منافذ بہت ہین جسمین ہوا بخوبی ٹھہر جاتی ہے جو روح کا مادہ ہی - اور حرارت دل کو برودت پہونچانے کا آلہ ہی - قانون مین ہی کہ ہوا کے بارہ مین پھیپھڑا مانند معدہ کے ہی غذا کے امر مین - اور پھیپھڑے کو دو متضاد حرکتین ہوتی ہین (۱) حرکت انبساطی جس سے ہوا جذب ہو کر قابل تغذیہ دل کے ہو جاتی ہی (۲) حرکت انقباضی جس سے بخار دخانی جو دل مین جمع ہوتا ہی خارج ہو جاتا ہی - اور پھیپھڑا دل کو اسکے تمام جہات سے حاوی اور محیط ہی

وَاِنْ تَنَكَّبَ عَنْ سُوْءِ اَفْعَالِهَا
اور اگر سانس اُنکے سوء افعال کے سبب یکسو ہو جاوے

وَالصَّدْرُ مُهِمًا يَعْتَرِيْهِ مِنْ مَرَضٍ
اور سینہ کو جب کوئی مرض عارض ہووے

فَنَارُ ذَاكَ الْقَلْبِ فِي اِشْتِعَالِهَا
تو آگ اس دل کی اشتعال مین ہوتی ہے

فَنَفْثُهُ دَلِيْلُهٗ وَهُوَ عَرَضٌ
تو خون وغیرہ کا تھوکنا اسکی دلیل ہی اور یہ عرض اس مرض کا ہی

پھیپھڑا اور سینہ اور پہلو باہم متصل اعضا ہین - جب اُنمین سے کسی ایک مین کوئی مرض یا سوء مزاج ہوتا ہی تو اُس سے دوسرے کو بھی ضرر پہونچتا ہی - سو اس مرض کے لیے کسی علامت اور دلیل کا ہونا ضروری ہی جو نفث (خون وغیرہ تھوکنا) ہی جیسا کہ قارورہ جگر کی بیماریون پر دلالت کرتا ہی -

اِنْ عَدَمِ النَّفْثُ فَذَاكَ اِبْتِدَاءُ
اگر نفث اور تھوکنا نہو تو یہ ابتداے مرض ہی

لِاَنَّ حَالَ النُّضْجِ فِيْهِ مَا بَدَاءَ
کیونکہ پختگی کا حال ابھی اسمین ظاہر نہین ہوا

وَاِنْ يَكُنْ فِي رِقَّةٍ قَلِيلًا	كَانَ بِضُعْفِ نُضْجِهٖ دَلِيلًا
اور اگر رقت مین کمی ہووے	تو اُسکے نضج کے ضعف کی دلیل ہی

کیونکہ نفث اور تھوک نضج کے اعتبار پر ہوتا ہی سو جبتک نضج بالکل نہین ہوتا تو تھوک گرم سیال پانی کے مانند ہوتا ہی اور جب تھوک مین نضج آجاتا ہی وہ زیادہ اور غلیظ اور سہل الخروج اور مستوی القوام ہوتا ہی

وَاِنْ يَكُنْ مُعْتَدِلًا فِي ذَا كَا	تَوَسُّطَ الصُّعُودِ قَدْ اَنْبَاكَا
اور اگر قوام مین معتدل ہووے	تو تزائد مرض کے توسط پر تجھے آگاہی کریگا

جو تھوک رقت اور غلظت کمی اور بیشی مین معتدل ہو وہ دلالت کرتا ہی کہ ہنوز مرض ترقی کے متوسط درجہ پر ہی مگر جبکہ کسیقدر نضج ظاہر ہو جاوے۔

وَاِنْ يَكُنْ فِي كَثْرَةٍ وَفِي غِلَظٍ	فَاِنَّهٗ عَنْ اِنْتِهَاءٍ قَدْ لَفَظَ
اور اگر مادہ زیادہ اور غلیظ ہو	تو وہ انتہائی مرض سے خبر دیتا ہے
وَرِقَّةُ النَّفْثِ مِنَ الْاَدِلَّهْ	اِنَّ رَقِيقًا خِلْطُ تِلْكَ الْعِلَّهْ
اور نرمی تھوک (مادہ خارجہ) کی دلیل ہی اسپر کہ	خلط اُس مرض کی رقیق ہے
وَاَنَّهَا سَرِيعَةُ الْجَفَافِ	وَالنَّفْثُ اِنْ يَغْلُظْ فَبِالْخِلَافِ
اور اُسپر کہ وہ علت جلدی خشک ہو جائیگی	اور تھوک اگر غلیظ ہو تو علت اسکے برخلاف ہوگی

اور نرم مادہ جلدی خشک ہو جاتا ہی۔ اور اُسکا فعل خشکی کے بعد باطل ہو جاتا ہی جسکو عضو کی قوت جلدی دفع کر دیتی ہی جس سے بیماری فوراً زائل ہو جاتی ہی اور تھوک غلیظ دیر مین خشک ہوتا ہی اور عرصہ کے بعد تندرستی لاتا ہی۔

وَالْاَسْوَدُ اللَّوْنِ مِنَ الْبُصَاقِ	دَلَّ عَلٰى شِدَّةِ الْاِحْتِرَاقِ
اور سیاہ رنگ کی کھنکار اور تھوک	سخت احتراق مادہ پر دلالت کرتی ہی

اور سیاہ کھنکار اور تھوک دونون دلالت کرتے ہین اس امر پر کہ بدن کی قوتین جلکر دور ہوگئی ہین اور احتراق اعضا تک پہونچ گیا ہی یا اسپر کہ بدن مین محترق اور ردی مواد زیادہ اور غالب ہوگیا ہی جسنے بدن کی قوت کو گھٹا دیا ہی یا اُسپر کہ بدن کو زیادہ سردی پہونچ گئی ہی جسنے قوتون کو جما دیا ہی اور حرارت کو بجھا دیا ہی۔ جو نہایت ہی ردی اور ناقص ہی اور زرد پستی رنگ بھی سیاہ کے حکم مین ہی

وَالْاَخْضَرُ اللَّوْنِ مِنَ الْاَنْفَاثِ	دَلَّ مِنَ الصَّفْرَاءِ عَلَى الْكُرَّاثِ
اور سبز رنگ کی کھنکار	کراثی صفرا پر دلالت کرتی ہی
وَكُلُّ مَا صُفْرَتُهُ مُضِيَّهْ	دَلَّ مِنَ الصَّفْرَاءِ عَلَى الْمُحِيَّهْ
اور جسکی زردی روشن ہووے	وہ صفراء محی پر دلالت کرے گا

اور تھوک یا کھنکار کا رنگ زرد سفیدی آمیز ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ اسمین صفرا کے ساتھ بلغم ملا ہوا ہی۔ اور اگر زردی کا رنگ تیز ہو تو اسمین صرف صفراء کا غلبہ ہی

وَاَبْيَضُ النَّفْثِ دَلِيلُ الْبَلْغَمِ	وَاَحْمَرُ اللَّوْنِ دَلِيلُ الدَّمِ
اور سفید کھنکار علامت بلغم کی ہے	اور سرخ رنگ والا دلیل خون کی ہی

جمیع اقسام بلغم کا رنگ سفید ہوتا ہی۔ اور جس کھنکار کا رنگ سفید اور لزوجیدار ہو وہ نہایت ناقص اور مذموم ہی

وَكُلُّ مَنْ فِي نَفْثِهِ نُتُونَهْ	فَاِنَّهَا تُخْبِرُ عَنْ عُفُونَهْ
اور جسکی کھنکار مین بدبو ہو	تو وہ مادہ کی عفونت سے خبر دیتا ہی

کھنکار اور تھوک مین جسقدر بدبو ہوگی اسیقدر مادہ کی عفونت پر دلالت کرتا ہی جو تنفس کے اعضا مین غلیظ پڑا ہی

وَكُلُّ نَفْثٍ لَمْ يَكُنْ بِالْمُنْتِنِ	فَلَيْسَ مَا فِي صَدْرِهِ بِعَفِنٍ
اور جو کھنکار کہ بدبودار نہو	تو اُسکے سینہ مین مادہ متعفن نہین ہے
وَإِنْ رَأَيْتَ مُسْتَدِيرًا شَكْلَهُ	وَكَانَتِ الْحُمّٰى بِهٰذِي الْعِلَّهْ
اور اگر تو اسکی شکل کو مستدیر (گول) دیکھے	اور تپ بھی اُس مرض مین ہووے
فَاقْضِ هٰذِهِ مِنَ الْأَعْلَامِ	عَلٰى وُقُوعِ الشَّخْصِ فِي الْبِرْسَامِ
پس تو ان نشانیون سے اس شخص کے	ورم سینہ مین مبتلا ہونے کا حکم لگادے

اگر بجاے برسام کے سرسام ہو تو اُس سے مراد یہ ہی کہ اگر کھنکار سفید اور گول ہوا ور ساتھ اُسکے تپ تیز اور قوی ہو تو اُسکو سرسام مین مبتلا ہونیکا ڈر ہی۔ خصوصًا جبکہ اختلاط ذہن کا یا ہذیان ہووے جیسے بول کے رنگ سفید ہونے مین سرسام کا احتمال ہوتا ہی۔ سرسام دماغ کے ورم کو کہتے ہین۔ اور برسام سینہ یا جنب کا ورم ہی

وَإِنْ يَكُنْ لَمْ يَسْخَنِ الْعَلِيلُ	فَإِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الذُّبُولُ
اور اگر ایسا ہو کہ بیمار کو گرمی معلوم نہو	تو ضرور ذبول (تپ مشابہ دق کے) حاضر ہوا ہی

یا اگر علیل کو تپ نہو یا باوجود تپ کے اُسکی گرمی محسوس نہوئے تو وہ دق کے آخری درجہ مین ذبول کو پہونچ چکا ہی۔ ذبول اسلیے کہتے ہین کہ ایسی حالت مین اعضاے ایسے خشک ہوجاتے ہین جیسے کہ درخت کی کٹی ہوئی شاخین سوکھ جاتی ہین

وَالنَّفْثُ إِنْ دَلَّ عَلَى الْكَمَالِ	مِنْ نُضْجِهِ جَاءَ بِلَا سُعَالِ
اور اگر کھنکار اپنے کمال نضج پر دلالت کرے تو	اسطرح گریگا کہ بغیر کھانسنے کے آویگا

مِن

اَبْيَضُ فِيْهِ غِلَظٌ مُتَّصِلًا	بِلَا نَتُوْنَةٍ يَجِيْئُ اَوَّلًا
اس حال مین کہ سفید ہوگا اسمین متصل گاڑھا پن ہو	بغیر از تعفن کہ جو پہلے آتا تھا

جس تھوک اور کھنکار مین چھ باتین پائی جاتی ہین اسمین کامل اور پورا نضج ہوتا ہی (۱) بغیر کھانسی کے خارج ہونا۔ (۲) اُسکا رنگ سفید ہو (۳) غلیظ نہو (۴) اُسکے نکلنے مین اتصال ہو (۵) اسمین کسیقدر بدبو نہو (۶) نہایت آسانی اور سہولت سے نکلتا ہو۔ پس جس کھنکار مین یہ چھ امور مذکورہ بالا پائے جاوین اُسکی بیماری زیادہ سخت نہین ہوتی۔ اور اگر کھنکار ابتدائی بیماری مین نکلنا شروع ہوجاوے تو وہ بیماری کی کمی اور عنقریب نضج ہوجانے پر دلالت کرتا ہی۔ اور دیر سے آوے تو وہ نضج کی تاخیر اور بیماری کی درازی پر دلالت کرتا ہی۔ جو کھنکار نرم اور زیادہ اور عسر الخروج ہو جو کھانسی کے ساتھ اور اُسکا رنگ سیاہ یا مائل بزردی اور بدبودار ہو وہ نہایت ناقص اور مذموم ہے

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِاَفْعَالِ الْكَبِدِ

جگر کے افعال سے مرض کا معلوم کرنا

وَمَنْشَاءُ الْاَخْلَاطِ فَهُوَ الْكَبِدُ	وَالْخِلْطُ مِنْهُ يَسْتَزِيْدُ الْجَسَدُ
اور اخلاط کے پیدا ہونے کی جگہ جگر ہے	اور خلط سے بدن زیادتی پکڑتا ہی
وَكُلُّ عُضْوٍ نَاشِئٌ بِسَبَبِهٖ	فَهُوَ لَهُ الْفِعْلُ الَّذِيْ يَخْتَصُّ بِهٖ
اور ساری اعضا جگر کے سبب سے پیدا ہوتی اور بڑھتے ہین	سو وہ جگر کا فعل ہی جو اسی سے خصوصیت رکھتا ہی

ابتداء کتاب مین ہم بیان کرچکے ہین کہ خلط کسطرح پیدا ہوتی ہی۔ اور غذا کیونکر بدن کو پہونچتی ہی اسلیے اب دوبارہ اعادہ کی کچھ ضرورت نہین ہی اور جسطرح دماغ کے

اعضا ہین جو اسیکے ساتھ مخصوص ہین جو اعصاب ہین اور دل کے اعضا اسیکے ساتھ مختص ہین جو شرائین ہین۔ اسیطرح جگر کے بھی مخصوص اعضا ہین جو رگین ہین جنکے ذریعہ سے تمام بدن کے اعضا کو خون پہونچتا ہی اور ان اعضا مین سے ہر ایک کا جدا جدا فعل ہی جو اسیکے ساتھ مختص ہی اسلیے اب مصنف نے جگر کے افعال کا بیان شروع کیا ہی

وَمِنْ بُخَارِہٖ تَكُوْنُ الرُّوْحُ	وَالْجِسْمُ مِنْ بَقَائِہٖ صَحِیْحٌ
اور اسکے بخار سے روح بنتی ہے	اور بدن اُسکے بقا سے سالم رہتا ہی

یہ بخار جگر مین پیدا ہوتا ہی اس لطیف خون سے جسکو جگر جذب کر کے روح بننے کے لیے قابل کر دیتا ہی اور یہی روح طبی ہی پھر اس سے اور وہ (رگون) کے ذریعہ سے شرائین مین نکلکر تمام بدن مین پہونچتی ہین تاکہ ہر عضو کو جسقدر غذا مناسب ہے پہونچتی رہے سو جبتک جگر کے افعال بدن مین ثابت اور درست رہتی ہین جسم صحیح اور تندرست رہتا ہی

وَاِنْ یَصِحَّ الْخِلْطُ قَدْ صَحَّ الْجَسَدْ	وَالْخِلْطُ یَصْلُحُ مَتٰی صَلُحَ الْكَبِدْ
اور اگر خلط صحیح ہو تو ضرور بدن صحیح ہوتا ہی	اور خلط اسوقت اچھی ہوتی ہی جبکہ جگر اچھا ہووے

خلط سے مراد خون ہی کیونکہ جگر کے ساتھ خلط مخصوص وہی ہی جو اسکے اجزا مین داخل ہوتا ہی۔ سو جبکہ خون آفات سے بچا رہتا ہی تو جگر سلامت رہتا ہی اور جب جگر سلامت ہوتا ہی تو تمام جسم اچھا ہوتا ہی کیونکہ عمدہ غذا کا پہونچنا بدن کی تندرستی کا سبب ہی جس سے خالص اور عمدہ خون پیدا ہوتا ہی

فَالْمَاءُ یَحْمِلُ الْغِذَاءَ اِلَیْھَا	وَكُلُّ خِلْطٍ غَالِبٍ عَلَیْھَا
پس پانی جگر کیطرف اُٹھالاتا ہی غذا کو	اور ہر خلط کو جو جگر پر غالب ہو

کیونکہ پانی غذا کو معدہ مین لاتا ہے۔ اور اُسکے نضج مین امداد دیتا ہے جسکا کسیقدر بیان ضروریات کی بحث مین مرقوم ہوچکا ہے اور یہان خلط سے مراد وہ پانی ہے جو کیلوس کے ساتھ مخلوط ہے جسکو جگر علیحدہ نکال کر بول بنا دیتا ہے سو جو خلط وہان موجود ہوتی ہے اُسکا رنگ پانی یعنے پیشاب مین آجاتا ہے اگر صفرا ہو تو پیشاب زرد ہوتا ہے۔ اور جو مادہ دموی ہے تو سُرخ یا بلغم ہو تو سفید سوداوی ہو تو سیاہ ہوتا ہے۔ جیسے آگے بیان آتا ہے

فَالْمَاءُ يُبْدِيهِ لَدَى الْإِخْرَاجِ	فَإِنَّهُ بِالْخِلْطِ ذُو امْتِزَاجِ
پس نکلنے کے وقت پانی اس خلط کو ظاہر کرتا ہے	کہ جس خلط کے ساتھ وہ پانی مخلوط ہوتا ہے

جب پانی پیشاب کیطرح مستحیل ہو کر خارج ہوتا ہے تو موجودہ کی خلط کے رنگ سے متلون پایا جاتا ہے

فَالْمَاءُ شَيْءٌ يَحْمِلُ الْأَلْوَانَا	وَكُلُّ مَا أَوْدَعْتَهُ أَبَانَا
پس پانی ایسی چیز ہے کہ رنگون کو اُٹھا لاتا ہے	جس چیز کو جگر اسمین امانت رکھے اُسے ظاہر کردیتا ہے
فَقَدْ بَدَا مِنْ كُلِّ مَا أَقُولُ	وَشَهِدَتْ بِصِدْقِهِ الْعُقُولُ
پس ہر ایک میری بات سے یہ امر ظاہر ہے	اور اُسکے صدق کی سب عقلین گواہی دیتی ہین
بِأَنَّ فِي الْبَوْلِ لَنَا دَلِيلًا	يُخْبِرُ عَمَّا غَامِرًا الْعَلِيلَا
اسطرح کہ بول ہمارے لیے دلیل ہے	کہ وہ خبر دیتا ہے اس خلط سے جو علیل مین ڈوبی ہوئی ہے

تمام حکما کی عقلین قطعی اس پر دلالت کرتی مین کہ پیشاب کے رنگ مین مادہ مرض کے اقسام پر دلالت ہے

أَجْنَاسُ الْبَوْلِ وَأَوَّلُهَا فِي اللَّوْنِ

قارورہ کی جنسون مین سے اول رنگ کے بیان مین

پیشاب خون کا پانی ہی جسکو دونون گردے جدا کر دیتے ہین اور بعد تیسرے ہضم کے خون سے علیحدہ کر دیتے ہین- قارورہ سے استدلال نہین پکڑنا چاہیے جب کہ زیادہ مدت تک بند کیا جاوے ورنہ جسکو زیادہ بیخوابی یا تعب یا سخت بھوک یا کوئی حرکت نفسانی مثل غضب وغیرہ کے ہو اور نہ اُس بول سے جسکو چھ گھنٹون سے زیادہ عرصہ گذرا ہو اور نہ قوی مدرات کے پینے کی حالت مین اور نہ دوسرے قارورہ مین- پیشاب نکرنا چاہیے جبتک اُسکو پہلے پیشاب سے بخوبی پاک وصاف نہ کرلیوین

وَابیضُ اللَّونِ مِنَ الاعلامِ	بِکثرۃِ الشرابِ والطعامِ
اور سپید رنگ قارورہ کا	کثرت پانی اور کھانے کی خبر دیتا ہی
او تُخمۃٍ او بلغمٍ او بردٍ	او سلسٍ او سُدّۃٍ فی الکبدِ
یا بدہضمی کی یا بلغم کی یا سردی کی	یا سلس البول کی یا جگری سدہ کی خبر دیتا ہی

قارورہ سے پانچ طور پر استدلال کیا جاتا ہی- (۱) اُسکے رنگ سے (۲) رسوب سے (۳) قوام سے (۴) بو سے (۵) ذائقہ سے پھر رنگ کی دلالت دو قسم پر ہے اول سفیدی اسقدر تیز اور زیادہ ہو کہ اُسکا رنگ دودھ کے مشابہ ہوجاوے سو اگر وہ نہایت رقیق ہی تو نضج کے نہونے پر دلالت کرتا ہی اور اگر غلیظ ہے تو معلوم ہووے کہ اسمین کوئی خلط بلغمی مخلوط ہی یا بدہضمی ہوگئی ہی غذاء کے زیادہ کھاجانے سے جو ابھی ہضم نہین ہوئی یا زیادہ پانی پینے سے جسنے اسکو گاڑھا کر دیا ہی یا بدن کو زیادہ سردی پہونچی ہی جسنے بدن کی حرارت کو منجمد کر دیا ہی اور کبھی قارورہ کی سفیدی جگر کی سردی پر دلالت کرتی ہی تپ کی حالت مین

جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی تپ تپ چوتھیہ کیطرف منتقل ہوجائیگی اور اگر کوئی گرم بیماری ہی تو سرسام مین مبتلا ہو کر اُس شخص کی ہلاکت کا خوف ہی اور کبھی پیچش کے ہوجانے کا ڈر ہوتا ہی۔ بسبب احتباس گرم مادہ کے امعا مین دوم یہ کہ قارورہ کا رنگ تو ویسا ہی سفید ہی لیکن اسمین چکنائی ملی ہوئی نظر آتی ہی تو وہ گردون کی چربی کے پگلنے پر دلالت کرتا ہی اور اگر اسمین کوئی اور چیز منی کے مانند مخلوط نظر آوے اور طبیعت مین کچھ حرارت کے آثار معلوم نہووین تو فالج کے ہوجانے کا احتمال ہے اور اگر وہان کچھ حرارت ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکا مادہ غلیظ تحلیل ہو کر بول کی راہ سے خارج ہو چلا ہے

وَالبَولُ اِن جَاءَ ذَا اصفِرَادِ	دَلَّ عَلیٰ شَیٍٔ مِنَ المِرَادِ
اور پیشاب اگر زردی والا آوے	تو کچھ تھوڑے سے مرہ صفرا پر دلالت کریگا
وَهُوَ مَتیٰ کَانَ بِلَونِ النَّارِ	فَالمِرَّةُ الصَّفرَاءُ فِی اکتِثَارِ
اور پیشاب جب آتشی رنگ کا ہو	تو معلوم ہوگا کہ مرۂ صفراء کی کثرت سے ہی

زرد رنگ کے پیشاب سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین صفرا کا غلبہ ہی اور مرض بھی صفراوی ہی اور جب زردی سونے کے رنگ کے مانند امراض حارہ مین پائی جاوے تو وہان عقل کے اختلاط پر دلالت کرتی ہی

وَالنَّاصِعُ اللَّونِ فَدُونَ الاَحمَرِ	وَالمِرَّةُ الصَّفرَاءُ فِیهَا اَکثَرُ
اور تیز رنگ زعفرانی جسکی سرخی کم ہی	اور اُسمین مرہ صفراء زیادہ ہے

اور زعفرانی رنگ جس پیشاب مین ہوتا ہی اُسکے بدن مین مادہ صفراوی کا

غلبہ ہی اور باوجود اُسکے اگر اسمین رقت ہو تو نضج کے نہونے پر دلالت ہوگی یا حرارت کی زیادتی پر جو بدن کے باطن مین ہی جیسے کہ تپ محرقہ مین ہوتا ہی

وَالْاَحْمَرُ الْقَانِیُ مِنَ الْاَلْوَانِ	اِنْ لَمْ یَکُنْ عَنْ اَخْذِ زَعْفَرَانٍ
اور خالص سُرخ رنگ (جسکی سُرخی ظاہر ہو	اگر زعفران کے پینے سے نہو
وَلَمْ یَکُنْ حِنَّاءً وَلَا قُوْلِنْجُ	فَذَاکَ فِیْهِ لِلدَّمِ مَاءٌ مَزَجُ
اور نہ مہندی پی یا لگائی ہو اور نہ قولنج ہو	تو اُسمین خون کی آمیزش ہے

سُرخ رنگ کا ایسا پیشاب جو خالص خون کے ہمرنگ ہو دلالت کرتا ہی کہ بدن مین مادہ دموی کا غلبہ ہی مگر چند صورتون مین باوجود سُرخی رنگ کے خون کی زیادتی نہین پائی جاتی۔ اول رنگ دار دوائی ہو جیسے زعفران جسکے پیشاب مین سُرخی زردی آمیز ہوتی ہی۔ یا خیارشنبر کا استعمال کیا ہو جو قارورہ کو سُرخ سیاہی مائل کردیتا ہی ایسا ہی ایلوے کا پینا اور بقولات کا کھانا۔ دوم مہندی کا خضاب لگانا کہ اسمین ایسی لطیف قوت ہی جو بدن کے مسامات مین سے نفوذ کرکے پیشاب کے مجاری تک پہونچ جاتی ہی۔ سوم کوئی سخت درد جو مجاری بول کے نزدیک تر ہووے جیسے قولنج اور نقرس اور درد مفاصل چہارم سدہ جو جگر اور امعا کے درمیانی مجاری مین پیدا ہوکر مرار (صفرا) کو امعا کیطرف گرنے سے روکتا ہی جو آخر ناچار مجری بول کیطرف گرتا ہی۔ پنجم جگر کا مزاج فاسد ہو جاوے جس سے وہ خون مائیت سے جدا نہین کرسکتا اور گوشت کے غسالہ کیطرح سُرخ رہتا ہی۔ ششم سوء القنیہ اور استسقا مین جگر بسبب ضعف کے چکنائی سے پانی کو بخوبی علحدہ نہین کرسکتا۔ ہفتم

یرقان مین قارورہ سُرخ رنگ کا ہوتا ہی ہشتم تمام نفسانی اعراض جیسے ہم - غم - حزن - بھوک وغیرہ پیشاب کے رنگ کو زرد کر دیتے ہین

وَاِنْ اَتَی الْاَسْوَدُ بَعْدَ کُمْدَۃٍ
اور اگر سیاہ آوے بعد خاکستری رنگ کے

دَلَّ عَلٰی بُرُوْدَۃٍ فِیْ شِدَّۃٍ
تو یہ سخت سردی پر دلالت کریگا

وَاِنْ اَتَی بَعْدَ احْمِرَارٍ مُفْرِطٍ
اور اگر سیاہ بعد سرخی کے آوے

دَلَّ عَلٰی سُوْءِ احْتِرَاقِ الْخِلْطِ
تو بُری احتراق خلط پر دلالت کریگا

اگر پیشاب کا رنگ سیاہ ہی اور اُس سے پہلے پیشاب خاکستری سبز رنگ کا آچکا ہی تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین زیادہ سردی ہی جسنے اخلاط کو منجمد کر دیا ہی - یا اسمین کئی محترق خلطین ہین جو نہایت سخت سرد ہو گئی ہین جس سے حرارت غریزی کو انجماد حاصل ہو گیا ہی اور اگر سیاہی سے پہلے سُرخ یا زرد رنگ خصوصًا بدبودار پیشاب آچکا ہی تو وہ مرہ صفرا کے زیادہ احتراق پر دلالت کرتا ہی - اور سیاہ قارورہ امراض حادہ مین ہلاکت پر دلالت کرتا ہی - مگر چند صورتون مین کسی قسم کے خطرہ کا احتمال نہین ہے اوّل چوتھیہ تپ کے آخر مین - دوم امراض طحال مین - سوم سبھی امراض سوداوی کے آخر مین کہ وہان سوداوی مادہ تحلیل ہو کر پیشاب کے ذریعہ سے خارج ہو جاتا ہے - چہارم - خون بواسیر کے احتباس کی صورت مین

وَاقْضِ عَلَی السُّقْمِ بِلَوْنِ الْفَرَاغِ
اور تو قارورہ کے رنگ سے بیماری پر حکم کر

اِنْ لَّمْ یَکُنْ عَنْ مَاْکَلٍ ذِیْ صِبْغٍ
اُسوقت کہ رنگ دار کھانے سے رنگ نہو

مِثْلُ الْبَوْلِ وَخِیَارُ الشَّنْبَرِ
جیسے بقولات اور املتاس

وَکُلُّ مَا یَصْبِغُہُ مِثْلُ الْمُرِّیْ
اور ہر چیز کہ جس سے بول رنگین ہو جاوے جیسے آبکامہ

طبیب کو چاہیے کہ بیماریون کے مزاج اور اُنکے مواد پر بول کے رنگ کے اعتبار سے حکم کرے بشرطیکہ کوئی اُسمین رنگ دینے والی چیز مخلوط نہو وے اور قارورہ سبز جسکا رنگ پستہ یا نیل کے مشابہ ہوتا ہی وہ مادہ کی شدت برودت پر دلالت کرتا ہی اور لڑکون مین حدوث فلج یا تشنج کا دردلاتا ہی اور جسکا رنگ زنگاری یا کراثی ہو وہ ردی نہین نہایت مذموم ہی زیادہ احتراق پر دلالت کرتا ہی۔ اور قارورہ ذائقہ کے اعتبار سے بھی بعض امراض پر دلالت کرتا ہی اسطور سے کہ نمکین صفرا پر اور شیرین خون پر اور پھیکا بلغم پر اور کسیلا اور ترش و قابض سودا پر دلالت کرتا ہی

ذِکْرُ الْقِوَامِ

قارورہ کے قوام یعنی اُسکی رقت غلظت کدورت کا ذکر ہے

وَرِقَّۃُ الْاَبْوَالِ فِی الْقِوَامِ
اور نرمی پیشابون کی قوام مین

دَلَّ عَلٰی قِلَّۃِ الْاِنْہِضَامِ
کمی انہضام پر دلالت کرتی ہی

رقیق بول جگری ہضم کے ضعف پر دلالت کرتا ہی کیونکہ طبعی بول جسمین ہضم واقع ہوتا ہی وہ کسیقدر غلیظ ہوا کرتا ہی سو جب ہضم مین کمی ہوتی ہے تو پیشاب رقیق ہو جاتا ہی خصوصًا لڑکون مین

وَقَدْ یَرِقُّ الْبَوْلُ بَعْدَ التُّخَمِ
اور قارورہ بدہضمی کے بعد کبھی رقیق ہو جاتا ہی

وَسُدَّۃٍ فِی الْکَبِدِ اَوْ مِنْ وَرَمٍ
اور بعد سدہ کے جو جگر مین او ربعد ورم جگری کے بھی رقیق ہو جاتا ہی

بدہضمی کیصورت مین ہضم مین کمی رہتی ہی۔ اور طبیعت کامل ہضم سے عاجز ہو جاتی ہے

اسلیے بول مین رقت رہتی ہی۔ اور کبھی جگر کے مجرا مین سدہ پڑ جاتا ہے۔
جس سے ہضم جگری مین نقصان آجاتا ہی۔ اور جس شخص کے مجدب کبد مین ورم
خصوصًا بارد ہوجاتا ہی تو اُس سے بول رقیق ہوجاتا ہی اور کبھی بول رقیق
ضعف گردہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی زیادہ تر پانی کے پینے یا سرد
سوء مزاج سے ہوتا ہی اور مادہ امراض مین قوتون کے ضعف پر دلالت
کرتا ہی اور کبھی بلغم کی زیادتی پر جو گردہ مین اکثر ہوجاتا ہے

وَغِلَظُ الْبَوْلِ دَلِيلُ الْهَضْمِ	اَوْ عَنْ كَثِيرِ بَلْغَمٍ فِي الْجِسْمِ
اور گاڑھا ہونا قارورہ کا دلیل ہضم کی ہی	یا جسم مین بہت ہونے بلغم کی علامت ہی

جیسا کہ کمی ہضم مین قارورہ رقیق ہوتا ہی۔ اسیطرح ضروری ہی کہ جب غذا کا
طبخ کمل ہووے اور اُسکے ہضم مین کسیطرح کی کوتاہی نرہے تو اُس سے
جسقدر پانی کا فضلہ (پیشاب) جو خارج ہوگا غلیظ ہوگا۔ یا یہ کہ بدن مین
غلیظ بلغم زیادہ ہی جو بول کے ساتھ مخلوط ہی اور بلغم کے جمیع اقسام مین غلیظ
ہوتا ہی اور کبھی سقوط قوت کی حالت مین بول غلیظ ہوتا ہی جیسے حالت
نزع کے وقت کا قارورہ غلیظ ہوتا ہی۔ اور قانون مین مرقوم ہے۔ قارورہ
کا زیادہ غلیظ یا اسکا زیادہ رقیق ہونا خام اور عدم نضج کی علامت ہی
کیونکہ غلیظ کا نضج رقت ہی اور رقیق کا نضج غلظت ہی اور کبھی امراض سوداوی
مین بحران کی وجہ سے قارورہ غلیظ ہوجاتا ہے

ذِكْرُ الرُّسُوبِ

ذکر بیٹھنے کا

یعنی قارورہ کے نیچے جو میل اور کدورت جم جاتی ہے اُسکے رنگ اور مکان

اور قوام کے بیان مین۔ رسوب عرف عام مین وہ میل ہی جو پانی کے نیچے بیٹھ جاتی ہی۔ اور طبیبون کی اصطلاح مین تین حالات پر انکا اطلاق آتا ہی (۱) جو قارورے کے نیچے تہ نشین ہو جاتا ہی۔ (۲) جو سب سے اوپر طافی نظر آتا ہی (۳) جو درمیان مین معلق رہتا ہی۔ اور اُسکو رسوب معلق بھی کہتے ہین

وَاِنْ بَدَا الرَّسُوْبُ فِي الْبَيَاضِ — دَلَّ عَلٰى سَلَامَةِ الْاَمْرَاضِ

اور اگر رسوب سفیدی مین نمودار ہو — تو بیماریون کی سلامتی پر دلالت کریگا

رسوب کے رنگ بھی بول کے رنگ کے مانند ہوتے ہین۔ اور رسوب کا سفید ہونا امراض کی سلامتی کی دلیل ہی جو مادہ کے نضج پر دلالت کرتا ہی جیسے کہ سفیدی پیپ کی ورم کے نضج پر دلالت ہوتی ہی۔ رسوب سفید صاف جب تپ مین چوتھے روز ظاہر ہون تو بحران ساتوین دن واقع ہوگا۔ اور اگر ساتوین روز نکلین تو اُنکا بحران گیارھوین روز ہوگا۔ اور جو رسوب صاف املس نہون تو وہ قوت کی تحلیل اور اُسکے ضعف کی علامت ہی

وَاِنْ بَدَتْ اَلْوَانُهُ مُصْفَرَّةً — فَاِنَّهُ مِنْ حِدَّةٍ فِي الْمِرَّةِ

اور اگر رسوب کے رنگ زرد نمودار ہون — تو وہ صفرا کی تیزی کے سبب سے ہی

وَاِنْ بَدَا اَحْمَرَ مِثْلَ الْعَنْدَمِ — فَهُوَ لِسُوْءِ نُضْجِ اَمْرَاضِ الدَّمِ

اور اگر رسوب سرخ دم الاخوین کیطرح نمودار ہو — تو وہ سوء مزاج امراض خون کیوجہ سے ہی

چونکہ مرارہ (پتہ) اور جگر کے درمیان ایک مجری ہی جسمین صفراء جگر سے مرارہ (پتہ) مین آجاتا ہی سو جب اس مجری مین پورا سدہ ٹھہر جاتا ہی تو یرقان ہو جاتا ہی کیونکہ اس صورت مین صفراء خون مین شامل ہو کر ظاہر جسم کیطرف

متوجہ ہوتا ہی ساور اگر سدہ پورا نہین ہوتا تو بول کا رنگ متغیر ہو کر زرد ہو جاتا ہی۔ پھر اگر اس حدت مین زیادہ حدت اور تیزی ہو تو قارورہ کا رنگ بہت اور سخت زرد ہوگا اور اگر بول کا رنگ زیادہ سرخ یا اُسکے رسوب سُرخ ہون تو مرض دموی کا علامت ہے۔

وَاِنْ تَمَادٰی اَمْرُہٗ وَلَمْ یَبْرَءْ فَاِنَّہٗ مِنْ کَبِدٍ ذَاتِ وَرَمٍ

اور اگر اسکا حال ایسا ہی رہا اور زائل نہوا تو معلوم ہوگا کہ یہ جگر کے متورم ہونے کی وجہ سے ہے

کسی اور جگہ شیخ الرئیس نے کہا ہی کہ جگر کے اورام کبھی پھٹکر گردون کے منفذ کیطرف جاری ہو جاتے ہین جس سے پیپ بول مین ظاہر ہوتی ہی اور کبھی امعا کیطرف جاری ہو جاتے ہین جس سے پیپ براز مین معلوم ہوتی ہی اور کبھی اندرون بدن کیطرف جس سے کبھی پیپ ظاہر نہین ہوتی اور جب وہ پیپ بننے سے پہلے جاری ہو جاتی ہی تو اُسمین خون ظاہر ہوتا ہے

وَاِنْ یَکُ اَیْسَوَدَّ بَعْدَ الْقَنُوَّۃَ لَا سِیَّمَا بَعْدَ سُقُوْطِ الْقُوَّۃِ

اور اگر نمودار ہوا کہ سیاہ ہوا جاتا ہے بعد بہت سرخی کے خصوصًا بعد سقوط قوت کے

اگر سیاہ رسوب سے پہلے سُرخ تھا تو وہ قوت اور ہلاکت کی دلیل ہی جبکہ قوت ضعیف ہو کیونکہ وہ دلالت کرتا ہی خلط کے احتراق اور مادہ روح کے فنا پر اور اگر قوت قوی ہی تو مرض دیر تک رہیگا۔ پھر موت آئیگی اور اسکے قریب ہی رسوب سبز پھر اشقر پھر نخالی پھر قشوری

یَرْسِبُ بَعْدَ الْکَوْنِ فِیْ تَرَاقٍ فَالنَّفْسُ قَدْ بَلَغَتِ التَّرَاقِ

تلچھٹ سیاہ بیٹھ جاتی ہی بعد بلندی کے تو اب نفس ہنسلیون تک پہونچ چکا ہی یعنی قریب الموت

وَلَا انْتِفَاعَ بِدُعَاءِ رَاقٍ	وَالْمَوْتُ مِنْ شِدَّةِ الْاِحْتِرَاقِ
اور اب منتر پڑھنے والے کی دعا کا کچھ نفع نہین ہی	اور سخت احتراق کے باعث موت حاضر ہی

جب سیاہ رسوب قارورہ پر طافی ہونے کے بعد بیٹھ جاوین اور بدن کی قوت ضعیف ہو سمجھنا چاہیے کہ روح بدن سے نکلکر حنجرہ تک پہونچ چکی ہے جسکو کوئی دعا یا منتر کارگر نہین ہوسکتا۔ اور موت بدن مین زیادہ احتراق ہونے اور رطوبتون کے زائل و معدوم ہوجانے کے سبب سے نزدیک حاضر ہی

وَاِنْ بَدَا اَسْوَدُ بَعْدَ الْكُمْدَةْ	وَلَمْ يَكُنْ مَرَضٌ ذَا حِدَّةْ
اور اگر رسوب بعد خاکستری رنگ کے سیاہ ہوتا جاوے	اور مرض حدت والی یعنے صفراوی نہو
سِيَّمَا اِنْ كَانَتِ الْكُمُودَةْ	فَنُضْجُهَا عَلَامَةٌ مَحْمُودَةْ
خصوصًا اگر خاکستری رنگ بھی ہو	پس اُسکا نضج علامت نیک ہی
وَكَانَ اَصْلُ السُّقْمِ مِنْ سَوْدَاءِ	دَلَّ مِنَ السُّقْمِ عَلَى انْقِضَاءِ
اور اصل مرض سوداء سے ہو	تو یہ بیماری کے گذرنے پر دلالت کریگا

گویا کہ مصنف نے سیاہ قارورہ اور رسوب سے استثنا کیا ہی اُسکو جو ردی نہین ہی وہ یہ ہی کہ جب سیاہ رسوب سے پہلے پیپ دار رسوب ہون اور کوئی حار مرض بھی نہووے بلکہ سوداوی مرض ہو (تپ چوتھیہ یا ورم الطحال) ہو۔ اور قوت قوی ہو تو اسصورت مین یہ نیک علامت ہی جو ظہور نضج پر دلالت کرتی ہی۔ کیونکہ ایسے رسوب خود دلالت کرتے ہین کہ یہ مرض اپنی انتہاء کو پہونچ چکا ہی اور یہ اُسکا بحران ہے اور خلطون مین احتراق نہین ہوا

۲۲۱

ذِکْرُ مَکَانِ الرَّسُوْبِ

رسوب کی جگہ کا ذکر و بیان ہے - اور اُسکی تین قسمین ہین

وَاِنْ بَدَا اَنْطُفُوْ عَلَی الزُّجَاجَہْ	غَمَامَۃٌ دَلَّ عَلَی الْفِجَاجَہْ
اور قارورہ کی شیشی پر ابر سا نمودار ہو تو	خامی خلط پر دلالت کریگا

جب رسوب ظاہر اور اونچا قارورہ پر نظر آوے تو سمجھنا چاہیے کہ مرض مین نضج نہین ہوا جو ابھی خام ہی اور اگر نسج (جالہ) عنکبوت کے مشابہ ہو تو وہ نہایت ردی و مذموم ہے

لٰکِنَّ فِیْھَا بَعْضَ نُضْجٍ مَنَعَہْ	رِیْحٌ تُثِیْرُ خِلْطَہٗ فَتَرْفَعُہْ
لیکن اس خام خلط مین کچھ پختگی ہے	کہ ہوا اسکی خلط کو اُٹھا کر بلند کرتی ہی اور وہ اُسے نیچے آنے سے روکتی ہے

یعنی باوجود خلط کے خام ہونے پر دلالت کرنے کے اسمین کسیقدر نضج بھی پایا جاتا ہی کیونکہ جس قارورہ مین نضج ہوتا ہی اُسکے رسوب طافی ہوتے ہین اور یہ طافی ہونا ریح کے سبب سے ہی جو پیدا ہوتی ہی ہضم کے مکمل ہونے سے جو بول مین مخلوط ہو کر بسبب خفت کے اُسکے اوپر آجاتی ہی اور رسوب کو قارورہ کی بلندی پر اُٹھا رکھتی ہی - اور خلط سے مراد وہ خلط ہی جس سے مرض پیدا ہوا ہی

وَاِنْ بَدَا فِیْ وَسْطِہٖ مُنْتَقِلَہْ	فَاعْلَمْ بِاَنَّ رِیْحَھَا فِیْ قِلَّہْ
اگر اس رسوب کے وسط مین انتقال و تبدل ہو	تو یقین کر کہ اس خام خلط کی ریح زائل ہونیوالی ہی
وَاِنْ بَدَا اَبْیَضُ ذَا انْتِقَالِ	عَنْ صُفْرَۃٍ اَمْلَسُ ذَا اتِّصَالِ
اور اگر سفید ہو زردی سے انتقال کرتا ہو	صاف ہموار اتصال دار ہو

مُتَسَفِّلًا دَائِمَ الْاِنْتِقَالِ	فَاعْلَمْ بِاَنَّ النُّضْجَ فِي الْكَمَالِ
نیچے آتا ہوا دائم الانتقال ظاہر ہوا ہی	تو یقین کر کہ اُسکا نضج اور پختگی کمال میں ہی

اول رسوب غمامہ جو خلط کے خام ہونے پر دلالت کرتا ہی۔ دوسر ا منتقلہ جو نیچے سے وسط کیطرف آتا ہی جبکہ اُسمین کسیقدر ہوا پائی جاتی ہی تیسرا رسوب محمود جو جلد پر دلالت کرتا ہی اسمین چھہ شرطون کا پایا جانا ضروری ہی (۱) سفید ہو (۲) یہ سفیدی زردی سے منتقل ہوتی ہو (۳) تمام اجزا میں صفائی وہموای ہو جو نضج کی علامت ہی کسی جزو مین خشونت نہو (۴) باہم اُسکے اجزا ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہون منقطع الاجزا ہونا کمی نضج کی علامت ہی (۵) رسوب تہ نشین ہون کیونکہ طافی ہونا خامی خلط کی علامت ہی (۶) زردی سے سفیدی کیطرف منتقل ہوتا ہو۔ بخلاف اسکے کہ جب ابتدا مین سفید ہو تو وہ غلیظ مادہ بلغمی پر یا مثانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہے

ذِكْرُ قَوَامِ الرُّسُوْبِ

تلچھٹ کے قوام کا ذکر ہے

وَاِنْ بَدَا الرُّسُوْبُ فِي انْقِطَاعِ	دَلَّ عَلٰى ضُعْفٍ مِنَ الطِّبَاعِ
اگر رسوب مین باہم پیوستگی نہین ہی	تو طبیعت کے ضعف پر دلالت کریگا
اَوْ كَانَ فِيْهِ شِبْهُ السَّوِيْقِ	دَلَّ عَلٰى جَرْدٍ مِنَ الْعُرُوْقِ
یا اسمین ستو کا سا کچھ ہووے	تو رگون کے چھلنے پر دلالت کریگا

اگر قارورہ مین ستو یا بریان دانون کے آٹے کے مانند ہو تو سمجھنا چاہیے کہ اُن رگون مین جنمین پیشاب رہتا ہی خراش واقع ہوا ہی جس سے مجرا کا سطح

یا مثانہ کا کوئی جزو چھیلا گیا ہی - اور کبھی ایسے رسوب احتراق خون سے سبب سے ہوتے ہین جبکہ اُنکا رنگ سرخی کیطرف مائل ہو اور کبھی اعضاے اصلیہ کے نکلنے سے ہوجاتے ہین جنکا رنگ مائل بسفیدی ہوتا ہے

اَوْ کَانَ کَالنُّخَالِ فِی مَثَانَہٗ	دَلَّ عَلَی الْقُرُوْحِ فِی مَثَانَہٗ
یا ہو بھوسی جیسا اور تعفن دار	تو دلالت کریگا کہ مثانہ مین زخم ہین

جبکہ قارورہ مین رسوب بھوسی کے مانند بڑے بڑے ہون یا اُسمین بدبو ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ مثانہ مین یا بول کے مجرے مین کوئی زخم ہی جو متعفن ہوگیا ہی - اور گردے اور مثانہ اگرچہ دونون بول کے مجاری ہین لیکن اُنکے قشور (چھلکون) مین فرق یہ ہی کہ مثانہ کے قشور زیادہ اور بدبودار اور سفید رنگ کے ہوتے ہین اور گردون کے سُرخ کم بو والے ہوتے ہین

اَوْ کَانَ فِیْہِ شِبْہُ التَّوْرِیْقِ	دَلَّ عَلَی التَّقْطِیْعِ وَالتَّخْرِیْقِ
اور اگر اسمین کچھ ورقون کیطرح ظاہر ہو	تو کاٹنے اور پھاڑنے پر دلالت کرتا ہی

یہ قارورہ پہلے سے نہایت مذموم ہی جو دلالت کرتا ہی اعضاے اصلی کے کٹنے اور پھٹنے پر جب کہ کبد یا امعا مین زیادہ احتراق واقع ہوتا ہی

وَاِنْ بَدَأَ الصَّدِیْدُ فِی الْقَارُوْرَۃِ	دَلَّ عَلَی دُبَیْلَۃٍ مُنْفَجِرَۃٍ
اور اگر قارورہ مین پیپ ظاہر ہووے	تو پھوٹے ہوے پھوڑے پر دلالت کریگا

اگر قارورہ مین پیپ ہو یا کوئی ایسی چیز جو رنگ اور قوام اور بو مین پیپ سے مشابہ ہو تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ مجری بول مین کوئی دُنبل پھٹ گیا ہی جس سے یہ پیپ جاری ہوئی - دبیلہ ہر ورم جو اندرونی کسی مقام مین ہوجاوے

اور اُسکی طرف اور جگہ سے مادہ آتا ہو یا وہ جسمین پیپ جمع ہو جاوے - اور گرم ورم کو خراج کہتے ہین - اور چکنے رسوب گردون کی چربی نکلنے کی علامت ہی

وَاِنْ تَمَادٰی بِدَمٍ مُعَفَّوْنٍ	فَوَرَمٌ هُنَاكَ فَلْغَمُوْنِیْ
اور اگر پیپ متعفن خون کے ساتھ طوالت کھینچے	تو یہان ورم فلغمونی ہے

یعنی خون استلائی ہی جو تیز گرم مادہ سے یا کثرت جماع یا مثانہ کی کسی رگ کے پھٹنے یا ریح سے جو گردے کے گرد ہی پیدا ہوا ہی یا کسی بیرونی صدمہ ضربہ و سقطہ سے فلغمونی ورم دموی ہی جو ظاہر جلد مین یا جوہر دماغ مین ہوتا ہے

وَهُوَ اِذَا یَبْسُبُ کَالْمَنِیِّ	عَنْ بَلْغَمٍ فَجٍّ غَلِیْظٍ سَیِّئِ
اور وہ رسوب جب منی کیطرح بیٹھے تو معلوم ہو گا	کہ وہ خام غلیظ بلغم کے سبب سے ہی

جب قارورہ کے نیچے رسوب غلیظ ہو اور سفیدی انڈے کے مشابہ ہو تو تو وہ دلالت کرتا ہی کہ بدن مین خام بلغمی خلط ہی جو رگون مین جمع ہو گئی ہی جسکو طبیعت بول کی راہ سے نکال دیتی ہی جسکے اجزا مین باہم اتصال نہین ہوتا اور ایسا قارورہ کبھی امراض معدہ یا درد مفاصل مین بحران کی حالت مین ہوتا ہی

وَاِنْ بَدَا الرَّمْلُ فِیْهِ مُخْلَصًا	فَاعْلَمْ بِاَنَّ ذَاكَ عَنْ حَصًی
اور اگر ریت اسمین خالص ظاہر ہووے	تو یقین کر کہ یہ پھیپھڑے کے سبب سے ہی

جب رسوب مین ایسے اجزا نمودار ہون جو رنگ اور جرم مین ریگ اور چھات کے مشابہ ہون اور قارورہ کے نیچے تہ نشین ہون تو جاننا چاہیے کہ گُردون یا مثانہ مین ریت یا کنکر ہین - سو اگر انکا رنگ سُرخ یا مانند ریگ احمر کے مانند ہو تو گردون یا مثانہ مین ورم ہی - اور اگر خاکستری رنگ کے ہون تو بلغم کے

سبب سے جسمین کسیقدر سودا مخلوط ہوگیا ہے۔

ذِکْرُ رِیحِ البَوْلِ

قارورہ کی بو کا ذکر ہے جسکا استدلال نہایت ہی ضعیف ہے

وَفَقْدُهُ الرِّیحَ بِفَقْدِ النُّضْجِ	اَوْ قَلَّ هَضْمُ مِنْ طَعَامٍ نِیْ
اور بول مین بو کا نہونا باعث فقدان نضج کی ہی	یا کچے طعام کے سبب سے ہضم کم ہوا ہی

ہضم کے لیے ضرور ہی کہ معدہ مین ایسی قوت ہو جو غذا کو ہضم کر سکے سو جب ہضم اور طبخ نہین ہوتا تو نضج بھی نہین پایا جاتا جو حارہ امراض مین حرارت غریزی کے معدوم ہونے کی علامت ہی

وَکُلَّمَا اَفْرَطَ فِی العُفُونَہ	فَعِنْدَ ذَا یُفْرِطُ فِی النَّتُونَہ
اور جب طعام گندگی اور عفونت مین زیادتی کریگا	تو اُسوقت قارورہ بھی بدبو مین زیادہ ہوگا

کیونکہ بدبو کسی خلط کی عفونت سے ہوتی ہی سو جبکہ بدبو ترشی کے مشابہ ہو تو وہان کی عفونت دار خلط باردہی جسپر حرارت غریبہ نے غلبہ پالیا ہی اور اگر بو شیرینی کے مشابہ ہو تو وہان کی خلط متعفن شیرین ہے

وَاِنْ یَّکُنْ غَرِیبَۃَ النَّتَانَہ	فَاعْلَمْ بِاَنَّ السُّقْمَ فِی المَثَانَہ
اور اگر بدبو گاہے گاہے ہے	تو یقین کر کہ بیماری مثانہ مین ہی

جب بول مین عجیب قسم کی بو ہو جو پہلے کبھی ویسی معتاد نہین تھی نہ ویسی کبھی معلوم ہوئی تھی تو اس صورت مین مثانہ ماؤف ہے۔

وَقَدْ ذَکَرْتُ مُفْرَدَاتِ البَوْلِ	فَاعْمَلْ عَلٰی تَرْکِیبِهَا فِی القَوْلِ
اور بول کے مفردات کا تو مین ذکر کرچکا ہون	تو کلام مین اُنکی ترکیب پر عمل کر

قارورہ کا جُدا جُدا رنگ اور ذائقہ اور قوام اور بو کا ذکر مرقوم ہو چکا ہی جب اُنمین سے دو امور قارورہ مین مجتمع ہون تو وہان اس ترکیب کے لحاظ سے بیماری کی قسم پر استدلال کرنا چاہیے

اَلاِستِدلَالُ مِنَ البَرَازِ فِی الکَمِیَّۃِ

چندگی براز سے دلیل پکڑی جاتی ہے

اِنَّ البَرَازَ قَد یَدُلُّ عَلَی المِعدِ	وَتَارَۃً عَلَی المِصرِ وَالکَبِدِ
بیشک براز معدہ کی حالت پر دلالت کرتا ہی	اور کبھی انتڑی اور جگر کی حالت پر بھی

تمام دلائل کی نسبت سے براز پر بھی استدلال پکڑنا نہایت ہی ضعیف ہی پس جو براز منہضم ہو اور اپنی اوقات مین آیا کرے اور اُسکا جرم قوی ہو اور رکیبت مین معتدل ہو اس شخص کا ڈیل اور رنگ اصلی وضع پر ہو تو وہ معدہ کی جودت پر دلالت کرتا ہی اور جو مقدار مین زیادہ ہو اور نہ اُسکا کوئی وقت مقرر ہو اور دن کی نسبت سے رات کو زیادہ آوے اور نرم ہو اُسمین بہت مائیت ہو رنگ سفید و قلیل الہضم ہو وہ جگر کے ضعف یا اُسکے سوء مزاج کے سبب سے ہوتا ہی

مَتٰی یَقِلَّ فَھُوَ عَن غِذَاءٍ	جَمِّ استِحَالَۃٍ اِلَی الاَعضَاءِ
جب کم ہووے تو یہ بباعث غذا کے ہی	کہ اُسکا بہت استحالہ اعضاؤن کیطرف ہو گیا ہی

باوجود تناول غذا کے جب اسکا ثفل (براز) کم نکلے تو معلوم ہوتا ہی کہ بدن کی قوت غاذیہ قوی ہی جو غذا کو صورت اعضا کیطرف مستحیل کردیتی ہی جسقدر ہر عضو کو غذا کی ضرورت ہوتی ہی تا کہ اعضا مکمل ہو جاوین۔ اور انمین سے جسقدر کم ہو جاتا ہی اُسکا بدل وجود مین آجاتا ہے

أَوْلَا فَإِنَّ دَفْعَهَا يَسِيْرٌ

اور اگر استحالہ کثیر ہو تو کسی علت کے سبب اعضا کا

وَجَذْبُهَا بِعِلَّةٍ كَثِيْرٌ

دفع کرنا تھوڑا ہی اور جذب انکا بہت ہی

يَنْبِئُ بِأَنَّ بَدَنَ الْعَلِيْلِ

خبر دیتا ہے کہ بدن بیمار کا

مُمْتَلِئٌ مِنْ خَبِيْثِ الْفُضُوْلِ

خبیث فضلات سے پُر ہے

قلت براز کے اسباب یہ ہین یا تو معدہ کی قوت دافعہ کا ضعف ہی جو غذا کے دفع کرنے سے عاجز ہی - یا قوت جاذبہ قوی ہی جو معدہ سے زیادہ جذب کرکے کم خارج کرتی ہی اسیطرح تدریجًا بہت سے اخلاط بدن مین جمع ہوکر متعفن ہوجاتے ہین - جبکہ طبیعت مین ہیں واقع ہوتا ہی تو اس امر سے امتلائی امراض تپ وغیرہ حادث اور لاحق ہوجاتے ہین

وَإِنْ بَدَا أَيْ كَثُرَ فَالْغِذَاءُ

اور اگر ظاہر ہووے کہ براز بہت آتا ہی تو غذا کا

لَيْسَ لَهُ فِيْ جِسْمِهِ نَمَاءٌ

اُس شخص کے جسم مین بڑھاؤ نہین ہے

غذا کا فضلہ (براز) اگر زیادہ ہو تو وہ قوت جاذبہ کے ضعف یا قوت اعضا کے نقصان کیوجہ سے ہی جو غذا کو اعضا کیطرف جذب کرنے سے عاری اور ناقص ہین یا تو جگر کی قوت جاذبہ یا تمام بدن مین ضعف ہی باوجودیکہ ہر عضو مین ایک قوت غریزیہ آگئی ہے جو غذا کو واسطے بڑھانے اور نموء پیدا کرنے کے اپنی طرف کھینچ لاتی ہے

أَوْلَا فَإِنَّ الْجَذْبَ فِيْهِ قِلَّةٌ

اور اگر یہ یعنی جسم مین نہین ہی تو کسی علت کے

وَالدَّفْعُ فِيْهِ عَنْ عِلَّةٍ

سبب سے اسمین جذب تھوڑا ہی اور دفع بہت ہے

اعضا کی قوت جاذبہ غذا کو جذب کرتی ہی اور معدہ یا امعا کی قوت دافعہ کو

دفع کرتی ہی۔ سو جب اول ضعیف اور دوسری قوی ہوتی ہی تو براز کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہی جیسے کہ شیخ کے اس قول سے مفہوم ہوتا ہی کہ جگر۔ معدہ امعاے کسی عضو کے سوء مزاج کیوجہ سے براز زیادہ آتا ہی

وَاِنْ بَدَا اَبْیَضَ اِنَّ سُدَّہٗ	فِیْ مَسْلَکِیْ مَرَارَۃٍ اَوْ غُدَّۃٌ
اور اگر براز سفید ظاہر ہووے تو تحقیق دونون	راستون پتے مین سدہ ہی یا غدہ

براز طبعی کا رنگ اصلی زرد آتشی ہی۔ اور جب سفید رنگ کا نمودار ہو تو سمجھنا چاہیے کہ پتے کے کسی مجرے مین سُدہ ہی اور پتّے (مرارہ) کیسہ کے مانند ہی جو جگر کیجانب اور معدہ کیطرف متعلق ہی۔ اور اُسکی دو راہ ہین ایک جگر تک دوسری امعا تک ایک مجرا مین تو خلط صفراوی پیدا ہوتی ہی جسکو جگر طبخ سے وقت علٰحدہ کرکے پتون کیطرف ڈال دیتا ہی اور دوسرے مین صفرا کسیقدر بقیہ فضلہ امعا کیطرف جاتا ہی جسکو ثقل اور لزوجت دار بلغم سے دھوکر صاف و پاک کردیتا ہی سو جب کسی مجرا مین غلیظ مادہ سے سُدہ بنجاتا ہی یا زائد گوشت پیدا ہوجاتا ہی تو فرارہ کیطرف سے جو کچھ وہان صحت کی حالت مین گرتا تھا بند ہوجاتا ہی جس سے ثقل بغیر کامل نضج کے خارج ہوجاتا ہی

وَالْیَرَقَانُ شَاھِدًا بِالْحِسِّ	وَصُفْرَۃُ الْبَوْلِ عَلٰی ذَا الْجِنْسِ
اور یرقان اور زردی بول بظاہر حس مین	اس جنس پر گواہ ہین

حدوث یرقان سے بظاہر محسوس ہوتا ہی کہ پتے کے ایک مجرا مین سدہ پڑگیا ہی جسنے پتے سے جگر کیطرف انصباب صفرا کو روک دیا ہی جو آخر کار صفرا بند اور محبوس ہوجانے کی وجہ سے بدن مین خون کے ساتھ مخلوط ہوگیا ہے

جسکو طبیعت ظاہر بدن کی راہ سے باہر نکالنا چاہتی ہی اور جب دوسرے مجرا مین جو درمیان پتے اور امعا کے ہی سدہ ہو جاتا ہی تو جسقدر صفرا جسکو پتا سدہ یا امعا کی طرف پہونچاتا تھا ظاہر بدن کیطرف براہ بول مندفع ہونے لگتا ہی جس سے یرقان پیدا ہو جاتا ہی پس آنکھوں اور بول کی زیادہ زردی مین قطعی اس امر پر دلالت ہی کہ پتے کی کسی راہ مین سدہ واقع ہو گیا ہی غلیظ مادہ یا کسی اور وجہ سے بشرطیکہ بول کے رنگ کا تغیر تپ کیوجہ سے نہو

اَوْ لَا فَاِنَّ الْجِسْمَ جَسَدًا فَاسِدًا مِنْ بَلْغَمٍ اَوْ مِنْ مِزَاجٍ بَارِدٍ

اور اگر ایسا نہین تو بدن بسبب بلغم یا بارد مزاج کے نہایت درجہ کا فاسد ہے

جب براز کا رنگ سفید ہو اور مرارہ کی کسی راہ مین سدّہ بھی نہو تو یہ دلالت کرتا ہی جسم کے فساد پر یا تو بسبب غلبہ ردی مادہ کے جسنے طبیعت کی قوت کو ضعیف کر دیا ہی جو کہ بول کے نضج سے عاری ہو گئی ہی یا بدن مین غلیظ بلغم زیادہ ہو گیا ہی جسکی غلظت اور لزوجت سے قوت مغلوب ہو گئی ہی یا بدن کے مزاج پر برودت نے غلبہ پالیا ہی اور کبھی براز کی راہ سے سوداوی بارد یا بس مواد خارج ہوتے ہین جسمین کمال نضج کی تاثیر سے طبیعت مین طاقت نہین ہوتی اس لیے براز سفید رنگ کا خارج ہوتا ہی

وَاِنْ بَدَاءَ اَحْمَرَ اَوْ كَانَ النَّارِ دَلَّ عَلٰى فَرْطٍ مِنَ الْمِرَارِ

اور اگر براز سرخ یا ناری ظاہر ہووے تو کثرت مرہ صفرہ پر دلالت کریگا

اَوْ كَانَ كَالْكُرَاثِ وَالزَّنْجَارِ دَلَّ عَلٰى خُبْثٍ وَسُقْمٍ حَارٍ

اور اگر براز گندنے کیطرح یا زنگار کیطرح ہوا تو دلالت کریگا کہ مادہ خبیث ہی اور مرض گرم ہی

رنگون کے بارہ مین براز کا حکم مثل بول کے احکام کے ہے

وَاِنْ بَدَا اَسْوَدَ فَالْبُرُوْدَهْ	فِیْ جِسْمِهٖ مُزْمِنَةٌ شَدِیْدَهْ
اور اگر براز سیاہ آوے تو اُسکے جسم مین	سخت پُرانی مدت سے برودت ہے

سیاہ رنگ کا براز نہایت ردی اور مذموم ہے اور بقراط نے کہا ہے کہ بیماری کے آخر مین براز کا سیاہ ہونا بُری علامت ہے جسکے دو سبب ہوتے ہین اول یہ سیاہی ردی سودا سے پیدا ہوتی ہے جو زیادہ سردی پہونچنے کے سبب عرصہ سے بدن و جسم مین منجمد ہو چکی ہے جسنے قوت غریزیہ کو ضعیف و ناتوان کر دیا ہے دوسرے یہ کہ بول کی طبعی رطوبتین جل گئی ہین - اور قانون مین ہے کہ ایسے براز مین ضرور کسیلا پن اور ترشی ہوتی ہے - اور کبھی آخر امراض سوداوی مین سیاہ براز کا نکلنا نیک علامت ہوتی ہے جو مشعر ہے کہ قوت کے غلبہ کیوجہ سے مرض کا مادہ مندفع ہو رہا ہے

وَاِنْ تَكُنْ فِیْ مَرَضٍ ذِیْ حِدَّهْ	دَلَّ عَلٰی مَوْتٍ قَرِیْبِ الْمُدَّهْ
اور اگر یہ سیاہی تیز گرم مین ہووے	تو موت قریب المدت پر دلالت کریگی

کیونکہ تپ تہیّہ اور محرقہ اور سرسام وغیرہ تیز گرم امراض مین سیاہی براز کی شدت احتراق اور حرارت غریزی کے معدوم ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور تیز گرم مرض نہین ہے تو مرض کی درازی پر منذر ہے جسکے بعد آخر کار موت ہی کا پیغام ہے

وَاِنْ یَكُنْ یَوْمًا لَهٗ صَلَابَهْ	دَلَّ عَلٰی قَوِیٍّ مِنَ الْجَذَابَهْ
اور اگر کسی روز براز مین سختی ہو	تو جذب قوی پر دلالت کریگا

براز کی صلابت کیصورت مین سمجھنا چاہیے کہ جگر کی جاذبہ قوت قوی ہے اور قوت دافعہ ضعیف کیونکہ جب قوت جاذبہ قوی ہوتی ہے تو معدہ کی

رطوبتون کو جذب کرکے اُسکو خشک کردیتی ہی

اَوْ مِنْ حَرَارَةٍ لَهَا اِشْتِعَالٌ	اَوْ مِنْ غِذَاءٍ شَانُهُ الْاِعْتِقَالُ
یا ایسی حرارت سے ہوگا کہ جسمین اشتعال ہی	یا ایسی غذا سے کہ جسکی شان سے قبض کرتا ہی

یُبس براز کے یہ بھی اسباب ہین کہ حرارت یا تو جگر مین زیادہ ہی یا امعا مین یا معدہ مین جسنے رطوبتون کو خشک کردیا ہی - یا حرارت مزاج کی وجہ سی ہی خواہ طبعی ہو یا غیر طبعی اور کبھی یبس کا سبب خود مادہ غذائی ہوتا ہی جو نہایت درجہ کا یابس ہوتا ہی جیسے چینا اور خشک گوشت

وَاِنْ بَدَا وَهُوَ رَقِيْقٌ رَطْبٌ	فَالْجِسْمُ لَمْ يَكُنْ لَدَيْهِ الْجَذْبُ
اور اگر براز رقیق رطب ظاہر ہووے	تو بدن مین جذب نہین ہے
اَوْ بَرْدُ جِسْمٍ سَاءَ فِيْهِ الْحَالُ	اَوْ مِنْ غِذَاءٍ شَانُهُ الْاِسْهَالُ
یا بدن کی سردی سی ہی جس سے حال بُرا ہوگیا ہی	یا ایسی غذا سے ہی جسکا کام اسہال لانا ہی

جو براز رقیق عدیم النضج ہو اُسکے تین اسباب ہین (۱) بدن کا ضعف جسکے سبب سے وہ غذا کو ماساریقا سے کم جذب کرتا ہی (۲) جو اعضا غذا کو پکاتے اور نضج دیتے ہین (جیسے معدہ جگر طحال جداول دل کے) انمین برودت آجاتی ہی کیونکہ انمین غذا کا پکنا حرارت کے ذریعہ سے ہوتا ہی اور کبھی سردی خارجی ہوتی ہی (جیسے برف کی سردی کا پہونچنا) (۳) مزلق غذا جب امعا مین پہونچتی ہی تو غذا کو نضج اور پکنے سے پہلے پھسلا دیتی ہے جیسے آلو بخارا خبازی یا غذا مین مائیت ہی جو اسہال لاتی ہی - رقت براز کے بعض اسباب کو مصنف نے ذکر نہین کیا ہو از انجملہ دماغ سے رقیق مادہ گرتا ہی جو براز مین

مخلوط ہو کر اسکو بھی رقیق کر دیتا ہی یا کوئی باطنی اعضا مین گھل کر براز مین ملجاتا ہی اس صورت مین متعفن بدبو کا ہونا ضروری ہی۔ از انجملہ معدہ یا امعا مین لزوجت دار ردی خلط جمع ہو جاتی ہی جو غذا کو اُسکے ہضم سے پہلے پھسلا کر باہر نکال دیتی ہی۔ اور اس حالت مین کسی قسم کی بدبو نہین ہوتی از انجملہ جگر یا کسی اور قوت کا ضعف ہی

وَاِنْ بَدَا یُبْطِئُ فَالطَّعَامُ	یَعْسُرُ مِنْهُ لِلْمَعَا انْهِضَامُ
اور اگر براز دیر کرکے آوے	تو انتڑیون کے طعام کا ہضم ہونا دشوار ہی
اَوْ قِلَّۃٍ فِی الدَّفْعِ اَوْ مِنْ بَرْدٍ	اَوْ مِنْ مَعًا قَدْ اَمْسَکَتْ بِالسَّدِّ
یا قلت دفع کی یا سردی کے سبب سے ہی	یا انتڑی سے ہی جو سدہ کو روک رہی ہی

دیر سے براز نکلنے کے چھ اسباب ہین (۱) انتڑیون کی قوت ہاضمہ ضعیف اور قوت ماسکہ قوی جس سے طبخ کو دیر لگتی ہی (۲) قوت دافعہ کا ضعف (۳) امعا (انتڑیون) ماساریقا کو سردی پہونچنے کے سبب سے وہان غذا ہضم ہونیکے لیے عرصہ تک ٹھہری رہتی ہی (۴) امعا کی قوت ماسکہ قوی ہو جو غذا کو بہت مدت تک بند رکھتی ہی (۵) ماساریقا کے مجرا مین سدہ ہو جاوے (جیسا کہ قولنج مین) ثفل یابس یا غلیظ ریح سے جو ماساریقا کی راہ کو بند کر دیتا ہی یا ورم یا کوئی لزوجیت دار غلیظ مادہ امعا مین چمٹ جاتا ہی (۶) بول مین زیادہ ادرار ہونا یا مرہ صفرا کا امعا کی طرف کم گرنا۔

وَاِنْ بَدَا یُسْرِعُ فَالْغِذَاءُ	مِنْ شَانِہِ التَّزْلِیْقُ لَا الْبَقَاءُ
اور اگر جلدی ظاہر ہوتا ہی تو غذا کے سبب سے ہی	جسکا کام پھسلا دینا ہے نہ باقی رہنا

اَوْ مِنْ رُطُوْبَاتٍ مِنَ الْاَخْلَاطِ	اِذَا نَفَعَتْ اِلَيْهِ بِاِفْرَاطٍ
یا اخلاط کی رطوبات کے سبب سے ہی	جو کہ اس غذا کیطرف بہت گرین ہین

سرعت خروج براز کے دو اسباب ہین (۱) غذاے مزلق کا تناول جیسے آلوبخارا وغیرہ (۲) دماغ یا کسی اور اعضا سے لزوجت دار خلط گری ہی جو غذا کو پھسلا کر جلدی نکال دیتی ہی جسکی علامت یہ ہی کہ براز کے ساتھ اکثر رطوبتین ہوتی ہین

اَوِ الْمَاسَارِيقَا لَمْ يَكُنْ جَذَّابَهْ	اَوِ الْمِعَا قَدْ نَالَهُ مَا نَالَهُ
یا عروق ماساریقا جذابہ نہین ہین	یا انتڑی کو کچھ صدمہ پہونچا جو پہونچا ہی
كَالْقَرْحِ اَوْ كَمِثْلِ سُوْءِ الْهَضْمِ	اَوْ مِثْلِ سُقْمٍ مِنْ ضُرُوْبِ السُّقْمِ
جیسے قرحہ یا جیسے بدہضمی	یا جیسے کوئی مرض منجملہ امراض کے

ماساریقا چھوٹی رگین بالون کیطرح باریک امعاے باب الکبد تک ہین جنمین اکثر غذا طبخ پاتی ہی اور انھین کی راہ سے لطیف کیلوس کو جگر معدہ سے جذب کرتا ہی۔ سو جب ماساریقا یا کسی اور ہضم کے اعضاء کو سوء مزاج ہو جاوے یا انمین کوئی سدّہ پہنچا دے جس سے غذا کو جذب نکر سکے یا پورا نضج نہ دے سکے یا امعا مین زخم ہو جاوے جسپر ثفل مین پیپ کا نکلنا گواہی دیتا ہی۔ یا کوئی اور مرض تفرق اتصال یا انصباب مادہ کی ہو جاوے جس سے ورم یا سوء مزاج ہو جاتا ہے

وَاِنْ بَدَا اَنْ يَخْرُجَ ذَا صِيَاحٍ	دَلَّ عَلَى الْكَثِيْرِ مِنَ الرِّيَاحِ
اور اگر آواز کے ساتھ خارج ہوتا ہی	تو بہت ریاح پر دلالت کریگا

جو ہضم کے فساد اور امعا مین زیادہ ریاح کی تولید پر دلالت کرتا ہے

وَاِنۡ یَکُنۡ بِالْقَیْحِ ذَا امْتِزَاجِ	دَلَّ عَلَی الْاَوْرَامِ فِی الْاَعْفَاجِ
اور اگر براز پیپ سے ملا ہوا ہو	تو انتڑیون کے اورام پر دلالت کریگا

عفج وہ اوردہ ہین جنمین طعام معدہ سے جاتا ہے جیسے جانورون کا پوٹا ہوتا ہے

وَاِنۡ بَدَا الدَّمُ لَدَی الْاِخْرَاجِ	دَلَّ عَلَی الْقُرُوحِ وَالْاَسْحَاجِ
اور اگر خون نکلتے وقت ظاہر ہووے	تو زخمون اور انتڑیون کے خراشون پر دلالت کریگا

جب براز کے ساتھ یا اس سے پہلے یا پیچھے خون نکلے تو سمجھنا چاہیے کہ انتڑیون مین کوئی زخم یا خراش ہے چونکہ امعا کے اندرونی سطح پر غلیظ اور لزوجت دار رطوبتین ہین جو اُسکو خراش سے محفوظ رکھتی ہین اور جب زیادہ مواد اور اُن اغذیہ سے جنکا استحالہ گرم کیلوس کیطرف ہوتا ہے یہ رطوبتین امعا کی سحج سے چھل جاتی ہین تب انتڑیون مین خراش محسوس ہوتی ہے اور اکثر خراش خلط صفراوی یا نمکین بلغم یا زیادہ تیز گرم دوا کے پینے سے یا پیپ دار مادہ سے ہوجاتی ہے اور پھر جو خون سحج (خراش) سے نکلتا ہے اسکو درد و پیچش لازم ہوتی ہے اور جو بغیر سحج کے ہوتا ہے تو وہان کسی قسم کا درد محسوس نہین ہوتا۔ سحج اصل مین مطلق خراش کو کہتے ہین مگر مجازًا اور یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ خراش اندرونی امعا کو کہتے ہین

وَاِنۡ یَکُنۡ زَادَ فِی النَّتُوْنَہ	دَلَّ عَلٰی فَرْطٍ مِنَ الْعُفُوْنَہ
اور اگر براز بدبو مین زیادہ ہو	تو کثرت گندگی و تعفن اخلاط پر دلالت کریگا

کیونکہ ایسے براز سے ظاہر ہوتا ہے کہ بدن مین متعفنہ اخلاط ہین جنکو طبیعت کسیطرف سے خارج کرتی ہے اور جسقدر انکی عفونت زیادہ ہوگی اسی قدر بدبو زیادہ ہوگی

وَاِنْ یَکُنْ مِنْ فَوْقِہٖ کَالدُّھْنِ	دَلَّ عَلٰی اِنْسِیَابِ شَحْمِ الْبَدَنِ
اور اگر اوپر سے روغن کیطرح ہو	تو بدن کی چربی کے پگلنے پر دلالت کریگا

خواہ گردہ کی ہو ۔ یا اندرونی بدن کے کسی عضو کی ہو

وَاِنْ تَکُنْ بِرِیْحِہٖ مُخَلَّلَةً	فَالْبَلْغَمُ الْحَامِضُ قَدْ تَخَلَّلَہٗ
اور اگر ہوا اندر اسکے رخنے ڈالے	تو ترش بلغم اُسمین دھس گئی ہی

جو ترش بلغم معدہ مین آیا ہی جسکو معدہ امعاکی راہ سے براز کے ساتھ نکالتا ہی اس صورت مین رنگ براز کا سیاہ نہین ہوتا

اَلْاِسْتِدْلَالُ بِالْعَرَقِ

پسینے سے دلیل پکڑنا

پسینا بدن کا ایک فاسد فضلہ ہی جسکو طبیعت ظاہر جلد کیطرف سے باہر نکالدیتی ہی

وَالْعَرَقُ الْکَثِیْرُ فِی الْاَمْرَاضِ	لَھَا رُطُوْبَةٌ مِنَ الْاَعْرَاضِ
اور بہت پسینے کا آنا اُن امراض مین	جنکے اعراض مین سے رطوبت ہو
یُخْبِرُ بِالْقُوَّةِ مِنْ طِبَاعٍ	لَا مِثْلَ مَا یَبْدُوْ مِنِ انْقِطَاعٍ
طبیعت کی قوت کی خبر دیتا ہے	نہ اس مانند جو ظاہر ہوتا ہی انقطاع سی

مریض کو زیادہ پسینا آنا اُسکی رطوبتون کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی خواہ مرض گرم ہو یا سرد اور نیز اُسپر کہ ردی خلطون سے بدن ممتلی ہی جنکو طبیعت اپنی قوت کے زور سے پسینے کے طور پر نکال رہی ہو بشرطیکہ پسینا تمام بدن پر آوے اور اسکے بعد خفت اور تسکی مریض کو حاصل ہووے اور جو پسینا کسی ایک وقت آوے اور دوسرے وقت نہین یا کسی عضو مین ہو اور کسی مین نہین

تو وہ مذموم ہی جو قوت کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور یہی مراد مصرع ثانی سے ہی

وَالعَرَقُ الكَثِيرُ بِالْإِفْرَاطِ	وَقُوَّةِ المَرِيضِ فِي الْإِسْقَاطِ
اور بہت پسینا افراط سے آنا	اور مریض کی قوت سقوط میں ہونا
فَإِنَّهُ مِنْ تَعَبِ الطَّبِيعَهْ	وَمَوْتُهَا فِي مُدَّةٍ سَرِيعَهْ
پس یہ طبیعت کے تکان سے ہی	اور اُسکی موت قریب تھوڑے عرصہ میں ہو

باوجودکمی قوت اور مریض کو ارام نہ حاصل ہونے کے زیادہ پسینے کا آنا طبعی قوت کے سقوط پر دلالت کرتا ہی اور جو قوت مدبرہ بدن مین خداوند تعالی کے حکم سے مخلوق ہی جو کہ صورتون کو محفوظ رکھتی ہی وہ مرض کے مادہ کو نضج دینے اور مغلوب کرنے سے عاجز آکر مقابلہ کی طاقت نہین رکھتی سو جب اُسکا فعل باطل ہوتا ہی تو بدن مین زیادہ تحلیل واقع ہوتی ہی

وَالعَرَقُ القَلِيلُ فِي الْأَسْقَامِ	دَلَّ عَلَى سُدَدٍ مِنَ المَسَامِ
اور بیماریون مین تھوڑا پسینا آنا	مسامات کے سددون پر دلالت کرتا ہی
وَغِلَظِ الخِلْطِ وَضُعْفِ الدَّافِعِ	وَقِلَّةِ النُّضْجِ وَلِينِ الطَّبْعِ
اور گاڑھا ہونے خلط پر اور ضعف دافعہ پر	اور کمی نضج پر اور نرمی طبع پر دلالت کرتا ہی

بیماریون مین پسینہ کے کم آنے کے کئی اسباب ہین (۱) جسم کے ظاہری جلد کے مسامات کثیف اور بند ہو گئے ہین یا تو کسی بیرونی سبب سے جیسے کہ شمالی ہوا کے چلنے سے جو سردی پہونچاتی ہی یا بدن کے کسی داخلی سبب سے جیسے کہ جلد کو کسی وجہ سے خشکی پہونچ گئی ہی (۲) مرض کا مادہ غلیظ ہی جو مثلاً بلغم زجاجی یا سودا سے حادث ہووے (۳) بدن کی قوت اندرونی فضلات کو باہر نکالنے سے

عاجز اور عاری ہوگئی ہے۔(۴) مرض کا مادہ خام ہے ہنوز اسمین نضج حاصل نہین ہوا جیسا کہ ابتداے چوتھیہ مین ہوتا ہو (۵) مریض کو پہلے اس سے اسہال آچکے ہین جس سے اسکے بدن کی رطوبتین جذب ہوکر خشک ہوگئی ہین

ذِكرُ كَيفِيَّةِ العَرَقِ

کیفیت عرق کا ذکر و بیان ہے

وَاِن بَدَاءَ العَرَقُ ذَا ابيِضَاضٍ ‌‌‌ دَلَّ عَلَى البَلغَمِ فِي الاَمرَاضِ

اگر پسینا سفید ظاہر ہووے ‌‌‌ تو دلالت کریگا کہ مرضون مین بلغم ہے

چونکہ بلغم کے جمیع انواع کا رنگ سفید ہے تو جو کچھ اُسکا فضلہ نکلتا ہے اسکا رنگ بھی سفید ہی ہوگا۔کیونکہ پسینا تیسرے ہضم کا فضلہ ہے جو اعضا کا ہضم ہے

وَاِن بَدَا اَصفَرَ فَالصَّفرَاءُ ‌‌‌ وَاِن بَدَا اَسوَدَ فَالسَّودَاءُ

اور اگر زرد ظاہر ہووے تو صفرا ہے ‌‌‌ اور اگر سیاہ نمودار ہووے تو سودا ہے

وَاِن بَدَا اَحمَرَ فَهُوَ عَن دَمٍ ‌‌‌ وَمِثلُ ذَا يَدُلُّنَا بِالطَّعمِ

اور اگر سُرخ ظاہر ہووے تو وہ خون سے ہے ‌‌‌ اور ایسا ہی ذائقہ سے بھی ہمکو بتاتا ہے

اور اگر پسینے کا رنگ خلط کے رنگ کے مخالف ہووے اسطور سے کہ صفراوی آدمی کا پسینا سرخ یا سفید اور بلغمی کا زرد یا سُرخ ہو تو وہ ردی ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس خلط کو نضج دینے اور اسکے نکالنے سے قوت عاجز ہے اور جس خلط کے نکالنے کی ضرورت نہین ہے اسکے بند رکھنے کی طاقت اسمین نہین ہے۔صفراوی پسینے کا اصلی ذائقہ تلخ اور سوداوی کا کسیلا اور دموی کا شیرین اور بلغمی کا پھیکا ہوتا ہے اور اگر اسکے مخالف ہو تو وہ ناقص ہے

وَالعَرَقُ اللَّطِیفُ مِنْ لَطَافَۃٍ فِی الخَلْطِ وَالکَثِیفُ مِنْ کَثَافَۃٍ

اور پسینا لطیف خلط کی لطافت کے سبب سے ہوتا ہے اور گاڑھا پسینا کثافت کے سبب سے

لطیف وہ پسینا ہے جسکا قوام رقیق مثل پانی سکے ہو جو مادہ مرض کی نرمی پر دلالت کرتا ہے اور اسکا مخالف غلیظ ہے

وَاِنْ یَعُمَّ الجِسْمَ فَهُوَ خَیْرٌ وَاِنْ یَخُصَّ مَوْضِعًا فَشَرٌّ

اگر پسینا سارے بدن پر ہووے تو اچھا ہے اور اگر خاص کسی جگہ پر ہووے تو برا ہے

عام پسینا قوت کی تقویت اور مادہ مرض کے نکالنے پر دلالت کرتا ہے اور خاص ایک جگہ کا پسینا اسصورت مین برا ہے جبکہ مرض تمام بدن کو عام ہووے اور اگر مرض کسی ایک عضو کے ساتھ مخصوص ہو تو اسپر پسینا آنا ناقص نہین ہے

وَهُوَ اِذَا یَجِیءُ فِی اَوَانِهٖ مُلْتَزِمًا لِلدَّوْرِ اَوْ بُحْرَانِهٖ

اور وہ پسینا جب اپنے ایک وقت مین دورہ کا التزام کرتا ہو یا بحران مین آوے

فَهُوَ دَلِیلٌ جَیِّدٌ مَحْمُودٌ وَضِدُّ هٰذَا الخَیْرِ بَعِیدٌ

تو وہ دلیل اچھی اور نیک ہے اور اسکے برخلاف سے بھلائی دور ہے یعنی برا ہے

محمود پسینا وہ ہے جو ہمیشہ تپ کے بعد آیا کرے اور جو پہلے یا پیچھے آوے اور اسکا کوئی خاص طریقہ معین نہین ہے وہ اچھا نہین ہے اور جو پسینا دورے آوے اسطرح کہ ایک دن آوے اور دو دن ناغہ کرے وہ بھی محمود ہے اور وہ بھی جو بحران کی حالت مین آوے اور جسکے بعد خفت حاصل ہو ورنہ جید نہین ہے

ذکر دلائل العامۃ المنذرۃ

عام دلائل جو آیندہ کی خبر دیتی ہین اُنکا ذکر ہے

وَقِسْمَةُ الْمُنْذِرِ لِلْمُبَرِّحِ	بِمَرَضٍ يُحْدِثُ لِلْمُصَحَّحِ
اور قسمت منذر کیواسطے سخت ایذا رسید گی ہے	کسی مرض سے جو پیدا ہوویگی کسی صحیح شدہ کی نسبت
وَلِلَّذِي يُخْبِرُ مَا يَؤُولُ	إِلَيْهِ مِنْ عِلَّةِ الْعَلِيلِ
اور اسکے واسطے ہی جو خبر دیوے اُس چیز کی	جسکی طرف بیمار بیماری مین رجوع کریگا

مطلق دلیل کی دو قسمین ہین ایک وہ جو ظاہر کرے اس امر کو کہ بدن مین کوئی اور بیماری عنقریب آنے والی ہی تو اُس دلیل کو منذر کہتے ہین جیسے ہمیشہ سر مین درد کا ہونا خبر دیتا ہی کہ عنقریب آنکھ مین پانی اُتر آئیگا اور ہمیشہ مُنھ کے بھڑکنے سے اُسکو لقوہ عارض ہو جائیگا - اور ہمیشہ غم کا رہنا جسکا کوئی ظاہری سبب ہو مالیخولیا ہو جانے کا ڈر دلاتا ہی - اور ہاتھ اور پانون مُنھ کا پھولنا حدوث استسقا کی اطلاع دیتا ہی - اور آنکھوں کی جفان مین تہبج کا ہونا باوجود زردی رنگ کے جگر کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور بول مین بدبو کا ہونا مثانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہی - دوسرے وہ جو اس امر کو ظاہر کرتا ہی کہ آیندہ مریض کا کیا حال ہوگا تندرست ہو جائیگا یا بیماری مین مبتلا رہیگا - بیماری اسکی کم ہوگی یا دیر تک رہیگی جسکا بیان عنقریب آگے آتا ہی

أَمَّا الَّذِي يُخْبِرُ بِالْأَمْرَاضِ	فَإِنَّهَا تَدُلُّ بِالْأَعْرَاضِ
اب وہ علامات منذرہ جو مرضون سے خبر دیتے ہین	سو وہ اعراض کے ذریعہ سے دلالت کرتی ہین

طبیب کے حق مین اعراض امراض کو ظاہر کرتی ہین کیونکہ اعراض بیماری کے بعد آتی ہین اور بیماری اسباب کے بعد آتی ہی - پس جو دلیل مرض پر دلالت کرتی ہی وہ اپنی اعراض کے ذریعہ سے جو مریض کو لاحق ہوتی ہین سو جب

وہ عوارض ردی ہوتے ہین تو اُنسے بیمار کا حال بھی ویسا ہی سمجھنا چاہیے اور
یہان دلائل سے وہی اعراض مراد ہین جو بدن کے حالات سے ماخوذ ہین

عَلَی اِمۡتِلَاءٍ اَوۡ عَلٰی فَرَاغٍ	فِیۡ سَائِرِ الۡجِسۡمِ اَوِ الدِّمَاغِ
امتلا پر یا خلو پر	سارے بدن مین ہو یا دماغ مین

منجملہ دلائل کے جو مرضون پر دلالت کرتے ہین وہ ہین جو مظاہر ہین کہ جسم
خلطون سے پُر ہی جو درد مفاصل وغیرہ امراض مین مبتلا ہونے کی خبر دیتا ہے
یا بدن خلطون سے بالکل خالی ہی جیسے کہ تپ دق یا ذبول والے کا حال ہوتا ہی
یا جسکو زیادہ اسہال آئے ہون جس سے اُسکے بدن کی رطوبتین نکل چکی ہین
سو یہ تمام خبر دیتے ہین کہ عنقریب خشکی کی بیماری ہوجانے والی ہی - اور کبھی
اعراض بنفسہ خود دلالت کرتی ہین جنکی دلالت عام ہوتی ہی جیسے کہ امتلاء
کی کسی مرض پر یا خلط عفونت دار کی حدوث تپ پر دلالت ہوتی ہی یا جیسے
کہ رگون کا پُر ہونا اور رنگ کی سُرخی امتلاء دموی پر دلالت کرتے ہین اور جو اعراض
کی وساطت سے دلالت کرتی ہی - انکا حال پہلے بیان ہو چکا ہی اور کبھی کسی خاص عضو پر
دلالت ہوتی ہی جیسے دماغ مین امتلا ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ اسمین کوئی مرض حادث
ہونیوالا ہی یا معدہ کا کسی فاسد خلط سے ممتلی ہونا بطلان ہضم پر دلالت کرتا ہی

وَالۡعَرَضُ الۡمُخۡبِرُ بِامۡتِلَاءٍ	كَرَاحَةٍ وَّكَثۡرَةِ الۡغِذَاءِ
امتلا کی خبر دینے والی عرض ایسی ہے	جیسے آرام کا ہونا اور کثرت غذا کی
وَقِلَّةُ الۡحَمِيۡمِ وَالرِّيَاضَةِ	مُحۡدِثَةٌ بِالۡاِمۡتِلَاءِ اَمۡرَاضَه
اور کمی پسینے کی اور ریاضت کی	امتلا کے سبب امتلائی امراض کو پیدا کرتی ہی

امتلا اپنی کیفیت اور کمیت دونوں مین بڑھ جاتی ہو زیادہ آرام اور ترک ریاضت اور بکثرت تناول غلیظ اغذیہ اور کمی پسینے سے جو یہ سبھی اعراض مجرب ہین کہ اسی شخص مین بہت امتلا ہو جسکا نکالنا فصد یا اسہال کے ذریعہ سے ضروری ہو کمی پسینے سے مراد یہ ہو کہ حمام مین غسل نکرے جس سے مسامات کُھل جاتے ہین اور فضلات بدن پسینے کی راہ سے خارج ہو جاتے ہین جسکا بیان پہلے ضروریات کی بحث مین ہو چکا ہو۔ اسیطرح ریاضت کا بھی ذکر ہو چکا ہو

وَضِدُّ هٰذِهِ مِنَ الْمَعَانِیْ	یُخْبِرُنَا عَنْ مَرَضِ النُّقْصَانِ
اور ضد ان امور کی (ریاضت کا ہونا قلت غذا پسینا آنا)	مرض نقصان کی خبر دیتا ہے

جو اشخاص بہت روزہ رکھتے مین یا زیادہ ریاضت کرتے ہین یا اکثر حمام مین ٹھہرتے ہین انمین امتلا نہین ہوتا۔ اور نہ انکے بدن خلطون سے پُر ہوتے ہین

ذِکْرُ الْاِمْتِلَاءِ وَاَوَّلُ الْاِمْتِلَاءِ بِحَسْبِ الْقُوَّۃِ

امتلا کا بیان ہے جسمین سے پہلے امتلا بحسب القوہ کا ذکر ہے

امتلاء دو قسم پر ہو۔ ایک خلط کی قوت کے اعتبار سے جو اُسکی کیفیت ہو دوسرے اُسکی کمیت اور مقدار کی حیثیت سے اور جو امتلاء قوت خلط کے اعتبار سے ہوتا ہو جب اُسکی خلط جسم مین تھوڑی سی بھی ہوتی ہو اُسکے مزاج اور کیفیت مین فساد آجاتا ہو جو بدن کی قوت کے ضعف کے سبب سے ہضم اور نضج پر امداد نہین کرسکتی اور اس امتلا پر دلالت کرتا ہو بدن مین زیادہ ثقل ہونا اور حرکات مین سستی کا ہونا اور قوتون مین ضعف کا ہونا اور بموجب فنا کے کیفیت خلط کے بول کے رنگ کا متغیر ہونا جسکے ردی اور مذموم ہونیکا سبب

کثرت سے ردی دموی غذاؤن کا کھانا ہی جیسے گوشت سوکھا ہوا یا گاے کا گوشت تناول کرنا۔ دوسرا امتلا جو کمیت کے اعتبار سے ہوتا ہی اُسکو امتلا بحسب الاوعیہ بھی کہتے ہین جو اسطور سے ہوتا ہی کہ خلط مناسب مقدار سے بڑھ جاتی ہی جس سے بدن کے ظروف جوفدار پُر ہو جاتے ہین۔ اور کبھی امتلاء روح نفسانی سے ہوتا ہی جس سے دماغ کے تجاویف ممتلی ہو جاتے ہین۔ یا روح حیوانی سے ہوتا ہی جس سے دل کے تجاویف مین امتلا آجاتا ہی جو حرارت غریزیہ کو ایذا پہونچاتے ہین۔ جس سے ناگہانی موت آجاتی ہی اور ایسا امتلاء جو بحسب الکمیۃ ہوتا ہی اُسکا کوئی علاج فصد سے بڑھکر نہین ہی کیونکہ فصد عروق کے تجاویف سے مادہ نکال لاتی ہے

لِلْاِمْتِلَاءِ قِسْمٌ فِی الْجِنْسِ	بِحَسْبِ الْقُوَی الَّتِیْ فِی النَّفْسِ
یہ امتلا کا قسم ہے جنس مین	باعتبار اُن قوی کے جو روح مین ہین

قوی تین ہین۔ حیوانی۔ نفسانی۔ طبعی

اِنْ کَانَ بِالْقِیَاسِ لِلْمُغَیِّرَۃ	لَمْ تَکُ شَهْوَۃُ الطَّعَامِ مَیْسَرَۃ
امتلا اگر بہ نسبت قوت مغیرہ کے ہو	تو اشتہاے طعام اچھا نہو گا
وَلَمْ یَکُ فِی الْبَوْلِ نُضْجٌ بَیِّنٌ	وَذٰلِکَ الْحِیْنُ الْبَرَازُ لَیِّنٌ
اور بول مین ظاہر نضج معلوم نہو	اور اسوقت براز نرم ہو

امتلا جب بدن کی طبعی قوتون کا مقابلہ کرتا ہی تو اُنکے مخصوص فعلون کو ضعیف کردیتا ہی۔ قوت مغیرہ وہ معدہ کی قوت ہی جو ماکولات مین تغیر ڈالتی ہے اور اُنکو کیلوس بنادیتی ہی سو جب وہ امتلا کے ساتھ مقابلہ کرنے کی وجہ سے

مغلوب ہوجاتی ہی تو اُسکے ہضم مین ضعف آجاتا ہی۔ جس سے غذا متغیر ہوجاتی ہی اور براز نرمی کی حالت مین خارج ہوجاتا ہی کیونکہ ابھی اسمین پورا نضج نہین ہوتا ہی۔ اور نہ بول مین کچھ زیادہ نضج کے آثار ظاہر ہوتی مین

أَوْ كَانَ بِالْقِيَاسِ لِلْمُحَرِّكَهْ	رَأَيْتَهُ تَصْعُبُ عَلَيْهِ الْحَرَكَهْ
اور اگر امتلاء بقیاس قوت محرکہ کے ہووے	تو دیکھے گا کہ اُس بدن پر حرکت دشوار ہوگی

جب امتلا دماغ مین کسی بطن سے ہوتا ہی تو اُسکا مقابلہ قوت نفسانیہ سے ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے حس و حرکت ہی۔ سو جب بدن بوجھل ہوجاتا ہی تو چلنا پھرنا دشوار ہوجاتا ہی

أَوْ كَانَ بِالْقِيَاسِ لِلنَّبْضِيَّهْ	رَأَيْتَ كُلَّ نَبْضَةٍ رَخِيَّهْ
اور اگر امتلا بقیاس قوت نبضہ کے ہو	تو ہر نبض کو نرم دیکھے گا

جب امتلا کسی مقام مین دل کے قریب ہو تو اُس سے مادہ خلطیہ کے نیچے دل کی حرارت دب جانے کی وجہ سے نبض ضعیف ہوجاتی ہی

إِنْ حَمَلَ الضَّعِيفُ مِنَ النُّفُوسِ	مَا لَمْ يَكُنْ حِمْلاً مِنَ الْكَيْمُوسِ
بیشک روح ضعیف نے	خلط کی کیموس کا وہ بوجھ اُٹھایا کہ لائق نہ تھا
وَضَاقَ عَنْ مَحْمُولِهِ اللَّطِيفُ	وَلَمْ يَكُنْ بِمُمْتَلِي التَّجَاوِيفِ
اور اس خلط کے اُٹھانے سے روح لطیف تنگ ہوگئی	اور نہ عروق کی تجاویف مین امتلا تھا

یعنی منجملہ امتلا کے ایک ایسا امتلا ہی جو عروق کی تجاویف مین نہین ہوتا اور نہ اسکا کیموس ناقص ہوتا ہی۔ بلکہ وہان بدن کی کوئی قوت (خواہ طبعی ہو یا نفسانی یا حیوانی) ضعیف ہوتی ہی جو اس خلط کے کیموس کا مقابلہ نہین

کر سکتی۔ اور دوسرے نسخہ مین بجاے اِنّ کے اِذْ اور بجاے تمتلی کے یحملہ ہی جسکے یہ معنی ہین اسواسطے کہ روح ضعیف نے خلط کی کیموس کا وہ بوجھ اُٹھایا کہ لائق نہ تھا اور اس خلط بکے اُٹھانے سے روح تنگ ہو گئی اور تجاویف بھی اُسے اُٹھا نہین سکتی

ذِکْرُ الاِمْتِلَاءِ بِحَسَبِ التَّجَاوِیْفِ

ذکر ہے امتلا کا باعتبار تجاویف عروق کے

جسکو امتلاء بحسب الاوعیہ بھی کہتے ہین جو خلط اپنی مقدار سے زیادہ ہو کر رگون کی تجاویف کو پُر کر دیتی ہی اور اُسکا مخالف غلو ہے

وَغَیْرُہٗ بِحَسَبِ الْاَجْوَافِ	اِنْ کَانَ مَا یَمْلَأُھُنَّ جَافِ
اور دوسرا امتلا باعتبار اجواف کے ہے	جب وہ خلط جو انھین پُر کرتی ہی اُنپر غالب ہو

پہلا امتلا خلط کی ردیت اور قوت کے ضعف کے سبب سے تھا اور یہ تجاویف عروق کے تنگ ہو جانے سے ہوتا ہی جو کسی خلط سے بھر جاتی ہین کیونکہ خلط جسم رطب سیال ہی خلط غالب سے مراد خون ہی جسکے ساتھ خلط مخلوط ہو کر تمام بدن مین سرایت کر جاتی ہی

وَذَا مِنَ الْجِنْسِ امْتِلَاءٌ مِّنْ دَمٍ	نَقِیٍّ اَوْ ذِیْ مِرَّۃٍ اَوْ بَلْغَمٍ
یہ جنس امتلاء خالص خون سے ہو گی	یا صفرا والے یا بلغم والے خون سے

اس قسم کا امتلاء چارون خلطونسے تجاویف کو پُر کر دیتا ہی خواہ اُسکے ساتھ فاسد خون ہو یا خالص

وَرُبَّمَا قَوِیَتِ النُّفُوْسُ	وَلَمْ یَکُنْ یَثْقُلُھَا الْکَیْمُوْسُ
اور بسا اوقات روح قوی ہوتی ہی	اور خلط اُنکو بوجھل معلوم نہین ہوتی

ذِكرُ علاماتِ غلبۃِ الدَّم

علبہ خون کی علامات کا ذکر ہے

اَنْ يَّغْلِبُ الدَّمُ مِنَ الاَخلاطِ	فَالنَّوْمُ وَالصُّدَاعُ فِی اِفْرَاطٍ
اگر خلطون مین سے خون غالب ہو	تو نیند اور درد سر بہت ہو گا
وَغِلَظُ العُرُوقِ وَاحْمِرَارٌ	وَرُبَّمَا تَعِبَتِ الاَفْكَارُ
اور موٹا ہونا رگون کا اور سرخ ہونا	اور کبھی فکر بھی تھک جاتی ہی
وَثِقْلُ الرَّاسِ وَضُعْفُ الحِسِّ	وَكَسَلٌ وَاَلْحَرُّ عِنْدَ اللَّمْسِ
اور گرانی سر اور ضعف حواس	اور سستی اور گرمی بوقت لمس کے
وَثِقْلُ الاَكْتَافِ وَالتَّثَاوُبِ	وَرُبَّمَا تَثْقَلُتِ الجَوَانِبِ
اور گرانی شانون کی اور جمائی کا آنا	اور لبسا اوقات سب پہلو گران ہو جاتے ہین

زیادہ نیند کا آنا خون کی رطوبت کے سبب سے ہی کیونکہ امتلا دموی سے تمام بدن پُر ہو جاتا ہی - اور درد سر کا ہونا بسبب کثرت بخارات کے ہی جو گرم خون کے انجزات سے دماغ کیطرف صعود کرتے ہین اور رگون کا موٹا اور سُرخ ہونا خون کی زیادتی اور اُسکی نرمی کی وجہسے ہی اور قوت معدہ اسلیے تھک جاتی ہی کہ جب بخارات سے دماغ کو ایذا پہونچتی ہی قوت معدہ جو دماغ مین ہی وہ بھی متاذّی ہوتی ہے اور سر کا بھاری اور سستی کا ہونا خون کی رطوبتون کے سبب سے ہی اور لمس اسلیے گرم ہی کہ گرم خون تمام بدن مین منتشر ہی - اور فکر کے تھک جانے سے یہ مراد ہی کہ اُسکے باطنی افعال فکر - ذکر - خیال مکدّر ہوتے جاتے ہین اور جمائی اسلیے آتی ہی کہ اعضاء نکین مین امتلاء زیادہ ہوتا ہی

وَيَظْهَرُ السُّعَافُ وَالتَّمَطِّي — وَيُطْلِقُ الطَّبْعُ بِغَيْرِ خَرْطِ

اور نکسیر اور انگڑائی بھی زیادہ ہوتی ہے — اور طبیعت کا اطلاق برابر بہت نہین ہوتا

وَالْخِصْبُ فِي الْعَيْشِ وَاَحْلَامُ فَرَحْ — وَكَثْرَةُ الْاَلْوَانِ فِيهَا وَالْمَرَحْ

اور خوشباشی زندگی مین اور خواب مین خوشی کی — اور اُن خوابون مین بہت ہونا رنگون کا اور خوشی کا ہونا

خصب: رفاعۃ العیش - خوشباشی - آسایش - آرام - مرج - خوشی
راحت - احلام جمع حلم - خواب مین خیال

وَحِكَّةٌ فِي مَوْضِعِ الْفِصَادَهْ — وَحُمْرَةُ الْعَيْنِ بِغَيْرِ عَادَهْ

اور خارش کا ہونا فصد کی جگہ مین — اور بغیر عادت کے آنکھ کا سُرخ ہونا

وَرَمَلٌ اَوْ بُثُرٌ فِي الْجِسْمِ — اَوْ حُلْوَةٌ يَأْكُلُهَا فِي الْحِلْمِ

اور پھوڑے یا پھنسیون کا جسم مین ہونا — یا شیرین چیز خواب مین کھانا

اَوْ كَانَ طَعَامُ الْفَمِ ذَا حَلَاوَهْ — وَمَا تَغَذَّى قَبْلُ بِالْحَلَاوَهْ

یا منھہ کا ذائقہ شیرین ہونا — حالانکہ اس سے پہلے اُسنے کچھ شیرینی نہین کھائی

اَوْ كَانَتِ الْاَمْرَاضُ فِي الرَّبِيعِ — اَوْ فِي الشَّبَابِ الْاَوَّلِ الْبَدِيعِ

یا یہ کہ امراض موسم بہار مین ہوین — یا عالم ابتدا جوانی مین (جسکو عنفوان شباب کہتے ہین

تَدُلُّنَا عَلَى الدَّمِي مِنْ عِلَلِ — وَتَرَى بِهَا عِنْدَ بَادِي بِالْعَمَلِ

یہ سب علامات خونی بیماریون پر دلالت کرینگی — اور قریب ہے کہ تو عمل کے شروع کرتے وقت دیکھ لے گا

اور انگڑائی کا سبب یہ ہے کہ غلیظ خون رگون کے اندر بند ہو جاتا ہے جو بدن کو بھاری کر دیتا ہے - اور طبیعت اسلیے نرم ہوتی ہے کہ خون بدن کو رطوبت پہونچاتا ہے بخلاف صفرا کے جو جذب کرتا ہے اور خوش گذاری کی یہ وجہ ہے

کہ زیادہ گرم تر غذائین کھائی جاتی ہین۔ اور خواب مین سرخی دیکھنے کی یہ وجہ ہی۔ کہ قوت مخیلہ بدن کی مزاج کے تابع ہوتی ہی۔ جو چیز بدن پر اُسکے باطن مین سے غالب ہوتی ہی اُسی کو قوت مخیلہ اسپنے تصور مین لاتی ہی پس خون اپنی حرارت کی وجہ سے درد سر اور سرخی آنکھون اور بدن کی اور گرمی لمس کی اور پیاس لاتا ہی اور اپنی رطوبت سے سُستی اور انگڑائی اور جمائین و نیند اور فکر مین تکان پیدا کرتا ہی

ذِکرُ عَلامَاتِ غَلَبَۃِ الصَّفرَاءِ

صفرا کے غلبہ کی علامات کا ذکر و بیان ہے

اِن یَغلِبِ الاَصفَرُ اَذْ فِی مِرَارٍ
اگر مزاج مین زردی (یعنی صفرا) غالب ہو کے

دَاَیتَ لَونَ الجِلدِ ذَا اصفِرَادٍ
تو تو جلد کا رنگ زردی والا دیکھے گا

وَضُعفُ شَھوَتِہٖ فِی المَطعَمِ
اور کھانے کی رغبت اُسے ضعیف اور کم ہوتی ہی

مَعَ مَرَارَۃٍ اُصِیبُ فِی الفَمِ
باوجود تلخی کے کہ مُنھ مین پائی جاتی ہی

وَلَذْعُ مِعدَۃٍ وَقَیٌّ مِرَارٌ
اور خارش معدہ کی و صفرا کا قی کرنا

وَانطَلَقَ الطَّبعُ بِھَا مِرَّۃً
اور ایک بار بھی صفرا کا اسہال کی راہ سے آنا

وَاَرَقٌ وَغَارَتِ العَینَانِ
اور بیداری اور گھسجانا آنکھون کا

وَیُبسُ الفَمِ مَعَ اللِّسَانِ
اور خشکی دہن اور خشکی زبان کی

اور جسم کے زرد ہونے کا یہ سبب ہی کہ صفرا کا رنگ زرد جو اپنی رقت کی وجہ سے باہر نکلنا چاہتا ہی جس سے جسم مین زردی آجاتی ہی۔ اور کھانے کی رغبت کا کم ہونا اور غذا کو نامرغوب سمجھنا اسلیے ہی کہ یہ خواہش برودت اور خشکی دونون کے سبب سے ہوا کرتی ہی سو صفرا اپنی حرارت کی وجہ سے برودت کے

منافی ہے- اور اسہال آنے کی یہ وجہ ہے کہ صفرا اپنی شدت لذع اور جلائی کی وجہ سے امعا کو ایذا پہونچاتا ہے اور بیداری کا سبب یہ ہے کہ اُس سے بدن کی رطوبتین خشک اور جذب ہو جاتی ہین- اور مُنہ کی خشکی کا یہ سبب ہے کہ معدہ سے زیادہ خشک بخارات مُنہ کیطرف آتے ہین جو خشکی پیدا کرتے ہین

وَالبَوْلُ فِي خِلَالِ ذَا مُصْفَرُّ
اور اس اثنا مین بول کا زرد ہونا
وَالْكَرْبُ وَالْعَطَشُ بَعْدَ الصَّوْمِ
اور اضطراب اور پیاس بعد روزہ کے (یعنے مُنہ نہار)
وَرِقَّةُ النَّبْضِ وَحَرُّ الْبَدَنِ
اور باریک ہونا نبض کا اور گرمی بدن کی
وَمَا يُؤَوِّلُ إِلَيْهِ مِنَ الْاَتْعَابِ
اور جو بہم اُسکے ہونے مین تکان ہے کہ
وَاِنْ يُؤَوِّلْ اِلَى الْاَكْلِ مِنْ حَرِيْفٍ
اور تیز چیز کا کھانا پے در پے

وَالْغَثْيُ وَالْجِلْدَةُ تَقْشَعِرُّ
اور جی متلانا اور جلد پر رونگٹے کھڑے ہونے
وَرُؤْيَةُ النِّيْرَانِ عِنْدَ النَّوْمِ
اور دیکھنا آگون کا نیند مین
وَكَثْرَةُ الْحَمَّامِ بِمَاءٍ سَخَنٍ
اور بہت گرم ہو جانا گرم پانی سے
فِي الْبَلَدِ الْجَنُوْبِ فِي الشَّبَابِ
پہاڑ کی جانب جنوب مین اور جوانی مین واقع ہووے
لَا سِيَّمَا اِنْ كَانَ فِي الصَّيْفِ
خصوصاً گرمی کے موسم مین جبکہ باہر باطن مین زیادہ حرارت ہوتی ہے

ذِكْرُ عَلَامَاتِ غَلَبَةِ السَّوْدَاءِ

غلبۂ سودا کی علامات کا بیان ہے

اِنْ غَلَبَ الْجِسْمَ الْمِرَارُ الْاَسْوَدُ
اگر مرارہ اسود (سودا) بدن پر غالب ہووے

فَاِنَّ لَوْنَ الْجِسْمِ مِنْهُ كَمِدٌ
تو بدن کا رنگ اُسکے سبب سے خاکستری ہوگا

وَفِكْرَةٌ وَشَهْوَةٌ فِي الْمَطْعَمِ	وَحُمُوضَةٌ تُوجَدُ فِي طَعْمِ الْفَمِ
اور فکر ہوگی اور غذا کی خواہش ہوگی	اور تلخی و نمکینی مُنھ کے ذائقہ مین پائی جائیگی

یعنی ذائقہ کسیلا ہوگا - خاکستری رنگ اسلیے کہ سودا کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اور زیادہ بھوک کا یہ سبب ہے کہ سودا اپنی عفوصت (کسیلا پن) کی وجہ سے بھوک پر معدہ کو متنبہ کرتا ہے - بشرطیکہ سودا مقدار مین زیادہ نہو - اور نہ کیفیت مین کچھ زیادہ ناقص ہو - سوجب زیادہ پایا جاتا ہے تو طبیعت اُسکے نکالنے کے درپے ہوجاتی ہے غذا کی طرف توجہ نہین کرتی - اور ذائقہ نمکین اس لیے ہوتا ہے کہ سودا کا ذائقہ کسیلا ہے جسمین کسیقدر نمکینی اور ترشی بھی ہوجاتی ہے اور اُسکا بلغم حامض ہوتا ہے جو معدہ مین آجاتی ہے

وَخُبْثُ نَفْسٍ مَعَهُ قُطُوبٌ	وَالنَّبْضُ فِي إِبْطَائِهِ صَلِيبٌ
اور خبث نفس ہوگا جسکے ساتھ ترشروی بھی ہے	اور نبض کی آہستگی مین سختی ہووے گی
وَقَبْضُ مِعْدَاةٍ وَأَسْوَدُ بَهَقٍ	وَجَزَعٌ وَسَهَرٌ بِلَا قَلَقٍ
اور معدہ کا قبض ہونا اور سیاہ داغ	اور بیقراری اور بیداری بلا اضطراب کے

خبث نفس سے مراد نفس کا تنگ اور منقبض ہوتا ہے جسکا کوئی ظاہری سبب پایا نہین جاتا - اور نفس سے مراد قوت نفسانیہ ہے جسکو دماغ کیطرف زیادہ سوداوی بخارات کے صعود کرنے سے ایذا پہونچتی ہے - جالینوس نے کہا ہے کہ سوداوی خلط سے روح کو اُسکی سیاہی کیوجہ سے وحشت ہوتی ہے چنانچہ ہم ظاہر دیکھتے ہین کہ نور اور روشنی کیطرف روح کو زیادہ رغبت ہوتی ہے اور سیاہی وظلمت سے نفرت ہوتی ہے - اور نبض مین صلابت کی یہ وجہ ہے کہ خلط سوداوی کا

مزاج یابس ہوتا ہی اور سبھی یابس چیزین صلب اور سخت ہوتی ہین اور معدہ مین قبض اسلیے ہوتا ہی کہ جب سودا معدہ مین آتا ہی تو اُسکی رطوبتون کو خشک کر دیتا ہی اور بیخوابی کا بھی یہی سبب ہی اور ظاہر بدن کی طرف جاتا ہی تو بہق اور برص پیدا کرتا ہی اور بلا اضطراب اسلیے کہا ہی کہ بیقراری اور اضطراب کے بعض اسباب سے جو خوف و رجا مین نیند بالکل زائل ہو جاتی ہی

وَالْبَوْلُ اَبْیَضُ رَقِیْقٌ نِیۡۤ	کَذَا الْبَرَازُ لَیْسَ فِیْهِ نُضْجُ
اور بول کسیقدر رقیق خام	ایسا ہی براز جسمین نضج نہین ہے

بول کے سفید کہنے مین غلطی ہی کیونکہ ایسی صورت مین بول خاکستری غلیظ ہوتا ہی چنانچہ قانون مین کہا ہی کہ جس شخص کے مزاج پر سوداوی خلط غالب ہوتی ہی اُسکا قارورہ خاکستری یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہی جسکی شرح مین ابن نفیس نے لکھا ہی خاکستری رنگ سودا کی کثرت سے ہوتا ہی جسکا کوئی جزء مجری بول کیطرف چلا جاتا ہی اور غلیظ اسلیے ہوتا ہی کہ اسکی خلط غلیظ ہی اور جو ہمنے رقیق کہا ہی وہ اسلیے ہوتا ہی کہ وہان نضج مکمل نہین ہوتا اور کبھی خاکستری سیاہ رنگ سرخی آمیز ہوتا ہی جبکہ سوداوی دموی ہو اور براز خام بے نضج اسلیے ہوتا ہی کہ خلط سوداوی مین نضج دشواری سے ہوتا ہی

مَعَ غِذَاءٍ یَابِسٍ وَهَمٌّ	وَجُنْعٌ مُتَوَاتِرٌ وَغَمٌّ
جو خشک غذاؤن سے ہوگا اور رنج	اور گھبراہٹ اور غم ہوگا

یہ سبھی اشیا سودا کو پیدا کرتی ہین اور بعض خشک غذا تو اپنی طبیعت کے زور سے سودا پیدا کرتی ہی جیسے کہ مسور اور پرانا پنیر اور گوشت گاے اور بھینس اور جنگلی جانورون کا یا اپنی خاصیت کی وجہ سے جیسے بتادن اور سوکھا نمکین

گوشت۔ اور کبھی عوارض نفسانی سے بھی سودا پیدا ہوتا ہی جیسے زیادہ رنج کا پہونچنا۔ اور عرصہ تک گھبراہٹ کا رہنا۔ اور متواتر غم کا ہونا

وَاِنْ یَرٰی ھَالِکًا فِیْ حُلْمِہٖ	وَ کُلُّ مَا یَرُوْنَہٗ فِیْ نَوْمِہٖ
اور خواب مین خوفناک جگہ دیکھے گا۔	اور نیند مین جو ڈراوے سب کچھ دیکھے گا

کیونکہ سودا اپنی سیاہی سے دماغ کے بطون کو اندھیرا پہونچا دیتا ہی جس سے روح کے خیالی آئینہ مین خوفدار اور سیاہ اور قبیح اشیا کی تصویرین منطبع ومنقش ہوجاتی ہین

وَالسِّنُّ لِلْکُھُوْلِ وَالْخَرِیْفُ	وَالْبَلَدُ الشِّمَالُ وَالنَّحِیْفُ
اور عمر ادھیڑ دن کی اور موسم خریف کا	اور شہر شمالی اور پتلا دبلا آدمی

ادھیڑون کے مزاج پر خشکی غالب ہوتی ہی جو طبعی رطوبت کو جذب کرلیتی ہی اور موسم خریف مین اکثر سودا پیدا ہوتا ہی اور شہر پہاڑ سے شمال کی جانب واقع ہووے اُنکے باشندون کے مزاج مین خشکی اور سردی زیادہ ہوتی ہی اسلیے وہان اکثر لوگ جذام مین مبتلا ہوجاتے ہین اور پتلے دُبلے بدن مین رطوبتین کم ہوتی ہین۔ یہ سبھی سودا کی علامتین ہین۔

ذِکْرُ عَلَامَاتِ الْبَلْغَمِ

بلغم کے غلبہ کی علامات کا ذکر ہے

اِنْ غَلَبَ الْبَلْغَمُ خِلْطَ الْجِسْمِ	فَثِقَلُ الرَّاْسِ وَطُوْلُ النَّوْمِ
اگر بلغم بدن کی خلط پر غالب ہووے	تو گرانی سر کی ہوگی اور بڑی لمبی نیند ہوگی

کیونکہ سر کی طبیعت اصل مین مرطوب ہی جسکو جب زیادہ رطوبت پہونچتی ہی

تو اُس سے وہ زیادہ مرطوب ہو جاتا ہی جسکی وجہ سے سر بوجھل ہو جاتا ہے
اسیطرح زیادہ نیند دماغ کی رطوبت سے آتی ہی

وَكَسَلٌ وَقِلَّةٌ فِي الشَّهْوَةِ	وَالْامْتِلَاءُ بِقِيَاسِ الْقُوَّةِ
اور سستی اور اشتہا کی کمی ہو گی	اور امتلا باعتبار کسی قوت کے ہو گا

جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہی کہ باعتبار قوت مغیرہ ومحرکہ ونضجیہ کے امتلا ہوتا ہی- کسل وہ سستی ہی جو اعضا مین حرکت کے وقت غلیظ رطوبتون کی وجہ سے عارض ہوتی ہی اور بلغم مین اشتہا کی یہ وجہ ہی کہ غذا کا تقاضا برودت اور یبس کے سبب سے ہوتا ہی اور بلغم مین اُسکے مخالف قوی رطوبت ہوتی ہی جو اشیاے غذا کے منافی پڑتی ہی اور قوت منضجہ کو ضعیف کرتی ہی

وَسَيَلَانُ الرِّيقِ وَالتَّهَيُّجُ	وَلَوْنُهُ لَوْنُ بَيَاضٍ يُسَنِّجُ
اور جاری ہونا لعاب کا اور چہرہ پر ابھرن	جسکا رنگ سفید سیاہی مائل ہو گا
وَالنَّبْضُ فِيهِ غِلَظٌ بَطِيءٌ	وَالْبَوْلُ خَاثِرٌ غَلِيظٌ نِيٌّ
اور نبض موٹی اور بطی ہو گی	اور بول گاڑھا غلیظ خام ہو گا

لعاب کا زیادہ ہونا رطوبت رقیق بلغمی کی وجہ سے ہی اور کبھی اُسکا سبب کرم ہوتے ہین جنکو معدہ دفع کرنا چاہتا ہی- اور تہیج اس سبب سے ہی کہ بلغم کی مائیت خون کے ساتھ مخلوط ہو کر تمام بدن مین سرایت کر جاتی ہی جس سے جسم پھول جاتا ہی- اور نبض کے غلیظ اور بطی ہونے کا یہ سبب ہی کہ اسمین غلیظ بلغم ہی جو لزوجت دار اور سرد ہی- اور بول خاثر بلغم زجاجی کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی جسکا بیان پہلے ہو چکا ہے

وَثِقَلٌ فِي الْمَشْيِ وَالْبَلَادَةُ	إِلَى رَخَاوَةٍ بِغَيْرِ عَادَةٍ
اور چلنے میں ثقل اور کند ذہن ہوگا	جیسے چلنے پھرنے میں سستی بغیر عادت کے ہو

کیونکہ غلیظ بلغم بدن کو بوجھل کر دیتا ہی اور جب رطوبت اُسکے دماغ کے بطن مین جسمین قوت مصورہ رہتی ہی ہو تو اسکے تصور مین فرق آجاتا ہی جس سے ذہن کند ہو جاتا ہی

وَلَا يُصِيبُ عَطَشًا وَإِنْ يَكُنْ	فَبَلْغَمٌ مَالِحٌ اَوْ فِيهِ عَفَنْ
اور نہین پہونچتا تشنگی کو اور اگر ہو بھی	تو بلغم نمکین ہوگا یا اسمین عفونت ہوگی

کبھی نمکین اشیا بدن اور معدہ کی رطوبتون کو خشک کرنے کی وجہ سے تشنگی لاتی ہین اور قانون مین ہی کہ اطبانے کہا ہی کہ خلط اگرچہ باردہی ہو جب اسمین عفونت آجاتی ہی تو اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی اور اسمین حرارت غریبہ داخل ہو جاتی ہی جسکے دھونے اور دور کرنے کے لیے طبیعت کو پانی کی ضرورت پڑتی ہی جس سے تشنگی پیدا ہوتی ہی۔

وَكُلُّ مَا يَبْرُدُ مِنْ رَطْبِ الْغِذَا	وَعُمْرُ الشَّيْخِ وَاَوْقَاتُ الشِّتَا
جو مرطوب غذا سے سرد ہو	اور عمر بوڑھے کی اور جاڑے کے اوقات

کیونکہ جو چیز سرد اور مرطوب ہوتی ہی وہ اپنی مشاکلت کی وجہ سے بلغم کو پیدا کرتی ہی جیسے تازی مچھلی اور کدو اور خرفہ اور بڑھاپا بھی جسمین حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہی اور جاڑے کا موسم بھی جسمین سردی غالب ہوتی ہی

وَبِلَا رِيَاضَةٍ وَلَا حَمَّامٍ	وَرُبَّمَا اَسْرَفَ فِي الطَّعَامِ
اور جو بلا ریاضت وحمام کے ہون	اور اکثر کثرت طعام سے بھی ہوتی ہی

حرکت کی کمی اور ریاضت نہ کرنے سے بلغم پیدا ہوتا ہی کیونکہ اسمین رطوبتین

زیادہ جمع ہوجاتی ہین جو کہ حرکت سے تحلیل پاسکتی تھین اور حمام مین غسل کرنے سے بھی بدن کے مسامات کھل جاتے ہین جس سے جسقدر اسکے اندر خلطون کے بخارات یا پسینہ بند ہوتا ہی نکل جاتے ہین- اور زیادہ کھانے سے طبیعت مغلوب ہوجاتی ہی جو غذا کو بخوبی ہضم ونضج نہین کرسکتی اور اس ناقص ہضم سے اکثر بلغم پیدا ہوتا ہی- اور امام احمد نے مقدام بن معدیکرب سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی- مَا مَلَأَ اِبْنُ اٰدَمَ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ حَسْبُ ابْنِ اٰدَمَ لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ نَفَسٌ- یعنے انسان کبھی پیٹ سے بدتر کسی برتن کو پُر نہین کرپایا- انسان کو کافی ہین چند لقمے طعام کے جن سے اسکی پیٹھ مضبوط رہے- سو اگر ضروری ہو تو ایک تہائی غذا کے لیے اور ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے ہو

وَالْبَلَدُ الرَّطْبُ مِنَ الْاَنْهَارِ	وَنَوْمُهُ بِحُلْمٍ بِالْبِحَارِ
اور شہر مرطوب نہرون کے قریب سے	اور انکی نیند مین خواب دریاؤنکی ہو

ہر شہر مرطوب جو نہرون کے قریب ہی تولید بلغم کا سبب ہوتا ہی اور اُسکی علامت یہ ہی کہ خواب مین پانی اور برف اور کشتی اور دریاؤن کی سواری کے سامان نظر آئینگے کیونکہ خواب خلطون کے تابع ہوتے ہین اور جو چیز قوت خیالی کی مطیع ہوتی ہی وہ خواب مین آدمی کو نظر آتی ہے

وَيَشْتَكِي فِي نَوْمِهِ كَابُوْسًا	وَلَا يُجِيْدُ هَضْمُهُ الْكَيْمُوْسَا
اور نیند مین بیماری کی شکایت کریگا	اور ہضم اُسکا ہضم معدی کچھ اچھا نہو گا

مواد غلیظ کے بخارات جو یکبارگی دماغ کیطرف چڑھتے ہین تو اُس سے تمام جسم پر انبار اور بوجھ معلوم ہوتا ہی۔ اور اُسکو صرع نومی کہتے ہین اور آیندہ درد سر ہونے پر متنبہ کرتی ہی۔ کیلوس وہ طعام جسمین کسیقدر طبخ معدہ مین آجاتا ہی اور سردی ہضم کو مکمل نہین ہونے دیتی جو اپنی برودت کی وجہ سے معدہ کی حرارت کو ٹھنڈا کر دیتی ہی تو جیسے کہ صفرا سے ہضم مین فساد ہوتا ہی اسیطرح بلغم سے بھی ہضم پورا نہین ہوتا

وَاِنْ رَاَیْتَ لَاَزِمَ الْاَعْرَاضِ	مِنَ الْمُضِرِّ فَرِیَاتِ فِی الْاَمْرَاضِ
اور اگر اعراض کے لوازمات کو تو	امراض مین مضر و ریات سے دیکھے
قَدْ لَزِمَتْ فِیْ حَالَةٍ صِحَاحًا	فَکُنْ عَلٰی زَوَالِہٖ مُلِحًّا حَا
کہ تحقیق ایک حالت مین کسی صحیح جسم کو لازم ہو گئے ہین	تو تو اُسکے دور ہونے پر چمٹکر (طبیب سے) پوچھ

ذِکْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَۃِ فِی الْمَرَضِ

علامات منذرہ فے المرض کا ذکر ہے

پہلے اُن علامات واعراض کا بیان ہو چکا ہے جنکی دلالت تندرستیون سے حقمین مرضون پر ہوتی تھی اب اُن علامات کا ذکر شروع کیا ہی جو بیمارونکی سلامتی یا اُنکی سختی پر دلالت کرتے ہین جنکے معلوم کرنیکی طرف طبیب کو دو وجہ سے ضرورت پڑتی ہی۔ (۱) جب طبیب کسی ایسے امر کو ظاہر کردیگا تو اس سے اسکی فضیلت سمجھی جائیگی اور اسکے کلام پر مریض کا اعتقاد جم جائیگا جسپر خداوند تعالے اُسکو فائدہ اور آرام مرتب کر دیگا (۲) مریض کو یقیناً معلوم ہو جائیگا کہ یہ طبیب بیماری کو بخوبی سمجھکر اُسکا معالجہ بخوبی دوا اور غذا کے ذریعہ سے جیسا کچھ مناسب ہوگا کریگا

اِنَّ الدَّلِیلَ مِنْهُ مَا قَدْ یُنْذِرُ	بِالْمَوْتِ اَوْ بِصِحَّةٍ یُبَشِّرُ
تحقیق دلیل کی ایک قسم ہے کہ موت کی خبر دیتی ہے	یا صحت کی بشارت دیتی ہے

یعنی مرض کی بعضی علامتیں سلامتی پر دلالت کرتی ہین اور بعضی اُسکی موت پر

وَهٰذِهٖ لِصِفَتِهَا نَصِفُهُ	فَاِنَّهَا تَقْدِمَةُ الْمَعْرِفَهْ
اور ہم اس وصف سے انکی تعریف اسلیے کرتے ہین	کہ اُن سے پہلے ہی حال معلوم ہوجاتا ہے
یَرَی الطَّبِیبُ عِلْمَهَا مَنْ یَهْلِكْ	فَهُوَ اِذًا عَنْ طِبِّ ذَاكَ یُمْسِكْ
انکے علم سے طبیب معلوم کرلے گا کہ فلانا مریگا	تو وہ اسوقت اُسکے علاج سے رُک رہیگا
کَمَا یَرٰی بِعِلْمِهَا مَنْ یَسْلَمْ	فَهُوَ هٰذَا مُبَشِّرٌ وَمُعْلِمْ
جیساکہ وہ اُنکے علم سے جان جاتا ہے کہ فلانا بچیگا	تو وہ اسکی بشارت دیتا ہے اور اطلاع دیتا ہے
اَوَّلُ ذَاكَ الْعِلْمُ بِالْاَوْقَاتِ	وَمَا یَرٰی فِیهَا مِنَ الْآفَاتِ
انمین سے پہلے مرض کے وقتونکا پہچاننا ہے	اور اُن آفات کا جو اُن اوقات مین دیکھے گا
وَالْعِلْمُ بِالطَّوِیلِ وَالْقَصِیرِ	وَبِالْعَسِیرِ الصَّعْبِ وَالْیَسِیرِ
اور طویل اور قصیر مرض کا معلوم کرنا	اور سخت مشکل مرض اور سہل العلاج کا جاننا

وہ علامتین بیماری کی درازی یا کمی یا خطرناک یا سلامتی پر دلالت کرتی ہین منجملہ اُنکے اوقات کا پہچاننا ہے اور وقت چار ہین (۱) ابتدا (۲) تزائد (۳) انتہا، (۴) انحطاط جسکی تفصیل عنقریب آگے آتی ہے - پھر اس امر کا دریافت کرنا کہ مرض طویل ہے یا قصیر اور اُسکا معالجہ مشکل ہے یا آسان (مشکل کی مثال فالج اور آسان تپ یومیہ) ہے جو کہ بیمار کی طبیعت سے سمجھی جاسکتی ہے سو جسقدر بیاری مین زیادہ تیزی ہوگی اُسیقدر اُسکو مدت کم ہوگی اور جسقدر بیماری کی

تیزی کم ہوگی اسیقدر اُسکی قوت دراز ہوگی۔ اور دراز وہ امراض ہوتے ہین جنکا مادہ سرد اور خشک ہوتا ہی جیسے تپ چوتھیہ جو عرصہ دراز تک لازم رہتا ہی اور کمتر مدت کی وہ بیمارین ہوتی ہین جنکا مادہ مرطوب اور سرد ہوتا ہی اور مرض کے عوارضات سے معلوم ہوجاتا ہی کہ جسمین جلدی نضج آجاتا ہی وہ تھوڑے عرصہ مین زائل ہوجاتا ہی اور نیز اسکی سختی سجھائی دیتی ہے جیسے کہ قولنج اور ذات الجنب جو دونون ابتدا مین خوفناک ہوتے ہین

مِنْ مَرَضٍ وَالْحُکْمِ فِی الْاَزْمَانِ	بِمَا یُرَی یُحْدِثُ مِنْ بُحْرَانٍ
کمی بیشی وغیرہ امراض مین ورحکم اس بحران کا جاننا	جو اوقات مین پایا جاتا ہے

بحران لغت یونان مین کسی ایک کے حق مین فیصلہ کا نام ہی۔ اور عند الاطبا ایک تغیر عظیم ہی جو دفعۃً مرض مین پیدا ہوتا ہی جسکا نام صحت ہی یا موت۔ مرض کی کمی اور درازی اُسکے زمانہ اور بحران کے اعراض سے معلوم ہوتی ہی

ذِکْرُ الْعِلْمِ بِاَوْقَاتِ الْمَرَضِ

مرض کے اوقات کے علم کا ذکر و بیان ہے

مرض کے چار اوقات ہین جنسے معلوم ہوتا ہی کہ مرض لمبا ہوگا یا کم اور اسکا علاج آسان ہوگا یا مشکل

وَکُلُّ سُقْمٍ فَلَہٗ اَوْقَاتٌ	فِیْهَا یَکُوْنُ الْمَوْتُ وَالْحَیَاتُ
اور ہر ایک بیماری کے اوقات ہین کہ	انمین موت اور زندگی ہوتی ہے
مِنِ ابْتِدَاءٍ وَصُعُوْدٍ وَانْتِهَا	وَالْمَوْتُ مُمْکِنٌ عَلٰی جَمِیْعِهَا
جو ابتداء اور ترقی اور انتہا ہے	اور موت ان سب مین ہوسکتی ہے

امام فخرالدین رازی نے کہا ہی کہ مرض کے تینون اوقات سخت ہین لیکن انتہا کا وقت سب سے خطرناک ہی خصوصًا امراض حادہ مین کیونکہ اکثروہان قوت کم ہوجاتی ہی اسلیے طبیب کو وقت انتہاء کے پہچاننے کی زیادہ ترضرورت ہی

وَرَابِعٌ يُدْعىٰ بِالْانْحِطَاطِ		لَا مَوْتَ فِيهِ مِنْ سِوَى الْاَغْلَاطِ
اور چوتھے وقت کو انحطاط کہتے ہین		اسمین بدون غلطی کرنے کے موت نہین ہے

اس انحطاط کے وقت مین مرض کے مادہ پر قوت غالب ہوجاتی ہی کیونکہ جب تک قوت نہین ظاہر ہوتی مرض مین انحطاط نہین آسکتا اسلیے اس جانب مین موت نہین آسکتی مگر جبکہ اُسکی تدبیر مین مریض یا اُسکے معالج یا خادم سے غلطی واقع ہوجاوے

وَالْاِبْتِدَاءُ ضَرَرُ الْاَفْعَالِ		وَضُعْفُهَا عَنْ سَائِرِ الْاَشْغَالِ
اور ابتداء افعال کے ضرر کا وقت ہی		اور اُنکا اپنے سارے شغلون سے سست ہوجانیکا زمانہ ہی

بیماری کی ابتدا کا وقت وہ ہی جبکہ بدن کے افعال طبعی نفسانی حیوانی مین تغیر آجاتا ہی۔ اور حادہ امراض مین ابتداء کا وقت نہایت قلیل ہوتا ہے

حَتّٰى تَرىٰ النُّضْجَ عَلَى الْاَثْقَالِ		فِي النَّفْثِ وَالْبَرَازِ وَالْاَبْوَالِ
یہانتک کہ تو نضج کے آثار ثفلون مین دیکھے		تھوکنے اور براز اور بول مین

ابتدا مین نضج کے آثار ثفلون مین پائے جاتے ہین سو اگر مرض سینہ یا پہلو مین ہو تو نضج کے آثار کھنکھار مین معلوم ہونگے اور اگر معدہ یا ماساریقا مین ہو تو براز مین۔ اور اگر مرض تمام بدن مین عام ہو (جیساکہ تپ مین ہوتا ہی) تو بول مین ہونگے۔

ثُمَّ تَرَقِّی الصُّعُوْدِ فِی الْاَطْوَالِ	مِنْ نُوَبِ الْحُمّٰی وَفِی الْاَفْعَالِ
پھر تو طویل مرضوں میں بخار کی نوبتوں کی ترقی	دیکھے گا اور اسکے افعال میں

اور نیز آمد کے وقت میں مرض ترقی پر ہوتا ہے اور قوت کمی میں اور بخار کی نوبتیں دراز ہوتی ہیں یعنی جسقدر عضو لمبا ہوگا اُسیقدر اُسکے اعراض کے اوقات دراز ہونگے ۔ جیسے برودت اور تشنگی اور بیخوابی زیادہ ہوتی ہے۔

وَالْاِنْتِهَاءُ بَعْدَ هٰذَا الْحَالِ	اِذَا رَاَيْتَ النُّضْجَ فِي الْاِكْمَالِ
اور انتہا ہے بعد اس حال کے	جب تو دیکھے گا نضج کو کہ پورا ہو گیا ہے

یہ انتہا تزائد کا آخری وقت ہے جسمیں مریض کو زیادہ خطرہ ہوتا ہے یا تو مرض غالب آکر ہلاک کر دیگا یا پورا نضج حاصل ہو جائیگا

وَلَمْ تَزِدْ فِي النُّوَبِ الْاَمْرَاضِ	بَلِ اسْتَوَتْ فِي الْقَدْرِ الْاَعْرَاضِ
اور مرض اپنی نوبتوں میں زیادہ نہوے	بلکہ اعراض اندازہ میں برابر ہے
وَيَاْخُذُ الْمَرَضُ فِي النُّقْصَانِ	وَرُبَّمَا انْقَضٰى عَلَى الْبُحْرَانِ
اور مرض نقصان میں شروع ہوتا ہے	اور کبھی بحران پر بالکل چلا جاتا ہے

انحطاط کے وقت میں پورا نضج حاصل ہو جاتا ہے اور مرض کے عوارضات کم ہو جاتے ہیں ۔ سو اگر حادہ امراض میں سے کوئی بیماری ہوتی ہے تو بحران سے زائل ہو جاتی ہے ۔ اور جو اور بیماری ہوتی ہے تو وہ بھی تدریجاً تحلیل سے دور ہو جاتی ہے

فَاِنْ رَاَيْتَ هٰذِهِ الْعَلَامَةَ	فَبَشِّرِ الْعَلِيْلَ بِالسَّلَامَةِ
سو اگر تو اس علامت کو دیکھے	تو بیمار کو سلامتی کی بشارت سنادے

فَالْمَوْتُ لَا يُوْجَدُ فِي النُّزُوْلِ	اِنْ لَمْ يُخْطَاءُ فِي الْعَلِيْلِ
سو موت نزول اور انحطاط کی حالتمین نہین پائی جاتی	بشرطیکہ بیمار مین کوئی خطا نکی جاوے
اَوْ وَبَاءٌ فِي الْجَوِّ كَالْمَمْزَاجِ	وَكُلُّ ضَرٍّ يَعْتَرِيْ مِنْ خَارِجٍ
اور نہ ہوا مین کچھ مخلوط سی دیا ہو	اور نہ کوئی نقصان ہو کہ خارج سے عارض ہوتا ہے

انحطاط کے وقت مین کبھی بیمار کو موت نہین آتی جسکی علامتین یہ ہین کہ تپ مین کمی ہوتی ہو اور نضج پایا جاوے۔ اور تمام اعراض ایسے متساوی ہون کہ کسی مین کمی بیشی نہو بلکہ اعراض دن بدن گھٹنے شروع ہوجاوین اور بحران کے بعد مریض کو خفت اور سبکی معلوم ہو تو اُسکو سلامتی اور تندرستی کی بشارت دینی چاہیے۔ مگر جب اُسکی خارجی تدبیر مین خطا واقع ہوا یا ہوا کا مزاج فساد کیطرف مستحیل ہو جاوے جس سے ارواح کو نقصان پہونچتا ہی یا اُسمین وبائی ہوا مخلوط ہو جاوے جس سے سمیت کی تاثیر سے سبکو ہلاک کر دیتی ہی اور کبھی گرنے یا زہر پینے یا کسی اور خارجی سبب سے موت آجاتی ہی

وَعِلْمُنَا بِحَدِّ الِابْتِدَاءِ	يَنْفَعُ فِي تَلَطُّفِ الْغِذَاءِ
اور ہمارا درجہ ابتداے مرض کو جاننا	تلطیف غذا مین نفع اور فائدہ پہونچاتا ہی

طبیب پر لازم ہی کہ ابتدا مین لطیف غذا کو تجویز کرے تاکہ کہین طبیعت غذا کے ہضم کرنے پر متوجہ ہو کر مرض کے مادہ کو نضج نہ دے سکے اور جسقدر مرض مین حدت اور تیزی ہو اُسیقدر زیادہ لطیف غذا کا دینا ضروری ہی

تَوَسَّطِ التَّلْطِيْفَ فِي الصُّعُوْدِ	فَاِنَّهُ عَوْنٌ مَعَ السُّعُوْدِ
پس تم صعود کی حالت مین تلطیف غذا درمیانہ رکھو	کیونکہ یہ تلطیف درمیانہ مددگار ہی خوبی کے ساتھ

مرض کے صعود مین نہ تو زیادہ لطیف غذا دینی چاہیے جس سے زیادہ تجاوز کر جاوے

اور نہ غلیظ تاکہ ہضم مین فساد نہ آوے

حتیٰ اذا بلغ النہایہ	واقصد من التلطیف نحو الغایہ
یہانتک کہ جب مرض نہایت کو پہونچ جاوے	اور تو تلطیف غذا سے ایک اندازہ کا ارادہ کر تا ہی

انتہا کے وقت مین زیادہ لطیف تدبیر کرنی چاہیے تاکہ غذا کے نضج دینے کیطرف طبیعت مشغول ہوکر مرض کے بقیہ مادہ کو دفع نکر سکیگی بشرطیکہ قوت ضعیف نہو اور نہ مرض طویل ہو

ذکر العلم بطول المرض وقصرہ

مرض کے طول اور کوتاہی کے علم کا بیان ہے

یہ علم حاصل ہوتا ہی مرض کے اوقات اور اُسکے اعراض اور نوبتوں اور بحران کے پہچاننے سے جسکا جاننا طبیب کو ضروری ہی تاکہ مرض کی انتہا معلوم کرسکے اُسکی درازی اور کمی کے موافق غذا کا اندازہ کرسکے اور آئندہ جو کچھ حالت بیماری کی ہونے والی ہی اُسکا علم آجاوے تاکہ اُسکا قول قابل اعتبار کے سمجھا جاوے

وکل سقم ینقضی فی مدۃ	فمن قصیر اسمہ ذوحدۃ
اور جو بیماری کہ عرصہ مین گذر جاوے	اسمین سے کوتاہ جسکا نام ذوحدہ (تیزی والی) ہی
یقتل فی القلیل من زمان	او ینقضی بجید البحران
تھوڑے زمانہ مین قتل کر ڈالتی ہے	یا اچھے بحران کے ساتھ گذر جاتی ہی

جسقدر بیماری مین حدت ہوتی ہی اُسیقدر اُسکا زمانہ کم ہوتا ہی سو جسمین نہایت درجہ کی حدت اور تیزی ہی وہ نہایت ہی قلیل اور تھوڑے زمانہ تک رہتی ہی جیسے تپ محرقہ اور غب خالص اور سونوخس اور ذات الریہ اور ذات الجنب اور سکتہ جو کہ بھی نہایت تیزی والی ہین جو بغیر بحران کے زائل نہین ہوسکتین اور اُسکا بحران

اکثر تیسرے یا چوتھے یا ساتوین روز واقع ہوتا ہی - اور کم ہی جو ساتوین دن سے تجاوز کر سکین مگر طرف تحلیل یا قوت کی اور مطلق حادہ امراض کا بحران بیسوین روز تک ہوتا ہی - اور جو اُنسے کمتر ہین اُنکا تیس تک اور جو اُنسے بھی کمتر ہین اُنکا چالیس تک ہوتا ہی - اور جنکا بحران چالیس ایام تک واقع ہو وہ حادہ نہین ہین وہ اکثر بغیر بحران کے صرف تحلیل سے اچھی ہو جاتے ہین -

وَهُوَ سَرِيْعُ النُّضْجِ وَالْأَوْقَاتِ	صَعْبٌ خَطِيْرُ الْحَالِ ذُوْ آفَاتِ
اور وہ جلد پختہ ہونیوالی ہی اور تھوڑی زمانہ والی ہی	اور سخت ہی بُری حالت والی آفتون والی ہی

چونکہ حدت والے مرض کا مادہ رقیق ہوتا ہی جسکے ساتھ طبیعت کے سخت مقابلہ کرنے مین اُسمین جلدی نضج آجاتا ہی اسلیے وہ جلدی آرام بخشتی ہی یا موت آجاتی ہی - اور سخت اسلیے ہی کہ اُسکا بوجھ قوت پر گران گذرتا ہی اور اُسکے اعراض خطرناک ہوتے ہین - اور آفتون والی اسلیے کہ وہ سخت امراض کیطرف منتقل ہو جاتے ہین جیسے کہ ذات الجنب سے ذات الریہ ہو جاتا ہی

نَعْرِفُهُ مِنْ قِصَرِ ابْتِدَائِهِ	فَتَعْمَلُ التَّدْبِيْرَ فِيْ غِذَائِهِ
تو اُسکو ابتدائے چھوٹے وقت سی معلوم کرلے	تاکہ اُسکی غذا مین کسی تدبیر کو تجویز کرسکے

یعنی مریض کی قوت اور مرض کے اعتبار سے غذا کا اندازہ کیا جاوے

فَلَا كَثِيْرٌ مُثْقِلٌ قُوَاهُ	وَلَا الْقَلِيْلُ عَادِمٌ غِذَاهُ
پس نہ بہت غذا جو اُسکی قوتون پر بھاری ہو	اور نہ تھوڑی کہ اُسکی غذا ہی پوری نہو سکے

ہر مرض مین غذا کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ نہ اُسکی مقدار زیادہ ہووے جسکو طبیعت ہضم نہ کرسکے یا ہضم مین مشغول ہو کر مرض کے مادہ کو

نضج نہ دے سکے اور نہ ایسی کم ہو کہ جس سے قوتین ضعیف یا ساقط ہون اور پہلے پرانے طبیب جب معلوم کر لیتے تھے کہ بیماری چوتھے روز زائل ہو جائیگی اور قوت بھی قوی ہی تو اُسکی غذا بہت لطیف دیتے یا بالکل غذا نہین دیتے اور اگر قوت کو ضعیف پاتے تو غذا لطیف دیتے اور جب جان لیتے کہ بیماری ساتوین روز دور ہو جانے والی ہی اور قوت بھی قوی ہی تو فقط جلاب (مصری کا پختہ شربت) پر اکتفا کرتے اور جو قوت ضعیف ہوتی تو ماء الشعیر شکر سفید کے ہمراہ یا ستو دیتے

فَتَسْقُطَ الْقُوَّةُ فِي ابْتِدَائِهِ پس قوت ابتدا مرض مین ساقط ہو جاوے	وَلَا تَحُوْرُ قَبْلَ انْتِهَائِهِ اور قبل از انتہا اپنی حالت پر نہ پھریگی

جب مریض کو باوجود احتیاج کے غذا نہ دیجاے تو اُس سے اُسکی قوت انتہا سے پہلے ہی ساقط ہو جاتی ہی اور نہ زیادہ دیجاوے جس سے جب قوت مرض مادہ کو نضج نہین دیتی تو قوت پر وہ مادہ غالب آجاتا ہی۔ اور نہ بالکل غذا بند کیجاوے جس سے مرض کے آخر مین پہونچنے سے پہلے قوت ضعیف ہو جاتی ہی

بَلِ الْغِذَاءُ مُحْكَمُ الْمَقَادِرِ بلکہ غذا مضبوط اندازہ سے	مُقَدَّرٌ كَالزَّادِ لِلْمُسَافِرِ اندازہ کی گئی ہی جیسے توشہ مسافر کا

کیونکہ مرض بمنزلہ سفر کے اور مریض بمنزلہ مسافر کے اور اُسکی قوت بمنزلہ توشہ کے ہی سو جب سفر کی مسافت دراز ہو تو وہان زیادہ توشہ کی ضرورت ہوتی ہی اسیطرح جب مرض کی مدت طویل ہوتی ہی تو اسقدر غذا کی ضرورت پڑتی ہی جس سے مرض کے آخر اور انتہا تک مریض کی قوت محفوظ رہے اور اگر

مرض قصیر ہو تو اُسکا حال بیان ہو چکا ہے

وَإِنْ تَرَى صُعُوبَةَ الْأَعْلَامِ — وَخَطَرَ الْأَوْصَابِ وَالْآلَامِ
اور اگر تو سخت نشانیاں دیکھے — اور بیماریوں اور دردوں کا خطرہ دیکھے

وَقُوَّةً عَالَتْ إِلَى السُّقُوطِ — وَالْعَقْلَ فِي نَقْصٍ وَفِي تَخْلِيطٍ
اور قوت کو دیکھے کہ سقوط کیطرف مائل ہو رہی ہے — اور عقل کو دیکھے کہ نقصان اور اختلاط میں ہے

وَالسُّقْمُ لَا تَحْمِلُهُ قُوَاهُ — اَنْذِرْ بِمَوْتٍ قَبْلَ مُنْتَهَاهُ
اور دیکھے تو بیماری کو کہ اُسکی قوتیں برداشت نہیں کرتیں — تب تو منتہا سے پہلے موت کی خبر سنا دے

حواس باطنی عقل و شعور میں نقصان آ جاوے جس سے اُسکے کلام میں خبط آ جاوے اور جو چیز حقیقت میں کچھ نہو اُسکو تصور میں موجود سمجھنے لگے۔ سو یہ سبھی امور دلالت کرتے ہیں کہ دماغ کے حالات میں نقصان اور قوتوں میں فساد آگیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کو درجۂ انتہا سے پہلے موت لاحق ہو جاویگی

وَاعْرِضْهُ بِالرَّدِيِّ مِنَ الْأَعْرَاضِ — وَفِي الْمَرَادِيِّ مِنَ الْأَمْرَاضِ
اور اس حالت کو بُری اعراض سے جان — اور اُسکے صفراوی مرضوں میں یقین کر

وَمِنْ طَوِيلٍ وَهُوَ يُسَمَّى مُزْمِنًا — بِسُرْعَةٍ لَيْسَ يَحِلُّ الْبَدَنَا
اور دوسری قسم مرض طویل ہے جسکو مزمن کہتے ہیں — جو جلدی بدن کو نہیں گھلاتی یعنے نہیں مارتی

لَكِنَّهُ يَقْتُلُ بِالذُّبُولِ — وَالنَّزْفِ وَالسِّلِّ وَالنُّحُولِ
لیکن یہ امراض ذبول سے مار ڈالتے ہیں — اور نزف الدم سے اور سل سے اور لاغری سے بھی

مرض کی درازی کا سبب یا تو مادہ کی برودت یا اُسکی غلظت یا خشکی یا ایسا یبس کہ جو بدن پر غالب آجاوے پس اکثر سرد امراض زیادہ عرصہ تک رہا کرتے ہیں

کیونکہ انکا مادہ غلیظ ہوتا ہی جو جلدی تحلیل نہین ہو سکتا سو ایسے امراض ابتدا مین خطرناک نہین ہوتے - کیونکہ انمین مریض کی قوت جلدی کم نہین ہوتی لیکن تدریجًا حرارت غریزیہ کے گھٹنے اور بدن مین ذبول - نحافت اضمحلال کے آنے سے ہلاکت آجاتی ہے - سل پھیپھڑے کا زخم ہی جو جلدی اچھا نہین ہوتا بلکہ عرصہ دراز مین قوت کو ضعیف کر دیتا ہی

اَوْ يَشْتَفِي فِي مَرَضٍ طَوِيْلٍ
یا وہ (بدن) شفا پاتا ہی مرض طویل مین

وَيَنْقَضِي بِالنُّضْجِ وَالتَّحْلِيْلِ
اور وہ (مرض) نضج اور تحلیل کے سبب گذر جاتا ہی

یعنی مرض بارد یا مزمن کا مادہ زمانہ دراز مین تحلیل پاتا ہی جس سے مریض کی قوت مین تقویت آجاتی ہی

تَعَرَّفُهَا بِخِفَّةِ الْأَعْرَاضِ
ان مرضون کے انقضاے کو تو انکے اعراض سے دریافت کر لے

وَكُلَّ بَارِدٍ مِنَ الْأَمْرَاضِ
اور ہر ایک سرد مرض کو بھی

لَا تَغْذُهُ بِمُطْعَمٍ قَلِيْلٍ
تو اسکو تھوڑی غذا نہ دے

فَتَسْقُطُ الْقُوَى مِنَ الْعَلِيْلِ
کہ بیمار کی سب قوتین ساقط ہو جاینگی

مزمنہ اور تحویل امراض مین غذا کم دینے سے لطیف تدبیر نہ کرنی چاہیے جس سے مریض کی قوت انتہا سے پہلے ساقط ہو جاتی ہی

وَبَيْنَ هٰذَيْنِ سَقَامٌ مُعْتَدِلٌ
اور درمیان ان دونون مرضون کے بیماری معتدل ہے

لَمْ تَقْتَصِرْ أَوْقَاتُهُ وَلَمْ تَطُلْ
کہ اُسکے اوقات نہ چھوٹے ہین نہ دراز

فَوَسِّطِ الْغِذَاءَ فِي تَلْطِيْفٍ
پس غذا کے لطیف دینے مین میانہ رکھ

لَا بِقُوَّةٍ وَلَا الضَّعِيْفِ
جو نہ بہت قوی ہووے اور نہ ضعیف

ذِكرُ معرفةِ البُحرانِ

معرفت بحران کا ذکر ہے

بحران تغیر عظیم ہے جو دفعتاً مریض کے تمام احوال میں واقع ہوتا ہے لیکن حادہ امراض میں اکثر ظاہر ہوتا ہے

وَاعْلَمْ بِاَنَّ الْحَدَّ فِي الْبُحْرَانِ	تَغَيُّرٌ بِسُرْعَةٍ فِي اٰنٍ
یقین کر کہ تعریف بحران کی یہ ہے کہ	وہ ایک تغیر ہے کہ جلدی ایک آن میں ہو

بحران تغیر عظیم ہے جو دفعتاً حادث ہوتا ہے جس سے مریض یا تو شفایاب ہو جاتا ہے یا مصیبتوں میں پھنس جاتا ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ بحران ایک تغیر سریع ہے جو مریض کو سختی اعراض کے ساتھ لاحق ہوتا ہے جب آدمی ہلاکت یا صحت کو پہونچ جاتا ہے

يُحْدِثُ عَنْ صُعُوبَةٍ فِي الْعَرَضِ	وَمِنْ جِهَادِ النَّفْسِ عِنْدَ الْمَرَضِ
جو پیدا ہوتا ہے عوارضات کی سختی سے	اور مرض کے ساتھ نفس کے مقابلہ کرنے سے

اکثر بحران حادہ امراض میں ہوتا ہے کیونکہ سرد امراض کا بحران مخفی رہتا ہے جو اکثر تحلیل کے سبب سے زائل ہو جاتا ہے۔ اور بحران اسطرح واقع ہوتا ہے کہ طبیعت مرض کے مادہ کے ساتھ مقابلہ کرتی ہے اور طبیعت ایک قوت ہے جسکا فیضان نفس کیطرف سے ہوتا ہے جو خداوند تعالی کے اذن سے بدن پر سلطنت کرتی ہے اور اُس سے موذی چیزوں کو دفع کرتی ہے

يُفْضِي اِلَى الْمَوْتِ اَوِ الْحَيَاةِ	بِالْمَرِّ فِي الْيَسِيرِ مِنْ اَوْقَاتِ
جو پہونچا دیتا ہے طرف موت کے یا حیات کے	ایک دفعہ تھوڑے وقت میں

جب قوت مغلوب اور ضعیف ہو جاتی ہے تو موت طاری ہو جاتی ہے۔ اور جب

نفس

مرض مغلوب اور قوت غالب ہوتی ہے تو صحت ہو جاتی ہے

بَیْنَ الْقُوٰی وَسُقْمِہَا مُغَالِبَہْ — فِیْ شِدَّۃٍ کَاَنَّہَا مُحَارِبَہْ

درمیان قوتوں اور بیماری کے باہم زور آوری ہے — ایسی سختی مین کہ گویا یہ لڑائی اور جنگ ہے

اِنْ تَغْلِبِ الْقُوَّۃُ فَالْبُحْرَانُ — یَجُوْدُ وَالْحَیَاۃُ وَالْاَمَانُ

اگر قوت غالب آوے تو بحران — اچھا ہے اور زندگی ہے اور امن ہے

اَوْ یَغْلِبُ الْمَرَضُ فَالْوَفَاتُ — حَلَّتْ عَلَی الْاِنْسَانِ وَالْمَمَاتُ

اور اگر مرض غالب ہووے تو وفات — اور موت انسان پر اُترتی ہے

مرض بمنزلہ دشمن باغی کے ہے جسنے طبیعت کے شہر پر چڑھائی کی ہے اور طبیعت بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور بحران کے دن جنگ و جدال کے ایام ہین جسمین بادشاہ اپنے لشکر یعنی قوتون کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ اگر دشمن پر بخوبی غلبہ نہ پایا اور اُسکی مدافعت اور بیخکنی کلی نہ کی تو وہ ناقص بحران ہے جسکے لیے ایک اور بھاری جنگ کی امید ہے اور جو طبیعت نے غلبۂ دشمن سے اپنا ملک بچا لیا تو بیمار کو صحت اور شفا حاصل ہو جاتی ہے اور اگر دشمن نے اپنے زور اور قوت سے اُسکے شہر اور ملک کو چھین لیا تو وہ موت ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بادشاہ کسی ایک جہت مین جا چھپتا ہے تو ایسا ہی کبھی ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف بدن مین مادہ چلا جاتا ہے جسکو خالص کر دیتا ہے اور یونانی لوگ بحران کے دنون کو فیصلہ کا دن سمجھتے تھے جنمین یا تو قوت غالب آئے یا مرض

ذِکْرُ ضُرُوْبِ التَّغَایُرِ

تغیر کی قسمون کا ذکر ہے

وَلِلتَّغَایُرِ ضُرُوْبٌ سِتَّۃٌ

تغیر کی چھ قسمین ہین

مِنْ انْقِلَابِ الْجِسْمِ فِیْ اَوْقَاتٍ

انقلاب جسم کا تھوڑے وقتون مین

یُبْطِئُ فِیْهَا الْاَمْرُ اَوْ یَنْبُتُ

آیندہ حال انمین دیر تک رہے یا جلدی رہے

قَلِیْلَۃٌ لِلنَّحْسِ وَالْحَیٰوۃِ

بہتری اور زندگی کے واسطے ہوتا ہی

جن وقتون مین مرض کو تغیر آتا ہی کبھی انمین تغیر دیر تک رہتا ہی اور کبھی جلدی ہوجاتا ہی۔ اس تغیر سے وہی مراد ہی جسمین موت یا حیات ہوتی ہے۔

یُنْذِرُ فِیْهَا قَبْلَهُ مَا یُحْمَدُ

اور قبل اسکے علامات محمودہ انکی خبر دیتی ہینیا

وَذَاكَ بُحْرَانٌ صَحِیْحٌ جَیِّدٌ

اور یہ بحران درست اور اچھا ہی

تغیر اول۔ بحران کے دن سے پہلے یوم الانذار کا ہونا ضروری ہی جو کہ بحران کے ہونے کی اطلاع دیتا ہی۔ سو اگر اُس یوم الانذار مین کوئی اچھی اور محمود علامت ظاہر ہووے تو سمجھنا چاہیے کہ بحران نیک اور اچھا ہوگا۔ مثلاً یوم الانذار مین قوت مین زیادتی پائی جاوے یا مرض کے اعراض ضعیف ہوجاوین یا اُس خلط مین جو مرض کا مادہ ہی نضج یا استفراغ پایا جاوے تو بحران محمود ہوگا

وَغَیْرُهُ عَنْ اِنْقِلَابٍ مُسْرِعٍ

اور سوائے اُسکے دوسرا انقلاب کہ جلدی واقع ہووے

یُضِیْقُ فِیْهِ بِالطَّبِیْبِ الْمَسْلَكُ

اسمین طبیب کا راستہ تنگ ہوجاتا ہی

یُفْضِیْ اِلَی الْمَوْتِ وَشَرٍّ مُصْرِعٍ

موت کیطرف اور شر پچھاڑنے والے کیطرف پہنچاتا ہی

ذَاكَ بُحْرَانٌ رَدِیٌّ مُهْلِكٌ

اور یہ بحران ردی اور ہلاک کرنے والا ہی

دوسرا تغیر جسمین مریض کو موت کیطرف قریب ہو جاتا ہی اور طبیب کو اُسکی مدافعت کے لیے کوئی حیلہ نظر نہین آتا

وَثَالِثٌ مِنْ اِنْقِلَابٍ مُبْطِئٍ	يُفْضِىْ اِلٰى حَالٍ صَحِيْحٍ مُيَسِّرِىْ
اور تیسرا انقلاب آہستہ آہستہ ہونیوالا ہی	جو حالت صحت اور تندرستی کیطرف پہونچاتا ہی
وَلَيْسَ بِالْبُحْرَانِ بَلْ تَحْلِيْلُ	يَأْتِىْ عَلَى الْقَلِيْلِ فَالْقَلِيْلُ
یہ بحران نہین ہی بلکہ تحلیل ہے	کہ تھوڑے مادہ پر آتی ہی تھوڑی تھوڑی

تیسرا تغیر جو مریض کو صحت کیطرف تدریجاً زیادہ عرصہ مین پہونچاتا ہی اور ایسا اُن امراض مین پایا جاتا ہی جنکا مادہ سرد یا خشک ہوتا ہے جو اکثر بغیر بحران کے تحلیل یا استفراغ غیر محسوس کے ذریعہ سے اچھے ہو جاتے ہین بشرطیکہ قوت قوی ہووے

وَرَابِعٌ يُبْطِئُ فِىْ انْقِلَابٍ	يَدْخُلُ بِالْمَرِيْضِ شَرَّ بَابٍ
اور چوتھا انقلاب مین دیر کرتا ہی	مریض کو بُرے دروازہ سے داخل کرتا ہی

چوتھا تغیر مریض کو تدریجاً عرصہ دراز مین موت تک پہونچا دیتا ہی۔ نہ تحلیل سے بلکہ اسطرح کہ آہستہ آہستہ مریض کی قوت کو گھٹا دیتا ہے جس سے اُسکی رطوبت غریزی جذب ہو جاتی اور ذبول اور اضمحلال ہو کر مریض مر جاتا ہی

وَخَامِسٌ مِنْ اِنْقِلَابٍ وَسَطٍ	يُفْضِىْ اِلَى الْمَوْتِ وَشَرٍّ فَرْطٍ
اور پانچوان انقلاب اور میانہ ہی	جو پہونچاتا ہی موت اور بہت خرابی کیطرف

پانچوان تغیر درمیان اُن ہر دو تغیرون کے ہی جو موت کو جلدی یا دیر سے لاتے ہین اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ مریض کو دفعتاً اُسکی ایک حالت سے

دوسری حالت مین انقلاب ہوجاتا ہی۔ پھر اُسکی قوت تدریجاً گھٹتے گھٹتے بالکل
ساقط ہوجاتی ہی اور موت آجاتی ہی

وَسَادِسًا يُفْضِيْ إِلَى الْحَيَاتِ — فَهِيَ الْمُتَوَسِّطُ مِنَ الْأَوْقَاتِ
اور چھٹا ہی کہ حیات کیطرف پہونچاتا ہی — سو یہ متوسط الاوقات ہی

یہ تغیر پہلے کا مخالف ہی یعنی اسمین بیمار کی حالت دفعتاً تندرستی اور صحت کیطرف
متبدل ہوجاتی ہی۔ پھر تھوڑی تھوڑی بیماری دور ہوتے ہوتے زائل
ہوجاتی ہی اور مادہ مرض کا بالکل دفع ہوجاتا ہے

وَذَانِ بُحْرَانِ يُدْعَيَانِ — مُرَكَّبَيْنِ وَهُمَا ضِدَّانِ
یہ دونون بحران مرکب کہلاتے ہین — اور یہ دونون باہم ضدین ہین

طبیبون کے نزدیک پانچوین اور چھٹی یہ دونون تغیرات کی قسمین مستقل نہین ہین بلکہ
یہ دونون پہلی چار قسمون سے مرکب اور ماخوذ ہین کیونکہ ان دونون مین سے ہر ایک
مرکب ہی انقلاب سے جو سرعت اور بطوء کے درمیان ہی اسلیے انکا نام مرکب ہی سو
دونون محمودون سے مرکب محمود اور دونون ناقصون سے مرکب بھی ناقص ہی

وَجَيِّدُ الْبُحْرَانِ مَا فِي الْمُنْتَهىٰ — عِنْدَ كَمَالِ النُّضْجِ مَعَ فَرْطِ الْقُوىٰ
اور جید بحران وہ ہے کہ انتہا مین — کمال نضج کے وقت بہت قوتون کے ساتھ ہو
وَضِدُّهُ مَا كَانَ فِي التَّصَعُّدِ — وَهُوَ مِنَ الْبُحْرَانِ غَيْرُ جَيِّدِ
اور ضد اُسکا وہ ہی کہ تزائد کی حالت مین ہو — اور وہ بحران غیر جید ہے

جبکہ بحران انتہاے مرض مین عارض ہوتا ہی تو اسصورت مین جب مرض کے
۱۶۷ مادہ مین نضج آجاوے اور قوت بھی قوی ہو تو مادہ تحلیل ہوکر خارج ہوجاتا ہی

اور اس بحران کا ضد وہ ہی جو عوارض مرض کے تزاید کی حالت مین واقع ہووے خصوصاً جبکہ قوت بھی ضعیف ہو تو اس صورت مین مادہ مین نضج حاصل نہین ہوتا۔ سو وہ نہایت ردی اور مذموم ہوتا ہے

ذِکرُ مَا یحْتَاجُ اِلٰی عِلمِہٖ فِی البُحْرَانِ

اس چیز کا ذکر ہی جسکا جاننا بحران مین ضروری ہی

وَاَنتَ تحْتَاجُ مَعَ البُحْرَانِ	اِلٰی ثلٰثَۃٍ مِنَ المَعَانِی
تجھے بحران مین	تین چیزون کیطرف احتیاج پڑتی ہی
اَلعِلمُ بِالاِنْذَارِ وَالاَیَّامِ	وَعِلمُ مَا یَدُلُّ مِنْ اَعْلَامٍ
علامت پہلے سے خبر دینے والی کا علم اور دنونکا علم	اور حال مین علامت والے کا علم

بحران کے سمجھنے کے بعد اُسکی تین حالات کا جاننا ضروری ہی (۱) وہ ایام جو بحران کے ہونے کی اطلاع دیتے ہین۔ اور وہ عوارض جو مریض کو اُن ایام مین پیش آنے والے ہین (۲) بحران کا دن اور جو کچھ اسمین مریض کا حال ہوگا (۳) بحران کے بعد مریض کا کیا حال ہوگا۔ تندرست شفایاب ہو جائیگا یا مصائب مین مبتلا ہو جائیگا۔

فَعِلْمُنَا بِاَیِّ نَوعٍ یَنْقَضِی	اِذَا انْقَضٰی بُحْرَانُ کُلِّ مَرَضٍ
پس علم ہر ایک قسم کا جو گذر جاتا ہی	جب مرض کا بحران گذر جاوے

طبیب کو جاننا ضروری ہی کہ بحران کیونکر گذرا ہی اور کس قسم کے استفراغ سے منقضی ہوا ہے

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْبُحْرَانِ

پہلے سے بحران کی خبر دینے والی علامات کا ذکر ہے

وَكُلُّ بُحْرَانٍ آتٍ فَمُنْذِرُهُ مِنْ شِدَّةِ الْأَعْرَاضِ مَا سَنَذْكُرُهُ

اور جو بحران آئیگا تو اُسکا منذر (پہلے ہی خبر دینے والا) شدت اعراض ہین جسکو ہم بیان کرینگے

مرض کے عوارض بحران آنے کے وقت سخت اور قوی ہوجاتے ہین

كَخَلْطَةٍ فِي الْعَقْلِ أَوِ الْإِحْسَاسِ أَوْ وَجَعٍ فِي الْأُذُنِ أَوْ فِي الرَّأْسِ

جیسے اختلاط عقل مین اور حس مین اور درد کانون مین یا سر مین

پہلے سے اُن اعراض کا جاننا جو بعد آنے بحران کے وقوع پذیر ہوتے ہین جنکو دماغ کے افعال کے ساتھ کسیقدر علاقہ ہوتا ہی اسیکو علم بالانذار کہتے ہین اور جسمین اختلاط اسطرح آجاتا ہی کہ جسکی قوت مین خبط ہوجاتا ہی جو ہر چیز کو واقع کے برخلاف سمجھنے لگتی ہی اور حواس مین تکدر اور خرابی آجاتی ہی جبکہ دماغ کیطرف فاسد بخارات صعود کرتے ہین اور قانون مین لکھا ہی کہ بحران مین فاسد مواد عضو رئیس سے دوسرے کیطرف مندفع ہوجاتے ہین اسطرح کہ دماغ کے سینہ اور گردن کیطرف اور دل کے بغلون کیطرف اور جگر کیطرف چلے جاتے ہین اُسکو بحران انتقالی کہتے ہین

وَسَيْلِ مَا يَجْرِي مِنَ الدُّمُوعِ أَوْ قَلَقٍ وَقِلَّةِ الْهُجُوعِ

اور کثرت آنسوؤن کی جو جاری ہووین اور اضطراب اور کمی نیند کی

اضطراب ایسی حالت ہی جس سے آدمی ایک ہیئت پر آرام نہین کرسکتا ع۲

أَوِ اضْطِرَابُ الْحَرَكَاتِ أَوْ أَرَقٍ
أَوْ وَجَعٌ فِي الصَّدْرِ أَوِ الْعُنُقِ

یا اضطراب حرکات کا یا بیداری
اور درد سینہ مین یا گردن مین

أَوِ انْتِبَاهٌ سَيِّئٌ مِنْ غَمْرَةٍ
وَالْعَيْنُ فِيهَا حَرَكَةٌ أَوْ حُمْرَةٌ

یا بری بیداری سختی کے سبب
اور آنکھ مین حرکت ہو یا سرخی

غمر۔ گرداب اور مرگ کی سختی اور مطلق سختی کو کہتے ہین

أَوِ الضِّرْسُ فِي الصَّرِّ أَوِ اصْطِكَاكٍ
وَالْأَنْفُ فِي الْأَكَّالِ بِاحْتِكَاكٍ

اور داڑھ ملنے مین اور پیسنے مین ہو
اور ناک کھجلی کے سبب کھایا جاتا ہو

یہ سبھی افعال دماغ سے سرزد ہوتے ہین جو قوتون کی اضطرابی اور مادہ مرض کے ساتھ مقابلہ اور مجاہدہ کرنے کے سبب سے ایسے ہوتے ہین اور اصطکاک کے یہ بھی معنی ہین کہ ہر دو جبڑون مین تشنج آجاوے جس سے منہ کا کھولنا دشوار ہو جاتا ہی

وَلِلشِّفَاهِ تَارَةً تَقَلُّصٌ
وَتَارَةً يُرَى لَهَا تَمَصْمُصٌ

اور ہونٹون کو گاہے تو کبھی سمٹ ہوتی ہی یعنی کڑ جاتی ہین
اور کبھی انکا تمصمص (شکن) نظر آتا ہی

وَسُرْعَةُ النَّفَسِ أَوِ اجْتِذَابٌ
لِبَارِدِ الْهَوَاءِ وَاضْطِرَابٌ

اور تیزی سانس کی یا کھینچنا سرد ہوا کا
اور اضطراب و بیقراری

وَسُرْعَةُ النَّبْضِ مَعَ التَّوَاتُرِ
وَسُعْلَةٌ تَنْسَابُ بِالْغَرَاغِرِ

اور تیزی نبض کی تواتر کے ساتھ
اور کھانسی جو تیز چلتی ہی غرغرون کے ساتھ

وَخَفَقَانٌ دَائِمٌ وَغَشْيٌ
وَنَهْضَةٌ مِنْ فَرْشِهِ وَمَشْيٌ

اور دل کا دھڑکنا ہمیشہ اور بیہوشی
اور اپنے بستر سے چلنا اور اٹھنا

یہ سبھی علامات دل کے افعال سے ماخوذ ہین مگر لبون کا حال کہ وہ دماغ سے تعلق رکھتا ہی

وَوَجَعٌ فِي الْحَلْقِ وَالْمَرِيْ — وَالْكَرْبُ اِنْ دَامَ بِفَرْطِ غَشْيٍ

اور حلق مین اور مری مین درد ہونا — اور بیقراری ہوتی ہی اگر بہت بیہوشی کے ساتھ دائم رہے

وَالنَّخْسُ فِي الْاَجْنَابِ وَالْاَضْلَاعِ — وَشِدَّةُ الْاٰلَامِ وَالْاَوْجَاعِ

اور پہلوون اور پسلیون مین چبھنا — اور سخت درد اور تکلیف ہونی

وَوَجَعٌ مُتَوَاتِرٌ فِي الْمَعِدَةِ — اَوْ يَشْتَكِي طِحَالُهُ اَوْ كَبِدُهُ

اور پیہم معدہ مین درد کا ہونا — اور تلی یا جگر کی شکایت کرنی

اَوْ وَجَعٌ فِي الْبَطْنِ اَوْ فِي الْعَانَةِ — كَذَاكَ فِي الْكُلىٰ وَفِي الْمَثَانَةِ

اور شکم یا پیڑو مین درد کا ہونا — ایسا ہی گردون اور مثانہ مین درد ہونا

یہ سبھی دلائل جیسا کہ دماغ اور دل کے افعال سے لیے جاتے ہین اسیطرح یہ اس امر پر دلالت کرتے ہین کہ غذا کے اعضا مین مادہ ہی جو جگر ہی سو اس سے بھی استدلال پکڑا جاتا ہی اور قوت طبعی کو تقویت دیجاتی ہی تاکہ اس مادہ کو خارج کردیوے سو اسوجہ سے غذا کے اعضا مین بحران کی قوت وضعف کے اعتبار سے اضطراب آجاتا ہے

وَمِثْلُ مَا يُحْدِثُ مِنْ فَرْطِ الْاَلَمِ — فِي دُبُرٍ اَوْ فِي قَضِيْبٍ اَوْ فِي رَحِمٍ

اور جیسے کہ پیدا ہوتا ہے بہت درد — مقعد مین یا قضیب مین یا رحم مین

اَوْ وَجَعٌ فِي سَائِرِ الْمَفَاصِلِ — اَوْ بَعْضِهَا مِنْ خَارِجٍ اَوْ دَاخِلٍ

یا درد سارے جوڑون مین — یا بعض مین خارج سے یا داخل سے

اور کبھی لی جاتی ہین وہ علامتین جو بحران کی خبر دیتی ہین دماغ سے یا دل سے اور کبھی عام بدن یا اُسکے کسی خاص عضو سے بھی

وَهٰذِهٖ اِذَا اَتَتْ اَهَا تَصْعَدُ	فِيْ يَوْمِ بُحْرَانٍ فَذَاكَ جَيِّدٌ
یہ حالتین جب تو دیکھے کہ بحران کے دن	ترقی پر ہین تو یہ بحران جید ہے
لَاسِيَّمَا اِنْ كَانَ نُضْجٌ قَدْ ظَهَرْ	اَوْ لَا فَبِالضِّدِّ تَرٰى هٰذَا الْخَبَرْ
خصوصاً اگر نضج ظاہر ہو چکا ہو	اور اگر ترقی پر نہو تو اُسکے برخلاف تو حالت غیر جید دیکھیگا

جب طبیب کو معلوم ہو کہ بحران کے دن علامتین اور اعراض قوی ہین اور قوت بھی قوی ہی تو سمجھنا چاہیے کہ یہ بحران جید ہی اور اگر قوتین ضعیف ہون یا نضج نہ ظاہر ہو تو وہ ردی ہے

ذِكْرُ اَيَّامِ الْبُحْرَانِ

بحران کے دنون کا ذکر ہی جنکو ایام باحور یہ کہتے ہین

بحران کے ایام وہ ہین جنمین بحران کے واقع ہونے کی امید ہوتی ہی منجملہ انکے بعض ایام مین بحران جید ہوتا ہی اور بعض مین ردی اور بعض مین متوسط پس وہ ایام جنمین بحران واقع ہوتا ہی سولہ[۱۶] روز ہین تیسرا- اور چوتھا- اور پانچوان- اور ساتوان- اور آٹھوان- اور نوان اور گیارھوان اور تیرھوان اور چودھوان اور پندرھوان اور ستائیسوان اور تیسوان اور اکتیسوان اور چونتیسوان اور سینتیسوان اور چالیسوان- ایک جماعت اطبا کے نزدیک چالیس روز کے بعد بحران نہین ہوتا- بلکہ بیماری نضج اور تحلیل کے ذریعہ سے زائل ہو جاتی ہی- اور اکثر متاخرین کے نزدیک ساٹھوان اور اسیوان اور ایکسو بیسوان روز بھی بحران کا دن ہی کیونکہ وہ ہر چالیس کے بعد بیسوین روز کو بحران کا دن سمجھتے ہین اور پھر دو سو کے بعد چالیسوین روز کو بحران

خیال کرتے ہین اور اُنکے نزدیک کبھی بحران ساتوین مہینے اور ساتوین برس اور چودھوین برس اور اکیسوین برس ہوتا ہی - باعتبار انتقال کے ایک عمر سے دوسری عمر مین - ان بحران کے ایام مذکورہ کے علاوہ کسی اور دنون مین بحران نہین ہوسکتا - اور اگر ہو بھی تو وہ ردی ہوتا ہی وہ یہ ایام ہین - پہلا دوسرا - چھٹا - دسوان - سولھوان - اٹھارھوان - بائیسوان - تیئیسوان پچیسوان چھبیسوان - اٹھائیسوان - انتیسوان - تیسوان - تیسوان انتالیسوان وہ ایام جو بحران کے آنے کی خبر دیتے ہین یہ ہین کہ چوتھا دن خبر دیتا ہی کہ ساتوین روز کو ہوگا - پھر ساتوان اور پانچوان دن خبر دیتا ہے کہ نوین یا گیارھوین روز ہوگا - اور نوان خبر دیتا ہی کہ چودھوین کو اور سترھوان بیسوین کو اور چوبیسوان ستائیسوین کو اور اکتیسوان چونتیسوین کو اور چونتیسوان چالیسوین کو

وَسَبَبُ البُحْرَانِ قَدْ صَحَّ الخَبَرْ	بِاَنَّ فِی الاَمْرَاضِ تَاثِیرُ القَمَرْ
بحران کے سبب یہ خبر صحیح ہوچکی ہے	کہ مرضون مین قمر کی تاثیر ہے

نجومیون کے اقوال وحکایات واخبار جو اس باب مین ہین کہ سیارہ نیرہ ساتون جو قمر - زحل - مریخ وغیرہ ہین یا غیر نیرہ ہون سب کو اس عالم مین دخل ہی یا اُنکے سبب سے تغیرات واقع ہوتے ہین جو شخص ان امور کا قائل ومعتقد ہوگا وہ مسلمانون کے اجماع مین کافر ومردود سمجھا جائیگا - لیکن بحران ایک ایسا امر ہی جو خداوند تعالی کی عادت سے جاری ہوچکا ہی کیونکہ ہمکو تجربہ عادت استقراء سے معلوم ہی - امراض کے بعض حالات مین بہت سے تغیرات واقع ہوتے ہین ۱۸

اور معلوم ہوتا ہے کہ قمر کو آسمان کے سطح مین ایسا درجہ حاصل ہے جسکے ذریعہ سے
اس عالم مین تغیرات واقع ہوتے ہین اور اسیطرح حیوان کی رطوبات مین
تغیر آجاتا ہے جس سے نفخ وہضم وغیرہ ان رطوبتون مین ہوجاتا ہے کیونکہ ظاہر
معلوم ہے کہ قمر کے نور کی زیادتی مین ثمر اور پھلون مین نفخ اور نمو آجاتا ہے

لِاَنَّهٗ شَیْءٌ سَرِیْعُ الْحَرَکَةِ
کیونکہ قمر ایک چیز تیز چلنے والی ہے
یَقْطَعُ فِیْ عَهْدٍ قَلِیْلٍ فَلَکَهٗ
تھوڑے عرصہ مین اپنے آسمان کو طے کرتا ہے
فَتَارَةً یَقْوٰی وَتَارَةً یَضْعُفُ
سو کبھی وہ تاثیر قوی ہوتی ہے اور گاہے ضعیف
وَذَا بِصَنْعَةِ النُّجُوْمِ مُعْرَفٌ
اور یہ قوت وضعف علم نجوم سے معلوم ہوجاتا ہے

امراض مین قمر کی تاثیر کا یہ سبب ہے کہ وہ اس عالم مین جلدی حرکت کرتا ہے
کیونکہ جو چیز سریع الحرکت ہے اُسکی تاثیر بھی جلدی ہوتی ہے اسیواسطے جسقدر
اُسکا نور زیادہ ہوتا ہے اسیقدر رطوبتین مکمل اور پوری ہوجاتی ہین جس سے
انہار واثمار مین نمو اور زیادتی آجاتی ہے اور یہ سبھی قول باطل ہے صحیح قول یہ ہے
کہ بحران حرکت عظیم ہے جو اوقات معلومہ مین نفس کی قوتون سے حادث ہوتا ہے
جسمین قوتین مرض کے مادہ کے ساتھ مقابلہ ومحاربہ کرتی ہین اور اُسکو دفع
اور دور کرنا چاہتی ہین خداوند تعالی کے اذن وحکم سے

تَاثِیْرُهٗ اِذْ لَیْسَ بِالْمَحْسُوْسِ
اسواسطے کہ تاثیر اسکی حواس سے نظر نہین آتی
لَا فِیْ سُعُوْدِهٖ وَلَا النُّحُوْسِ
نہ اُسکی نیکی مین نہ اُسکی بدی مین
حِیْنَ یُبَیَّنُ شَکْلُهٗ لِلْحِسِّ
شکل اُسکی نظر مین تب ظاہر ہوتی ہے
مَا صَارَ فِیْهِ مِنْ ضِیَاءِ الشَّمْسِ
کہ جب اُسمین آفتاب کی روشنی پڑے

قمرایک جرم سیاہ مصقل ہی جسکو نورشمس سے مقابلہ کی حالت مین حاصل ہوتا ہی نہ اُسکی تاثیر منازل سعیدہ مین محسوس ہوتی ہی جبکہ کواکب سعیدہ شمس مشتری- زہرہ وغیرہ سے کے ساتھہ مقارن ہو نہ منازل منحوسہ مین جبکہ کواکب منحوسہ مریخ وزحل کے ساتھہ مقارن ہو

وَرُبْعُہٗ یُنَیِّرُ فِی الْاَرْبُوْعِ ‌ وَنِصْفُہٗ یُضِیٔ فِی الْاَسْبُوْعِ

قمر کی چوتھائی چوتھے روز روشن ہوتی ہی ‌ اور نصف اُسکا ایک ہفتہ مین چمکدار ہوتا ہی

اسیطرح بحران بھی چوتھے اور ساتوین روز ہوتا ہی

وَالسُّقْمُ لَا یَکُوْنُ دُوْنَ قَطْعٍ ‌ یَضْعُفُ فِیْہِ سَعْدُہٗ عَنْ طَبْعٍ

اور بیماری نہین آتی بدون طی کرنے کے کچھ حصہ فلک کا طی کرنے ‌ کہ اسمین نیکی اسکی اپنی طبع سے ضعیف ہو جاتی ہے

وہ بیماری مہلک ہوتی ہی جو حادث ہو اس صورت مین جبکہ قمر کواکب نحسہ کے ساتھہ متصل ہوتا ہی

وَاِنْ تَمَادیٰ فِی السُّعُوْدِ الْقَمَرُ ‌ عَاشَ الْعَلِیْلُ وَاسْتَطَالَ الْعُمُرُ

اور اگر چاند نیکی مین چلا سے چلے ‌ تو بیمار زندہ رہے گا اور عمر دراز ہوگی

اُس بیماری سے نجات پانے اور بیمار کے شفایاب ہونے کی امید ہی جو کہ لاحق ہو اس حالت مین جبکہ چاند کواکب سعیدہ کے قریب ہوتا ہی یہ قول مردود و قابل اعتبار نہین ہی بدلیل اس آیت کے اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ یعنی جب لوگون کا وعدہ آپہونچا تو وہ اُس سے ایک ساعت پیچھے یا آگے نہین ٹل سکتے اور ان امور کو قانون مین بھی نہین ذکر کیا۔

وَاِنْ تَمَادٰی فِی النُّحُوْسِ مَاتَا	وَانْقَطَعَ الْعُمْرُ بِهٖ وَفَاتَا
اور اگر نحوست مین چلا جاوے تو مرجاویگا	اور عمر اسکی سب گھٹ جاویگی اور گذر جاویگی
اِذَا اَتَی الْبُحْرَانُ فِی الرَّوَابِعِ	طَوْرًا وَطَوْرًا جَاءَ فِی الْاَسَابِعِ
جبکہ بحران کبھی چوتھے چوتھے روز آوے	اور کبھی ہفتہ ہفتہ مین آوے
وَهٰذِهِ الْبُحْرَانُ فِيْهَا جَيِّدَةٌ	يَصْحَبُ اِنْذَارًا اَوْ نُضْجًا يَشْهَدُ
ان دونون مین بحران اچھا ہوتا ہے	جو انذار اور نضج موجودہ کے ساتھ ہوتا ہے

اکثر بحران جو چوتھے یا ساتوین روز ہوتا ہے وہ محمود اور جید ہوتا ہے کیونکہ تجربہ سے ایسا ثابت ہو چکا ہے خصوصًا جبکہ روز بحران سے پہلے یوم الانذار (خبر دہندہ) مین عمدہ علامتین (مثل نضج اور قوت وغیرہ کے) ظہور پذیر ہووین اور ارسجانس نے کہا ہے کہ جب بحران ساتوین روز واقع ہوتا ہے اسکا یوم الانذار چوتھا روز ہوتا ہے۔ اور بقراط نے کہا ہے کہ جو بحران مفرد ایام مین واقع ہوتا ہے وہ اقوی اور اجود ہوتا ہے

وَهٰذِهِ تَجْرِیْ عَلَی الْاَدْوَارِ	لِاَنَّهَا مُحْكَمَةُ الْاِقْتِدَارِ
اور یہ دن بحران کے دورون پر چلتے ہین	کیونکہ یہ پختہ اندازہ والے ہین

ربوع و سبوع یعنی ہر چوتھے اور ہفتہ ہفتہ کا بحران دورون پر جاری رہتا ہے اور تجربہ سے معلوم ہے کہ انکا بحران جید اور محمود ہوتا ہے ان ایام کے بحرانونمین تبدل و تغیر نہین آتا مگر کسی مانع سے جو کبھی قوت مین ضعف ہوتا ہے یا مادہ سخت یا زمان مانع ہوتا ہے

وَغَيْرُ هٰذِهٖ فَلَا دَوْرَ لَهٗ	لِاَمْرٍ اَغْمَاهُ بِمَا اَشْكَلَهٗ
اور سوا اُسکے بحرانون کا دورہ نہین ہے	اور کبھی بباعث کسی امر پوشیدہ کے انکے ساتھ مشابہ ہوجاتا ہے

جیسا کہ چوتھے روز دن اور ہفتون کے بحرانون کے اوقات مین انتظام ہوتا ہی ویسا کسی دیگر ایام مین نہین ہوتا اور جو کبھی ایسا واقع ہوا اور جید بھی ہووے تو وہ شاذ اور اتفاقیہ ہی اور بعض طبیبون نے کہا ہی کہ ہر چوتھے اور ساتوین روز جو بحران سے تغیرات واقع ہوتے ہین سو یہ ایسا امر ہی جسکو انسانون کی عقلین ادراک نہین کر سکتین بلکہ وہ خداوند تعالی کی ایک حکمت ہی جسکو اُسنے جاری اور مستمر کر دیا ہی - اور بعض نے کہا ہی کہ جب مرض بیس روز سے تجاوز کر جاوے تو حکم رابوع کا منقطع ہو جاتا ہی - یا مصرع ثانی کے یہ معنی ہین کہ باعث کسی ایسے امر کے کہ اُسکو مشابہ سے پوشیدہ کر دیتا ہی

مَالَهَا نُضْجٌ وَلَا إِنْذَارُ

نہ اُسکے واسطے نضج ہوتا ہی اور نہ پہلے سے کوئی خبر دینے والا

بَلْ وَفِي أَعْرَاضِهَا أَخْطَارُ

بلکہ اُنکے اعراض مین بہت خطرے ہین

وَهٰذِهٖ لَيْسَتْ بِبَاحُورِيَّهْ

اور یہ دوسرے بحران طبعی نہین ہوتے ہین

إِلَّا بِمَا نُكْسَتُهُ رَدِيَّهْ

مگر بباعث عود کر لانے مادہ ردیہ کے اُس مرض کو

یعنی ربوع و سابوع کے سواے دیگر ایام کے بحران ردی ہوتے ہین خصوصًا جبکہ اس سے پہلے کوئی منذر نہو اور بحران کے اعراض بھی ردی ہون اور اکثر ایسے بحران سے مریض کو تکلیف اور تنگی پہونچتی ہی - فائدہ بحران جیّد کی نو علامتین ہین (۱) بحران سے پہلے مرض کے مادہ مین کسیقدر نضج پایا جاوے (۲) بحران کے دنون مین واقع ہووے کیونکہ اکثر عادت اور تجربہ سے معلوم ہو چکا ہی کہ مادہ کو انھین ایام مین حرکت حاصل ہوتی ہی (۳) بحران کے محمودہ ایام مین سے کسی مین ہو (۴) اس سے پہلے ایسا دن منذر ہو جو اُسکے لائق اور مناسب ہی

(۵) بحران استفراغ کے ذریعہ سے ہو نہ انتقالی (۶) بحران سے وہ خلط خارج ہووے جو بیماری کا اصلی باعث اور فاعل موثر ہی (۷) استفراغ مناسب جہت اور لائق طریقہ سے ہو جو خلط غلیظ ہی وہ اسہال کے ذریعہ سے خارج ہو جاوے اور رقیق پسینے سے اور صفراوی رقیق قی کی راہ سے (۸) بحران کی برداشت طبیعت بسہولت کر سکے (۹) بحران کے بعد مریض کو راحت اور آرام حاصل ہووے

ذِكْرُ الدَّلِيلِ عَلٰى مَا يَنْقَضِي الْبُحْرَانُ

بحران کے گذر جانے پر دلیل کا ذکر ہے

فَإِنْ رَأَيْتَ مَرَضًا دَمَوِيًّا — سو تو اگر مرض دموی بہت سخت

صَعْبًا شَدِيدًا هَائِجًا رَدِيًّا — ہیجان (جوش) والی ردی دیکھے

قَدْ بَدَتْ أَعْرَاضُهُ فِي الرَّأْسِ — کہ اُسکے اعراض سر مین ظاہر ہوئے ہین

وَاتَّبَعَتْهُ سَائِرُ الْحَوَاسِ — اور سارے حواس اسکے تابع ہوگئے ہین

وَحُمْرَةٌ وَحِكَّةُ الْأَنَافِ — اور سرخی اور ناک کی کھجلی ظاہر ہو

فَإِنَّ ذَا الْبُحْرَانِ بِالرُّعَافِ — تو یہ بحران نکسیر کے ساتھ ہوگا

دموی بحران کی علامتین جنسے اُسکا آنا جانا معلوم ہوتا ہی دو قسم کی ہین ایک وہ جو دماغ کے افعال سے ماخوذ ہوتی ہین دوسرے وہ جو عام بدن سے لیجاتی ہین دماغ کے افعال سے اسطرح استدلال کیا جاتا ہی کہ اسکے حواس مکدر اور دماغ یا کنپٹیون مین ضربان (دھمک) اور سر ثقیل اور مُنھ پر زیادہ سرخی وناک کا کھجلانا اور آنکھونمین سرخی کے آثار نمودار ہوتے ہین۔ اور دیگر بدن سے اُسکی علامتین اسطرح لیجاتی ہین کہ فصد کے مقام پر

اُبھلی اور بدن کی رگین زیادہ موٹی اور حرکات مین زیادہ ثقل اور جسم بوجھل اور عمر جوانی اور مزاج گرم ہو تو اسصورت مین اس مرض کا بحران نکسیر سے ہوگا ۔ اور شیخ نے کہا ہی کہ بسا اوقات زیادہ نکسیر سے مرض دموی کی نچکنی ہوجاتی ہے

وَاِنْ تَكُنْ اَعْرَاضُهٗ مِنْ اَسْفَلِ	بِوَجَعٍ فِي سُرَّةٍ مُتَّصِلِ
اور اگر اعراض اسکے نیچے سے ہون	چنانچہ ناف مین درد برابر ہووے
وَقَبْلُ كَانَ طَمْثُهَا فِي خُبْثٍ	فَاِنَّمَا بُحْرَانُهَا بِالطَّمْثِ
اور اس سے پہلے حیض کا خون خرابی مین تھا	پس معلوم ہوا کہ اس عورت کا بحران حیض کے ذریعہ سے ہوگا
اَوْ سَلِمَ الْاَعْلٰى مِنَ الْاَوْجَاعِ	وَكَانَ فِي السُّفْلٰى مِنَ الْاَضْلَاعِ
یا اوپر کی جانب دردون سے بچ رہے	لیکن نیچے کی پسلیون مین درد ہووے
وَكَانَ يَشْكُوْا ذَا الْعَلِيْلُ كَبِدَهٗ	وَنَزَلَ الْوَجَعُ نَحْوَ الْمَقْعَدِ
اور وہ بیمار اپنے جگر کی شکایت کرتا ہو	اور درد مقعد کی طرف اُتر جاوے
فَلَسْتَ اِنْ اَنْذَرْتَهٗ بِخَاسِرٍ	فَذَاكَ بُحْرَانُ دَمِ الْبَوَاسِيْرِ
سو تو اگر اُسے خبر دیدیوے تو زیانکار نہوویگا	کہ وہ بحران دم (خون) بواسیر کا ہی

جس شخص کو پیٹ مین خصوصًا داہنی طرف درد محسوس ہو یا پیٹ کے نیچے جانب آوے یا پہلے بواسیر یا کسی اور رگ سے خون جاری تھا جواب بند ہوگیا ہی جس سے اس شخص کو کوئی بیماری عارض ہوگئی ہی تو اُسکو بحران اس خون کے اجرا سے ہوگا خسارہ کے لفظ کے کہنے مین اس امر کیطرف اشارہ ہی کہ خون کے جاری ہونے مین پورا الیقین نہین صرف احتمال ہے

وَاِنْ يَكُنِ الْمَرَضُ مِنْ صَفْرَاءِ	وَكَانَ فِي اَوْقَاتِ الْاِنْتِهَاءِ
اور اگر مرض صفراوی ہو	اور اوقات انتہا مین ہو

وَكَانَ فِي بُرْسَامِهٖ اسْتِيلَاءٌ	وَكَثُرَ الصُّدَاعُ وَالْبَلَاءُ
اور اُسکے برسام مین غلبہ ہو	اور درد سر اور غم بہت ہو

برسام مرکب از لفظ فارسی و یونانی ہی ایک ورم کا نام ہی کہ حجاب حاجز مابین قلب اور معدہ مین ہوتا ہی اور حجاب حاجز بین الکبد و المعدہ طبری کا مذہب ہی میرے گمان مین یہ لفظ برسام کا یہان تصحیف سرسام کی ہے جسپر لفظ کثرۃ الصداع (درد سر) دلالت کرتا ہی کیونکہ درد سر سرسام کی علامت ہی نہ برسام کی اور نیز چونکہ سرسام صفراوی نام ورم دماغ کا ہی جسکا بحران نکسیر سے ہوتا ہی اور بعض نسخون مین سرسام کا لفظ موجود ہی جسکے غلبہ سے یہ مراد ہی کہ اسکے اعراض اختلاط ذہن اور ہذیان وغیرہ ظہور پذیر ہوون

فَلَا تَكُنْ مِنْ ذَاكَ فِي مَخَافِ	فَإِنَّ ذَا الْبُحْرَانَ بِالرُّعَافِ
سو تو اس سے خوف مین نہو کہ	یہ بحران رُعاف (نکسیر) سے ہوگا
وَإِنْ تَكُنْ أَعْرَاضُهُ فِي الْمَعِدَهْ	وَكَانَ يَشْكُو قَبْلَ ذَا كَمَدَهْ
اور اگر اعراض معدہ مین ہون	اور اس سے پہلے اپنے جگر کی شکایت کرتا تھا
وَكَانَ فِي كَرْبٍ وَفَرْطِ غَشْيٍ	فَإِنَّمَا بُحْرَانُهُ بِالْقَيْءِ
اور بیقراری اور بہت بیہوشی مین ہو	تو بحران اُسکا قے کے ساتھ ہوگا

تہوع اور بیقراری معدہ مین اور جگر کے دہنی جانب مین درد اور راچوی وغیرہ آثار پائے جاوین تو اُسکا بحران قے کے ذریعہ سے ہوگا

أَوْ سَلِمَ الرَّأْسُ مِنَ الصُّدَاعِ	وَكَانَ يَشْكُو الْبَطْنَ مِنْ أَوْجَاعِ
یا سر درد سے بچا رہے	اور درد ون سے پیٹ کی شکایت کرتا تھا

اَوْ ظَهَرَتْ سُرَّتُهٗ صِلَايِعَهْ — وَاعْتَقَلَتْ مِنْ قَبْلِ ذَا الطَّبِيعَهْ

یا ظاہر ہووے اُسکی ناف کا نصف (ایک حصہ) — اور اس سے پہلے طبیعت بھی بند تھی

فَكُنْ فِي الْاَمْرِ عَلَى الْاِحْرَازِ — بِاَنَّ ذَا الْبُحْرَانِ بِالْبُرَازِ

پس تو اُس مرض کی حفاظت پر ہو اور یقین کر — کہ یہ بحران براز کے ساتھ ہوگا

اَوْ سَلِمَ الْبَطْنُ مِنَ الْاِلْتِوَاءِ — وَلَمْ يَكُنِ الْمَرِيضُ ذَا ابْلَاءِ

یا اگر پیٹ پیچ و تاب سے سالم ہو — اور مریض مین بھی کوئی آفت نہو

بَلْ كَانَ فِي كَرْبٍ قَلِيلٍ وَاَرَقْ — وَلَمْ يَكُنْ اَعْرَاضُهٗ فِيهَا عَرَقْ

بلکہ تھوڑی سی بیقراری اور بیداری مین ہووے — اور اُسکے اعراض مین پسینا نہووے

وَكَانَ فِي اَمْرَاضِهٖ لِيَانَهْ — وَكَانَتِ الْاَوْجَاعُ تَحْتَ الْعَانَهْ

اور اُسکے امراض مین نرمی نہو — اور دردین پیڑو کے نیچے ہون

فَخُذْ بِذَا الْاَمْرِ صَحِيحِ قَوْلِي — بِاَنَّ بُحْرَانَ الْفَتَى بِالْبَوْلِ

پس اس بات سے میرے درست قول کا اعتبار کر — کہ بحران اُس جوان کا بول کے ساتھ ہوگا

یعنی جب سر اور پیٹ مین اعراض نہ پائے جاوین جنکا بیان پہلے ہوچکا ہی اور بیماری بھی کچھ زیادہ حادّ تیز نہووے اور پیٹ سے نیچے درد یا پیڑو مین درد محسوس ہووے اور پسینا بدن مین اجتماع رطوبتون کے سبب سے تھوڑا تھوڑا آتا ہو تو یقینًا جاننا چاہیے کہ اُسکا بحران کثرت بول سے ہوگا جو تمام بحرانون سے زیادہ تر ضعیف ہوگا

اَوْ سَلِمَ الْبَوْلُ مِنِ امْتِسَاكِ — وَلَمْ يَكُنْ فِي عَانَةٍ تَشَاكِ

یا بول سالم ہو رُک جانے سے — اور پیڑو مین بھی کچھ درد نہو

وَكَانَ ذَا مُنْفَتِحِ الْمَسَامِ	وَلَمْ يَكُنْ فَرْطٌ مِنَ الْآلَامِ
اور ہو وہ شخص کھلے مسامات والا	اور اسمین بہت دردہون
وَلَمْ يَكُنْ يُبْسٌ شَدِيدٌ وَأَرَقْ	فَإِنَّمَا بُحْرَانُ هَذَا بِالْعَرَقْ
اور سخت خشکی اور بیداری نہو	تو اُسکا بحران پسینے کے ساتھ ہوگا
وَإِنْ يَكُنْ فِي غُدَدِهِ الْآلَامُ	فَإِنَّمَا بُحْرَانُهُ أَوْرَامُ
اور اگر غدّدون مین دردہون	تو اُسکا بحران ورمون سے ہوگا

غدّون کی تفصیل اعضاء کی بحث مین مرقوم ہوچکی ہی جب بحران کسی مادہ کو غدّدون کیطرف دفع کریگا تو اُنمین ورم اور دنبل ہوجاتے ہین اُسکو بحران انتقالی کہتے ہین اور کبھی بعض امراض کے لیے دو بحران ہوتے ہین جیسے کہ جب تپ محرقہ والے کو نکسیر ہو جس سے بخوبی بیماری سے نجات نہووے

تو دوبارہ اُسکا بحران پسینے کے ذریعہ سے ہوگا

وَاسْتَعْمِلِ التَّدْبِيرَ بِالْعَلَامَهْ	دَلَّ عَلَى الْمَوْتِ أَوِ السَّلَامَهْ
اور اُسی علامت سے تدبیر کر	جو موت پر یا سلامتی پر دلالت کرتی ہی

جسطرح کی علامتین مریض مین پائی جاوین اُنکے موافق تدبیر اور معالجہ کرنا چاہیے یعنی اگر علامتون سے معلوم ہو کہ گرم بیماری ہی تو سرد ادویات سے معالجہ کرنا چاہیے اور اگر سرد ہو تو گرم سے تدبیر کرنی چاہیے خواہ بیماری خوفناک ہو یا نہ

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ وَأَوَّلًا فِي الْعَلَامَاتِ الرَّدِيَّةِ الْمَأْخُوذَةِ مِنَ الْأَفْعَالِ

موت کی خبر دینے والی علامتون کا ذکر ہی جنمین سے پہلے اُن ردی علامتون کا بیان ہی جو اعضا کے افعال سے لیجاتی ہین

جب بحران گذر جاتا ہی تو اُس سے یا تو قوے کو تقویت حاصل ہوجاتی ہی جو مادہ پر غالب

اُسکو خارج کر دیتی ہی اور یا مرض غالب آکر قوت کو ضعیف کر دیتا ہی۔ ردی علامتین نمودار ہو جاتی ہین جس سے بیمار ہلاک ہو جاتا ہی

كَرَاهَةُ الضَّوْءِ وَدَمْعٌ جَارٍ	لِشِدَّةِ التَّحْرِيكِ وَازْدِرَادٍ
روشنی کو مکروہ جاننا اور آنسو جاری ہونے	سخت حرکت اور کمی سے

علامتون کی تین قسمین ہین (۱) ردی (۲) جو حرکت پر دلالت کرین (۳) سلامتی کو ظاہر کرین جنکا بیان آگے بالتفصیل آتا ہی۔ منجملہ ردی علامات کے روشنی کو مکروہ جاننا جو اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ مریض کے دماغ مین کوئی آفت ہی جسنے روح نفسانی کو ضعیف کر دیا ہی۔ اسیطرح جب اندھیرے کو اختیار کرے اور آنکھون سے خواہ ایک یا دونون سے آنسوون کا جاری ہونا حرارت غریزی کے ضعف پر دلالت کرتا ہی۔ بقراط کا مقولہ ہی کہ حادہ (تیز) امراض مین آنسوونکا جاری ہونا ردی علامت ہی۔ ازدراد سے یہ مراد ہی کہ غضبناک ہیئت سے دیکھنا جیسے کہ یہ تینون امور دماغ کے ضعف افعال پر دلالت کرتے ہین اسیطرح یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ دماغ کے کسی عضلہ کو یا اُس عضلہ کے کسی حصہ کو تشنج ہو گیا ہی

وَصِغَرٌ فِي الْعَيْنِ فَرْدُ جَانِبٍ	وَفَتْحُ الْفَمِّ بِلَا تَثَاؤُبٍ
اور آنکھون مین چھوٹا پن اور پھیرنا پہلو کا	اور بدون جمائی کے مریض مُنھ کھولا کرے

کیونکہ حادہ (تیز) امراض مین آنکھون کا چھوٹا ہونا ردی (مذموم) ہی جو تشنج پر دلالت کرتا ہی اور ایسا ہی مُنھ کا کھولنا۔ اور جب تشنج تمام مین پھیل جاتا ہی تو آدمی مرجاتا ہی کیونکہ موت کامل تشنج ہی اور کبھی مُنھ کا کھولنا عضلہ یا عضو کے تشنج پر دلالت کرتا ہی جسکے ذریعہ سے مُنھ کھلتا ہی

وَالْمَرْءُ يَسْتَلْقِي عَلَى قَفَاهُ	قَدْ اِسْتَرْخَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ
اور مریض آدمی اپنی گُدی پر چت لیٹے	ایسا کہ اُسکے دونوں ہاتھ پانوں سست اور ڈھیلے ہو گئے ہوں

اور ایسا ہی پیٹ پر بغیر عادت کے سونا یا کھولنا پردہ دار عضو کا جو سبھی اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ بدن کی قوتیں تحلیل ہو کر گھٹ گئی ہیں

وَاِنْ بَدَا اَنْ يَنْزِلَ عَنْ مَرْقَدِهٖ	وَكَاشِفًا عَنْ يَدِهٖ وَرِجْلِهٖ
اور اگر ظاہر ہووے کہ مریض اپنے بستر سے اُترتا ہی	ایسی حالت میں کہ اپنے ہاتھ اور پیر کو ننگا کرتا ہی

کیونکہ قوت مرض کی برداشت سے عاجز آ گئی ہی اور قوت خیالی فاسد اور ناقص ہو گئی ہی

اَوْ اِنْ تَشَكَّلَ بِشَكْلٍ مُنْكَرٍ	وَقَدْ بَدَا يَعْنِي بِنَتْفِ الزِّئْبِرِ
یا بُری شکل بنجاوے	اور ظاہر ہو کہ تنکے اُکھیڑنے کا قصد کرتا ہی

بُری شکل میں اسطرح متشکل ہو جاوے کہ اُسکے بدن کا رنگ سیاہ یا سبز ہو جاوے یا اُسکے افعال میں خرابی آجاوے یا مردہ اشخاص کا نام لیکر بیہودہ گوئی کرے یہ سبھی باتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ دماغ کی کوئی خلط جل گئی ہی اور کپڑوں اور لکڑیوں میں سے چھوٹے چھوٹے تنکوں کا اُٹھانا اکثر ظاہر کرتا ہی کہ اُسکے دماغ میں ورم ہو گیا ہی جسنے اُسکی قوت خیالی کو فاسد کر دیا ہی یا بخارات ردی اسکے دماغ کیطرف صعود کرتے ہیں جس سے اُسکی قوت خیالی میں خرابی آ گئی ہی

اَوْ ثَقُلَتْ اَطْرَافُهٗ فِي الْمُنْتَهٰى	اَوْ قَدْ بَدَا مُتَعَلِّقًا بِمَا يُرٰى
یا انتہاے مرض میں اُسکے اطراف (ہاتھ پانوں) بھاری ہو جائیں	یا جس چیز کو دیکھتا ہو اُسی سے اُلجھنے لگے

کیونکہ ایسی حالت میں جسم کا بھاری ہونا حرارت غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہی جس سے وہ قوت بھی جو اعضا کو حرکت دیتی ہی تحلیل اور فانی ہو گئی ہی اور ایسا ہی

ہر کسی سے اُلجھنا اور ہاتھ زیادہ ڈالنے جو طبعی فعل کے مخالف ہی کیونکہ انتہا مرض میں طبعی فعل یہ ہے کہ بیمار ساکن اور چپ رہا کرے

وَقَصْقَصَةُ الْأَسْنَانِ دُوْنَ عَادَةٍ وَوَلْعُ الْيَدَيْنِ بِالْوِسَادَةِ

اور دانت پیسنے بدون عادت کے اور ہاتھ تکیہ پر ڈالنے

اَوْ اَنْ تَخَيَّلَ غُلَامًا اَسْوَدَهٗ يُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَهٗ اِذَا بَدَا

یا یہ خیال کرے کہ سیاہ لڑکا اُسکے قتل کا ارادہ رکھتا ہی جب ظاہر ہو

کیونکہ یہ دلالت کرتا ہی کہ بدن میں مرۂ سوداء احتراق پا گیا ہی جس سے محترق سوداوی بخارات دماغ کیطرف صعود کرتے ہین اور ایسا ہی جب شیر یا اور درندہ یا سانپ کے کاٹنے کا خیال کرکے ڈرے

اَوْ اِنْ يَكُنْ فِيْ مَرَضٍ ذِيْ حِدَّةٍ فَمَوْتُهٗ يَقْرُبُ مِنْهُ الْمُدَّةُ

یا یہ کہ مرض حاد (تیز) مین ہو سو اُسکی موت کی مدت اس سے قریب ہے

مرض حادہ مین یہ سبھی اُمور خلط کے زیادہ احتراق اور دماغ کے فساد اور حرارت غریزی کے ضعف پر دلالت کرتے ہین

وَاِنْ بَدَا اَسْكِيْنَتًا فِيْ هَذْرٍ وَاِنْ تَرٰى حَلِيْمًا فِيْ ضَجَرٍ

اور اگر بیمار بڑا خاموش کو اس کرنے مین ظاہر ہووے اور تو بیمار سے بردباری کو تنگی و خفگی مین دیکھے

اَوْ اِنْ تَشْتَكِيْ بِالْعَمٰى وَالصَّمَمِ اَوْ سَقَطَتْ قُوَّتُهٗ عَنِ الْاَلَمِ

یا اگر شکایت کرے نابینائی اور بہرا پن کی یا قوت درد کے سبب سے ساقط ہو جاوے

جب بیمار نہ سُن سکے اور نہ دیکھ سکے یا ایسی اشیا کو دیکھے جنکی کچھ حقیقت واقع مین نہین ہی یا آوازون کا سننا پسند نہ کرے یا خوشبوون کو ناپسند سمجھے سو یہ بھی

امور قوت نفسانی کے ضعف یا اُسکے بطلان پر دلالت کرتے ہین اور ایسا ہی جب زیادہ درد ہووے جس سے قوت تحلیل ہوکر بالکل ساقط ہوجاتی ہی جیسا کہ قولنج مین ہوتا ہی

اَوْ اِنْ رَاٰی فِی الْمُنْتَهٰی فِیْ نَوْمِهٖ	ثَلَجًا بَدَا یَنْزِلُ فَوْقَ جِسْمِهٖ
یا مرض کی انتہا مین خواب دیکھے	کہ برف اُسکے جسم پر نازل ہوتی ہی

جس سے معلوم ہوتا ہی کہ باطن بدن پر برودت غالب آگئی ہی جسنے حرارت غریزیہ کو بجھا دیا ہی جیسا کہ کزاز مین ہوتا ہے

وَنَفَسٌ مُضْطَرِبٌ ذُوْ بَرْدٍ	عَالٍ فَاِنَّ ذَاكَ شَیْءٌ مُرْدٍ
اور نفس بیقرار ہے سردی والا	بلند آتا ہی سو یہ امر تو مہلک (ہلاک کرنیوالا) ہی

جو حرارت غریزیہ کے معدوم اور برودت کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی

وَسَهَرُ اللَّیْلِ وَنَوْمُ الْیَوْمِ	اَوْ عَدَمُ الْمَرِیْضِ كُلَّ النَّوْمِ
اور بیداری رات مین اور سونا دن مین	یا بیمار بالکل نیند مفقود کرے

جو دماغ کے یبس اور اُسکے افعال کے خلل پر دلالت کرتا ہی

اَوْ سَاءَتِ الْحَالُ بِذَا الْمَنَامِ	سُوْءً وَكَانَتْ عِلَّةُ الْاٰلَامِ
یا اُس نیند مین حالت بہت بری ہوجاوے	اور بیماری بھی دردون کی ہو

چونکہ خواب بدن کی قوتون کے لیے موجب راحت وآرام کا ہی تو جب اُس سے بےچینی اور بیقراری یا اُسمین زیادہ تکلیف اور بے آرامی حاصل ہو جو طبعی حالت کے منافی ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکی حالت نہایت ردی اور ناقص ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ جب نیند کی حالت مین بیمار کو زیادہ درد محسوس ہو تو وہ اُسکی حالت کی برائی پر دلالت کرتا ہی کیونکہ نیند مین حرارت غریزیہ

بدن کے اندر کیطرف چلی جاتی ہی تاکہ غذا کو ہضم کرے اور اخلاط اور مرض و درد کے مادون کو نضج دیکر خارج کردیوے اور جب اُسکے خلاف پایا جاتا ہی تو وہ حرارت غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہی

اَوْاِنْ اَتیٰ طَبِیْبُہُ الْقَانُوْنَا — یا یہ کہ اُنکا طبیب علاج باقاعدہ کرے

وَلَا یَریٰ بِفِعْلِہٖ مُبِیْنًا — اور اپنے کام کا اثر ظاہر نہ دیکھے

جس سے مریض کو کچھ آرام اور خفت حاصل نہووے بلکہ اُسکے حال مین بیقراری واضطرابی زیادہ ہوتی جاوے یا ایک حالت سے دوسری حالت مین متبدل ہوتا رہے سو اس سے اُسکے بدن کی قوتون کا ضعیف ہونا ثابت ہوتا ہی

ذِکْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ الْمَاخُوْذَةِ مِنْ حَالَاتِ الْبَدَنِ

ان علامات منذرہ بالموت کا ذکر ہی جو بدن کے حالات سے کی جاتی ہے

وَالْوَجْہُ مَا اَشْبَہُ وَجْہَ الْمَیِّتِ — اور چہرہ بہت مشابہ ہوجاوے میت کے چہرہ سے

وَلَطِیَ الصُّدْغُ مِنَ الْمَشَقَّۃِ — اور تکلیف کے باعث کنپٹی لگ جاوے

اسطرح کہ اُسکی آنکھین گہری ہوجاوین اور اُسکا رنگ خاکستری یا غبار آلودہ ہوجاوے اور کان کی لوین الٹی ہوجاوین سو جب ان علامتون مین سے کوئی علامت پائی جاوے اور مریض کو نہ بیخوابی نہ استفراغ نہ کوئی زیادہ غم یا تکلیف لاحق ہو تو اُس سے اُسکی موت پر قوی دلیل ہی کیونکہ ان حالات سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی حرارت غریزیہ کم ہوگئی ہی اور اگر ایسی حالت طول مرض کے آخر مین ظاہر ہو تو وہ کچھ ایسی مذموم و ناقص نہین ہے

وَانْقَبَضَتْ مِنْ بَرْدِہَا الْاُذْنَانِ — اور دونون کان سردی کے سبب گھٹ جاوین

وَانْقَلَبَتْ وَغَارَتِ الْعَیْنَانِ — اور آنکھین پلٹ کر پست ہوجاوین

جو خشکی کی زیادتی اور سردی کے غلبہ پر دلالت کرتے ہین

وَحُمْرَۃُ العینانِ اَوْسَوَادُھَا	اَوْ اَنْ نَدَتْ وَاِنْ بَدَا کَمَادُھَا
اور آنکھون کی سرخی یا اُنکی سیاہی	یا یہ کہ ابھر آوین اگرچہ ظاہر ہووے سیاہی انکی

اسمین چار علامتین ہین (۱) آنکھون کی سرخی زیادہ مدت تک قائم رہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دماغ مین ورم یا کوئی اور آفت ہے (۲) آنکھین اُبھر جاوین اور اُنکی سیاہی عرصہ تک اونچی رہے جب کسی چیز کیطرف نگاہ کرے تو اُس سے نظر کو نہ پھیر سکے۔(۳) آنکھون کی سفیدی سیاہ یا خاکستری رنگ کے ساتھ متبدل ہوجاوے جو بدن کی اصلی رطوبتون کے خالی ہونے پر دلالت کرتا ہے (۴) آنکھ پر خاکستری رنگ طاری ہوجاوے اور نسج عنکبوت کیطرح اُسپر نظر آوے

اَوْسَکَنَتْ اَوْ شَخَصَتْ اَوْ بَرَدَتْ	اَوْ کَانَتِ الْاَجْفَانُ مِنْهَا الْتَوَتْ
یا ٹھہر جاوین یا کھلی رہجاوین یا سرد ہوجاوین	اور پلکین اُنسے کھچی جاوین
وَامْتَدَّ اَنْفٌ وَالْتَوَی بِجَبْهَةٍ	وَبِاَنْ تَقْلِیْصٌ بِجَنْبِ شَفَتِهٖ
اور ناک پھیر جاوے اور پیشانی سی لگجاوے	اور کھچاوٹ لب کی کسی جانب مین ظاہر ہووے
وَالْبَرْدُ فِی الْاَطْرَافِ مِنَ الْاِنْسَانِ	وَالْقَرْحُ وَالسَّوَادُ فِی اللِّسَانِ
اور آدمی کے ہاتھ پانون مین سردی ہوتی ہو	اور زخم اور سیاہی زبان مین
مَعَ اِضْطِرَابٍ وَاُمُوْرٍ مُقْلِقَهْ	فَاِنَّهَا رَدِیَّةٌ فِی الْمُحْرِقَهْ
باوجود بیقراری اور اُمور بے آرام کرنیوالے کے	کہ یہ سب تپ محرقہ مین بُری علامتین ہین

جبکہ حادہ (تیز) امراض تپ محرقہ غب خالصہ وغیرہ مین ہاتھ پانون کان ناک سرد ہوجاوین تو معلوم ہوتا ہے کہ اعضاے باطنی مین ایسا ورم ہے جسنے اپنی حرارت سے

ذریعہ سے تمام بدن کے خون کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے جس سے بدن کے اطراف کی جانب برودت پہونچ گئی ہے اور کبھی یہ سردی حرارت غریزیہ کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے بقراط نے کہا ہے کہ حادہ تپون مین ہاتھ پانون کا سرد ہونا اچھا نہین ہے قرح (زخم) سے مراد سیاہ پھنسیین ہین جو سیاہ چنون کے برابر زبان پر ہو جاتی ہین اور زبان پر سیاہی مع بیقراری کے شدت احتراق کے سبب سے ہوتی ہے اور اُس سبب سے بھی کہ مرض کے مادہ کے ساتھ طبیعت مقابلہ و مجادلہ کرتی ہے اور ایسا ہی جب سخت تپ کی حالت مین سرد پسینہ آوے جس سے کچھ مریض کو خفت اور آرام نہ حاصل ہووے - حمی محرقہ تپ صفراوی ہے جس کا مادہ داخل عروق مین قلب اور کبد کے قریب ہوتا ہے

وَحُمْرَةٌ وَخُضْرَةُ الْأَظْفَارِ	وَاخْضِرَارُ مَا فِي الْجِسْمِ مِنَ الْآثَارِ
اور سرخی اور سبزی ناخنون کی	اور سبز ہو جانا سب نشانیون کا جو بدن مین ہین

ایسا ہی جب سیاہی یا خاکستری رنگ ناخنون پر آجاوے جو کبھی امور حرارت غریزیہ کے فنا اور اخلاط کے احتراق پر دلالت کرتے ہین

وَيَرَقَانٌ قَبْلَ سَابِعٍ أَتَى	إِلَى هُزَالٍ فِي الشَّرَاسِيفِ بَلَا
اور یرقان قبل از ہفتہ کے جو آوے	پسلیون مین لاغری کیطرف میلان ہووے

یرقان مادہ غلیظ ہے جسکو طبیعت ظاہر بدن کیطرف نکالنا چاہتی ہے سو جب ہفتہ سے پہلے خارج ہو تو سمجھنا چاہیے کہ وہ بغیر بحران کے نضج سے پہلے خارج ہوا ہے جو طبیعت کے عجز و مغلوبی پر دلالت کرتا ہے اور کبھی آفت پر دلالت کرتا ہے جو جگر مین حاصل ہوتی ہے - اور پسلیون کی لاغری اسطرح ہوتی ہے کہ اُنکا

پھر سخت خشکی سے ہڈیونپر چمٹ جاتا ہی جو بدن کے اصلی رطوبات کے زوال پر دلالت کرتا ہی

وَالْبَرْدُ اِنْ بَدَا عَلٰی سَطْحِ الْبَدَنِ	فَالْحَرُّ فِیْ دَاخِلِ الْعِدَّ قَدْ مَکُنَ
اور اگر سردی ظاہر بدن پر نمودار ہووے	تو گرمی اسکے اندر قائم اور ساکن ہے
لَا سِیَّمَا اِنْ کَانَ ذَا بَقَاءٍ	عَلٰی رَئِیْسَةٍ مِنَ الْاَعْضَاءِ
خصوصًا اگر وہ ہمیشہ رہتی ہی	اعضاء میں سے کسی عضو رئیس پر

اگر بدن میں باوجود زیادہ حرارت ہونے کے بدن کا ظاہری سطح سرد ہو اور کتنی مدت تک ایسا ہی حال رہے اور حرارت کسی عضو رئیس جگر یا دل یا طحال کے قریب ہی تو سمجھنا چاہیے کہ کسی اندرونی عضو مین ورم ہی یا اندر جسم کے کچھ زیادہ احتراق واقع ہوا ہی

تَهَبُّجُ الْوَجْهِ مَعَ الْاَطْرَافِ	مِنْ قَبْلِ اُسْبُوْعَیْنِ اَمْرٌ کَافِیْ
بھربھراہٹ چہرہ کی اور ہاتھ پانون کی	قبل از چہاردہ روز کے پورا پورا نشان ہی
اَوْ تَسْکُنُ الْحُمّٰی بِلَا انْفِرَاجِ	اَوْ اَنْ تَرٰی تَشَنُّجًا فِی الْاَزْوَاجِ
یا یہ کہ تپ بغیر کھلنے اور بحران کے ٹھہر جاویگی	یا تو دیکھے کہ تشنج ازواج مین (دو سرے دوسرے اون) جوڑ مرویکے اوپر
فَاِنَّ ذَا الْمَرْءِ سَرِیْعُ الْحَیْنِ	فَلَا یُرٰی یَبْلُغُ اُسْبُوْعَیْنِ
سو یہ شخص قریب الہلاک ہے	جو نظر نہین آتا کہ دو ہفتہ تک ہونچے

ذِکْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ الْمَاْخُوْذَةِ مِمَّا یَبْرُزُ مِنَ الْبَدَنِ

موت کی خبر دینے والی اُن علامات کا ذکر جو بدن سے نکلنے والی چیز سے معلوم ہوتی ہین

اِنَّ الْبُرَازَ اَسْوَدُ اَوْ اَخْضَرُ	اَوْ مُنْتِنًا دَسِمًا اَوْ اَحْمَرُ
تحقیق براز سیاہ ہووے یا سبز ہووے	یا بدبو دار ہووے اور چکنا اور سُرخ

وَمِثْلُ مَاءٍ وَّ بَرَازٍ زَبَدِيٍّ
اور پانی کیطرح اور براز جھاگ والی کیطرح

وَابْيَضَّ جَمِيعُهَا اَمْرٌ رَدِيٌّ
اور سپید یہ سب برے نشان ہین

براز سیاہ اور سبز دلالت کرتا ہی کہ شدت احتراق سے بدن کی رطوبتین معدوم ہوگئی ہین اور بدبودار اخلاط کی زیادہ عفونت پر اور چکنا اصلی اعضا کے پگھلنے پر اور سرخ صفرا کے جلنے پر دلالت کرتا ہی اور کبھی سرخ جگر کی قوت ماسکہ کے فساد کیوجہ سے ہوتا ہی اور جو براز پانی کے مشابہ ہو وہ جگر اور قوت ہاضمہ کے زیادہ ضعف اور طبخ کے فساد پر دلالت کرتا ہی

وَاِنْ بَدَا مُخْتَلِفُ الْاَلْوَانِ
اور اگر مختلف رنگون والا ظاہر ہووے

فَالْمَوْتُ اِنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ بُحْرَانِ
تو موت ہی بشرطیکہ بحران سے یہ اختلاف نہو

اگر بحران سے ایسا ہوگا تو وہ قوت کے قوی ہونے پر دلالت کرتا ہی جسنے یہ موذی اخلاط کو خارج کردیا ہی

وَاِنْ رَاَيْتَ شَهْوَةً فِيْ ضُعْفٍ
اور اگر تو اشتہا کو ضعف مین دیکھے تو بھی ایسا ہی ہی

وَنَحْوُ ذَالِكَ مِنْ مُرَادٍ صِرْفٍ
اور ایسا ہی جو خالص صفرا و سودا سے ہو

وَقَطْعُ الدَّمِ الْعَتِيْقِ فِيْهِ
اور بند ہونا پرانے خون کا اسمین

وَقَطْعُ اللَّحْمِ اِذَا تَلِيْهِ
اور گوشت کا کاٹنا جب اسکے بعد ہو جاوے ایسا ہی ہی

جب انتہاء غذا کا ضعف معدہ مین زیادہ صفرا کے گرنے کے سبب سے ہو اسطرح کہ براز مین صرف مرہ صفرا ہوتا ہی اُسمین کوئی اور چیز مخلوط نظر نہین آتی تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ معدہ مین فاسد خلط نے زیادہ غلبہ پالیا ہی جسنے قوت طبعی کو مقہور اور مغلوب کردیا ہی اور دیگر سبھی خلطین اسی کیطرف مستحیل ہوجاتی ہین اور خون بدون درد یا زخم امعا کے نہین نکل سکتا۔ سو جب بغیر کسی سبب کے خارج ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ امعا کو کسی موذی نے کھالیا ہی جس سے نقصان

تمام امعاء کے جرم مین پہونچ گیا ہی سو یہ سبھی باتین ہلاکت اور موت پر دلالت کرتی ہین

وَاَنْ تَرَی الدَّمَوِی بَعْدَ الْمِرَّۃِ	لَا مِثْلَ اَنْ تَلْذَعَ کُلَّ مَرَّۃٍ
اور یہ کہ تو دیکھے خونی بعد صفرا کے	جو نہ کاٹتا ہو ہر بار

صفراوی اسہال کے بعد خونی اسہال شروع ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ بدن سے صفرا خارج ہو گیا ہی اور بجاے اُسکے خون جگر سے تحلیل ہو کر آیا ہی سو اگر باوجود اسکے تپ بھی ہو تو جاننا چاہیے کہ امعا مین ورم ہی جس سے دلکو ایذا اور تکلیف پہونچتی ہی

وَاِنْ بَدَا بَرَازُہٗ سَوْدَائِیْ	بَعْدَ نُھُوْکِ جِسْمِہٖ بِدَاءٍ
اور اگر بیماری کے سبب سے لاغری بدن کے اُسکا براز سیاہ	اور سوداوی ظاہر ہووے (تو بھی ویسا ہی ہی)

بقراط نے کہا ہی کہ جس شخص کو بیماری کی تکلیف سے مرہ سودا خارج ہووے تو وہ ضرور دوسرے روز تک مر جائیگا

وَاعْتَقَلَتْ طَبِیْعَۃٌ فِی الْمُحْرِقَۃِ	فَاِنَّ تِلْکَ لِلدِّمَاغِ مُقْلِقَۃٌ
اور اگر طبیعت تپ محرقہ مین بند ہووے	پس یہ دماغ کو بیقرار کرنے والی ہی

کیونکہ اس صورت مین دماغ کیطرف بخارات جا کر اُسکی روح نفسانی کو ایذا دینگے اور کبھی ورم بھی پیدا کر دینگے

وَاِنْ بَدَا مُصَوِّتًا وَھُوَ خَفِیْ	وَلَمْ یَکُنْ عَنْ عَادَۃٍ فَھُوَ رَدِیْ
اور اگر خفی آواز کرتا ہوا ظاہر ہووے	اور بلا عادت ہو تو وہ ردی ہے

جبکہ مریض حیادار ہو اور اُسکا براز ایسی حالت مین آواز کے ساتھ خارج ہووے تو اُسکے دماغ کے فساد اور عقل کے تغیر اور احشاء کے درد غیر محتملہ پر دلالت کرتا ہے

بَوْلٌ رَقِیْقٌ اَسْوَدُ قَلِیْلٌ	مَوْتٌ اِذَا یَبُوْلُہُ الْعَلِیْلُ
بول پتلا سیاہ تھوڑا ہووے	تو موت ہی جب کوئی بیمار ایسا بول کرے

بول کا رقیق ہونا دلالت کرتا ہی کہ اسمین نضج اور ہضم نہین ہی اور جگر کی قوت ممیزہ ضعیف ہی اور اسکی سیاہی شدت احتراق کو ظاہر کرتی ہی اور تھوڑا ہونا طوبتو نکے زوال پر دلالت کرتا ہی اور ان سبھی امور کا اجتماع موت کے قریب کو بتلاتا ہی

وَهِذْیَانٌ مَعَ رَقِیْقِ بَوْلِ	اَعْظَمُ مَا یُصِیْبُہُ مِنْ هَوْلِ
اور بڑ بڑانا اور پتلا بول ہونا	یہ بڑی خوف کی بات ہی جو اسے پہونچیگی

جو قوت کے ضعف اور دماغ کے فساد پر دلالت کرتے ہین۔

وَالْقَیْءُ وَالرُّعَافُ فِیْ سَوَادِ	وَفِیْ نُتُوْنَۃٍ فَمِنْ فَسَادِ
اور قی اور نکسیر سیاہ ہو	اور منتن ہو تو یہ فساد سے ہی

قی سیاہ یا زنگاری یا کراثی یا سلقی یا سرخ وغیرہ جو معتاد رنگ کے مخالف ہو اعضای باطنی معدہ یا جگر یا امعا مین یادہ احتراق واقع ہونے پر دلالت کرتی ہی اور ایسی ہی سیاہ نکسیر خون کے فساد کو یا دماغ کے ورم کو ظاہر کرتی ہی اور سیاہ نکسیر بحران کے دن آنے سے یا تو وہ شخص فی الفور مرجائیگا یا بعد اٹھانے تکلیف کے عرصہ کے بعد کئی بحرانونکے آنے سے شفایاب ہو جائیگا

تَوَاتُرٌ وَقِلَّۃٌ فِی النَّفْثِ	مِنْ مَرَضِ السِّلِّ دَلِیْلُ خُبْثِ
پے درپے ہونا اور کم ہونا خون تھوکے ہوے مین	سل کی بیماری سے تو یہ دلیل مرض کے خباثت کی ہی

جو مادہ کی غلظت اور قوت کے عجز وضعف پر دلالت کرتا ہے

وَالنَّفْثُ ذُوالْاَلْوَانِ وَالصُّعُوْبَۃ	وَسُعْلَۃٌ عَنْ مَیْتَۃٍ قَرِیْبَۃ
اور زنگار رنگ کا خون تھوکنا اور سختی	اور کھانسی (یہ سب) موت سے قریب تی ہین

تھوک کا سبز یا زرد یا سرخ یا کفدار مع سختی کے ہونا پھیپھڑے کے طبعی افعال کے خلاف اور اصلی حرارت کے زوال اور موت کے قرب پر دلالت کرتا ہی

وَعَرَقٌ يَخْتَصُّ بِالدِّمَاغِ	وَلَا يَرِيحُ بَعْدَ الْاِسْتِفْرَاغِ
اور پسینہ خالص دماغ سے ہو	اور بعد استفراغ کے آرام نہ پاوے

صرف دماغ یا پیشانی کا پسینا دلالت کرتا ہی کہ قوت مقابلہ کرتی ہی نہایت تکلیف مین ہی اور اعضاے باطنی مادہ مرض کے دور کرنے سے عاجز اور ضعیف ہو گئے ہین اور اسیطرح جب پسینے کے بعد مریض کو کچھ آرام نہ حاصل ہووے تو معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین تحلل ہو گیا ہی جو رطوبتون کے روکنے سے عاجز آگیا ہی اور جو پسینا سرد اور خصوصًا بحرانون کے ایام مین ہو وہ نہایت ہی ردی و ناقص ہی جو حار و حادہ امراض مین موت کی جلدی پر دلالت کرتا ہی فائدہ جس مریض کو اسہال یا نکسیر یا پسینے کے بعد آرام نہووے اُسکی علامت بُری ہے

ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالسَّلَامَةِ

اُن علامتون کا بیان ہے جو سلامتی کی بشارت دیتی ہین

اَلْوَجْهُ اِنْ بَدَا كَمَا قَدْ كَانَا	فِي صِحَّةٍ قَبْرِيَهٗ اسْتَبَانَا
چہرہ اگر ظاہر ہوا جیسا کہ تھا	صحت مین تو اچھا ہونا اُسکا ظاہر ہو گیا

جب مریض کا چہرہ ایام صحت کے مشابہ ہو تو وہ دلالت کرتا ہی کہ قوت مادہ پر غالب ہی اور اسکو بدن مین پھیلنے سے روکتی ہی اور نیز احشا (انتڑیون) کی سلامتی کو ظاہر کرتا ہی

وَالنَّحْرُ اِنْ بَدَا عَلَى اعْتِدَالِ	وَلَمْ يَكُ الشَّرَاسِيفُ ذَا انْهِزَالِ
اور سامنے کا چہرہ اگر باعتدال ظاہر ہووے	اور پسلیون مین لاغری نہووے

جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حرارت غریزیہ بدن مین قوی اور عام ہے

وَيَرْقَانٌ بَعْدَ سَابِعٍ بَدَا — وَالذِّهْنُ فِيهِ سَالِمٌ بِلَا رَدَا

اور یرقان ساتوین دن کے بعد ہوا ہو — اور ذہن بھی اسمین سلامت ہو بغیر نقصان کے

ساتوین روز کے بحران ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ مین پورا نضج ہو گیا ہے جسکو طبیعت نے بحران سے روز بھی یا بعد بحران تام کے ظاہر جلد کی طرف خارج کر دیا ہے اور ذہن کی سلامتی افعال دماغ کی تندرستی پر دلالت کرتی ہے

وَقُوَّةُ الْحِسِّ وَفِي الْحَرَكَةْ — وَخِفَّةٌ لِبَدَنِهِ مُشْتَرِكَةْ

اور قوت حس مین اور حرکت مین — اور سبکی (یہ سب) اسکی صحت کے واسطے مشترک ہین

وَإِنْ بَدَا مُضْطَجِعًا كَالْعَادَةْ — وَأَخَذَهُ فِي لَيْلِهِ رُقَادَةْ

اور اگر وہ پہلو پر لیٹے ہوے عادت کیطرح لیٹا — اور اسی رات اُسے نیند آ گئی ہو

اور حس وحرکت کی قوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ مین قوت نفسانی قوی ہے اور اسیطرح جب بدن کے تمام اعضا ثقل وخفت مین برابر ہوون۔

وَلَمْ يَنَمْ فِي أَكْثَرِ النَّهَارِ — وَكَانَ بَعْدَ النَّوْمِ ذَا اقْرَارِ

اور وہ نیند اکثر دن مین پوری نہوی ہو — اور خواب کے بعد قرار والا بھی ہا ہو یعنی خفت آرام حاصل ہوا

وَكُلُّ نَوْمٍ أَزَالَ مِنَ الْأَلَمْ — وَهٰذِهِ بِأَنْ أَزَاحَ مِنْ سُقْمٍ

اور جو نیند کہ درد کو دور کر دیوے — اور بکو اس کی بیماری کو ٹال دیوے

جب نیند سے درد کو تسکین ہو جاوے تو سمجھنا چاہیے کہ مرض کے مادہ پر طبیعت غالب آ گئی ہے کیونکہ حرارت غریزی نیند کی حالت مین غذا کو ہضم کرتی اور مرض کے مادہ کی نضج دیتی اور موذی کو نکال دیتی ہے اور جب درد کو کچھ آرام ہو تو

اس سے قوت کا ضعف ثابت ہوتا ہی۔ اور جب نیند سے اختلاط عقل جاتا رہے تو وہ بھی نیک علامت ہی۔ اور اگر نیند سے کچھ تخفیف نہو تو وہ بُری علامت ہی اور نیند سے بکواس کا دور ہونا دماغ کی سلامتی کی دلیل ہی۔ اور مصرع ثانی کے یہ بھی معنی ہو سکتے ہین کہ جو نیند بکواس کی بیماری کو ٹال دیوے

مَرَضُ الحِجَابِ وَالاَعضَاءِ	تُشَارِکُ الدِّمَاغَ فِی اَدوَاءِ
اور مرض پردون اور اعضا کی	جو دردمین دماغ کے مشارک ہوتی ہی
اِن سَلِمَت مِن ھٰذَیَانٍ دَائِمٍ	فَاِنَّ ذَا المَرِیضِ جِدًّا سَالِمٌ
وہ جب دائم بکواس کی بیماریون سے بچ رہین	تو یہ مریض قطعًا بچ رہے گا

جن اعضا کو دماغ کے ساتھ مشارکت ہی جیسا کہ رحم اور پھیپھڑا اور حجب دماغ اور معدہ وغیرہ جب انمین سے کسی ایک کو سوء مزاج یا کوئی مرض لاحق ہو تو اگر اُس سے دماغ کے کسی فعل مین فتور نہ آوے تو ظاہر ہوتا ہی کہ دماغ اور اُسکی روح نفسانی قوی ہی اور کبھی پردون سے مراد دماغ کے پردے ہوتے ہین سو وہ آفت جو دماغ کے تمام پردون کو شامل ہووے عمدہ اور اسلم ہوتی ہی بہ نسبت اُسکے جو کسی ایک خاص پردہ کے ساتھ مخصوص ہووے جسکی تائید مین دوسرا شعر ان سلمت ہی یعنی بیہودہ گوئی و بکواس بطور دماغ کے فساد پر دلالت کرتا ہی اور اس سے سلامتی اسکی صحت پر ہی بقراط نے کہا ہی کہ ہر بیماری مین ذہن کی سلامتی اچھی علامت ہی

وَاِن بَدَا العُطَاسُ فِی البِرسَامِ	فَھُوَ عَلَی البُرءِ مِنَ الاَعلَامِ
اور اگر چھینک برسام مین ظاہر ہووے	تو وہ صحت پر علامت ہے

برسام بیماری ہی جسمین ہذیان ہوتا ہی اور سرسام ورم دماغی ہی بہر صورت جب

جب اس بیماری کی انتہا مین بیمار کو چھینک آوے تو وہ نہایت اچھی دلیل ہی اور اگر انتہا سے پہلے ظاہر ہووے تو بھی نیک ہی بشرطیکہ قوت قوی ہووے جو دلالت کرے کہ دماغ کے افعال قوی ہین جو مرض کے مادہ کو دفع کر رہی ہین اور جو اسکے مخالف ہو وہ ردی ہی - جب ابتدا مین چھینک آوے یا قوت ضعیف ہووے کیونکہ چھینک حرکت قوی ہے اور مادہ مین ہنوز نضج نہین آیا - جالینوس نے کہا ہی کہ جب چھینک بدون زکام کے آوے تو وہ نہایت ہی مفید ہی کیونکہ وہ بخار کو جس سے دماغ پر ہو رہا ہی خارج کرتی ہی

وَكُلُّ رُعَافٍ وَدَمٍ مِنْ اُذُنٍ — فِىْ مَرَضِ الرَّاسِ شِفَاءُ الْبَدَنِ

جو نکسیر اور خون کہ کان سے آوے — سر کی بیماری مین وہ بدن کی شفا ہی

کیونکہ اس صورت مین مادہ کو نزدیک موضع سے دماغ کی قوت خارج کر دیتی ہی جو قوی ہی

وَنَفَسٌ بِلَا تَوَاتُرٍ يُرٰى — وَلَا تَفَاوُتٍ فَخَيْرٌ مَاجَرٰى

اور سانس جو بغیر تواتر کے دیکھی جاوے — اور بلا تفاوت ہو سو اچھی سانس چلی ہی

نفس متواتر وہ تیز سانس ہی جو نکلتے وقت کم و بیش ہو کبھی قوی ہو کبھی ضعیف جو حادہ امراض مین بُری علامت ہی ایسا ہی متفاوت ہی کیونکہ یہ دونون دل کی زیادہ حرارت اور قوتون کے فعل کے اختلاف پر دلالت کرتی ہین اور کبھی نفس متفاوت اختلاط عقل اور متواتر سینہ کے ورم پر دلالت کرتے ہین

وَلَا انْقِطَاعًا وَلَا انْتِصَابًا — وَلَيْسَ يَنْفُخُ بِمَا اَصَابَا

اور نہ سانس مین انقطاع ہو اور نہ انتصاب — اور نہ پھونکے جو اُسے پہونچے

اور نفس منقطع وہ ہی جو کبھی سانس آوے اور کبھی بند ہو جاوے یا ٹھہر جاوے

اور یہ حرارت کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور جسمین انتصاب بھی پایا جاوے وہ دلالت کرتا ہی کہ پھیپھڑے کے فعل مین خرابی آگئی ہی اور اسمین بسبب ورم یا خشکی یا سدہ کے ضعف آگیا ہی

وَنَبضُهُ فِی قُوَّةٍ وَلَم یَضِق اور اُسکی نبض قوت مین ہووے اور ضیق نہووے		وَلَا بَدَا نَفَسُهُ کَالمُحتَرِقِ اور نہ سانس اُسکی محترق کیطرح ظاہر ہووے

نبض قوی روح حیوانی اور حرارت غریزیہ کی قوت پر دلالت کرتی ہی اور ضیق اُسکے ضعف پر اور سانس محترق وہ ہی جسمین سے دھوان جیسا نکلے اور بظاہر اُسکی حرارت محسوس ہو جیساکہ محرقہ تپ والون کو ہوتا ہی۔ اور دل کی شعلہ دار حرارت پر دلالت کرتا ہی

وَشَهوَةٌ وَقُوَّةُ انهِضَامِ اور طعام کی خواہش اور ہضم قوی ہووے		وَنَجوُهُ مُعتَدِلُ القِوَامِ اور براز کا قوام معتدل ہووے

جو طبعی قوت اور جگر کے افعال کی سلامتی کی علامتین ہین اور جو شخص تھوڑی غذا کی خواہش کرے وہ اچھا ہی بہ نسبت اُسکے جو زیادہ آرزو کرے۔ اور رقیق براز ہضم کے ضعف پر اور غلیظ احتراق پر اور دونون کا اعتدال توسط پر دلالت کرتا ہی

وَلَونُهُ مُعتَدِلٌ فِی الصُّفرَةِ اور رنگ براز کا زردی مین معتدل ہووے		بِلَا سَوَادٍ مُحرِقٍ اَو خُضرَةٍ بدون سیاہی جلی ہوی اور سبزی کے
اَو خَرَجَ الخِلطُ مَعَ الحَیَّاتِ یا خلط کیڑون کے ہمراہ نکلے		فِی یَومِ بُحرَانٍ فَمِن خَیرَاتٍ بحران کے روز تو یہ علامت اچھی ہی

مادہ کو خارج کرنا اور موذیون کو نکالنا قوت کے قوی ہونے کی علامت ہی۔

وَكَانَ ذَالِكَ الخِلْطُ مِنْهُ المَرَضُ ۔۔۔ فَذَالِكَ مِنْ زَوَالِ ذَالِكَ العَرَضِ

حالانکہ اس خلط سے وہ مرض آیا ہو ۔۔۔ تو اس خلط کا آنا اس عارضہ کے زوال سے ہے

مثلاً جب مرض کا مادہ صفراوی ہو تو اگر گرمون کے ساتھ صفراوی مادہ خارج ہو تو وہ اچھی علامت ہی اور جو اُسکے خلاف نکلے اسطرح کہ مادہ بلغمی نکلے تو وہ ناقص ہی جو قوت ماسکہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور اگر باوجود صفراوی مادہ خارج ہونے کے تپ کے عوارض سے تخفیف حاصل نہو تو وہ بھی اچھا نہین ہی جس سے ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ مرض کے مادہ نے قوت کو مغلوب کر دیا ہی

اِنْ تَخْرُجِ المِرَّةُ زَالَ الصَّمَمْ ۔۔۔ وَزَالَ فِي سَقَمِ الدِّمَاغِ الأَلَمْ

اگر وہ صفرا نکلے تو بہرا پن جاتا رہے ۔۔۔ اور دماغ کی بیماری مین درد زائل ہو جاوے

بشرطیکہ بہرا پن ہونے کا سبب مرہ صفراوی ہووے

دَمُ البَوَاسِيرِ مِنَ الطِّحَالِ ۔۔۔ وَمَالِيخُولِيَا صَلَاحُ الحَالِ

بواسیر کا خون بیماری تلی سے مفید ہی ۔۔۔ اور مالیخولیا سے بھی صلاحیت حال کی کرتا ہی

چونکہ طحال اور مالیخولیا کا مادہ سوداوی ہوتا ہی اسلیے بواسیر کے سوداوی خون نکلنے سے آرام حاصل ہو جاتا ہے

وَذَرَبُ المَاءِ وَخِلْطِ بَلْغَمِ ۔۔۔ فِي حَبَنٍ يُزِيلُ ذَالِكَ السَّقَمِ

اور جاری ہونا پانی کا اور خلط بلغمی کا ۔۔۔ استسقا کی بیماری مین دور کر دیتا ہی مرض کو

استقسا مین رطوبت مائی خون کے ساتھ مخلوط ہوتی ہی جسکا نکلنا عین بیماری کی علت کا خارج ہو جانا ہی جو بدن کی قوت کی علامت ہے

وَمِرَّةٌ إِنْ خَرَجَتْ فِي الرَّمَدْ ۔۔۔ فَذَاكَ عَنْ بُرْءٍ سَرِيعُ الأَمَدْ

اور صفرا اگر ورم چشم کی بیماری مین نکلے ۔۔۔ تو یہ تھوڑی دیر مین اچھا ہو جانیکی خبر دیتا ہی

اکثر درد چشم اور آنکھوں کی سبھی بیماریوں کا سبب یہی صفرا ہوتا ہی جسکا نکلنا صحت کی علامت ہے

وَاِنْ رَاَیْتَ الْبَوْلَ اُتْرُجِیًّا ۔ وَ اَبْیَضَ الثُّفْلِ بِهٖ سِفْلِیًّا

اور اگر تونے بول اترجی دیکھا ۔ اور سفید تہ والا جب اسمین سفلی مرض ہی

تندرستون کا ایسا ہی قارورہ ہوتا ہی جسکا بیان پہلے ہو چکا ہی

وَاِنْ رَاَیْتَ مِنْ مَرِیْضٍ عَرَقَہْ ۔ مُعْتَدِلَ الْاَمْرِ بِحُمّٰی مُطْبِقَہْ

اور اگر تونے مریض کا پسینا ۔ معتدل حال مین دیکھا حمی مطبقہ کی حالت مین

حمی مطبقہ تپ صفراوی ہوتا ہی جب اُسکا پسینا کمی و بیشی اور گرمی اور سردی وغیرہ سبھی اوصاف مین اعتدال ہو تو وہ نہایت عمدہ اور جید علامت ہی

وَاِنْ رَاَیْتَ وَرَمًا فِی الذُّبْحَہْ ۔ مِنْ خَارِجِ الصَّدْرِ فَتِلْكَ مَصْلَحَہْ

اور اگر تونے بیماری ذبحہ مین ورم ۔ خارج صدر سے دیکھا تو یہ مصلحت ہی

ذبحہ حلق مین ورم ہوتا ہی جو اکثر ہلاک کر دیتا ہی یا حنجرہ کے کسی داخلی عضلہ کو عارض ہوتا ہی یا وہ ورم ہی جو حلق کے سامنے ایک کان سے دوسرے کان تک طوق کیطرح ہوتا ہی اور اُسکی ایک قسم ہی جو فقرات اندر کیطرف ملجاتے ہین اور بقراط نے کہا ہی کہ خارج حلقوم سے ورم کا نمودار ہونا محمود ہی اور ایسا ہی سینے کے نرم ہونے سے جو ظاہر کرتا ہی کہ مادہ مجاور عضو کی طرف مندفع ہو گیا ہی

وَوَرَمُ الْاُنْثَیَیْنِ بُرْءُ الْبَدَنْ ۔ اِذْ تَرَاهُ فِی السُّعَالِ الْمُزْمِنِ

اور ورم انثیین کا صحت بدن کی ہی ۔ جب تو اُسے کھانسی پرانی مین دیکھے

جس مزمن کھانسی کا مادہ غلیظ لزوجت دار ہو جو پسینے اور بول کے کسی مشارک اعضا مین جم گیا ہی جسکو قوت جب قوی ہوتی تو خصیتین کیطرف دفع کر دیتی ہی جسکے سبب سے کھانسی زائل ہو جاتی ہی

وَوَرَمُ الرِّجْلِ بِذَاتِ الرِّئَةِ	وَوَرَمٌ يُنْزِلُ فِي الْأَرْبِيَةِ
اور ورم ٹانگ کا بیماری ذات الریہ مین	اور ورم اُترتا ہوا کُنج ران مین

ذات الریہ کی بیماری مین کسی ایک ٹانگ پر ورم ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ قوت نے بعید عضو کیطرف مادہ کو دفع کر دیا ہے اسیطرح کُنج ران کے متورم ہونے سے امراض ریہ سے آرام ہو جاتا ہے

وَالْقَرْحُ فِي الْمَنْخَرِ أَوْ فِي الشَّفَةِ	فِي الْغِبِّ شَيْءٌ مُخْبِرٌ بِالصِّحَّةِ
اور زخم نتھنے مین یا لب مین ہونا	حمی غب (تپ تیہہ) مین ایسی چیز ہے کہ صحت کی خبر دیتی ہے
وَبُرْءُ دَاءِ الثَّعْلَبِ الدَّوَالِي	فَبُرْءُ مَا فِي الْبَطْنِ وَالطِّحَالِ
اور بیماری دوالی سے اچھا ہو جانا داء الثعلب کا ہے	بعدہ اچھا ہونا شکم کی بیماری کا اور تلی کا

دوالی ایک مرض ہے جسمین پیر بڑے ہو جاتے ہین اور اُسکا مادہ سوداوی ہوتا ہے جسکے ہونے سے تمام دیگر سوداوی امراض سے صحت ہو جاتی ہے اور بقراط نے کہا ہے کہ جس جنون والے کی پیر کی رگین وسیع ہو جاوین یا اُسکو بواسیر ہو جاوے تو جنون سے آرام ہو جاتا ہے۔ اور اسیطرح جب لب پر کوئی پھنسی ظاہر ہو۔

كَذَا الْجُشَاءُ الْحَامِضُ فِي الزَّلَقِ	مِنَ الْمِعَاءِ مُمْسِكٌ لِلرَّمَقِ
ایسا ہی ڈکار کھٹی زلق الامعا کی بیماری مین	بقیہ حیات کو روک لیتی اور محفوظ رکھتی ہے

زلق الامعا یہ ہے کہ جب آدمی غذا کھاتا ہے تو بغیر ہضم اور تغیر رنگ و قوام و بو کے اسی اصلی ہیئت پر خارج ہو جاتا ہے ایسے شخص کو ترش ڈکار آنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی قوت ماسکہ قوی ہو گئی ہے جسنے طعام کو روک رکھا ہے جو اُسکی صحت کی قوی علامت ہے

وَاِنْ بَدَتْ حُمّٰی عَلَی التَّشَنُّجِ — اَوْ صَرَعٍ فَذَاكَ مِنْ تَفَرُّجِ

اور اگر تشنج کی حالت مین تپ ظاہر ہووے — یا مرگی ظاہر ہووے تو یہ سدے کے کھلجانے سے ہی

یہان تشنج سے امتلاء مراد ہی جو غلیظ مادہ لزوجت دار سے حادث ہوتا ہی سو اس مادہ کو تپ تحلیل کرکے خارج کردیتی ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ جس متشنج کو تپ ہو جاوے اُسکو تشنج سے صحت ہو جاتی ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ تشنج کے بعد تپ کا آنا بہتر ہی تشنج کے جو بعد تپ کے ہو جاوے پھر تپ مرگی کے مادہ کو بھی جو نہایت غلیظ ہوتا ہی تحلیل کردیتی ہی اور جو تشنج کثرت اسہال یا تعب کے بعد عارض ہوتا ہی وہ تپ سے اور زیادہ ہو جاتا ہی

وَاِنْ رَاَیْتَ بِامْرِئٍ فُوَاقًا — وَجَاءَهُ الْعُطَاسُ قَدْ اَفَاقَا

اور اگر تو کسی آدمی مین ہچکی دیکھے — اور چھینک اُسے آجاوے تو اُسکو افاقہ ہو گیا ہی

یہان فواق سے مراد وہ ہچکی ہی جو غلیظ رطوبتون سے معدہ کے پر ہونے کے سبب سے آتی ہی سو وہ رطوبتین چھینک سے تحلیل ہو جاتی ہین اور جس ہچکی کا سبب استفراغ قوی یا کوئی مرض حادہ ہو تو وہ ایک قسم کا تشنج ہی جسکا سبب خشکی ہی فائدہ حکما کا مقولہ ہی کہ جب اعضاے رئیسہ (دل دماغ جگر) کے افعال اپنے طبعی طریقہ پر جاری رہین تو وہ صحت کی علامت ہی کیونکہ ذہن کا درست ہونا دماغ کی سلامتی پر دلالت کرتا ہی اور نبض کی درستی دل کی سلامتی پر اور اشتہا کا معاون ہونا جگر کی صحت پر دلالت کرتا ہی

ذِکْرُ وُجُوْہِ الْحُکْمِ بِالْاَدِلَّةِ

دلیلون سے حکم کرنے کے طریقون کا ذکر ہے

وَالْتَزِمِ الْقِیَاسَ فِی الْعَلِیْلِ — اِذَا اَرَدْتَ الْحُکْمَ بِالدَّلِیْلِ

اور تو بیمار مین قیاس کا التزام کر — جب تو چاہے کہ حکم بدلیل کرے

مثلاً نبض تو قوت کے قوی ہونے پر دلالت کرتی ہے اور دماغ کی علامتیں اُسکے مخالف ضعف ظاہر کر رہی ہین۔ تو اس صورت مین دونون دلیلون اور علامتون مین اپنے قیاس اور عقل کی تیزی سے مقابلہ کرنا چاہیے جو دلیل راجح اور قوی ہو اُسکے مطابق حکم کرنا چاہیے

فَفِی الدَّلِیلِ صَادِقٌ قُوَاهُ	وَغَیرُهُ یُکَذِّبُهُ سِوَاهُ
پس ایک دلیل مین تو اُس حکم کی قوتین بھی ہین	اور سوائے ہر دلیل کے جو ہو اسکی دوسری علامت تکذیب کرتی ہے

دلیل کی دو قسمین ہین ایک وہ جو دلالت مین بلا تردد ایک دوسری کے باہم مصدق ہووے جیساکہ سیاہ قارورہ اور سیاہ پسینے کے آنے اور تشنج زخم کے سبب سے ہونے مین حدوث موت پر قطعی دلالت ہے اور ایسا ہی دماغ کے افعال اور اُسکے ظاہری و باطنی حواس سے جو علامتین لیجاتی ہین انھین بھی کبھی خطا نہین ہوتی سو بدن کی جب کوئی علامت اُسکے مخالف معلوم ہو تو اُسکی طرف التفات نہین کرنا چاہیے کیونکہ دماغ کی علامت اُسکی تکذیب کررہی ہے

أَمَّا الَّذِی یَصْدُقُ فِی الْأَنْبَاءِ	فَحَادِثُ الرَّأْسِ مِنَ الْأَعْضَاءِ
اب وہ چیز کہ خبر دینے مین سچی ہے	سو سر مین پیدا ہونیوالی حالت خبر دیتی ہے اعضاء سے
وَإِنْ تَرَی الصَّادِقَ مِنْهَا شَاهِدَهُ	وَمِثْلُهُ فِی بَدَنٍ یُضَادُّ مُرَادَهُ
اور اگر تو ان دلائل سے شاہد صادق دیکھے	اور ایسا ہی بدن مین جو اُسکے مخالف ہووے
لَٰکِنْ مَا یُرَی عَلَی تَضَادِّهِ	فِی الْبَدَنِ الضَّعِیفِ مِنْ شَوَاهِدِهِ
لیکن جو مخالف نظر آتا ہے	ضعیف بدن مین دلائل و شواہد سے

جب ضعیف بدن مین ایسی متضاد علامتین پائی جاوین جو اُنمین سے کوئی

طبیب کو قوی معلوم نہو سکے اور نہ وہان کسی رئیس عضو کا فعل بخوبی ظاہر ہو سکے جس سے ایک جانب کو ترجیح دیجاوے تو اُسکے لیے کہا ہی

فَکُلُّ مَا یُضَادِرُ العَلَامَۃ — یُصَدِّقُ فِی الشِّفَاءِ بِالسَّلَامَۃ

پس جو مخالف اس علامت کے ہووے — تو وہ شفا مین سلامتی کی خبر دیتا ہی

یعنی جب ان ہر دو علامات کے سواے کوئی اور تیسری دلیل پائی جاوے تو بموجب اُسکے تصدیق کا حکم کرنا چاہیے

وَ کُلُّ مَا مُخَالِفُ انْبَاءِ — یَصْدُقُ فِی المَوْتِ بِلَا بَقَاءِ

اور جو مخالف خبر دیتا ہے — تو موت مین بدون بقا کے سچی خبر دیتا ہی

جب ردی اور ناقص علامتین اچھی اور نیک علامتون کے ایسی مخالف اور متضاد ہون کہ ایک بدن مین انکا اجتماع محال ہو تو وہان موت کی خبر کی تصدیق کرنی چاہیے

فَاِنْ تَضَادَرَتْ تِلْکَ العَلَائِمْ — ضَعِیفَۃً فَذَاکَ شَکٌّ دَائِمْ

پس اگر یہ علامتین بحالت ضعیفی متضاد ہوین — تو یہ ہمیشہ کا شک ہے

وَ قِفْ اِذَا تَعَادَلَتْ فِی مَذْھَبِ — وَ اقْضِ اِذَا تَرَجَّحَتْ بِالاَغْلَبِ

اور تو ٹھہار رہ جب وے ایک راستہ مین برابر ہون — اور جب غالب ہووین تو اغلب کا حکم کر

کوئی طبیب کسی بیمار کی صحت یا موت پر یقینی حکم نہین لگا سکتا جبکہ اُسکی دونون دلیلون اور علامتون مین تعارض اور مساوات ہو کیونکہ اسصورت مین انکا اعتبار ساقط ہو جاتا ہی بشرطیکہ وہ علامتین عدد اور قوت اور درجہ مین برابر ہووین اور اگر برابر نہون مثلاً اسطرح کہ تین علامتین کسی ایک درجہ مین پائی جاوین جنمین سے ایک تو صحت پر دلالت کرتی ہی اور دوسری دونون دوسرے درجہ مین موت پر دلالت

کرتی ہین جس سے موت پر حکم کیا جائیگا سو اگر ایک اور علامت ظاہر ہو جاوے جو دوسرے درجہ مین سلامتی پر دلالت کرتی ہی اور ایک اور علامت جو اسی درجہ مین ہلاکت پر دلالت کرتی ہی تو ایسی صورت مین یقینی حکم کرنے سے رُک جانا چاہیے جبتک کسی اور ترجیح دینے والے سے یقینی حال معلوم ہووے فائدہ دلیلون اور علامتون مین وقتون اور شہرون اور مکانون کے اعتبار سے اختلاف نہین آسکتا بخلاف مزاجونکے کہ انمین اختلاف آجاتا ہی

فَقِفْ عَنِ الْاَحْكَامِ وَالْقَضَاءِ	وَكُنْ مِنَ الْاَمْرِ عَلٰی رِجَاءِ
سو تو حکم کرنے اور فیصلہ سے ٹھہر جا	اور اس کام کی امید پر رہ

یعنی کسی بیماری کے سرد یا گرم ہونے پر حکم نہین کرنا چاہیے جبتک کسی ایک جانب کی ترجیح کی دلیل نہ معلوم ہووے مثلاً کسی شخص کو قولنج ہو جاوے اور اُسکی سردی اور گرمی کی علامتین باہم متضاد اور مخالف ہون تو وہان توقف چاہیے جبتک کوئی غلبہ کی دلیل نہ ظاہر ہووے اسیطرح جب کسی وقت مرض مین جیّد اور ردی علامتین پائی جاوین اور سبھی ضعیف ہون جنسے کچھ ترجیح نہ معلوم ہوسکے تو وہان مریض کی صحت یا موت پر کچھ حکم نکرنا چاہیے اور ایسا ہی جب ساری علامتین قوی ہون - اور اسمین شرط یہ ہی کہ قوت اور ضعف ایک درجہ کا ہونا چاہیے سو شک کیصورت مین قطعی حکم لگانا مناسب نہین ہی ایسا اشکال ان امراض مین پڑتا ہی جو حادہ (تیز) ہوتے ہین لیکن سرد امراض مین کچھ ایسا اشکال نہین ہوتا بقراط نے لکھا ہی کہ حادہ امراض مین موت یا صحت کا حکم کرنا نہایت مشکل ہی کیونکہ انمین مریض ایک حال سے دوسرے حال کیطرف جلدی متبدل ہو جاتا ہی - اور مرض بھی ایک حالت سے دوسری حالت مین نہایت سریع منتقل ہو جاتا ہی - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین
بعد ازین یہ ارجوزہ کے دوسرے حصہ کی شرح ہی جسکے لیے شیخ الرئیس نے
کہا ہی انہ الجزء العملی من الارجوزۃ یعنی کتاب ارجوزہ کا یہ دوسرا حصہ ہی عمل کے
بیان مین چونکہ علمی حصہ کی شرح پہلے لکھی گئی ہی اسلیے اب دوسرے حصہ عملی کی شرح شروع
کی جاتی ہی اور پہلے حصہ مین جسقدر مجھے مناسب معلوم ہوا خیر تحریر مین لاکر ظاہر کر دیا
اسیطرح یہان بھی جیسا کچھ ضروری معلوم ہوتا ہی زیادہ کیا جاتا ہی جو کسی ایک کتاب
مین مجتمع نہین ہی خصوصًا ابتدا مین چند ضروری امور کا اضافہ کیا جاتا ہی جنکا بیان
کرنا خالی از فائدہ نہین ہی۔ فصل اول انسان کی پیدایش کے حال مین۔ جالینوس نے
بیان کیا ہی کہ بعض فلاسفہ کا مقولہ ہی کہ جنین یعنی بچہ صرف مرد کی منی سے متکون
ہوتا ہی۔ اور عورتون مین منی بالکل ہوتی ہی نہین جسکی تردید مین جالینوس نے
بہت مبالغہ کے بعد کہا ہی کہ اس بارہ مین بہت تفحص اور جستجو سے عرصہ دراز
مین مجھے دریافت ہوا ہی کہ عورتون کی منی کے ظرف مین ایک قسم کی رطوبت
پر ہوتی ہی جو لزوجت دار سفید زردی مائل ہوتی ہی۔ اور پھر کہا ہی کہ ہم بظاہر

دیکھتے ہین کہ بعض عورتین جنکو جماع کا اتفاق سے زیادہ عرصہ گذرجاتا ہی مرگی
یا کسی اور بیماری مین مبتلا ہوجاتی ہین جنکے ساتھ جب جماع واقع ہوتا ہی توجلد
صحت یاب ہوجاتی ہین جسکو ہم بارہا تجربہ سے دیکھ چکے ہین اور اگر عورتونمین منی نہوتی
تو اولاد کو اُنکے ساتھ کیونکر مشابہت ہوتی اور عورتون کو کیون احتلام ہوتا غرضکہ
اس بحث کو جالینوس نے بہت طول طویل تقریر مین بیان کیا ہی جسکی پوری تفصیل
بیان کرنے کی یہان کچھ ضرورت نہین ہی۔ کیونکہ قطعی صحیح دلیلون سے جو اس بارہ
مین وارد ہین یہ امر ثابت اور متحقق ہوچکا ہی چنانچہ آیا ہی فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ
مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ چاہیے
آدمی کو کہ اپنی پیدایش کیطرف نظر کرے کہ کس چیز سے پیدا ہوا ہی اُسکی پیدایش تو اس
پانی سے ہی جو کہ پیٹھ اور چھاتیون کے درمیان سے نکلتا ہی یعنی مرد کی پیٹھ اور عورت کی
چھاتیون یا سینہ مین سے خارج ہوتا ہی۔ اور امام بخاری ؒ و مسلم نے ام سلیم سے روایت
کی ہی جسنے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم آیا عورت پر غسل ضروری ہی جب اُسکو
احتلام ہووے۔ فرمایا آپنے بیشک ہان جب اُسے کچھ پانی (منی) نظر آوے پھر کسی نے
کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورت مین بھی منی ہوتی ہی فرمایا ہان اور
کیونکر اُسکے ساتھ اولاد مشابہ ہوتی ہی۔ اور امام مسلم نے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب عورت کے پانی (منی) پر مرد کا پانی غالب ہوتا ہی تو اولاد
چچون کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور جب مرد پر عورت کا پانی غالب آتا ہی تو اولاد ماموں کے
مشابہ ہوتی ہی۔ اور انس بن مالک سے مروی ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مرد کا پانی سفید غلیظ ہوتا ہی اور عورت کا زرد رقیق سو ان دونون مین سے جسکا پانی

غالب ہوتا ہی اُسیکے مشابہ اولاد ہوتی ہی۔ اور ابن سنی اور ابن جوزی نے روایت
کی ہی کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ انسان کی
پیدایش کس چیز سے ہوتی ہی۔ آپ نے فرمایا مرد اور عورت کے نطفہ سے سو جب مرد کا
پانی زیادہ اور قوی ہوتا ہی تو اولاد باپ کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور جب عورت کا پانی
زیادہ اور غالب ہوتا ہی تو اولاد کو ماں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہی پس ان
تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ عورتون مین بھی منی کا مادہ موجود ہی پھر بقراط نے
بیان کیا ہی کہ مرد اور عورتون دونون کی منی کا مادہ دماغ سے نکلتا ہی۔ اور دیگر
اطبا نے کہا ہی کہ منی رطوبات سے ہی جو قریب الانعقاد اور بدن انسان کے جز
بننے کے لیے زیادہ قابلیت رکھتی ہی۔ اور وہ چوتھے ہضم سے پیدا ہوتی ہی۔ اور شیخ الفلاسفہ
ارسطو اور بقراط نے کہا ہی کہ منی تمام بدن سے نکلتی ہی۔ گوشت سے جو نکلتی ہی وہ گوشت
کے ساتھ مشابہ ہو جاتی ہی۔ اور دیگر جس عضو اور جس جوڑ سے جو خارج ہوتی ہی وہ
اسکے ساتھ مشابہت رکھتی ہی اور تندرست سے تندرست اور بیمار سے بیمار نکلتی ہی جسکے
ثبوت مین حدیث وارد ہی جو ابوداؤد مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہی۔ جاننا چاہیے کہ مرد اور عورت
دونون کی منی مین قوت عاقدہ اور منعقدہ موجود ہی جسپر سب کا اتفاق ہی
بجز ایک فرقہ کے جو عورت کی منی کا بالکل قائل نہین ہی انکے نزدیک صرف
مرد ہی کی منی مین قوت عاقدہ اور منعقدہ ہوتی ہی جو بالکل غلط اور واقعہ کے
برخلاف ہی بلکہ مرد کی منی مین قوت عاقدہ زیادہ ہوتی ہے اور عورت
مین منعقدہ زیادہ ہوتی ہی جسکی تمثیل جالینوس نے اسطرح بیان کی ہی کہ

پنیر دودھ اور انفحہ (ہندی پوری) سے بنتا ہی سو مبدء عقد کا انفحہ (پوسی) مین ہوتا ہی اور انعقاد کا دودھ مین - لیکن ان دونون مین سے ہر ایک مین نیر کی جزء موجود ہوتی ہی - اکثر حکما کا مقولہ ہی کہ جب مرد عورت دونون کی منی رحم مین جمع ہوتی ہی تو اُسپر تین نقطہ خون کے ظاہر ہو جاتے ہین ایک درمیان مین جو دل کا مقام ہی دوسرا کنارہ پر جو دماغ کی جگہ ہی - تیسرا ایک پہلو پر جو جگر کا مقام ہی - پھر یہ نقطے باہم ایک دوسرے سے تدریجاً بعید ہوتے جاتے ہین جنمین دو تغیر پیش آتے ہین (۱) وہ دونون جھاگ کے مانند ہو جاتے ہین جو اسی حال پر بلا استمداد رحم کے سات روز تک رہتے ہین پھر رحم کیطرف سے ۱۵ یوم تک امداد ملتی ہی جہانسے سرخ رنگ کی رطوبت اس جھاگ مین داخل ہوکر اُسکو خون کیطرح سُرخ کر دیتی ہی جو ایک خون کا لوتھڑا سا ہو جاتا ہی جسمین سے اعضا متمیز اور متمکن ہو جاتے ہین سب سے پہلے دل بنتا ہی پھر دماغ پھر جگر - اور بقراط نے کہا ہی کہ سب اعضا سے پہلے دماغ متکون ہوتا ہی کیونکہ وہی حس و حرکت کا مبدء ہی جو نہایت ضروری ہی - اور ابو بکر رازی کے نزدیک پہلے جگر ظاہر ہوتا ہی جسکی اطبا کی ایک جماعت نے نہایت تضعیف و تردید کی ہے پھر جب تمام اعضا بن چکتے ہین اور ایک دوسرے سے متمیز پائے جاتے ہین تو سر کندھون سے الگ ہو جاتا ہی اور پیٹ پسلیون سے اور تمام سوراخ اور مسامات اپنے اپنے موقع پر پہنچ جاتے ہین سو سب سے اول قدرت خداوند تعالی کے اذن سے حرارت غریزیہ کے بارہ مین عمل اور تاثیر کرتی ہی - اور وہ چالیس روز تک اسی حال پر رہتا ہی جسکی وجہ تسمیہ کی یہ وجہ ہی کہ علقہ کے معنی ہمیشہ چمٹنے کے ہین اور چونکہ اسمین کثرت رطوبت کی وجہ سے

علقیہ

چمٹ جانے کی استعداد ہوتی ہی اسلیے اسکو اس اسم سے نامزد کیا جاتا ہی اور جب
اسپر اسی دن گذر جاتے ہین تو وہ مضغہ یعنی ایک مختصر سا گوشت کا ٹکرا ہو جاتا ہی
جسمین کسیقدر آدمی کی صورت کی مشابہت پائی جاتی ہی - اسکی وجہ تسمیہ کی
یہ وجہ ہی کہ مضغ دانتون سے چابنے کو کہتے ہین اور چونکہ وہ گوشت کا ٹکرا بقدر
لقمہ کے ہوتا ہی جو منھ مین آسکتا ہی اسلیے اسکو اس نام سے نامزد کیا جاتا ہی - پھر
استخوان اور اعصاب اور تمام اصلی اعضا مرد کی منی سے بنتے ہین اور گوشت
چمڑا وغیرہ عورت کی منی سے - اور صحیح بخاری و مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے
مروی ہی کہ تم مین سے ہر ایک کی پیدایش اپنی مان کے پیٹ مین اسطرح ہوتی ہی
کہ خون چالیس روز تک اسیطرح جمع رہتا ہی - پھر چالیس روز مین خون کا لوتھڑا
بنجاتا ہی - پھر دیگر چالیس روز تک گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہی - پھر اسمین فرشتہ آکر
روح پھونک دیتا ہی - اور یہی مراد ہی - خداوند تعالی کے اس قول سے ثُمَّ
اَنْشَاْنَاهُ خَلْقًا اٰخَرَ یعنی پھر ہم اسکی اور پیدایش کو ظاہر کردیتے ہین اور جب
جنین مین روح آجاتی ہی تو اسکو بعد روح آنے کے دو غشائین محیط ہو جاتی ہین
ایک وہ جسکو مشیمہ کہتے ہین جو کہ جنین کی ناف کے ساتھ متصل ہوتی ہی جسکے ذریعہ
سے غذا پہونچتی ہی - دوسری وہ جو قبول کرلیتی ہی ان رطوبتون اور میل کچیل کو
جو جنین سے خارج ہوتی ہین یا اُس سے تحلیل پاتی ہین ان حالات مین بھی اسکو
کئی قسم کا تغیر آتا رہتا ہی - اور یہی مراد ہی خداوند تعالی کے اس قول سے یَخْلُقُکُمْ
فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِکُمْ خَلْقًا بَعْدَ خَلْقٍ ہم تمکو ماؤن کے پیٹون مین ایک
پیدایش سے دوسری پیدایش مین لاتے ہین - جب اسکو نکلنے کا حکم ہوتا ہی تو یہ

پردہ پھوٹ جاتا ہی جس سے درد اور تکلیف ہوتی ہی۔ اور خون کا نکلنا محسوس ہوتا ہی۔ ابو معشر بلخی اور اُسکے شاگرد نجومیون نے بیان کیا ہی کہ ماں کے پیٹ مین جنین کو پہلے مہینہ مین عطارد تدبیر کرتا ہی۔ جسکو بہت سے تغیرات لاحق ہوتے ہین۔ دوسرے مہینہ مین چاند۔ تیسرے مین زہرہ چوتھے مین مشتری پانچوین مین شمس۔ چھٹے مین مریخ۔ ساتوین مین زحل۔ آٹھوین مین عطارد اسیواسطے یہان بھی بہت سے تغیرات عارض ہوتے ہین۔ اس موقع پر انسان کے پیدایش کی کسیقدر زیادہ تشریح بیان کیجاتی ہی۔ چنانچہ خداوند تعالی نے فرمایا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ہمنے انسان کو اچھی اور نیک صورت مین پیدا کیا ہی۔ اور صحیح مسلم مین وارد ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ انسان کی پیدائش تین سو ساٹھ جوڑون پر ہی اور یہان جوڑون سے مراد استخوان ہین جسکی تصریح مین وہ حدیث وارد ہی جوکہ ابونعیم نے اپنی کتاب طب نبوی مین ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ بنی آدم (انسان) مین تین سو ساٹھ استخوان ہین اور ہر استخوان پر ہر روز صدقہ ضروری ہی جنکی تعداد پر جالینوس اور اُسکے متبعین کا اتفاق ہی جسمین سے دو سو پینتالیس تو ظاہری حس سے محسوس ہوتی ہین۔ چونکہ یہ استخوانین خود مستقل قائم نہین رہ سکتین اسلیے خداوند تعالی نے انکے لیے ایسے اجسام کو پیدا کر دیا ہی جنسے انکی مضبوطی اور باہم رابطہ ہو جاوے ان اجسام کو وتر کہتے ہین جنکی تعداد بخوبی معلوم نہین ہی۔ پھر خداوند تعالی نے انسان کی بقا کے لیے تین اضطراری اعضا کو پیدا کر دیا ہی (۱) دماغ جس سے نخاع اور عصب (پٹھے)

پیدا ہوتے ہین جنکی حس و حرکت مین ضرورت پڑتی ہے - اور وہی اعصاب عضلون کے ذریعہ سے جسم مین حرکت پیدا کرتے ہین - اور اعصاب تعداد مین چونتیس زوج اور ایک فرد ہے - اور عضلون کی تعداد جالینوس وغیرہ کے نزدیک پانچسو تا چھ سو ہین (۲) اول حس سے شریانین پیدا ہوتی ہین جنکے ذریعہ سے تمام اعضا مین روح پہونچتی ہے - شریانون کی تعداد کچھ محصور نہین ہے - (۳) جگر جس سے دیگر تمام رگین جو ساکن ہین پیدا ہوئی ہین جنکے ذریعہ سے تمام بدن مین خون پہونچتا ہے - سو یہ تینون اعضا رئیس ہین اور باقی انھین کی تابع اور خادم ہین جو کہ انھین سے امر مفید کو حاصل کرتی ہین اور مضر غیر مفید کو دور کرتے ہین

فصل دوم موت کی ضرورت اور اُسکے اسباب کے بیان مین - تمام معتمد حکماء اس امر پر متفق ہین کہ تمام اجسام کو اسلیے موت کا لاحق ہونا ضروری ہے کہ وہ مختلف اور متضاد نسبتون سے مرکب ہین جنمین ہر ایک عنصر کی قوت دوسرے عنصر کی قوت کے مخالف تاثیر کرتی ہے جسکے سبب سے جسمون مین تحلیل ہوتے ہوتے وہ بالکل فانی ہو جاتے ہین - امام رازی نے بیان کیا ہے کہ تمام حکماء کا اسپر اتفاق ہے کہ موت خواہ طبعی ہو یا غیر طبعی اسکی تحقق کے لیے بجز فساد حرارت غریزیہ کے کوئی اور سبب نظر نہین آتا - اور حرارت غریزیہ مین فساد ان ہر سہ اعضا (دل دماغ - جگر) مین سے کسی ایک کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے جسکے ہم اسباب جسقدر بیان کرینگے انکا اصول انھین تینون کی طرف رجوع ہوتا ہے - کیونکہ سبب یا تو خارجی ہو جیسے گرنا یا ضرب کا پہونچنا یا چھری چاقو تلوار سے کٹ جانا - یا زہر کا پینا - یا حیوان وغیرہ کا کاٹنا - اور انھین کے حکم مین وہ ادویات داخل ہین

جو کہ اپنی حرارت سے ہلاک کر دیتی ہین جیسا کہ خربیون کا کھانا حرارت غریزیہ
کو تحلیل کر دیتا ہی۔ یا سرد ادویات (مانند افیون کے) کا تناول کرنا جو حرارت
غریزیہ کو منجمد کر دیتی ہین یا قوت کا سبب بدنما ہو اسطرح سے کہ ان ہر سہ
اعضا مین سے کسی ایک مین فساد آجاوے جسکا سبب یا تو خلط ردی ہوتی ہی
جو اپنی خرابی اور فساد کی وجہ سے عضوون کے مزاج کی طرف مستحیل ہو کر اسکے
مزاج کو بگاڑ دیتی ہی یا اس خلط مین زیادہ تیز حرارت ہی جسکے سبب سے حرارت
غریزیہ زائل ہو جاتی ہی جیسا کہ تپ محرقہ و سرسام مین ہوتا ہی۔ اور بعضے ایسے
اسباب ہین جنکو خارجی اور بادی بھی کہ سکتے ہین منجملہ اُنکے زیادہ بھوک اور
پیاس ہی جو اصلی رطوبتون کو دور کر دیتی ہین۔ اور ایسا ہی مفرط سیر شکمی ہی جس سے
سبب سے بول کیطرف ہوا آنے کے راستے بند ہو جاتے ہین جس سے حرارت
غریزیہ محبوس ہو جاتی ہی جیسا کہ جب کسی برتن مین جلتے ہوے چراغ کو بند کر دیا جاتا ہی
تو وہ گُل ہو جاتا ہی منجملہ اُنکے طاعون ہی جسکو اسباب خارجی و بدنی بھی کہ سکتے ہین نیز
جو ہوای روح کا مادہ یا اُسکی ممد ہی۔ بیرونی ہوا سے خرابی اور فساد آنے کی وجہ
سے وہ بھی بگڑ جاتی ہی۔ جوہری نے اپنی صحاح مین لکھا ہی۔ طاعون وبائی موت ہے
اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ طاعون ایک قسم کی پھنسیین ہین جو جسم مین
ظاہر ہوتی ہین۔ اور وبا عام مرض ہی جو ہلاکت مین اسکے مشابہ ہوتی ہی اس
صورت مین تمام طاعون وبائی بیماری ہی اور نہ ہر بیماری طاعون ہے اور
بعض فلاسفہ و حکماے متاخرین نے کہا ہی کہ وبا اور طاعون مین یہ فرق ہی
کہ وبا تو ایک عام مرض ہی جو بعض لوگون مین یا کسی ملک کے ایک حصہ مین

پھیل جاتی ہی - عادت کے برخلاف جو ایک ہی جسم کی بیماری ہوتی ہی اور طاعون
گرم ورم ہی جو اکثر نرم گوشت مین کانون کے نیچے اور جنگاہ اور بغلون مین پیدا
ہوتی ہی جسمین نہایت سوزش اور جلن زہردار ہوتی ہی جسکی بد دی کیفیت
دل تک پہونچ جاتی ہی - اور کبھی اسمین سے پیپ خون آلودہ خارج ہوتی
فائدہ جاننا چاہیے کہ دل حرارت غریزیہ کا چشمہ اور مبدء ہی سو جب دل مین
کسی قسم کا ورم یا فساد یا سوء مزاج ہو جاتا ہی تو اُس سے دل کے مزاج مین
خرابی آجاتی ہی اور ہوا کھینچنے کے مجری (راہ) بند ہو جاتے ہین جس سے دل کی
طرف ہوا بالکل نہین آسکتی یا باہر کی طرف سے کوئی بیرونی سبب خنق (گلا گھٹنا)
اور غرق پہونچ جاوے اور کبھی موت حرارت غریزیہ کے خود بخود بگڑ جانے کے
سبب سے آجاتی ہی اسطرح سے کہ اسکا مادہ جو طبعی رطوبت ہی ضعیف ہو جاوے
جیسے تیل جب کم ہو جاتا ہی تو چراغ کی تیزی مین فرق آجاتا ہی - اور جسطرح تیل
چراغ کے روشنی کے لیے معاون ہی اسیطرح حرارت غریزیہ بھی حیات کی مددگار ہی
کبھی زیادہ استفراغ یا بھوک کی وجہ سے رطوبت مین کمی آجاتی ہی اور کبھی حرارت
مین فساد بیرونی سے خرابی آجاتی ہی جیسے زیادہ سردی پہونچنے سے حرارت بجھ جاتی ہی
یا زیادہ فزع اور گھبراو کے سبب سے دل کی حرارت دفعۃً اندر کی طرف جاکر مختنق اور محبوس
ہو جاتی ہی - اور کبھی حرارت غریزیہ مین خرابی اس عضو کے فساد کی وجہ سے آجاتی ہی جو اسکا
مبدء اور مادہ ہی جیسے جگر خون کو پیدا کرتا ہی جو روح اور حرارت غریزیہ کا مادہ ہی
اور کبھی اسمین خرابی کسی عضو مین آنے کے سبب سے آجاتی ہی جیسے پھیپھڑا جسکی حرکت
طبعی مین جب نقص آجاتا ہی تو اُس سے ہوا کے بخار مین خرابی آجاتی ہی جس سے

دو غانی فصیلی بند ہو جاتے ہین جو پھیپھڑے کی حرکت کے ذریعہ سے پہلے خارج ہوا کرتے تھے

الجزء الثانی من الارجوزة وهو العملی

یہ ارجوزہ کا دوسرا حصہ ہے جسمین عمل کا بیان ہے

وَاِنْ نَظَمْتُ فِیْ کِتَابِ الْعِلْمِ ۔ فِی الطِّبِّ مَا سَمِعْتَهُ مِنْ نَظْمِ

بیشک مین باب علم طب مین نظم کر چکا ہون ۔ جو نظم تو نے سن لی ہے

وَکَانَ اِنْ اَنْظِمَهُ فِیْ اَمَلِیْ ۔ فَهَا اَنَا مُبْتَدِئٌ بِالْعَمَلِ

اور اسکو منظوم کو نا مدت سے میری آرزو تھی ۔ پس سُن کہ مین عمل مین شروع کرتا ہون

وَقَدْ قُلْتُ فِیْ مُبْتَدَأِ الْکِتَابِ ۔ مَا احْتَجْتُ اَنْ اَذْکُرَ فِیْ ذَا الْبَابِ

تحقیق مین ابتداء کتاب مین کہہ چکا ہون ۔ جس جس بات کا تذکرہ جس باب مین کرنا ضروری تھا

وَعَمَلُ الطِّبِّ عَلٰی ضَرْبَیْنِ ۔ فَوَاحِدٌ یُعْمَلُ بِالْیَدَیْنِ

طب کا عمل دو قسم پر ہے ۔ سو ایک تو ہاتھوں سے کیا جاتا ہے

وَغَیْرُهُ یُعْمَلُ بِالدَّوَاءِ ۔ وَمَا نُقَدِّرُهُ مِنَ الْغِذَاءِ

اور دوسرا کیا جاتا ہے دوا سے ۔ اور اُس غذا سے جسکا ہم اندازہ کر دیوین

اَمَّا الَّذِیْ یُعْمَلُ بِالتَّدْبِیْرِ ۔ فَذَالِکَ اَمْرٌ لَیْسَ بِالْحَقِیْرِ

اب جو کچھ تدبیر مین کیا جاتا ہے ۔ سو وہ امر کچھ حقیر نہین ہے

وَهُوَ عَلٰی ضَرْبَیْنِ عِنْدَ الْقِسْمَةِ ۔ فَوَاحِدٌ یُدْعٰی بِحِفْظِ الصِّحَّةِ

اب وہ تقسیم کے وقت دو قسم پر ہے ۔ سو ایک کو حفظ الصحت کہتے ہین

وَجُزْءٌ اٰخَرٌ بُرْءُ الْعِلَّةِ ۔ وَهُوَ لَعَمْرِیْ غَایَةُ الْاَطِبَّةِ

اور طب کی دوسری جزء برء العلت ہے ۔ مجھے قسم ہے اپنی عمر کی وہی غرض ہے طبیبون کی

شروع کتاب مین پہلے بیان ہوچکا ہی کہ طب کی دو قسمین ہین ایک علمی جو صرف اعتقاد کو مفید ہوتی ہی دوسرے عملی جس سے عمل مدنظر ہوتا ہی پھر عمل کی دو قسمین ہاین ایک وہ جس سے صحت کی حفاظت مطلوب ہوتی ہی دوسری وہ جس سے بیماری کا زائل کرنا منظور ہوتا ہی

وَالْحِفْظُ لِلصِّحَّةِ فِي الصَّحِيحِ
اور لفظ حفظ صحت کا صحیح المزاج شخص مین مستعمل ہوتا ہی
مِنَّا بِقَوْلٍ مُطْلَقٍ صَرِيحِ
ہمسے مطلق صریح قول مین

وَلِلَّذِي صِحَّتُهُ لَمْ تَكْمُلِ
اور اس شخص کے واسطی کہ جسکی صحت پوری نہین ہوئی
وَهُوَ عَلَى ضَرْبَيْنِ عِنْدَ الْعَمَلِ
اور یہ عمل کے وقت دو قسم پر ہی

مَا ضَعْفُهُ شَبَّ بِكُلِّ ذَاتِهِ
ایک وہ شخص ہی کہ جسکے کل جسم مین ضعف ملا ہوا ہی
وَكُلِّ وَقْتٍ كَانَ مِنْ أَوْقَاتِهِ
اور وہ ہر وقت مین موجود ہے

وَالشَّيْخِ وَالنَّاقِهِ أَوْ كَالطِّفْلِ
اور بڈھا اور نقیہ (بیماری سے اچھا ہونیوالا) اور لڑکا
فَضَعْفُهُمْ مُخْتَلِطٌ بِالْكُلِّ
جنکا ضعف سارے جسم مین مخلوط ہوتا ہی

عدم صحت کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ اُسمین نہ کمل صحت ہو نہ پورا ضعف جیسے بڈھے اور لڑکے اور نقیہ مین ہوتا ہے۔

مَنْ يَرَى فِي جِسْمِهِ دَلِيلًا
وہ شخص کہ اپنے جسم مین ایسی علامت دیکھتا ہی
يُخَافُ مِنْهُ أَنْ يُرَى عَلِيلًا
کہ جس سے ڈرتا ہی کہ بیمار ہو جاوے

وَمَنْ يُرَى الضَّعْفُ بِبَعْضِ جِسْمِهِ
اور وہ شخص کہ ضعف اُسکے بعض جسم مین نظر آوے
فِي جِلْدِهِ أَوْ لَحْمِهِ أَوْ عَظْمِهِ
جلد مین یا گوشت مین یا استخوان مین

كَمَنْ تَرَى مَعِدَتُهُ ضَعِيفَهْ
مثل اُس شخص کے کہ جسکا معدہ ضعیف دیکھو تم
بَارِدَةً بِطَبْعِهَا سَخِيفَهْ
اور اُسکے معدہ کی طبیعت کمزور ہو

عدم صحت کی دوسری قسم یہ ہی کہ ایک عضو مین عدم صحت (بیماری) ہو اور دوسری مین صحت (تندرستی) جیسے بہرے اور اندھے مین انکا ایک عضو بیمار ہوتا ہی - اور باقی تمام جسم مین تندرستی ہوتی ہی اسیطرح وہ شخص جسکے کسی ایک عضو مین ایسی علامت پائی جاوے جو بیماری کے آنے پر دلالت کرے جیسے اختلاج وجہ لقوہ پر دلالت کرتا ہے -

وَمِنْهُ مَا آفَتُهُ فِي الرَّحِمِ — كَاِصْبَعٍ سَادِسَةٍ اَوْ وَرَمْ

اور منجملہ اسکے وہ ہی کہ جسکی آفت رحم مین ہو — جیسے انگلی چھٹی اور ورم

وَمَا تَرَى بِحَسَبِ الْاَسْنَانِ — وَفِي زَمَانٍ دُوْنَ زَمَانٍ

اور وہ مرض کہ باعتبار عمر و سن کے نظر آوے — اور ایک وقت مین ہو نہ دوسرے وقت مین

كَلَيِّنِ الْمِزَاجِ فِي صِبَاهُ — ضُعْفٌ وَفِي كِبَرِهِ قُوَاهُ

جیسے نرم مزاج کہ اسکے لڑکپن مین ضعف ہوتا ہی — اور اسکے بڑا ہونے مین اسکی قوت ہو جاتی ہی

وَيَابِسٍ يَضْعُفُ فِي الْخَرِيْفِ — وَلَيْسَ فِي الرَّبِيْعِ بِالضَّعِيْفِ

اور جیسے خشک مزاج کہ موسم خریف مین ضعیف ہو جاتا ہے — اور موسم ربیع مین ضعیف نہین ہوتا

یہ سبھی دوسری قسم کی تمثیلین ہین جہان نہ صحت پوری ہوتی ہی اور نہ بیماری اور اسکے حکم مین وہ ہی جو کہ خلقت کے اعتبار سے صحیح اور مقدار کے اعتبار سے مریض یا مزاج کے اعتبار سے تندرست اور ترکیب کے اعتبار سے بیمار ہی پھر یہ تمام تفصیل جالینوس کے مذہب پر مبنی ہی کہ اسکے نزدیک بدن انسان کے حالات تین قسم پر ہین - ایک کمل صحت دوسرے بیماری تیسرے حالت متوسط جسکو نہ صحت کہ سکین نہ مرض

تَدَابِیرُ الصَّحِیحِ بِقَوْلٍ مُطْلَقٍ فِی هَوَائِهِ جُمْلَةٌ وَخَاصَّةٌ فِی صِنْفِهِ

تدبیر صحیح کی بقول مطلق اسکی ہوا کے باعتبار مجملاً اور باعتبار قسم ہو اسکے خصوصا

لِلْحِفْظِ فِی الصِّحَّةِ جِنْسٌ مُشْتَمِلُ	مِنْ عَمَلِ الطِّبِّ عَلَى ضَرْبَیْ عَمَلْ
حفظ صحت کی ایک جنس ہے جو کہ طب عملی کے دونوں	عمل کی قسمون پر مشتمل ہے
إِنَّ الْمِزَاجَ اَنْ تُرِدْ بَقَاءَهُ	بِحَالِهِ شَبِّهْ بِهِ غِذَاءَهُ
تحقیق مزاج کی بقا اگر تو اسکی حالت پر چاہے	تو اسکی غذاء اسکے مشابہ کرتا رہ

جب کسی مزاج کا اسکی اصلی حالت پر قائم اور ثابت رکھنا منظور ہو تو چاہیے کہ اسکو غذائین اسکے مناسب دیجائین کیونکہ ہر چیز اپنے مشابہ اور ہمجنس سے محفوظ رہتی ہی سو گرم مزاج کو گرم اور سرد کو سرد دینی چاہیے۔ امام رازی نے بیان کیا ہی کہ ایسا ہی جالینوس نے کہا ہی لیکن میرے نزدیک یہ نہایت عجیب ہی کیونکہ جب گرم مزاج والے کو گرم غذا دیجائیگی تو اسکے اخلاط مین احتراق واقع ہو جائیگا جس سے حادّہ امراض کے پیدا ہونے کا احتمال ہی۔ ایسا ہی گرم مزاج والے کو سرد غذا کے دینے سے سرد امراض کے حدوث کا ڈر ہی

وَالْجِسْمُ اِنْ تَعْزِمْ عَلَى اِخْرَاجِهِ	عَنْ طَبْعِهِ فَالضِّدُّ مِنْ مِزَاجِهِ
اور اگر تو جسم کو اسکی طبیعت سے نکالنے کا ارادہ کرے	تو اسکے مزاج کے مخالف اور ضد سے نکال

جب کسی جسم کو عمدہ اور اچھے مزاج کی طرف نقل کرنے کا ارادہ ہو تو اسکے مخالف اور جس مزاج کیطرف سے جانے کا ارادہ ہو اسکے موافق غذا یا پانی لباس وغیرہ کی تدبیر کرنی ہی

وَدَبِّرِ الصَّحِیحَ بِالْاِطْلَاقِ	کَمَا یُرَى عَلَى الصَّلَاحِ بَاقِ
اور صحیح کی تدبیر اسہال سے کر	تا کہ باقی صلاحیت پر نظر آوے

اور اطلاق سے یہ بھی مراد ہوسکتی ہی کہ مطلق تدبیر کرنی چاہیے جو معتدل اور متوسط تدبیر ہو نہ زیادہ گرم ہو نہ زیادہ سرد اور نہ ہمیشہ ایک ہی تدبیر پر عمل درآمد ہو اور زیادہ پرہیز مین مبالغہ ہو جس سے آدمی دُبلا ہو جاتا ہی کیونکہ بقراط نے کہا ہی کہ صحت مین پرہیز ایسا ہی جیسے بیماری مین بدپرہیزی

أَسْكُنْ بِلَادَ رَابِعِ الأَقَالِمِ ۔۔۔ مَا كَانَ ذَا بِحَارٍ سَالِم

سکونت اختیار کر چوتھی اقلیم کے شہرون مین ۔۔۔ اُس شہر مین جو دریاؤن والا آفتون سے بچا ہوا ہو

جب صحت کی حفاظت اور مزاج کا اعتدال مطلوب ہو تو چوتھی اقلیم کے شہروںمین سکونت اختیار کرنی چاہیے جسکا بیان پہلے گذر چکا ہی نہ وہ جہان کوئی دریا نہو نہ ایسی جسکے قریب شور یا نمکین پانی ہون جس سے جسمون مین خشکی سرایت کر جاتی ہی۔ نہ وہان عفونت دار پانیون کے ردی اور ناقص بخرات ہون

وَمَا عَلَى الصَّحْرَاءِ مِنْهَا يُشْرِفُ ۔۔۔ وَاعْتَمِدِ الشَّرْقِيَّ فَهُوَ أَلْطَفُ

اور وہ شہر جو جنگل میدان مین اونچا ہو ۔۔۔ اور پہاڑ سے مشرق کی جانب کا اعتبار کر کہ وہ بہت لطیف ہوتا ہے

چونکہ اکثر مکانات مین ہوا کے مزاج مین بند رہنے کے سبب سے تعفن آجاتی ہی اور میدان کی ہوا جو ہر طرف خصوصًا مشرق کیجانب سے کھلی رہتی ہی لطیف ہوتی ہی کیونکہ ہوا جو مشرق کی جانب چلتی ہی وہ زیادہ لطیف ہوتی ہی

وَمِلْ لَدَى الصَّيْفِ إِلَى الْجِبَالِ ۔۔۔ وَالْبَلَدِ الْمَفْتُوحِ لِلشَّمَالِ

اور تو رغبت کر گرمیون مین پہاڑون کی جانب ۔۔۔ اور اُس شہر کیطرف جو شمالی ہوا کے واسطے کھلا ہو

وَاللَّيْلُ فِي الْعَالِي مِنَ الْمَجَالِسِ ۔۔۔ وَبِالنَّهَارِ فَانْزِلِ الدَّهَائِسِ

اور رات کے وقت اونچی جگہ کی رغبت کر ۔۔۔ اور دن مین نرم زمین مین اُتر آ

گرمیون مین آفتاب کی حرارت سے تیز بخارات ہوا مین مخلوط ہو کر سانس کے ذریعہ سے جسم کو ضرر پہونچاتے ہین اسلیے ایسے وقت مین پہاڑون کی رہایش مناسب ہی اور شمالی ہوا اکثر عفونت سے محفوظ رہتی ہی جو سردی اور خشکی کی جانب مائل ہوتی ہی - اور اونچے مکانات پر جو ہوا چلتی ہی جو زمین کے بخارات سے دور ہونے کی وجہ سے غلیظ نہین ہوتی اور دہائس جمع دہس زمین ہموار جہان ریت مٹی نہو جسمین کسیقدر پانی کا چھڑکاؤ ہو

واعدل عن الاصواف والاقطان	وَمِلْ اِلَی الخَفِیفِ مِنَ الکتّان
اور ہرٹ آ اونی اور روئی کے کپڑون سے	اور ہلکے ہلکے السی کے کپڑے کیطرف رغبت کر

اُونی اور روئی دار کپڑے گرم ہوتے ہین جو موسم کی گرمی کے ساتھ ملکر اور زیادہ گرمی پیدا کرتے ہین اور خفیف السی کے کپڑے کو چند بار دھونے سے اُسکی خشکی زائل ہوجاتی ہی

وَاسْتَعْمِلِ البَارِدَ مِنْ رَیحَانٍ	وَمِثْلَ دُھْنِ الوَرْدِ مِنْ اَدْھَانٍ
اور سرد پھولون کو استعمال مین لا	اور روغن گل جیسے تیلون کا استعمال کر

گل آس اور بید مشک اور نیلوفر اور وہ پھول جنپر پانی چھڑکا جاوے سرد ہوتے ہین جو روح کے جوہر کو تقویت بخشتے ہین جو سانس کے ذریعہ سے اندر جسم کے جاتے ہین اور ایسا ہی سرد روغنون کا استعمال کرنا چاہیے

وَاحْفَظْ عَلٰی عَینَیکَ مِنْ غُبَارٍ	وَمِنْ دَوَاخِنٍ وَمِنْ بُخَارٍ
اور اپنی انکھون کو غبار سے	اور دھوون اور بخار سے بچاؤ کر
وَمِنْ شُعَاعِ الشَّمْسِ وَالسَّمُومِ	وَمِنْ لِقَاءِ الوَھَجِ مِنْ حَمِیمٍ
اور آفتاب کی شعاع سے اور گرم ہوا سے	اور گرم پانی کی گرمی کے ملنے سے

تمام طبیب اسپر متفق ہین کہ آفتاب کی شعاع اور گرد وغبار اور دھوان اور ناقص بخارات یا گرم وقتون مین چلنا آنکھون کو نقصان اور ضعف پہونچاتا ہی جو آنکھون کی روح کے مزاج کے مخالف ہی۔ جالینوس سنے کہا ہی کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا جسکی آنکھون مین گرہن کے وقت آفتاب کی طرف دیکھنے سے ضعف آگیا تھا کہ مرتے دم تک وہ اچھا نہوسکا۔ حمیم سے مراد زیادہ حرارت ہی خواہ آفتاب سے ہو یا آگ سے

وَلَا تُطِلْ قِرَاءَةَ الدَّقِيقِ	نَقْشٍ وَخَطٍّ مُدْمَجِ التَّعْلِيقِ
اور تو باریک ایسے خط کو زیادہ پڑھا نہ کر	جسکے حروف کی سیاہی وسفیدی برابر ہو اور قلم خفی سے لکھا ہو

تَدْبِيرُ الْمَآكِلِ بِالْجُمْلَةِ وَخَاصَّةً بِالصَّيْفِ

مطلق کھانے کی تدبیر خصوصا گرمی مین

اصل مین اکثر بیماریان کھانے پینے کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہین چنانچہ مروی ہی کہ ہر بیماری کی اصل برودت یعنی بدپرہیزی ہی جو معدہ کی حرارت کو سرد کردیتی ہی اور حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا ہی اِيَّاكُمْ وَالْبِطْنَةَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِلْجَسَدِ مُوَرِّثَةٌ لِلسُّقْمِ۔ اپنے پیٹون کو کھانے پینے کی زیادتی سے بچاؤ جو جسم کو فاسد اور بیماری کو پیدا کرتی ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ ریاضت اور کھانے پینے کے امتلا نہونے سے ہمیشہ تندرستی قائم رہتی ہی۔ اور بعض فلسفہ کا مقولہ ہی کہ سیرشکمی بیماریون کو بُلاتی ہی۔ اور بیمار مین موت کو۔ اور لقمان نے اپنے فرزند کو وصیت مین کہا تھا کہ پیٹ بھر کر کبھی نہ کھائیو۔ ثابت بن قرہ نے کہا ہی رَاحَةُ الْجِسْمِ فِي قِلَّةِ الطَّعَامِ

و الشراب یعنی تھوڑے کھانے پینے سے جسم کو راحت پہونچتی ہی اور زیادتی سے تنگی اور تکلیف - ابن جوزی نے بیان کیا ہی کہ ایک شخص سے جسکی عمر ایکسو پچاس برس کی تھی پوچھا گیا کہ اسقدر درازی عمر کا کیا سبب ہی اُسنے جواب مین کہا کہ مین نے کبھی اپنے پیٹ مین دو مختلف غذائین جمع نہین کین اور نہ بغیر صفائی معدہ کے کبھی غذا کیطرف رغبت کی ہی - ایک شخص کا کیا ہی خوب مقولہ ہی کہ طب کا دار و مدار پرہیز ہی ہی - اور ابن سینا نے کہا ہی

اَجْعَلْ طَعَامَكَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً	وَاحْذَرْ طَعَامًا قَبْلَ هَضْمِ طَعَامٍ
ہر روز اپنی غذا ایک بار مقرر کر	اور طعام کے ہضم ہونے سے پہلے اور کھانے سے پرہیز کر
اِيَّاكَ تَلْزَمُ اَكْلَ شَيْءٍ وَاحِدٍ	فَتَقُودُ بِذَالِكَ لِلْاَذَى بِزِمَامٍ
لازم نہ پکڑ صرف ایک چیز کا کھانا	جس سے بیماری کی رسی کھینچ لے گا
اَقَلُّ مَا يَاكُلُ فِي النَّهَارِ	وَاللَّيْلِ مَرَّةً مِنْ مِرَارٍ
کم سے کم جو دن رات مین کھایا جاوے	تو ایک دفعہ سے کم نہو
وَاَكْثَرُ الْاَكْلَاتِ مَرَّتَيْنِ	وَالْاَوْسَطُ الثَّلٰثُ فِي يَوْمَيْنِ
اور بہت سے بہت دو دفعہ کا کھانا ہی	اور اوسط دو دن مین تین بار ہی

یہ حالت معتدل جسمون کی ہی - اور جو گرم معدہ ہین اُنکی غذا جلد ہضم ہو جاتی ہی سو اگر انمین اور غذا حاصل نہووے تو احتراق واقع ہو جاتا ہی اور جالینوس نے کہا ہی کہ جس شخص کی بھوک پیاس زیادہ ہوتی ہی اسکا انجام ہزال اور دق کی طرف ہوتا ہی اور جسقدر علما اور نیک لوگ تمام مذاہب و ملتون کے گذرے ہین وہ کھانے پینے مین نہایت کمی کرتے ہین

اَطِلْ زَمَانَ الْاَكْلِ تَسْتَتِمَّهُ	وَدَقِّقِ الْمَضْمُوْغَ تَسْتَهْضِمَهُ
مین کھانے کا وقت دراز کرتا کہ تو تمکو پورا کرے	اور خوب طرح لقمہ کو باریک چبا سکے پورا ہضم کرے

موٹے اجزا کا ہضم کرنا معدہ پر دشوار ہوتا ہی اور کھانے کی حالت مین معتاد وقت تک دیر لگانی چاہیے نہ اسقدر زیادہ کہ پہلی غذا کا ہضم شروع ہو جاوے

وَكُلُّ مَا يَاتِیْ عَلَيْكَ قَضْمُهُ	فَاِنَّهُ صَعْبٌ عَلَيْكَ هَضْمُهُ
اور جس چیز کا کاٹنا تجھپر گران ہو	تو اُسکا ہضم کرنا بھی تجھپر سخت ہی
وَكُلُّ مَا تَخْتَارُ مِنْ شَهِيِّ	يُكْرَهُ اَنْ تَغْتَذِیَ بِهٖ دَنِيِّ
اور جو ایسی مرغوب ادنی چیز کو تو پسند کرے	کہ تجھے کھانا اُسکا مکروہ ہے
فَاقْصِدْ بِحِكْمَةٍ اِلٰى عِلَاجِهٖ	بِضِدِّهِ الْمُصْلِحِ مِنْ مِزَاجِهٖ
پس علاج مین حکمت اور تدبیر سے تو	اُسکے ضد کیطرف قصد کر جو اسکے مزاج کی مصلح ہو

جب ناقص اور مکروہ غذا کی طرف طبیعت کو رغبت ہو تو وہان اُسکی اصلاح اسکی مخالف غذا یا دوا سے کرینی چاہیے تاکہ اُسکا ضرر جاتا رہے۔ اور بقراط نے بیان کیا ہی کہ ردی غذائین جو طبیعت کو مرغوب ہین ایک دو دفعہ کھانے سے کچھ ضرر نہین پہونچاتین جیسے گاے اور بھینس کا گوشت اور چھان کی روٹی اور جب کسی مریض کو ردی غذا کی طرف خواہش ہو تو اسمین سے اسکو تھوڑی سی دینی چاہیے اور آئندہ زیادہ دینے کا وعدہ دینا چاہیے۔ سو اگر وہ غذا غلیظ ہو تو اسکے ساتھ قرفہ (دارچینی) اور سیاہ مرچین اور سونٹھ ملا دینی چاہیے جس سے غذا اسے لطیف بنجاوسے اور اگر غذا سے سرد ہو تو اُسمین گرم مصلحون کو ڈالنا چاہیے جو اسکی سردی کا مکافات کر دوین اور صحیح مسلم اور بخاری مین

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتہاہ اکلہ والا ترکہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طعام کو معیوب نہین کہا اگر انکو خوش معلوم ہوئی تو کھالیا ورنہ چھوڑ دیا

رُبَّ مزاجٍ لیس بالسواءِ — یُصلِحُ بالردیِّ من غذاءٍ

اکثر مزاج جو مستقیم اور معتدل نہون — ردی (ناقص) غذا سے انکی اصلاح ہوجاتی ہے

بعض اشخاص جنکے مزاج غلیظ ہوتے ہین وہ اکثر غلیظ غذائین کھایا کرتے ہین جیسے بعض پہاڑون کے باشندے بھینس کے گوشت کو موافق پاتے ہین اور بکری اور مرغے کے گوشت کو ناموافق کیونکہ اُنکے معدہ مین لطیف غذائین جلد جل جاتی ہین اور غلیظ دیر تک قائم رہ سکتی ہین۔ جیسے کہ جب تیز آگ مین نرم اور چھوٹے چھوٹے لکڑی کے ٹکڑے ڈالے جاتے ہین تو وہ نہایت جلد جلکر خاکستر ہو جاتے ہین اور جب موٹی موٹی اور سخت لکڑیان ڈالی جاتی ہین تو انپر تاثیر دیر مین ہوتی ہے

وعادۃُ الانسانِ مثلُ القوۃِ — فلا تضیّعْ من مکانِ الشہوۃِ

اور انسان کی عادت قوت کی طرح ہے — پس چاہیے کہ رغبت اور اشتہا کی جگہ سے نہ بگاڑی جاوے

یعنی عادت کا فعل قوت کی طرح ہوتا ہے اور جس چیز کے کھانے کی عادت ہوجاتی ہے گو ناقص اور ردی کیون نہو وہ ضرر کم کرتی ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ اکثر بدّو لوگ ہمیشہ خشک گوشت کھاتے ہین اور انکو کچھ نقصان نہین معلوم ہوتا

وکلُّ عادۃٍ تضرُّ اہلہا — فاقطعْ بتداریجِ الزمانِ اصلہا

اور جو عادت کہ اسکے اہل کو مضر ہے — سو تو اسکی جڑ کو آہستہ آہستہ کاٹ

جس کام کو عادت بنا لیا جاتا ہی خواہ وہ عمدہ ہو یا ناقص اُسکے ترک کرنے سے نقصان پہونچتا ہی اسلیے اُسکو دفعۃً نہین چھوڑنا چاہیے بلکہ تدریجاً اسطور سے ترک کرنا چاہیے جس سے طبیعت پر ناگوار نہ گذرے اور متروک بھی ہو جاوے کیونکہ وہ بدن کو مالوف ہو کر مثل طبیعت کے ہو چکا ہی

وَقَدِّمِ الرَّطْبَ وَاَخِّرْ قَابِضًا	وَامْزُجْ بِطَعْمِ الْحُلْوِ شَيْئًا حَامِضًا
اور تر کھانا مقدم کر اور قابض موخر	اور شیرین سے ترش مزہ کو ملایا کر

تر کھانا جو جلدی ہضم ہو جیسے آڑو۔ انگور۔ اور شوربا پہلے تناول کرنا چاہیے اور قابض پیچھے جو بخارات کو دماغ کیطرف صعود کرنے سے باز رکھتی ہی جیسے بہی امرود وغیرہ

وَاَصْلِحِ الْيَابِسَ بِالدُّهُوْنَهْ	وَاَصْلِحِ الْبَارِدَ بِالسُّخُوْنَهْ
اور خشک کی اصلاح تری سے کر	اور سرد کی اصلاح گرمی سے کر
وَاِنْ يَّكُنْ سُخْنًا فَشُبْ بِالْبَرْدِ	وَاِنْ يَّكُنْ رَطْبًا فَشُبْ بِالضِّدِّ
اور اگر گرم ہو تو سردی سے ملا	اور اگر تر ہو تو اُسکی ضد (خشک) سے ملا

غذاے نرم سے مراد تیل یا گھی ہی یعنی جب غذا کی طبیعت خشک ہو تو اسکو روغن کے ذریعہ سے نرمی پہونچانی چاہیے جیسے تباون جو تیل سے اصلاح پذیر ہو جاتی ہین اور ایسا ہی جب گرم ہو تو اُسکی اصلاح سردے سے کر لینی چاہیے چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو تازی کھجور سے ملا کر کھایا کرتے تھے۔ اور تازی مچھلی کی اصلاح گرم مصالحون اور مرچون سے ہو جاتی ہی

وَاِنْ تَخَفْ وَخَامَةَ السَّمِيْنِ	وَمَا يُسِيْءُ الْهَضْمَ مِنْ دُهْنِ
اور اگر تو فربہ کی سستی معدہ کے خونکرے	اور اُس چکنائی سے جو ہضم کو برا کر دیتی ہی

جوہر

فَشِبْهُ بِالمَالِحِ اَوِ الحِرِّيفِ	اِنَّهُمَا عَوْنٌ عَلَى التَّلْطِيفِ
پس نمکین یا تیز چرپٹی چیز اس سے ملاوے	کہ یہ دونوں تلطیف پر بڑی مددگار ہیں

یعنی فربہ معدہ کی نفرت ایسے غذا سے جو اکثر چکنائی اور روغن دار اشیا کے تناول سے ہو جاتی ہے جس سے ہضم میں خرابی آجاتی ہے پس اسکی درستی و اصلاح کے لیے نمکین اور تیز اشیا کھانا چاہیے

بَعْدَ الرِّيَاضَاتِ يَكُونُ الاَكْلُ	وَبَعْدَ مَا يَخْرُجُ مِنْكَ الثِّقْلُ
ریاضت کے بعد کھانا چاہیے	اور بعد نکل جانے ثقل (پاخانہ وغیرہ فضلات) کے

کیونکہ معتدل ریاضت حرارت غریزی کو قوت پہونچاتی اور بدن کے فضلوں کو نکلنے کی طرف برانگیختہ کرتی ہے اور صحت کو محفوظ رکھتی ہے اور قوی ریاضت طعام کو معدہ میں ٹھہرنے نہیں دیتی جس سے ہضم میں خرابی آجاتی ہے

فَاطْلُبْ لِاَكْلِكَ مَكَانَ الرَّاحَةِ	وَفِي مَكَانٍ بَارِدٍ مَا يَاحَهُ
اور تو اپنے کھانے کے وقت راحت کا مکان طلب کر	اور ہوادار سرد مکان میں کھانا کھا

کیونکہ غذا کو حرکت معدہ میں ٹھہرنے نہیں دیتی جس سے ہضم میں خرابی آجاتی ہے۔ اور کبھی حرکت سے سُدّے بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور گرم مکان اندرونی حرارت کو باہر کی طرف لا کر تحلیل کرتا ہے جس سے معدہ کی حرارت میں ثقل اور ہضم میں ضعف آجاتا ہے

وَاجْعَلْ لِذٰلِكَ زَمَانًا بَارِدًا	وَكُنْ لِذَا التَّدْبِيرِ فِيهِ قَاصِدًا
اور اس کھانے کے واسطے وقت سرد مقرر کر	اور تو اس تدبیر سے کھانیکا قصد کیا کر

تدبیر الاکل فی الصیف

گرمی مین کھانے کی تدبیر

وَ قَلِّلِ الغِذَاءَ فِی المصیف وَمِلْ بِمَا تَغْذُوْ اِلَی التَّلْطِیفِ

اور گرمی مین غذا کو تھوڑا کر اور جو غذا کہ تو کھاوے اُسکو لطافت کیطرف مائل کر

کیونکہ گرمیون مین بسبب حرارت کے تحلیل کیوجہ سے اور اندرونی حرارت جو ہضم پر مددگار ہے باہر کی طرف آجاتی ہے جس سے ہضم مین ضعف آجاتا ہے بقراط نے کہا ہے کہ غذائی تکلیف کو بدن گرمیونکے موسم مین کم اُٹھا سکتے ہین

وَاجْتَنِبِ الْغَلِیظَ مِنْ لُحْمَانٍ وَمِلْ اِلَی الْبُقُوْلِ وَالْاَلْبَانِ

اور غلیظ گوشتون سے پرہیز کر اور ساگ اور دودھون کیطرف رغبت کر

غلیظ گوشتون کا حال تو پہلے معلوم ہوچکا ہے اور سرد ترکاریین اسلیے کہ وہ اندرونی حرارت کو کسی طرح کی تحریک نہین کرسکتین جیسے کدو اور خرفہ وغیرہ

وَالسَّمَكُ الطَّرِیُّ وَالجِدْیَانُ وَوَسَطُ السِّنِّ مِنَ الْحُمْلَانِ

اور تازہ مچھلی اور بکری کے بچون اور بھیڑ کے درمیانی بچون کی خواہش کر

تازہ مچھلی اگرچہ سرد ہے مگر بطی الہضم ہے اسلیے وہ میرے نزدیک کسی صورت مین بکری یا بھیڑ کے بچون کے برابر نہین ہوسکتی درمیانی سے مراد وہ ہے جنکی عمر چھ مہینونکی ہو

وَمِنْ فَرَارِیجِ وَمِنْ دَجَاجٍ وَلَحْمِ طَیْهُوجٍ وَمِنْ دُرَّاجٍ

اور مرغی کے بچون اور مرغیون سے اور لوے کے گوشت اور تیتر سے غذا کر

یعنی اُن غذاؤن کا استعمال چاہیے جو سریع الہضم ہون اور چوزون اور مرغی کا گوشت باوجود سریع الہضم کے بدن کو قوی ہوجاتا ہے سا امام رازی نے بیان

لیا ہی کہ ایک وقت مین معدہ مین مرغی کا گوشت اور دہی جمع نکرنا چاہیے کیونکہ اس سے قولنج عارض ہوتا ہی اور چکور کی حرارت بھی زیادہ تیز نہین ہوتی اسلیے وہ بھی تیتر کے گوشت کے حکم مین ہے۔

مِنْ کُزْبَرِیَّۃٍ وَمِنْ سِکْبَاجٍ وَحِصْرِمِیَّۃٍ وَزِیْرِبَاجٍ

کشنیز والی غذا اور سکباج سے اور خام انگور والی اور شوربائی بیرہ والی

کزبریہ وہ غذا ہی جسمین گوشت کے ساتھ سبز کشنیز پکایا جاتا ہی۔ اور سکباج وہ غذا ہی جسمین گوشت اور سرکہ اور گرم مصالح ہون

وَجَنِّبِ الْحَلْوٰی اِلَی الْخَبِیْصِ وَعُجَّۃِ الْکُرَّاثِ وَالْقُصُوْصِ

اور پرہیز کر حلوا سے کہ میلان کری خبیص کیطرف اور خاگینہ کیطرف کہ گندنا اور قصوص سے بنایا ہو

کیونکہ تمام قسم کی شیرین غذا حرارت کو حرکت مین لاتی ہی اور ایسا ہی جو گندنا اور خاگینہ وغیرہ سے ہو خبیص حلوا ہی جو اسطرح بنایا جاتا ہی کہ ایک رطل شیرہ کنجد کو جوش دیکر برابر وزن کا اُسمین میدہ ڈالا جاوے تاکہ اُسمین خوشبو آجاوے پھر سہ چند قند یا شہد یا نبات اسپر ڈالی جاوے یا انکا یا نی عجہ (خاگینہ) ہی جو بیضۂ مرغ سے بنایا جاتا ہی۔ قصوص وہ غذا ہی جسمین اخروٹ اور بندق وغیرہ ڈالی جاوین قصوص جمع قص کی ہی مفاصل اعضا کو بھی کہتے ہین اور ثور مسن کو بھی۔

وَمِلْ اِلَی الْحُلَّامِ وَالْقَرِیْصِ وَکُلْ مِنَ التَّفْشِیْلِ وَالْمُصُوْصِ

اور حلام اور قریص کی طرف مائل ہو اور تفشیل اور مصوص سے کھا

حلام بچھڑے یا بھیڑ کے بچہ کا گوشت ہی جو پانی اور نمک مین پختہ کر کے کسی لطیف چیز پر ڈالکر اُسکا پانی خشک کر کے پھر لقولات ضروری اور مناسب

سرکہ مین جوش دیکر اسمین یہ گوشت مع مصالح اور ابازیر کے ڈالا جاوے
قریص لحم مطبوخ بالخل والابازیر والبقول یعنشیل عدس مقشر جو سرکہ مین
پکائی جاوین قصوص قریب قریص کے ہی جسمین کرفس ڈالکر تیل گنجد مین جوش
دیتے ہین جبکہ کسیقدر پختہ ہو جاتا ہی تو اُسمین دارچینی اور خشک کشنیز ڈالکر
بقدر ضرورت سرکہ اور زعفران اور نمک ڈالکر برتن کا مُنھ بند کر دیتے ہین
اور بعض کے نزدیک کبوتر کے بچون سے بنایا جاتا ہی۔ اور اکثر اسکے اندر تھوم
اور سداب بھر دیتے ہین۔ یا کبوترون کے بچون اور تیترون سے بناتے ہین اور
بعضے کیک مسلوق کو کہتے ہین کہ سرکہ مین بقول حارہ اور حابسہ ملا کر پختہ کرین

تَدْبِيرُ الْمَشْرُوبِ كَيْفَ يَجِبُ
مشروب کی تدبیر کس طرح واجب ہی

سب سے عمدہ پینے کی چیز مطلق پانی ہی جو بدن کی اصلی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہی
جسکے حق میں خَيْرُ الشَّرَابِ يَا سَيِّدُ الشَّرَابِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وارد ہی

اِنْ شِئْتَ اَنْ تَنْجُوا مِنَ الْبَئَاثِ	فَالْجَوْفَ قَسِّمْهُ عَلٰى اَثْلَاثٍ
اگر تو چاہے کہ سخت رنج سے نجات پاوے	تو پیٹ کو تین حصون پر تقسیم کر
لِلنَّفَسِ الثُّلُثُ وَ لِلْغِذَاءِ	ثُلُثٌ وَ بَاقِيْهِ مَكَانُ الْمَاءِ
سانس کا ثلث اور غذا کا	ثلث اور باقی پانی کی جگھہ

جب امراض اور تکالیف جسمانی سے محفوظ رہنا چاہو تو اپنے معدہ کو تین
حصون مین منقسم کرو ایک حصہ غذا کے لیے اور ایک حصہ پانی کے لیے اور
ایک حصہ سانس کے لیے۔ کیونکہ جب معدہ پُر ہو جاتا ہی تو اُسمین غذا کو پوری

حرکت نہین آسکتی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہی اگر کہا جاوے کہ سانس کا مقام پھیپھڑا ہی نہ کہ معدہ تو اُسکا جواب یہ ہی کہ حقیقت مین اگرچہ ایسا ہی ہی لیکن جب معدہ پُر ہوجاتا ہی تو اندرونی تمام اعضا کی جگہ تنگ ہوجاتی ہی اسلیے معدہ کی امتلاء کے سبب سے اُنکے مجاری بند ہوجاتے ہین جس سی سانس کے آنے جانے مین تکلیف ہوتی ہے

قَلِیْلُ مَاءٍ بَارِدٍ یُرْدِیْکَا	وَکَثْرَۃُ الْفَاتِرِ لَا تَشْفِیْکَا
تھوڑا سا سرد پانی تجھے سیراب کر دیگا	اور نیم گرم زیادہ پانی تجھے تسکین نہ دیگا

یعنی سرد پانی تھوڑا استعمال مین لانا چاہیے جس سے معدہ کی حرارت کی تیزی فرو ہو جاوے اور تشنگی کو تسکین ہو جاوے اور نیم گرم پانی معدہ کو رطوبات سے پاک صاف کرتا ہی لیکن تسکین نہین دیتا۔ غرضکہ زیادہ پانی پینے سے معدہ مین فساد اور اُسکی حرارت مین ضعف آجاتا ہی

وَالثَّلْجُ لَا تُکْثِرَنَّہٗ فِی الشَّرَابِ	فَاِنَّہٗ یُضِرُّ بِالْاَعْصَابِ
اور تو پانی مین برف کو زیادہ مت ڈال	کیونکہ یہ پٹھون کو مضر ہے
لَا تَسْقِ ثَلْجًا لِسِوَی السَّمِیْنِ	اَلدَّمُوِیِّ اللَّحْمِ وَالْمَتِیْنِ
تو سوائے فربہ اور دموی اللحم	اور مضبوط گوشت والے کے کسی کو برف مت پلا

جب پانی مین برف یا پالا ڈالا جاوے اُسکا استعمال پٹھون کو بالخاصیت ضرر پہونچاتا ہی اور اُنکی برودت کو زیادہ بڑھاتا ہی جسکی برداشت دشوار ہی مگر جو فربہ ہو اور جسکا گوشت بہت خون والا ہو کیونکہ دموی مین حرارت زیادہ ہوتی ہی جو برف کی برودت کے مقابل ہوجاتی ہی اور فربہ مین رطوبت بہت ہوتی ہی اسلیے دبلے پتلے آدمیون کو نہایت ضرر پہنچتا ہی

حِرْصاً لَا تَشْرَبْ عَلَى الْخِوَانِ	اِنْ لَمْ يَكُنْ يَشْرَقِ الْاِنْسَانِ
تو اپنی حرص سے دسترخوان پر کسیکو پانی مت پلا	جبکہ کسی آدمی کے حلق مین کچھ پھنس نگیا ہو

کھانے کے درمیان پانی پینا نہ چاہیے کیونکہ اسوقت مین پانی پینے سے معدہ مین غذا نہین ٹھہر سکتی جس سے ہضم ناتمام رہتا ہی کیونکہ پانی معدہ کو تمام غذا پر حاوی ہونے سے روک رکھتا ہی - مگر جب حلق مین کچھ پھنسنے کا ڈر ہو

لَا تَأْخُذِ الْمَاءَ عَلَى الطَّعَامِ	وَلَا عَلَى الْخُرُوْجِ مِنْ حَمَّامٍ
کھانے پر پانی مت پی	اور نہ حمام سے نکلنے پر

کیونکہ ان ہر دو اوقات مین پانی پینے سے جگر کے مزاج مین خرابی آجاتی ہی اور کبھی اس سے جلودر کی بیماری بھی عارض ہو جاتی ہی - لیکن اگر حمام کے نکلنے سے پہلے پانی پیا جاوے تو اسقدر مضر معلوم نہین ہوتا

وَلَا عَلَى الرِّيَاضَةِ الْقَوِيَّةِ	اَوِ الْجِمَاعِ اِنَّهُ بَلِيَّةٌ
اور نہ قوی ریاضت پر	نہ جماع پر کہ یہ بڑی بلا ہی

کیونکہ ریاضت قوی سے بدن مین تخلخل آجاتا ہی اور اُسکے مجاری کھل جاتے ہین جنہین پانی سرایت کرجانے سے اعضا کی حرارت کو نقصان اور جگر کو ضرر پہونچتا ہی اور بڑی بلا سے مراد یہی ہی کہ اس سے طرح طرح کے امراض و تکلیف عارض ہوتی ہی

وَاِنْ دَعَتْ لِذَالِكَ الضَّرُوْرَةُ	مِنْ قِلَّةِ الصَّبْرِ فَخُذْ يَسِيْرَةً
اور اگر کم صبری سے ضرورت پڑے	تو تھوڑا سا پی لے

جب زیادتی پیاس کا تقاضا ہو یا لقمہ حلق سے نیچے نہ گذر سکے جس سے غذا کا تناول دشوار ہوجاوے تو اسصورت مین کسیقدر پانی پی لینا چاہیے

جس سے پیاس زائل ہو جاوے اور غذا کی خواہش متقاضی رہے

حَتّٰی اِذَا مَا مِیْلَ بِالطَّعَامِ	فِی اَسْفَلِ الْجَوْفِ اِلَی انْہِضَامِ
یہانتک کہ جب طعام	تہ معدہ مین ہضم کیطرف مائل ہو جاوے
فَخُذْ مِنَ الْمَاءِ الَّذِیْ یُرْوِیکَا	اَوْ مِنَ الشَّرَابِ مَا یَکْفِیکَا
پس اسقدر پانی پی جو تجھے سیراب کر دیوے	یا اتنا شربت پی جو تجھے کفایت کرے

یعنی جب طعام مکمل طور پر ہضم ہو جاوے اور معدہ کی تہ مین بخوبی قرار پا جاوے تو اسوقت مین پانی پینا چاہیے تاکہ غذا سے بالا بالا ہی زائل ہو جاوے

حَتّٰی اِذَا اَخَذْتَ مِنْہُ رِیَّکَ	عَنْ شِبَعٍ اَوْ عَنْ شَرَابٍ سُکْرِکَ
حتی کہ جب تو نے پانی سے سیری کے بعد سیری کر لی	یا بعد شراب کے مستی اپنی پی لی
وَجَاءَکَ الْعَطْشُ فَلْتُجَانِبْ	فَاِنَّ ہٰذَا الْعَطْشَ اَثَرٌ کَاذِبٌ
اور پیاس تجھے آلگے تو پرہیز کر	کہ یہ پیاس ایک جھوٹی بات ہے

یعنی طعام معدہ مین قرار پاکر ہضم ہو چکے اور اُسکے بعد کسیقدر پانی پی لیا جاوے جس سے پیاس زائل ہو جاوے اور سیرابی کے لیے کفایت کرے پھر اُسکے بعد اگر اور پیاس معلوم ہووے تو اُسکو کاذب پیاس سمجھنا چاہیے جو تھوڑی دیر مین صبر کرنے سے زائل ہو جاویگی

تَدْبِیْرُ النَّبِیْذِ وَشِبْہِہٖ

شیرۂ انگور و کھجور اور اُسکے شبہہ کی تدبیر

چونکہ اکثر شیرہ سے مراد شراب ہوتی ہے جو شریعت مین نہایت ممنوع ہے جسکی مذمت مین بہت سی احادیث وارد ہین اسلیے ہم اس مقام پر صرف اصل کتاب کے

ترجمہ پر کفایت کرتے ہین

فِی الشَّرَابِ لَا تَقْصِدْ اِلَی التَّکْثِیرِ	وَاقْنَعْ مِنَ النَّبِیذِ بِالْیَسِیرِ
تو پینے مین زیادتی کا قصد مت کر	اور تھوڑے سے شیرہ پر قناعت کر
لَا تَدُمْ مِنَ النَّبِیذِ کُلَّ یَوْمٍ	وَلَا تَکُنْ تَشْرَبُ بَعْدَ الصَّوْمِ
اور ہر روز شیرہ کی مداومت نکر	اور نہ بعد افطار روزہ کے پی
وَلَا عَلَی الطَّعَامِ ذِی اللَّطَافَهْ	وَلَا عَلَی الْغِذَاءِ ذِی الْحَرَافَهْ
اور نہ لطیف طعام پر پی	اور نہ تیز غذا پر
اِیَّاکَ اَنْ تَسْکَرْ طُولَ الدَّهْرِ	اِنْ لَمْ یَکُنْ فَمَرَّةً فِی الشَّهْرِ
خبردار ہمیشہ کی مستی سے دور رہنا	اگر ممکن نہو تو ایک ماہ مین صرف ایکبار
وَمَنْ یَکُنْ یَصْدَعُهُ الْعُقَارُ	وَیَعْتَرِیهِ الْحَرُّ وَالْخُمَارُ
اور جس شخص کو شراب دردسر پیدا کرے	اور گرمی اور خمار اسکو عارض ہو دے
فَاسْقِهِ شَرَابًا بِمُضِلِّ الرَّیْحَانِ	وَلْیَتَنَقَّلْ بِحَامِضِ الرُّمَّانِ
پس تو اسکو شراب سفید ریحان کی پلا	اور چاہیے کہ وہ ترش انار کا نقل کرے
وَبِالسَّفَرْجَلِ وَبِالْخِیَارِ	وَامْزُجْ لَهُ الْمَاءَ مَعَ الْعُقَارِ
اور بہی اور کھیرے کے ساتھ نقل کرے	اور تو اسکے واسطے شراب مین پانی ملاوے
وَمَنْ شَکَا فِی الرَّاحِ بِالرِّیَاحِ	فِی جَوْفِهِ فَاسْقِهِ صِرْفَ الرَّاحِ
اور جو شخص شراب سے اپنے پیٹ مین ریاح کی شکایت کرے	تو تو اسکو خالص شراب پلا
اَلْاَصْفَرُ الْقَوِیُّ فَهُوَ الصَّالِحُ	لِذَاکَ وَالنَّقْلُ لَهُ مَوَالِحُ
کہ زرد ہو قوی جو اس شخص کے واسطے مناسب ہے	اور نقل اسکا نمکین چیزین ہون

وَالاَبْيَضُ المائِيُّ فِي الصَّيْفِ	فَإِنَّهُ اَشْبَهُهُ بِاللَّطِيفِ
اور سفید شراب پانی آمیز گرمی کے موسم مین پلا	جو کہ لطیف مزاج کے لیے مناسب ہی
وَامْزُجْهُ بِالْمَاءِ وَنُقْلٌ حَامِضٌ	وَاَكْلٌ عَلَيْهِ اِنْ اَكَلْتَ قَابِضٌ
اور تو اسمین پانی ملا اور نقل ترش	قابض اسپر کھا اگر تجھے کھانا منظور ہو

تدبیر النوم

نیند کی تدبیر کے بیان مین جسکا حال کسیقدر ضروریات کی بحث مین مذکور ہوچکا ہی

لَا تُطِلِ النَّوْمَ فَتُؤْذِي النَّفْسَا	وَلَا تَسْهَرْ فِيهَا فَتُبْرِي الْحِسَّا
تو نیند زیادہ مت کر کہ جان کو دکھ دیویگی	اور بہت بیدار بھی مت رہ کہ حس کو کمزور کریگی
وَطُولِ النَّوْمِ بِغَيْرِ الْهَضْمِ	عَلَى الطَّعَامِ اَوْ عَلَى اِثْرِ التُّخَمِ
اور تو غیر منہضم طعام پر نیند دراز کر	اور بعد بدہضمی کے بھی بہت سو

معتدل نیند وہ ہی جسکی مقدار آٹھ گھنٹون سے زیادہ نہو اور جب اسقدر سے زیادہ سو جاوے تو اس سے دماغ کی قوت نفسانیہ کو ضرر پہونچتا ہی کیونکہ اسصورت مین دماغ کیطرف زیادہ بخارات صعود کرتے ہین۔ اور نیز زیادہ خواب سے حرارت غریزی فرو ہو جاتی ہی جیسا کہ آگ کسی برتن مین بند کر دینے سے بجھ جاتی ہی اور بیداری کی حالت مین انسان کو نیند مطلوب ہوتی ہی جو اُسکو میسر نہین آتی جس سے دماغ کو ضرر پہونچتا ہی اور چونکہ بیداری اصلی رطوبتون کو جذب اور خشک کر لیتی ہی اسلیے قوت حسی کو جسکا فیضان دماغ سے ہوتا ہی نقصان پہونچتا ہی اور نیز اخلاط مین احتراق واقع ہو کر اُنکے بخارات دماغ کی طرف صعود کرتے ہین اور اکثر بیداری بدہضمی یا فکر یا خوف کی وجہ سے ہوتی ہی

وَلَا تُطِلْ نَوْمًا بِوَقْتِ الْجُوْعِ		یُبَخِّرُ الرَّاسَ مِنَ الرَّجِیْعِ
اور تو گرسنگی کے وقت نیند دراز مت کر		کہ یہ پاخانہ سے سر کو بخارات چڑھادیگی

کیونکہ نیند کی حالت میں حرارت واسطے ہضم غذا کے اندرونی بدن کی طرف راجع ہوتی ہی۔ سو جب اسکو عمل کرنے کے لیے غذا نہیں ملتی تو بدن کی خلطوں پر عمل کرکے انکو جلادیتی ہی جس سے بخارات دماغ کیطرف صعود کرتے ہیں

ثُمَّ بِاسْتِنَادٍ اِثْرَ الطَّعَامِ		حَتّٰی یَحِلَّ مَوْضِعَ انْهِضَامٍ
اور بعد غذا کے تکیہ لگا کر سو تارہ		یہانتک کہ طعام ہضم کی جگہ اُتر جاوے

کیونکہ سر کا کسیقدر اونچا رہنا غذا کے ہضم پر معین ہی۔ اور نیز لطیف حرکت سے غذا جلد ہضم ہوتی ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ کھانے کے بعد آہستہ چند قدم چلنا چاہیے تاکہ طعام فم معدہ سے نیچے ہوجاوے اور ہضم کے لیے نیند اور بیداری دونوں ضروری ہیں کیونکہ نیند سے ہضم کو تقویت پہونچتی ہی اور بیداری میں دماغ بخارات سے کم ممتلی ہوتا ہے۔

تَدْبِیْرُ الْحَرَکَةِ
حرکت کی تدبیر

ستہ ضروریہ کی بحث میں حرکت کا بیان ہوچکا ہی

لَا تَرْتَضِ الرِّیَاضَةَ الْقَوِیَّةَ		وَلَا تَوَدَّعْ بَلْ عَلَی السَّوِیَّةِ
تو ریاضت قوی مت کر		اور نہ آرام طلب بلکہ برابر طور پر رہاکر

قانون میں ہی کہ صحت کی بڑی تدبیر ریاضت ہی جس سے بدن کو زیادہ تقویت حاصل ہوتی ہی اور آرام طلبی سے بدن میں زیادہ فضلے جمع ہوجاتے ہیں اور

حرارت غریزیہ ضعیف ہوجاتی ہی

وَرَضِّ مِنَ الْاَعْضَاءِ کُے تُعِیْنَا | مَا خِفْتَ اِنْ تَجْمَعَ خِلْطًا دُوْنَا

اور اعضا کو ریاضت مین رکھ تاکہ مدد دیوین | جبتک تو ڈرے کہ وہ ردی خلطہ کو جمع کردیوین

ہر عضو کی علیحدہ علیحدہ ریاضت ہی جواس عضو کی قوت کو تقویت ہوتی ہی سو اگراس عضو مین فضلے ہون تو انکو تحلیل کرنے سے تقویت ہوتی ہی اور اگر کوئی خلط نہو تو خاص کو قوت بخشتی ہی جسکی تفصیل پہلے حصہ مین ہو چکی ہی

بِالْمَشْیِ اِنْ شِئْتَ اَوِ الصِّرَاعِ | حَتّٰی تَرٰی النَّفَسَ فِی السِّرَاعِ

چلنے سے اگر جی چاہے یا کشتی مین | یہانتک کہ سانس تیزی مین آجاوے

وَلَا تَرُضْ مَنْ کَانَ ذَا نُحُوْلٍ | کَیْ لَا تَزِیْدَ مِنْهُ فِیْ تَحْلِیْلٍ

اور مت چلا اسکو جو لاغر ہو دے | تاکہ تو اسکی تحلیل مین زیادتی نہ کرے

کیونکہ ریاضت اگرچہ قوی کیون نہو لاغر اور نقیہ اور خشک مزاج والون کو نقصان پہونچاتی ہی اور کبھی زیادہ رطوبتون کے تحلیل کی وجہ سے دق اور ذبول کی طرف موذی ہوتی ہی

وَرُضْ کَثِیْرَ الشَّحْمِ وَالسَّمِیْنَا | وَنُطْفَةً اِنْ یَّکُنْ بَطِیْنَا

اور بہت چربی والے اور موٹے کو تو ریاضت کرا | اور اگر بڑے پیٹ والا ہو تو اسکی کمر پٹکا بندھوا

چونکہ موٹے آدمیون اور بہت چربی والون مین زیادہ رطوبت ہوتی ہی اسلیے انکو زیادہ تحلیل کی ضرورت پڑتی ہی

وَانْقُصْ مِنَ التَّعَبِ فِی الْمَصِیْفِ | وَائْتِ بِالْعَرَقِ فِیْ تَلْطِیْفِ

اور گرمی کے موسم مین تکان کم کر | اور لطیف کرنے کی خاطر پسینا نکال

وَقَدْ ذَكَرْتُ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ
اور مین کتاب العلم مین ذکر کرچکا ہون
مِنْ فرغ مایفصل ومن حبس
فصلون کے نکالنے اور بند کرنے سے

تَدْبِيرَ مَا تَحْتَاجُهُ فِي الْجِسْمِ
جس جس تدبیر کی جسم مین حاجت پڑتی ہی
وَمَا تُرِيدُ مِنْ مَعَافِ النَّفْسِ
اور نفس ان چیزون سے جنکا تو ارادہ کرتا ہی

تَدْبِيرٌ ثَانٍ فِي فُصُولِ الْعَامِ

سال کی فصلون کی دوسری تدبیر

مصنف نے تدبیر کو دو قسمون پر منقسم کیا ہی - ایک وہ جو ضروریات کی بحث مین فقط صحت کی تدبیر کا اجمالاً ذکر ہوچکا ہی - دوسری تدبیر جسکا فصلون اور موسم کے اعتبار سے مفصلاً بیان ذیل مین آتا ہی

وَكُلُّ مَا ذَكَرْتُهُ فِي الصَّيْفِ
جو کچھ مینے گرمی کی بابت ذکر کیا ہی
فَافْعَلْهُ فِي الْمَحْرُورِ وَالشُّبَّانِ
سو اسکو گرم مزاج والے اور جوانون مین

مِمَّا أَنَا دَبَّرْتُهُ فِي الْكَيْفِ
جو کچھ اسکی کیفیت مین تدبیر مینے بتلائی ہی
وَفِي الْجَنُوبِيِّ مِنَ الْبُلْدَانِ
اور پہاڑ سے بجانب جنوب واقع ہونیوالے شہرونمین جاری کر

یعنی جو کچھ طعام اور پانی اور لباس کی بابت موسم گرما کے مناسب تدبیر کا ذکر ہوچکا ہی وہی گرم مزاج والون اور جوانون کے لیے تدبیر جاری کرنی چاہیے کیونکہ انکا مزاج گرم ہی جو موسم گرما کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتا ہی اسیطرح جو اشخاص پہاڑ سے جنوب کیطرف آباد ہین انکی ہوا مین زیادہ گرمی اور طپش ہوتی ہی

وَفِي الشِّتَاءِ فَامْتَثِلْ بِضِدِّهِ
اور جاڑے مین اسکی ضد کو بجالا

كَيْمَا يُقَاوِمُ أَذَاهُ لَمْ بَرْدِهِ
تاکہ درد اسکے رد کرنے مین برابری نکرے

موسم گرما کے مناسب جس تدبیر کا پہلے ذکر ہوچکا ہی سردی مین اسکے مخالف تدبیر کو عمل مین لانا چاہیے تاکہ صحت کی حفاظت رہے لیکن یہ اکثر جسمون کا حال ہی - لیکن بوڑھون اور پتلے دبلون مین بہر صورت تمام موسمون مین ترطیب ضروری ہی

وَامْضِ عَلَى الرَّبِيعِ وَالْخَرِيفِ	بَيْنَ الشِّتَاءِ مِنْكَ وَالْمَصِيفِ
اور موسم بہار اور خریف مین	سردی اور گرمیون کے درمیان چل
وَجَفِّفُ الرَّبِيعَ وَالْخَرِيفَا	رَطِّبهُ بَلْ جَنِّبْ بِهِ التَّجْفِيفَا
اور ربیع مین خشکی اور خریف مین تری پہونچا	بلکہ اسمین خشکی سے پرہیز کر

یعنی بہار کی موسم مین اُن اُمور کا استعمال کرنا چاہیے جس سے بدنون مین خشکی حاصل ہووے اور خریف مین وہ جنسے تری پہونچے کیونکہ اس موسم مین بدنون پر خشکی غالب ہوتی ہی اسیواسطے یہ موسم پتلے دبلے اشخاص اور گرم ملک کے رہنے والون کو مضر ہوتا ہے

بَاقِي الرَّبِيعِ وَابْتِدَاءِ الْخَرِيفِ	دَبِّرْهُمَا كَالْحَالِ فِي الْمَصِيفِ
ربیع کے اخیر اور خریف کی ابتدا مین	ایسی تدبیر چاہیے جیسے کہ گرمی کی حالت مین اختیار کی

کیونکہ ہر موسم کا اخیر اپنے مابعد کے موسم کی ابتدا کے ساتھ مناسبت رکھتا ہی اور ایسا ہی ہر موسم کی ابتدا اپنے ماقبل کے موسم کے اخیر کے ساتھ مناسب ہوتا ہی اسلیے موسم سرما کا اخیر موسم بہار کے مناسب اور اُسکی ابتدا خریف کے مشابہ ہوتی ہی اور موسم خریف کی ابتدا موسم گرما کے مناسب اور اُسکا اخیر موسم سرما کے مشابہ ہوتا ہی چنانچہ اُسکی طرف خود مصنف نے اشارہ کیا ہی

وَاَوَّلُ الرَّبِيعِ فِي التَّدْبِيرِ ۔ كَمِثْلِ الْخَرِيفِ فِي الْاَخِيرِ
اور اول موسم ربیع کے تدبیر مین ۔ مثل اخیر خریف کے ہی
دَبِّرْهُمَا كَالْحَالِ فِي الشِّتَاءِ ۔ اَعْنِي بِمَا يُسَخِّنُ مِنْ غِذَاءِ
انمین ایسی تدبیر کر جیسے کہ سردی مین ۔ یعنی غذا سے گرم کے ساتھ تدبیر کر
هٰذَا الَّذِي يُفْصَلُ فِي حَالِ الْحَضَرِ ۔ وَمَنْ يُسَافِرْ فَاعْتَمِدْهُ فِي السَّفَرِ
یہ وہ ہی جو گھر مین کیا جاتا ہی ۔ اور جو مسافر ہو اُسکا حال سفر پر قیاس کر

جو تدابیر ہم پہلے بیان کر چکے ہین وہ تو ان اشخاص کے لیے ہین جو کہ اپنے گھر ونمین ہاش تدبیر ہین اور جو مسافر ہین اُنکے لیے خاص تدابیر اور ہین جنکا آگے بیان آتا ہی

تَدْبِيرُ الْمُسَافِرِ خَاصَّةً فِي الْبَحْرِ

مسافر کی تدبیر خصوصًا دریا کے سفر مین

بعض حکما نے کہا ہی کہ مسافر کو چاہیے کہ سفر کی حالت مین اپنی ہمیشہ کی ہاش کی خاک مین سے کسیقدر اپنے ہمراہ رکھے تاکہ ہر وقت اسکو اپنے پینے کے پانی مین ڈالدیا کرے جس سے پانی کا تغیر کا ضرر زائل ہو جاتا ہے

مَنْ كَانَ مِنْهُمْ رَاكِبًا فِي الْبَحْرِ ۔ اَوْ كَانَ يَوْمًا ذَاهِبًا فِي الْبَرِّ
جو شخص کہ سمندر مین سوار ہو ۔ یا کسی روز جنگل مین جاوے
اَمْنَعْهُمُ الرُّكُوبَ فِي الشِّتَاءِ ۔ فِي الْبَحْرِ وَالْمَسِيرَ فِي الْاَنْوَاءِ
تو انکو سردی مین سمندر مین سوار ہونے سے منع کر ۔ اور برسات مین چلنے سے روک دے
وَمَنْ يَتَّجِرْ زِدْ لَهُ فِي الْمَاءِ ۔ وَاخْتَرْ لَهُ الصَّالِحَ مِنْ دُعَاءِ
اور جو شخص ڈرے گھر سے سمندر کے پانی مین دھنسنے تو اُسکے لیے ۔ پانی زیادہ دے اور دعا سے خیر اُسکے لیے پسند کر

وَزِدْهُ بِالرَّطْبِ مِنَ الغِذَاءِ	وَمُطْلِقُ الطَّبْعِ مِنَ الدَّوَاءِ
اور زیادہ دے اُسکو تر غذا	اور دوا جو اسہال لاوے

شیرین دریا مین سفر کرنے کے وقت تر غذا کا استعمال ضروری ہی لیکن شور اور نمکین دریا مین چونکہ قی اور متلی ہوتی ہی جسمین تر غذا سے زیادتی کا احتمال ہی اسلیے وہان اکثر اطبا نے کہا ہی کہ انگور اور بہی اور چوک غیرہ ترش میوہ جات کا مربی کہانا چاہیے اور غذا وہ جسمین سرکہ ملا ہوا ہو - اور اسہال اور دواء کے استعمال سے مراد یہ ہی کہ سوار ہونے سے پہلے بدن کو بذریعہ اسہال کے خلطون سے پاک صاف کر لینا چاہیے تا کہ جہاز یا آگ بوٹ کی غیر طبعی چال سے مواد حرکت اور جنبش مین نہ آجاوین

وَاِنْ تَخَفْ مِنْ مَدَّةٍ اَسْهَلَهُ	فَاِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ ذَا اَدْحَلَهُ
اور اگر تو ڈرے مادہ سے جو حرکت کراوے	تو تو اُسکے بعد یہ دوا دیوے تو بہت مفید ہو گا
وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ رُبُوبِ الحَامِضَهْ	وَامْزُجْ لَهُ مِنْ مِيَاهٍ قَابِضَهْ
اور اُسکے خاطر ترش ربوب تیار کر	اور اسمین عرق قابض ملا

جسنے قی اور متلی اور اسہال دور ہو جائین

وَحِمْهُ فِيهَا مِنَ الاَوْضَارِ	اَعْدِدْ لَهُ التَّنْظِيفَ مِنْ اَطْمَارِ
اور تو اُنکو میل اور چکنائی سے پرہیز مین رکھ	اور صاف چادر اسکے لیے تیار کر
وَمِنْ عَلَاهُ القَمْلُ مِنْ مُسَافِرِ	وَلَوْ يَكُنْ فِي قَتْلِهَا بِقَادِرِ
اور جس مسافر مین جوئین زیادہ ہو جاوین	اور وہ اُسکے مارنے پر قادر نہو
فَالصُّوفَ خُذْ وَافْتِلْ حُبَيْلاً مِنْهُ	وَاقْتُلْ بِهِ هُنَّ زِيبَقًا وَادْهُنْهُ
پس پشم لیکر اسکی ایک رسی بٹ	اور پارہ کو تیل مین مار کر اُسکو چکنا کر

وبین ثوبیه فقلہ منہ ۔۔۔ حتی تری القمل سقطن عنہ

اور درمیان دو کپڑون کے اسکو باندھدے ۔۔۔ یہانتک کہ تجھے معلوم ہو کہ جوئین اسسے گرپڑی ہین

یہ تدبیر مسافر اور مقیم اور مریض سبکی جوؤن مارنے کے لیے کافی ہی

تدبیر المسافرین فی البر خصوصا فی البرد

تدبیر جنگل کے مسافرون کی خصوصاً سردی مین

ومن یکن مسافرا فی البر ۔۔۔ فاعمل علی علاجه فی السفر

جو شخص خشکی اور جنگل مین مسافر ہو ۔۔۔ تو تو اسکے علاج کے واسطے پردہ مین یہ کام کر

دریاے سفر مین اسقدر سردی نہین معلوم ہوتی جیسے کہ خشکی کے سفر مین ہوتی ہی کیونکہ اس صورت مین مسافر کے ہاتھ پانون وغیرہ تمام اعضاے ظاہر کھلے رہتے ہین جس سے تمام بدن کو سرد ہوا پہونچتی ہی

حذره ان یصیب ذاک الثلج ۔۔۔ فانه من الجمود ینجو

کہ اسکو ڈرا اس سے کہ اسے برف پہونچے ۔۔۔ کیونکہ وہ اونچاو کی حالت مین جمود سے نجات پاویگا

جمود ایک مرض کا نام ہی کہ جب آدمی کو عارض ہوتا ہی۔ جو جس حالت پر ہوتا ہی اسی حالت مین سُن ہوکر جم جاتا ہی۔ اور کبھی جمود سے مراد کزاز ہوتا ہی جسمین بدن کے تمام طبعی افعال بے حس و حرکت ہوجاتے ہین اور کبھی کزاز صرف اسی تمدد پر بولا جاتا ہی جسکا سبب زیادہ سردی سے ہوتا ہی۔ اور ہمنے کئی آدمیون کو دیکھا ہی کہ برف کے گرنے سے اُنکے ہاتھ پانون جھڑ گئے ہین

اطعمه ما یشبع من طعام ۔۔۔ کیلا یصیب الجوع بالحمام

اُسکو وہ طعام کھلا جس سے سیر ہوجاوے ۔۔۔ تاکہ گرسنگی اُسے ہلاکت کو نہ پہونچادیوے

شکم پُری کی حالت مین اندرونی حرارت قوی ہوتی ہی جس سے بدن کو زیادہ گرمی پہونچتی ہی - اور بھوک کی حالت مین حرارت تحلیل ہو کر فرو ہو جاتی ہی اسلیے انمین سردی زیادہ غلبہ پالیتی ہی اور کبھی بھوک سے حرارت غریبہ عارض ہو جاتی ہی تو تپ کا باعث بنتی ہی - غذا بہتر وہ ہی جسمین لہسن اور اخروٹ اور رائی اور گھی اور گرم مصالح ڈالے جاوین جو سردی کا مقابلہ کر سکین

اَدْخِلْهُ اِنْ يَسَّرَ دَ اِلَى الْحَمَّامِ	اَلْصِقْ بِهِ الْخِصْبَ مِنَ اَجْسَامٍ
اگر بدن مین زیادہ سردی ٹھہر جاوے تو اُسکو گرم پانی کے حمام مین داخل کر	اور تر و تازہ چیزین اُسکے جسم پر لپیٹ

برف یا سردی مین چلنے سے جس آدمی کے بدن مین زیادہ سردی ٹھہر جاوے جس سے ہلاکت اعضا کے فساد کا ڈر ہو تو اُسکو گرم پانی کے حمام مین داخل کرنا چاہیے اگر ہو سکے ورنہ صرف گرم پانی مین ڈبونا چاہیے اور روغن گرم جیسے کُٹھ اور فربیون اور زیتون کہ جسمین جند بیدستر ڈالکر جوش دیا گیا ہو وغیرہ گرم تیلونکی مالش کرنی چاہیے اور حقیقت مین روغن قطران سے بڑھکر کوئی زیادہ مفید نہین ہی

اَنْ يَقْصِرَ الْجَلِيْدُ مِنْ عَيْنَيْهِ	اَلْقِ خِمَارًا اَسْوَدَ عَلَيْهِ
اگر یخ اُسکی دونون آنکھونکو تیرہ کردے	تو تو سیاہ اوڑھنی اُسپر ڈالدے
وَكَثِّرِ السَّوَادَ فِي يَدَيْهِ	كَيْمَا يُطِيْلُ نَظَرًا اِلَيْهِ
اور اُسکے ہاتھون مین سیاہی بہت رکھ	کہ وہ اسکی طرف بہت دیر تک دیکھتا رہے

سپیدی کی طرف زیادہ نظر کرنے سے آنکھونمین ضعف آجاتا ہی اور اسکے نورانی اجزا پھیل یا پھٹ جاتے ہین اور سیاہی کی طرف دیکھنے سے آنکھ کے نورانی اجزا مجتمع ہو کر تقویت پاتے ہین جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہی

وَاحتَطْ مِنَ البَردِ عَلَی اَطرَافِہٖ	فائدہ	وَاغمِس بِدُهنِ النِّفطِ مِن لِفَافِہٖ
اور اسکے ہاتھ پانون پر سردی پڑنے سے احتیاط کر		اور پارچہ کو نفط کے تیل مین تر رکھ

نفط تیل ہے جسکو ایک کنوئین سے نکالتے ہین تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے
لفافہ جو چیز پیر یا کسی اور عضو پر لپیٹا جاوے۔ یعنی موزہ۔ جرّاب پٹی وغیرہ

کَثِّف عَلَی الرِّجلَینِ مِن تَلفَافِہٖ	مِن قَبلِ اَن تُدخِلَ فِی خِفَافِہٖ
دونون پیرون پر بہت اُسکو لپیٹ رکھ	پہلے اُس سے کہ تو موزون مین داخل کرے

کیونکہ زیادہ سردی سے ہاتھ پانون مین فساد آجاتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے
دوسرے نسخہ مین بجاے روغن نفط کے روغن قسط واقع ہے وہ بھی گرم خشک ہے
اور اسکے حکم مین تمام مسخنات کو سمجھنا چاہیے سو جہان یہ روغن نہ ملین وہان
تھوم اور زیتون کا تیل استعمال مین لانا چاہیے اور پٹی باندھنے مین ایسی مضبوطی
نہ چاہیے جس سے عضو حرکت نہ کر سکے۔ کیونکہ زیادہ باندھے ہوے عضو مین
سردی کی زیادہ اور جلدی تاثیر ہوتی ہے

اِن لَم یُصِب بَعدَ الاَذَی وَجَعُہَا	فَاعلَم بِاَنَّ البَردَ قَد قَطَعَہَا
اگر اُنکو تکلیف کے بعد درد محسوس نہو	تو یقین کر کہ سردی نے اُنکے ہاتھ پانو کو کاٹ دیا ہے
حِینَئِذٍ فَحُلَّ ذَاكَ عَنہَا	وَالتَزِم عَلَیہَا الدَّلکَ وَاسخِنہَا
اسوقت پس وہ لفافہ انسے اُتار دے	اور ملنے اور گرم کرنے کا اُنپر التزام کر
بِسُخنِ دُهنِ خَردَلٍ فَادهُنہَا	وَلُفَّہَا مِن بَعدِ ذَا وَصُنہَا
گرما گرم تیل مین رائی کے ساتھ اُنکو تر کر	اسکے بعد اُنکو باندھ کر بحفاظت رکھ

جب کہ سردی سے کسی ظاہری عضو کی حس جاتی رہے تو اسکی پٹی کو اُتار کر گرم تیلونکی

مالش کرنی اور گرم کپڑون سے گرمی ہونچانی چاہیے کیونکہ سردی نے حرارت کو دور کرکے عضو کو بیجان کر دیا ہی سو اگر اس سے بھی کچھ فائدہ نہو تو پچھنے لگا کر خون نکالا جاوے جو کہ سردی پہونچنے سے فاسد ہو گیا ہی تاکہ اسکی جگہ اور صحیح خون پیدا ہو جاوے جسمین حرارت ہووے

وَاِنْ یَکُنْ سَوْدًا فَشَرِّطْهَا	وَاِنْ تَعَفَّنَتْ فَتَنَقِّیْهَا
اور اگر سیاہ ہو گئے ہون تو انکو پچھنے لگاؤ	اور اگر متعفن ہو گئے ہون تو انکا تنقیہ کرو
وَاِنْ تَمَاتَتْ فَقَطِّعْهَا	اَعْنِیْ الَّذِیْ قَدِ اسْتَمَاتَ مِنْهَا
اور اگر بیماری سے مردہ ہو جاوے تو انکو کاٹ دو	یعنے اس عضو کو جو اُسنے مر گیا ہو

جبکہ عضو کا رنگ سیاہ ہو جاوے تو اُس سے سمجھنا چاہیے کہ اُسکے خون مین خرابی آگئی ہی جسکا نکالنا ضروری ہی سو جب عضو کے گوشت مین عفونت پائی جاوے تو اُس عفونت کو کسی ذریعہ سے دور کر دینا چاہیے تاکہ دوسرے عضو کی طرف سرایت نکر جاوے اور جب عفونت اسقدر زیادہ ہو جاوے کہ اس عضو کا گوشت مردہ ہو جاوے تو اسصورت مین متعفن عضو کو آری یا کسی اور آلہ سے کاٹ ڈالنا چاہیے تاکہ تمام جسم مین خرابی پھیل کر ہلاکت یا فساد کا باعث نہو جاوے

وَدَاوِ مَنْ اَصَابَ بِالْاِعْیَاءِ	بِالدُّهْنِ وَاللَّطِیْفِ مِنْ غِذَاءٍ
اور دوا کر اسکی جو تھک گیا ہو	تیل سے اور لطیف غذا سے
وَالدَّلْكِ وَالتَّغْمِیْرِ فِی الْحَمَّامِ	وَلْیَسْتَرِحْ مِنْ بَعْدِ فِیْ اَیَّامِ
اور ملنے اور گرم پانی مین بٹھانے سے علاج کرو	اور چاہیے کہ بعد اسکے چند روز آرام کرے

جو آدمی تھک جاوے اگر سفر مین ہو تو اُسکو راحت پہونچانی اور آہستہ آہستہ

مالش کرنی اور گرم حمام مین غسل دینا اور لطیف کم غذا کھلانا چاہیے اور اگر حضر مین ہو تو استفراغ کرنا چاہیے کیونکہ بے سبب تھکان سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین ردی خلطین زیادہ ہو گئی ہین جنکا برداشت کرنا جسم پر بوجھل ہو گیا ہی جس سے تپ وغیرہ دیگر امراض کے عارض ہونے کا احتمال ہی اور تھکاوٹ کی حالت مین زیادہ گرم غذاؤن اور شربتون اور افیون کا استعمال نہ چاہیے بلکہ اکثر غذا چوزے مرغی کے اور پینے کے لیے سکنجبین عسلی کافی ہی

تدابیر المسافرین فی الحرّ

گرمی اور دھوپ مین چلنے والون کی تدبیر

وَمَنْ یُسَافِرُ مِنْهُمْ فِی الْحَرّ — جو شخص انمین سے گرمی کے ایام مین سفر کرے

اِمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِهِ السَّمُوْمَا — تو اسکو گرم لوہ مین جانے سے منع کر

دَبِّرْ لَهٗ فِیْ ذِهَابِهٖ وَالْکَسْرِ — اسکے جانے اور آنے مین تدبیر کر

کَیْلَا یَنِیْ مِنْ حَرِّهٖ مَحْمُوْمَا — تاکہ اسکی گرمی سے تپ بخار والا ہو کر نہ دیکھا جاوے

سموم نہایت درجہ کی گرمی کو کہتے ہین ایسی گرمی مین سفر کرنے سے تپ عارض ہو جاتی ہی اسلیے مسافر کو چاہیے کہ ایسی گرمی مین سفر نہ کرے اور اگر ضرورت آپڑے تو سر پر کپڑا اوڑھ کر چلے اور منھ مین اسبغول کا لعاب رکھے اور اسمین سے یا خرفہ مین سے کسیقدر پی لیا کرے تو اس تدبیر سے امید ہی کہ گرمی اسکے اندر کیطرف سرایت نکریگی

اِفْصِدْ وَاَخْرِجْ صَالِحًا مِنَ الدَّمِ — فصد کر کے مناسب صالح خون نکال

یَسْلَمُ بِاِفْصَادِکَ لَهٗ مِنْ وَرَمٍ — کہ تیری فصد کرنے سے وہ ورم کرنے سے محفوظ رہیگا

قوی یا زیادہ حرکت سے خلطین جنبش مین آجاتی ہین اور کبھی خون بھی حرکت مین

اگر تحلیل ہو جاتی ہیں اسلیے بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ مسافر کو چاہیے کہ نہ تو برف کو استعمال میں لاوے اور نہ پانی سے رک رہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں زیادہ تشنگی عارض ہوتی ہے

وَالْزَمِ السُّکُونَ مَا اسْتَطَعْنَا   وَلَا تَرَیٰ غَضْبَانَ مَا قَدَرْنَا

اور جہاں تک ہو سکے آرام کا التزام کر   اور نہ دیکھ تو غضبناک جبتک کہ تو قدرت رکھتا ہے

کیونکہ حرکت اور غصہ دونوں بدن کی اندرونی حرارت کو حرکت میں لاتی ہیں

وَاسْتَعْمِلِ الظِّلَالَ وَاللِّثَامَا   وَقَلِّلِ الصِّیَاحَ وَالْکَلَامَا

اور سایوں اور نقاب کا استعمال کر   اور شور و غل اور کلام کم کر

وَاطَّرِحِ النِّظَارَ وَالْخِصَامَا   وَلَا تُطِلْ فِی الْوَهَجِ الْمَقَامَا

اور مناظرہ اور جھگڑا ترک کر   اور آگ جلنے میں بہت قیام نکر

دھوپ اور شور اور مناظرہ وغیرہ سبھی روح کے مزاج کو گرم کردیتے ہیں

وَاشْرَبْ عَصِیرَ بَقْلَةِ الْحَمْقَاءِ   مَعْ شَرَابِ الْحِصْرِمِ وَمَاءِ

اور خرفہ کا نچوڑا ہوا پانی   ساتھ شراب اور پانی کے ملا کر پی

جبکہ کافور کے قرصوں کو استعمال میں نہ لایا جاوے تو خرفہ کے قرصوں کو استعمال کرنا چاہیے ایسا ہی خرفہ کے بیجوں کو سرکہ میں بھگو کر انگور کا شربت اور پانی ملا کر نوش کرنا معدہ کے التہاب اور تشنگی کو زائل کردیتا ہے

إِمْسِكْ بِفِیكَ سَاعَةَ الْهَجِیرِ   إِنْ نَالَكَ الْعُطَاشُ فِی الْمَسِیرِ

اپنے منھ میں دوپہر کے وقت رکھ   اگر تجھے تشنگی سفر میں آ لگے

حَبًّا کَمِثْلِ تُرْمُسِ الصَّغِیرِ   یُعْمَلُ مِنْ اَقْرِصَةِ الْکَافُورِ

ایک گولی ترمس صغیر جیسے   کہ بنائی گئی ہو قرص کافور سے

وَاِنْ تَخَفْ فِی الْوَجْہِ مِنْ تَاثِیْرٍ	لِلشَّمْسِ اَنْ تَشِیْنَ بِالتَّبْشِیْرِ
اور اگر تو خوف کرے چہرہ مین آفتاب کی تاثیر سے	کہ بشرہ کی بشاشت کو عیب لگا دیگا
فَاضِفِ الدُّھْنِ لَدَی التَّدْبِیْرِ	تَدْیِقُلُہٗ بِالشَّمْعِ الْمَقْصُوْرِ
پس تیل کو ملنے کے وقت بجالیکہ موم سفید سے	تو تر کر لیوے اضافہ کر

کبھی سفر اور دھوپ مین چلنے سے مُنھہ پر چھائین پڑ جاتی ہی جسکے دفعیہ کے لیے وہ روغن مُنھہ پر لگانا چاہیے جو کہ روغن گل اور موم سے بنایا گیا ہو ایسا ہی اگر اسپغول گلاب مین تر کرکے لگایا جاے

تدبیرُ الطِّفْلِ وَاَوَّلًا فی بطنِ اُمِّہٖ
بچے کی تدبیر خصوصا اُسکے مان کے پیٹ مین

مصنف نے سہو سے جنین کو طفل کہدیا ہی لیکن چونکہ مصنف نے جنین اور طفل دونون کی تدابیر کا یہان پر بیان کیا ہی اسلیے تغلیباً طفل کہا گیا ہی۔ اور جاننا چاہیے کہ عربی کی اصطلاح مین بچے کو ولادت سے پہلے جنین کہتے ہین اور بعد مین طفل

الطفل قد یحفظ بِبَطْنِ اُمِّہٖ	کَیْلَا تُصِیْبُ اٰفَۃٌ فِیْ جِسْمِہٖ
بچہ اپنی مان کے پیٹ مین حفاظت کیا جاتا ہی	تاکہ اسکے جسم مین کوئی آفت نہ پہونچے

جسکی تدبیر یہ ہی کہ عورتون کو حمل کی حالت مین روغن دار شوربا دیا جاوے اور شیر خشت اور ترنجبین کے ذریعہ سے انکی طبیعت کو نرم رکھا جاوے اور زیادہ حرکت اور ردی غذائین کھانے سے روکا جاوے اور انار اور بہی اور سیب اور امرود وغیرہ دیے جاوین اور یاقوت یا موتیون کی معجونین دیجاوین جلنسے اُنکے دلون کو تقویت پہونچے اور جو چیز معدہ کو مضر یا اسکو نقصان ہووے

نہ دیجاوے۔ اور شہد کی سکنجبین اور انگوروں کا عسلی شربت پلایا جاوے جو نہایت مفید ہی۔ اور زیرہ کی جوارش جو سرکہ مین بھگو کر جوش دیجاوے انکی ریاح کے دور کرنے مین نہایت پر تاثیر ہی

وَالظّٓاِنْ نُطْعِمَہٗ اَوْ تَسْقِيَہٗ
اور دائی واسطے کھلانے اور پلانے کے

فَاخْتَرْ لَہٗ مُدَّۃَ سِنِّ التَّرْبِيَۃِ
اُس لڑکے کی خاطر تربیت کے ایام تک پسند کر

وَاحْتَطْ عَلَى الْحَامِلِ فِي مَعِدَتِهَا
حاملہ کے معدہ کی بابت اسپر احتیاط رکھ

كَيْ لَا تَرَى الْفَسَادَ فِي شَهْوَتِهَا
تاکہ تو اُسکی اشتہا مین فساد نہ دیکھے

کیونکہ معدہ تمام بیماریون کی جڑ ہی جب اسمین خرابی آتی ہی تو اندر بچے کو تکلیف پہونچتی ہی۔ اسلیے حاملہ کے معدہ کی اصلاح ضروری ہی اسطورسے کہ اسکو غذاے لطیف نمکین اور بادام اور اخروٹ اور مناسب جوارشین اور رُبی وغیرہ کھانے کے لیے دیجاوین

وَيُصْلِحُ الدَّمَ وَيُنَقِّي الْفَضْلَ
اور خون کی اصلاح کیجاوے اور فضلہ کا تنقیہ کیا جاوے

ذَاكَ الَّذِي يَكُونُ مِنْهُ الطِّفْلُ
یہ فضلہ وہ ہی جس سے لڑکا پرورش پاتا ہی

بچے کو نمو اسی خون اور فضلہ سے حاصل ہوتا ہی لیکن اُسکا تکون منی سے ہی اسلیے جو حیض کا خون بچے کی غذا بنتا ہی اُسکی اصلاح غذاون کے ذریعہ سے کرنی چاہیے جنکا کیموس عمدہ اور اچھا ہو۔ اور اُنکے بدنون کو تلین کے ذریعہ ردی کیموسات سے تنقیہ کرنا چاہیے

اِنْ هَاجَ بِهَا دَمٌ فَلَا تَفْصِدْهَا
اگر خون اسپر جوش مارے تو اسکی فصد مت کر

بَلْ بِالْمُبَرِّدِ وَالتَّلْطِيفِ اقْصِدْهَا
بلکہ تبریدون اور تلطیفون سے اسکا قصد کر

تمام طبیبون کا اسپر اتفاق ہی کہ حاملہ کا خون فصد سے نہ نکالنا چاہیے کیونکہ
اسکا خون بچہ کے لیے غذا ہوتا ہی۔ خون کے نکلنے کی حالت مین غذا مین
کمی آجائیگی جس سے بچہ ضعیف ہو جائیگا بلکہ اشیا و ادویہ ترش اور
قابضہ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے جس سے خون کا جوش فرو ہو جاوے

اَوْهَاجَهَا خِلْطٌ فَلَا تُسْهِلْهَا	بَلْ بِتَلْطِيْفِ لَهَا عَامِلْهَا
یا اسپر کوئی خلط جوش مارے تو کبھی اسکا مسہل مت کر	بلکہ اسکی تلطیف مین کوشش کر

یہان مسہل سے مراد وہ ہی جو کہ اپنی قوت سے اسہال لاوے جیسے کہ تربد
اور ہلیلہ وغیرہ جو ادویہ تزلیق اور پھسلا کر اسہال لاتی ہین جیسا کہ بنفشہ آلو بخارا اور
املتاس وہ حاملہ کے لیے کچھ مضر نہین ہین۔ اور تلطیف کی تدبیر کا پہلے بیان ہو چکا کہ
کہ سکنجبین اور سونٹھ کا مربی یا اصول کا عرق موافق جوش خلط کے دیوین

فَاِنْ دَنَا وَقْتُ بِوَضْعِ حَمْلِهَا	فَسِتُّ اُمُوْرٍ وَضْعَهَا يُسَهِّلُهَا
سو اگر وقت اسکے وضع حمل کا قریب ہو جاوے	تو چھ چیزین اسکے وضع حمل کو آسان کر دیتی ہین
اَلدَّلْكُ فِي الْحَمَّامِ لِلْاَخْصَارِ	وَمَا يَلِي الْحَمْلِ مِنَ الْاَقْطَارِ
حمام مین جا کر اطراف کمر کو ملنا	اور آس پاس حمل کے ساری جوانب کو
بِالدُّهْنِ كَيْمَا يَسْتَلِيْنُ الْعَصَبُ	وَلَا يَكُوْنُ عِنْدَ وَضْعٍ تَعَبٌ
تیل سے ملنا تاکہ پٹھے نرم ہو جاوین	اور وقت وضع حمل کے تکلیف نہووے

جبکہ ولادت کا وقت قریب آپہونچے تو اُسوقت مین ان امور کا استعمال چاہیے
جنسے ولادت کو سہولت ہووے جیسے حمام مین زیادہ غسل کرنا اور گرم پانی
کا ڈالنا اور تہیگاہ اور اُسکے آس پاس کے اعضا کو ملنا اور جس موضع سے ۴۸

بچے کا پیدا ہونا ہی وہان تیل کی مالش کرنا جس سے نرمی حاصل ہو جاوے جیسے بابونہ اور چنبیلی کا تیل جسکو اس امر مین زیادہ خصوصیت ہے

واجعل غذاها من السمین — وحسیها من مرق دهین

اور تو اسکی غذا چربی سے کر — اور شوربا مرغن اسکو پلایا کر

کیونکہ اس قسم کی غذاؤن مین تزلیق ہوتی ہی جو لیونت (نرمی) اور ارخا پیدا کرتی ہین

واحذر علیها صیحة او وثبة — او روعة او صرختا و ضربة

اور ڈر اسپر یعنی بچا اسکو چلانے اور کودنے — اور خوف زدہ ہونے اور چیخنے اور مارنے سے

یہ تدبیر در حقیقت رجوع ہوتی ہی اس امر کی طرف کہ حمل کی حالت مین انکا لحاظ چاہیے نہ عین ولادت کے وقت مین

واسقها فی وضعها من شدة — طبیخ تمر فیه ماء حلبة

اور تو اسکو وضع حمل کیوقت مین واسطے رفع سختی کے — مطبوخ تمر جسمین حلبہ کا پانی ہو پلا

اور دردزہ کے وقت مین عورت کو تمر اور حلبہ کا جوشاندہ پلانا بچہ کی ولادت اور وضع حمل مین اعانت دیتا ہی اور قانون مین ہی کہ جب دردزہ والی عورت کو چھلکے املتاس سے کے بقدر چار مثقال کے پلائے جاوین تو فورًا اسیوقت بچہ پیدا ہو جاتا ہی۔ اور بعض تجربہ کارون نے لکھا ہی کہ عورت کی داہنی ران پر سمندر جھاگ (زبد البحر) کا باندھنا اور ایسا ہی مدرات کا پلانا تسہیل ولادت مین نہایت مفید ہی

واجعل لها قابلة ذا فطنة — تمد رجلیها بغیر حدة

اور تو اسکی خاطر ایک دانا دائی مقرر کر — کہ اسکے دونون پیر بڑی ہوشیاری سی دراز کرے

ثم اذا اقیمها فی مرّة — عاصرة لبطنها بحکمة

بعدہ جب ایک دفعہ اسکو ایستادہ کرے — بڑی تدبیر کے ساتھ اسکا پیٹ مسلتی ہوئی

طبیبون نے بیان کیا ہے کہ وہ دائی چاہیے جو کہ دانا عقلمند ہوشیار زیرک چالاک واقف کار ہو بچے کے پکڑنے اور سدون کے توڑنے اور پیٹ کے چھوٹا کرنے مین خوب مہارت اور واقفیت رکھتی ہو تاکہ عورت کے فضلات جو رہ گئے ہون زائل ہو جاوین جسقدر ممکن ہو

ان سال منها زائد من الدما — فاسقها اقرصة من کهربا

اگر اس عورت سے زیادہ خون جاری ہووے — تو اسکو کہربا کے قرص پلا

چونکہ دودہ کا مادہ خون ہے اسلیے اسکی کمی سے دودھ گھٹ جاتا ہے

ولم یسئل منها دم من ضرّ — فاسقها اقرصة من مرّ

اور اگر اس سے کسی بیماری کے سبب خون جاری نہین ہوا — تو تو اسکو مر (لاکھ بول) کے قرص کھلا

وان مشیمة بها لم تنزل — فاستعمل التبخیر بالمحلل

اور اگر بچہ دان اس سے نہ اترے — تو تو محللات کے ساتھ تبخیر کا استعمال کر

مر (بول) کے قرص جب نفاس والی عورت کو دیے جاتے ہین تو اس سے اسکے خون کی غلظت زائل ہو جاتی ہے اور سدے کھلجاتے ہین کیونکہ نفاس کا خون دودھ مین ملکر اسکو خراب کر دیتا ہے

کالمرّ والقطران او کالاهل — ومثل کبریت ومثل الحنظل

جیسا بول اور رال اور ہوبیر — اور جیسے گندھک اور اندرائن کا پھل

ان اشیا کی دھونی ولادت کے بعد نہ کرنی چاہیے کیونکہ انکا دھوان بچے کو مار ڈالتا ہے

اختیار الظئر

دائی کا اختیار کرنا

یہان دائی سے مراد جنانے والی نہین بلکہ وہ جو بچہ کی پرورش کرے اور اُسکو دودھ پلاوے

وَاخْتَرْ لَهُ الْمُرْضِعَ مِن فتتاتٍ — فِي سِنِّهَا مِنْ مُتَوَسِّطَاتِ

پسند کر اسکے واسطے دودھ دینے والی جوانون مین سے — کہ اپنی عمر مین متوسطون سے ہو

لَحِيمَةً لَيْسَ لَهَا مِن دهلٍ — مِزَاجُهَا يَقْرُبُ مِن معتدلٍ

ایسی پر گوشت کہ ڈھیلا پن اسمین نہو — مزاج اسکا اعتدال کے قریب ہو

جسيمه عظيمة الثديين — نقيه الراس مع العينين

موٹی بڑی بڑی پستانون والی — سر اور آنکھین اُسکی صاف ہون

سالمة من كل ضرٍّ داخلٍ — صحيحة الاعضاء والمفاصل

ہر بیماری اندرونی سے محفوظ ہو — اعضا اور جوڑ اسکے سب تندرست ہون

جسیم سے مراد وہ ہی جو کہ فربہی مین معتدل ہو اور اُسکا گوشت کسیقدر سخت ہو کیونکہ جسکا گوشت ڈھیلا اور نرم ہوتا ہی اُسکے مزاج مین سردی اور رطوبت زیادہ ہوتی ہے جسکے سبب سے بچے مین زیادہ ریح کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہی۔ اور جوان وہ ہوتی ہی جسکی عمر بیس سے پینتیس سال کے درمیان ہو کیونکہ یہی سن نمو کا ہی اور اس عمر مین عورتون مین حرارت غریزی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بڑی پستانون سے بھی حقیقی فربہی اور عظم مطلوب نہین ہی بلکہ اعتدال مقصود ہی کیونکہ بہت چھوٹی پستانون مین دودھ کم ہوتا ہی اور زیادہ موٹی بچے پر بھاری اور بوجھل ہوتی ہین اور اُسکا سر نزلہ اور زکام و کھانسی وغیرہ امراض سے پاک و صاف ہو

اور آنکھیں خارش وغیرہ بیماریوں سے مبرّا ہوں کیونکہ بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں۔ جو دودھ کی تاثیر سے بچہ میں سرایت کرجاتی ہیں کا ڈر رکھتی ہیں

ذات لبان لیس بالّلطیف	فی رقّۃٍ ولیس بالکثیف
ایسی دودھ والی کہ لطیف بہت پتلا بھی نہو	اور نہ کثیف زیادہ گاڑھا ہو
ابیض لون حلو طعم طیبا	لا متعفن متصل ان یسکبا
سفید رنگ کا شیرین ذائقہ خوشبودار	نہ بدبودار قریب اسکے کہ گرایا جاوے

سپید اسلیے کہ خاکستری دودھ کا مزاج سوداوی ہوتا ہی اور جو شیرین نہو وہ بھی اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ جس خون سے یہ دودھ متکون ہوا (بنا) ہی وہ ناقص ہی کیونکہ دودھ دراصل خون ہی سے مستحیل ہو کر بنتا ہی۔ اسیطرح جو ذائقہ شیرین کے مخالف ہو وہ خون کے فساد پر گواہی دیتا ہی۔ اور دودھ کثیف مزاج کی غلظت پر اور رقیق سوء مزاج پر اور بدبودار خرابی پر دلالت کرتا ہی متصل سے مراد یہ ہی کہ پستانوں سے اسکا نکلنا اعتدال کے طور پر ہو نہ منقطع ہو اور نہ زیادہ ہو بس عمدہ اور اچھا وہ ہی جسمین یہ تمام شرطین پائی جاوین۔ غرضکہ صاف سفید بے بو نرمی اور سختی مین ایسا معتدل ہو کہ جب ناخن پر دوہا جاوے تو نہ جمجا وے اور نہ جلد بہ جاوے اور نہ خود بخود بغیر دودھ پینے بچے کے نکلنا شروع ہو جاوے

وغذاھا بالحلو والدّھین	والسّمک الرّطب مع السّمین
اور غذا دے اسکو شیرین وچرب	اور مچھلی تازہ اور موٹی

کیونکہ غذائے مرغن اور شیرینی اور مچھلی تر (جسمین کسیقدر حلاوت ہوتی ہی) عمدہ اور صاف خون کو پیدا کرتی ہی۔ اور خون مین کسیطرح احتراق نہین ہونے دیتی

تدبیر الطفل فی خاصة

لڑکے کی خاص باتون کی تدبیر

اسکے ولادت کے وقت سے اس زمانہ تک جبکہ اسکے اعضا مین سختی اور صلابت آجاوے

اُدهنه بالقابض عند شدّه — حتّی تری صلابة فی جلده

اسکے اعضا کے باندھتے وقت قابض تیل سے اسکو چرب کر حتی کہ تو اسکی جلد مین سختی دیکھے

وحمه تنظّفه من اخلاطه — ووسط الشدّ علی قماطه

اور قصد کر کہ اسکو اخلاط سے پاک کرے اور پٹی پر باندھنا متوسط رکھ

زیادہ مضبوط باندھنے سے اعضا اندر کی طرف ترچھے ہو جاتے ہین اور ڈھیلے رکھنے سے باہر کیطرف آجاتے ہین ۔ اسلیے درمیانہ باندھنا چاہیے ۔ اور گرم پانی کے ساتھ غسل دینا چاہیے تاکہ مسامات کھُلے رہین اور رحم کی غذا کے جو فضلے اُسکے جسم مین ابتک باقی ہین وہ خارج ہو جاوین

ولا ترضعه كثيرا يتنخّم — ولا تمانعه زمانا ينفخم

اور اسکو اتنا بہت دودھ نہ پلا کہ بدہضمی ہو جاوے اور نہ زیادہ دیر تک اُسکو روک رکھا کر

کیونکہ زیادہ دودھ سے امتلا ہو جاتا ہی جس سے پیٹ مین تمدد یا نفخ عارض ہو جاتا ہی ۔ اور تیز دودھ سے ریح پیدا ہوتی ہی ۔ اسلیے شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ مناسب یہہ ہی کہ اول شہد چٹا کر پیچھے دودھ پلانا چاہیے اور نہ روکنا اسلیے کہ روکنے سے مزاج مین فساد اور حلق مین خرابی آجاتی ہی اور کبھی بخار اور تپ بھی ہو جاتی ہی ۔ اور نہ آہستہ آہستہ رونے سے بند کرنا چاہیے کیونکہ قانون مین لکھا ہی

کہ آہستہ رونے سے رضاعت کی حالت مین بچے کے مسامات کھل کر وسیع ہوجاتی ہین

ولا تقابلہ بشیٔ یقلقہ — یمنعہ المنام او یؤرقہ
اور ایسی چیز کے ساتھ پیش آوے کہ اسکو اضطراب پڑ جاے — کہ نیند سے اسکو منع کرے یا بیدار رکھے

الزمہ ان اردت ان ینام — مہداً او طباً یری الظلام
اگر تو چاہے کہ وہ سوجاے تو لازم پکڑ اسکے لیے — ایک نرم بھگوڑہ جہان سیاہی نظر آوے

بچون کو نیند آنے کے واسطے زیادہ تر مفید ہی کہ انکے لیے نرم گدیلا بچھایا جاوے اور مچھرون اور پسوون سے دور رکھا جاوے اور انکی نظر کے سامنے سیاہ چیز لٹکا دیجاوے یا اندھیرے مین سلایا جاوے کیونکہ سیاہی آنکھون کو قوت دیتی اور انکے نور کو اکٹھا رکھتی ہی اور روشنی آنکھون کے نور کو ضعیف اور نیند زائل کرتی ہی

وامزج لہ الخشخاش بالطعام — ان منع الضر من المنام
اور اسکے لیے خشخاش طعام مین ملا — اگر دکھ نیند سے اسکو منع کرے

کیونکہ خشخاش مخدر ہوتی ہی نیند لاتی ہی اور چاہیے کہ خشخاش کے ساتھ کوئی میوہ یا پھل دیا جاوے۔ جوز۔ مصری یا کھانڈ کے ساتھ شیرین کیا جاوے اور انکے بستر کے نیچے کسیقدر افیون رکھی جاوے تاکہ اسکی ہوا اور بو پہنچنے سے اسکو نیند آوے

الزمہ فی یقظتہ الضیاء — کیما یری النجوم والسماء
لازم رکھ اسکے لیے بیداری مین روشنی — تاکہ ستارے اور آسمان دیکھے

کشف لہ الالوان بالنہار — لکی لا تضر بہ علی الابصار
اور دن مین اسکی خاطر بہت رنگ آگے لا — تاکہ اسکی بصارت کو وہ روشنی کچھ ضرر ندیوے

کیونکہ ان امور سے آنکھون کو ریاضت حاصل ہوتی ہے

ناغیه بالاصوات فی تعلیمه کیما تضر به علی التکلیم

اور تعلیم مین کئی ایک آوازونسے اسکو پاس ٹھہرا تاکہ کلام کرنے مین وہ تکلیف نہ پاوے

یعنی مختلف محاورات کے جُدا جُدا الفاظ اُسکے سامنے بولنے چاہیین تاکہ گفتگو اور بولنے مین قدرت حاصل ہوجاوے

العقه من عسل او حنکه وامسح به لسانه وادلکه

اسکو شہد چٹایا اسکے تالوسے مل اور اسکی زبان پر لگا کرکے خوب مل

واجعل قلیل رب سوس فیه وکندر ادخله فی فیه

اور تھوڑا سا رب السوس اور کندر کچھلی ملا کر اُسکے مُنھ مین داخل کر

کیونکہ اس تدبیر سے مسوڑے نرم ہوتے ہین جس سے دانتون کے نکلنے مین زیادہ سہولت ہوتی ہی اور نیز رب السوس دانتون کے زخمون کو مفید ہی جو کہ زبان لگنے سے ایذا پہونچاتے ہین

واسعطه من هذا الکی تشفیه من سدة فی الانف او تصفیه

اور تو اسمین سے اسکو سونگھنا بھی تاکہ ناک کے سدہ سے اسکو شفا حاصل ہو یا صفائی ہوجاوے

اگر زیتون کا تیل اور روغن بنفشہ ناک مین ڈالا جاوے تو اس سے ناک کے سدے کھل جاتے ہین اور دماغ کو تقویت حاصل ہوتی ہی جس سے حس اور حرکت کے الات (اعضا) کو زیادہ قوت ملتی ہی جیسے کہ حلق کی ماش اور اور گردھی سے پھیپھڑے کے مجاری کھلتے اور سانس کو سہولت ہوتی ہی

لان هذا مصلح احساسه وصوته ومطلق انفاسه

کیونکہ یہ اسکی حس اور آواز کا اصلاح کرنیوالا ہی اور اسکے سانسون کا کھولنے والا ہی

وَامنعَهٗ اَنْ یُفْصَدَ اَوْاَن یُسْهلا ؎ حَتّٰی یَرٰی نفعه قد اعتلا ؎
اور منع اسکو فصد اور مسہل سے کر یہانتک کہ تو اسکو دیکھے کہ اسکا فصد اور مسہل کا نفع زیادہ ہوگیا ہے

وَمَا اعتری من ورم اوحب ؎ فلا تقابِلْهُ له بجذبِ ؎
اور جو کچھ عارض ہووے ورم یا دانہ سے تو تو اُسکا مقابلہ جذب کے ساتھ نکرنا

لڑکے اور بچے کی نہ فصد کی جاوے اور نہ مسہل دیا جاوے جبتک چودہ برس کی عمر کو نہ پہونچ جاوین۔ اور اگر مسہل کی ضرورت آپڑے تو ملینات شربت بنفشہ اور آلو بخارے کا جوشاندہ اور کسم کے بیج نیملوب وغیرہ دیے جاوین اور ملین فتیلون اور بتیون کا استعمال کیا جاوے جالینوس نے کہا ہی کہ بچے کی گردن مین عود صلیب کا لٹکانا ڈر اور مرگی سے محفوظ رکھتا ہی اور جب لڑکون کو کوئی ورم یا دنبل ہو جاوے تو وہان صرف جاذب دویہ کو نہ لگانا چاہیے کیونکہ اُنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہی۔ کبھی مادہ ایک طرف سے جذب ہوکر دوسری جانب کو چلا جاتا ہی۔ بلکہ جاذب کے ساتھ رادعات کو ملاکر استعمال کیا جاوے

تَدْبِیْرُ النَّاقِه

نقیہ یعنے ناتوان کی تدبیر

نقیہ وہ آدمی ہی جسکو مرض سے تو نجات ہوگئی ہی مگر اُسکے عوارض کی تاثیر ابتک اُسکے بدن مین باقی ہے

والناقهون هم صحاح ضعفت ؎ جسومهم مثل رسوم قد عفت ؎
اور ناقہین وہ تندرست ہین جنکے بدن ضعیف ہوگئے ہین جیسے مکانون کے نشانات کہ بوسیدہ ہوگئے ہون

قد بقیت نفوسہم ذماء	وعلامت اجسامُھا الدماء
تحقیق رہ گئے اُنکے نفوس حرکت سے	اور اُنکے بدن خون سے خالی ہو گئے

اصل مین اُنکی حالت متوسط ہی نہ زیادہ بیمار اور نہ بالکل تندرست ہین۔

فانظر فان اصیب بالنحول	جسمھم فی زمن طویل
سو دیکھ کہ اگر انکا جسم بہت مدت سے	لاغری کے سبب آفت زدہ ہو رہا ہو
فزدہ بالقلیل فالقلیل	ولا تمل فیھم الی التعجیل
پس زیادہ دے اُنکو تھوڑی غذا	اور اسمین جلدی کرنے کی طرف مائل نہو

ناقہین کی دو قسمین ہین ایک وہ جو کہ زیادہ بیمار رہکر بہت عرصہ کی دراز بیماری سے نجات پائی ہو جیسے تپ چوتھیا اور تپ بلغمی اور شطر الغب مین ہوتا ہی سو اُنکو زیادہ غذا ہرگز نہ دینی چاہیے۔ کیونکہ زیادہ بیماری سے انکی قوتین ضعیف ہو گئی ہین اور انکی غذا کے تمام آلات مین نقصان آگیا ہی جنکو اگر زیادہ غذا دیجاوے تو ہضم مین خرابی آکر مرض کے دوبارہ عود کر آنے کا ڈر ہی۔ دوسری قسم کا حال آگے بیان ہوتا ہے

او نحلت فی زمن قصیر	فزدہ بالکثیر فالکثیر
یا لاغر ہووے تھوڑے عرصہ مین	سو انکو زیادہ بہت بہت غذا دے
لکن تلطف وعلی تدریج	حتی تری الجسوم فی تفریج
لیکن نرمی کر اور لطیف غذا دے او تدریج	تاکہ بدنون کو کشایش مین دیکھے
اعطھم القلیل من غذاء	ذا قوۃ فیھم وذا بقاء
دے اُنکو تھوڑی غذا کہ انمین	قوت کرے اور دیر تک رہے

ناقہین کی دوسری قسم وہ ہی جو کہ تھوڑی بیماری سے صحت یاب ہوئے ہون سو انکو پہلون کی نسبت سے زیادہ غذا دینی چاہیے بشرطیکہ اُنکا معدہ یکبارگی پُر نہو جاوے بلکہ تدریجًا چند دفعات مین غذا دیجاوے جسکی مقدار کم اور کیفیت زیادہ ہووے جیسے بیضون نیمبرشت کی زردی اور ماء اللحم وغیرہ

الزمهم الدعة والسكونا — فان فی الاعصاب فیہم لینا

لازم کر اُنپر ارام اور سکون — کیونکہ اُنکے پٹھون مین نرمی ہی

کیونکہ بیماری نے انکی قوتونکو تحلیل کردیا ہی اور حرکت کرنے سے زیادہ تحلیل ہوتی ہی

ومل الی العلاج فی النفوس — بطیب الندیم والجلیس

اور تو مائل ہو بطرف علاج روحانی کے — ساتھ اچھے اچھے مصاحبون اور یارون کے

دوسرے نسخہ مین بجاے ندیم کے حدیث کا لفظ ہی یعنی اچھی باتون اور خوش آوازون اور عمدہ کلامون کے سُننے سے ارواح کو قوت پہونچتی ہی

اعطهم الطیب من الروائح — وکل ذهر بالعطیر فائح

دے انکو اچھی خوشبو کے قسم — اور خوشبودار پھول اچھی اچھی خوشبو دینے والے

کیونکہ عمدہ خوشبو روح کی غذا ہی جس سے روح کو زیادہ قوت حاصل ہوتی ہی بجول نے کہا ہی کہ جس شخص کے بدن مین سے اچھی خوشبو آوے اُسکی عقل زیادہ ہوتی ہی

اعطهم الافراخ والغناء — وامنعهم الافکار والعناء

مباح کر دے انکے لیے خوشیان اور راگ — اور دور کر انسے سب فکر اور رنج و کلفت

ادخلهم الابزن والحماما — ولا تطل لهم فیه مقاما

داخل کر انکو آبزن اور حمام مین — اور بہت دیر تک انکو اسمین مت رکھ

حمام مین زیادہ ٹھہرنے سے بدن کی قوتین زیادہ تحلیل ہوجاتی ہین اور آبزن سے مراد وہ بڑا حوض ہی جہان اسقدر گرم پانی ہو جسمین آدمی بیٹھ سکے

اجلسوھم ھنیئۃً فی الماءِ	وارسل الدھن علی الاعضاء
بٹھا انکو سہتے سہتے نیمگرم پانی مین	اور تیل انکے اعضا پر بہاوے

کیونکہ اس تدبیر سے انکے اعضا مین نرمی آجائیگی جنکو مرض سے خشکی اور یبوست عارض ہوگئی ہی

ولا ترض ولا تشدّ الدلکا	فان ذا یحدث فیھم وعکا
اور نہ ریاضت کرا اور نہ سخت باندھ	کہ یہ انہین تپ اور گرمی پیدا کریگا

زیادہ مالش کرنا جو منجملہ قوی ریاضت کے بدنونکو گرم اور انکی قوتونکو تحلیل کردیتاہی

تدبیر الصحّۃ فی الشیوخ

بوڑھون مین صحت کی تدبیر

انّ الشیوخ فی قواھم نکص	لحالھم فی کل یوم نقص
تحقیق بڈھون کی قوتون مین رجعت ہی	اور ہر روز انکے حالات مین نقصان ہے

نکص کے معنی اصلی حالت کی طرف رجوع ہونا سو بوڑھون کی قوتین ہمیشہ کم ہوتی رہتی ہین اور انکے اعضا مین ضعف اور ہضم مین نقصان آجاتاہی اور انکے مزاج پر سردی اور خشکی غالب آجاتی ہے

اعطھم القوی من الغذاءِ	قلیلہ لا مثقل الاعضاءِ
دے انکو قوی غذا سے تھوڑا تھوڑا	نہ اتنا کہ اعضا پر بھاری ہوجاوے

انکو غذا اسے گرم نرم دینی چاہیے جسمین ترطیب پائی جاوے اور جسکی مقدار کم

اور قوت زیادہ ہو وہ بھی نہ دفعۃً بلکہ تدریجاً تاکہ ہضم ہو جاوی

اَنْ يُسْهِلُوا لَا تُسْهِلِ الصفراء	دعها تكن فى جسمهم داء
اگر اسہال کرین تو تو صفرا کا اسہال نکرنا	اس صفرا کو چھوڑ دے کہ اُنکے بدن مین دوا بنے گا

اگر بوڑھون مین اسہال کی ضرورت آپڑے تو انکو صفرا کا اسہال نہ دینا چاہیے کیونکہ ان اسہالون سے انکی قوتین ضعیف ہو جائینگی۔ اور اُنمین خشکی اور سردی غلبہ پا لیویگی۔ اور صفرا کو دوا کہنے سے یہی مطلب ہے کہ وہ انکے مزاج کی سردیکو کسیقدر گرمی اور سخونت پہونچاتا ہے۔ لیکن اُنکی قبض کو دور کرنا اور طبیعت کا نرم رکھنا اُنکی صحت کو محفوظ رکھتا ہے اور اگر اسہال کی زیادہ ضرورت آپڑے تو وہان سودا یا بلغم کے اسہال دیے جاوین

وَاِنْ تَكُنْ تَعَوَّدْ ذا الفصادة	فلا تكن مقطعًا للعادة
اگر وہ فصد کرنے کے عادی ہو گئے ہون	تو تو اُنکی عادت کو مت کاٹ

کیونکہ عادت دوسری طبیعت یا بمنزلہ طبیعت کے ہوتی ہے لیکن اسمین شرط یہ ہے کہ خون مین بہت زیادتی ہووے یا اُسکی کیفیت ناقص ہووی

لكن من قد بلغ السّتّينا	وكان ضخما مالئًا متينا
لیکن جو شخص کہ ساٹھ برس کو پہونچ جاوے	اور جسیم پختہ ہووے
فافصده فى السّنة مرّتين	ولا تجز فيه عن الفصلين
پس اسکی فصد کر سال مین دو دفعہ	اور اسمین دو فصلون سے تجاوز مت کر
وامنعه ان يفصد فى العيقال	ولكن من الامر على الاختيال
اور منع کر اسکو کہ فصد کرے سرا ودمین	اور تو اسبات پر جارہ

وَاِنْ بَلَغَ السَّبعِیْنَ فافصدہ مَرَّۃً
اگر ستر کو پہونچے تو اسکی ایک دفعہ فصد کر

وَلَا تَزِدْ فِیْہِ عَلَے ذِی الکَرَّۃِ
اور فصد کرنے مین اسپر زیادتی نہ کر

وَامْنَعہ ان تفصدہ فی الاکحل
اور منع کر اسکو کہ ہفت اندام کی فصد کرے

وَرَایت جسمہ کالْمُمْتَلِیْ
اگرچہ بدن اُسکا ممتلی کیطرح تجھے معلوم ہو

وَاِنْ یَزِدْ خَمْسًا فَفِی عَامَیْنِ
اور اگر اور زیادہ ہوئے پانچ سال تو دو سال مین

فِی الباسَلِیقِ افصدہ مَرَّتَیْن
باسلیق رگ کی فصد دو دفعہ کر

وامنعہ بَعْدَ ذاك کل فصد
اور منع کر بعد اسکے ہر ایک فصد سے

فَاِنْ ذاكَ فِی الشیوخِ مُرْدِی
کہ یہ فصد کرنا بڈھون مین مہلک ہے

کیونکہ انکی طبیعت پر خشکی غالب ہوتی ہے - اور خون اُسکو تری پہونچاتا ہے

لا تَرْدِعْ الاورام فی اجسامِہِمْ
انکے بدنون مین ورمون کا ردع نہ کر

وَلا تقوِ الجَذْبَ من اورامِہِمْ
اور نہ انکے ورمون سے جذب قوی کر

کیونکہ رادعات سرد ہوا کرتے ہین سو، مزاج کی سردی کے ساتھ دوا کی سردی ملجانے سے کبھی ورم سخت اور متحجر ہو جاتا ہے جو کسی طرح سے تحلیل نہین ہو سکتا - اور اُنپر زیادہ جاذب دوا لگائی جاوے جس سے اُنکی قوتین یا اُس عضو کی قوتین تحلیل ہو جائینگی - بلکہ جاذب کے ساتھ قابضات ملا کر استعمال کرنا چاہیے

نظفہم بالدلك وَالتعْریق
صاف کر انکو ملنے اور پسینے سے

اعطہم الادھان فی تفریق
دے انکو تیل چند دفعات مین

آہستہ ملنا اُنکے لیے ریاضت ہے جو اُنکے مسامات کھول دیتا ہے اور اُنکے بدن سے

زیادہ تحلیل نہین کرتا چاہیے۔اور تیل کا استعمال کرنا انکی خشکی کو زائل کرکے رطوبت اور تری پہونچاتا ہی۔لیکن شیرون کا دینا مناسب ہی

ونقھم بلین الغذاء	ایاک ان تہجم بالدواء
اور تو انکو نرم غذا کے ذریعہ سی پاک و صاف کر	خبردار کہ دوا کے ساتھ انپر ہجوم نہ کرنا

تدابیر من نقضت صحتہ فی عضو ون عضو او فی وقت دون وقت

تدبیر اس شخص کی کہ جسکی صحت ایک خاص عضو کی یا کسی ایک وقت خاص مین درہم برہم ہو گئی ہو

یہ طب کے تیسری قسم حالت متوسطہ کا ذکر ہی جسکو نہ صحت کہہ سکتے ہین اور نہ مرض اور جالینوس کے نزدیک یہ کوئی علحدہ قسم نہین ہی

من کان یشکو فی الزمان حینا	فداوہ من قبل ان تحینا
جو شخص کسی ایک وقت مین بیمار ہوتا ہو	تو اسکا علاج وقت آنے سے پہلے کر
بضد ما یخشی بذالک الان	وامزج لہ الزمان بالزمان
ساتھ مخالف اس مرض کے جسکا خوف ہی اس وقت مین	اور ملا اسکے واسطے زمانہ زمانہ سے

جو شخص کسی ایک موسم مین کسی طرح کی بیماری یا درد کی شکایت کرتا ہو تو اس موسم کے آنے سے پہلے کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے اسکی صحت محفوظ رہ سکے مثلاً جو شخص گرمیون مین کسی گرم یا جاد بیماری مین مبتلا ہو جاتا ہو تو گرمی آنے سے پہلے موسم ربیع (بہار) مین فصد یا اسہال کے ذریعہ سے اسکا علاج کردینا چاہیے جو گرمی کے مخالف یا متضاد ہو یعنی اگر مرض گرم ہو تو سرد اور سرد ہو تو گرم ادویہ و تدابیر سے اسکا علاج کرنا چاہیے جیسا کہ عام دستور ہی اور زمانہ کے ملانے سے مراد یہ ہی کہ بیماری کے موسم موجودہ اور گذشتہ مین

کچھ فرق اور تمیز نہین ہے۔ چنانچہ کسی ایک موسم مین درد کا علاج کیا جاوے جسکو ہنوز افاقہ اور صحت حاصل نہین ہوئی کہ دوسرا موسم آگیا ہے تو اسصورت مین پہلے علاج کو بدستور جاری رکھنا چاہیے اسمین کسی طرح کا تغیر کرنا ضروری نہین ہے

وَمن شکا الواحد من اعضائه	من ضعفه فاعمل علی دوائه
اور جو شخص ایک عضو کے ضعف کی شکایت کرے	سو تو اُسکی دوا کی تدبیر کر
مما ذکرت من علاج المرض	حتّٰی تراه خالیاً عن عرض
اس مرض کے علاج سے کہ مین نے ذکر کیا ہے	یہانتک کہ تو اسکو بیماری سے خالی دیکھے

یعنی کسی خاص عضو کی تدبیر وہی ہے جو کسی خاص وقت کی بیماری کے علاج مین مذکور ہے

ومن تری علامة فی جسمه	لمرض فاحتل له فی حسمه
اور تو جس شخص کے بدن مین کوئی مرض کی علامت دیکھے	تو اُسکے دور کرنے مین حیلہ کر

یعنی جس شخص کو اپنے جسم مین کوئی بیماری کی علامت نظر آوے تو بیماری آنے سے پہلے اُسکا علاج کرنا چاہیے۔ مثلاً جس آدمی کو آنکھون کے سامنے کچھ خیالات معلوم ہووین سو نزول الماء سے پہلے اُسکی تدبیر کرنی چاہیے

لِاَنَّهٗ فی جسمه مکنون	فاحتل له من قبل ان تبین
کیونکہ وہ مرض اُسکے بدن مین پوشیدہ ہے	پس تو اُسکے پیدا ہونے سے پہلے حیلہ کرے

یعنی وہ خلط جو اس بیماری کا سبب ہے اُسکے بدن مین پوشیدہ موجود ہے جو کہ بیماری مرض کے ظاہر کرنے کو برانگیختہ کرنے والی ہے

وقد ذکرت ما یدل من عرض	علی الذی تخافه من مرض
اور مین ذکر کر چکا ہون جو علامت کہ دلالت کرتی ہے	اس مرض پر جسکا تجھے خوف ہے

فاعمل علی دوائه من بابه	بحسم ما ذکرت من اسبابه
پس اسی باب سے اسکی دوا پر کار بند ہو	ساتھ دور کرنے اشیا کے جو مینے اسکے اسباب سے بیان کیے ہین

یعنی اعراض اور اسباب اور امراض جو کہ اس کتاب کے حصہ علمی مین بیان ہو چکے ہین وہان سے معلوم کر لینا چاہیے

الجزء الثانی وھو العمل فی رد الصحۃ علی المرضی بالغذاء والدواء

یہ دوسرا حصہ کتاب کا ہے جسمین مریضون پر غذا اور دوا سے صحت رد کرنے مین عمل کرنے کا ذکر ہے

کتاب کے شروع مین پہلے بیان ہو چکا ہی کہ عمل کی دو قسمین ہین ایک صحت کی حفاظت جسکی پوری تفصیل مذکور ہو چکی ہی۔ دوسرے بیماری کا زائل کرنا جسکے تین طریقے ہین۔ ایک ہاتھ سے دوسرے دوا سے تیسرے غذا سے تدبیر کیجاتی ہی

واذ انظمت جنس حفظ الصحۃ	فالآن ابدء ببرء العلۃ
جب مین نظم کر چکا حفظ صحت کی جنس کو	تو اب مرض کے دور کرنے مین آغاز کرتا ہون
وھو من الاعمال جنس واحد	یقابل الشئ بما یضادد
اور وہ ایک جنس ہے اعمال سے	کہ شئ اپنی ضد کے ساتھ مقابلہ کیجاے

یعنی صحت موجودہ کا محفوظ رکھنا ایک ایسی جنس ہی جسمین مخالف کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہی۔ مثلاً جب گرم مزاج والے آدمی کی صحت زائل ہو جاوے تو اُسکا معالجہ سرد ادویہ کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اور جب سرد مزاج والے کی صحت دور ہو جاوے تو اُسکو گرم اشیاء دی جاوین۔ بقراط نے کہا ہے صحت کے حفاظت کی تدبیر یہ ہی کہ اُسکے مشابہ اور مشاکل اشیا اُسکو دیجاوین اور بیماری کا دور کرنا یہ ہی کہ اُسکے مخالف اشیا کا استعمال کیا جاوے

اِنْ کانَ مِن حرارۃ فبالبرد
اگر گرمی سے ہو تو سردی کے ساتھ

او کان مِنْ برودۃ فبالضدّ
اور اگر سردی سے ہو تو اسکے مخالف گرمی کے ساتھ

او کان باللّین فبالجفاف
یا تری سے ہو تو خشکی کے ساتھ

او کان من یبس فبالخلاف
یا خشکی سے ہو تو اُسکے خلاف تری کے ساتھ

والامتلاء داواہ بالافراغ
اور امتلاء کی دوا سارے اعضا اور دماغ کے

من سائر الاعضاء والدّماغ
استفراغ کے ساتھ کر

امتلا یہ ہی کہ بدن کے تمام تجاویف (سوراخ) چارون خلطون مین سے کسی خلط کے ساتھ بھر جاوین - اور فراغ یہ ہی کہ زیادہ خون کو فصد کے ذریعہ سے اور دیگر خلط غالب کو اسہال کے ذریعہ سے نکال دینا دماغ کے استفراغ کو اُسکے دیگر اعضا کے ساتھ مشترک کردیا ہی کہ متقدمین کی ایک جماعت کے نزدیک تمام بیماریون کا اصل نزلہ ہی جو کہ دماغ سے گرتا ہی سو جب کسی عضو مین کوئی بیماری پیدا ہووے اور تمکو اُس عضو سے مادہ نکالنا مطلوب ہو تو اُسکے استفراغ مین دماغ کو بھی شامل کرلینا چاہیے کیونکہ اصل بیماری کا سبب وہی تھا

والفتح فی متعلق مِنْ سُدَدٍ
اور بند سدون مین تفتیح (کھولنا) کے ساتھ

والنقص فی زیادۃ من عدد
اور عدد کی زیادتی مین نقصان (کمی) کے ساتھ معالجہ

جیسے کہ پہلے مذکور ہو چکا ہی کہ علاج بالضد چاہیے - پس جب جگر یا طحال وغیرہ بدن کے مجاری مین سدہ ہو جاوین تو وہان سکنجبین بزوری وغیرہ سے سدونکو کھول دینا چاہیے

والسد من متعلق اذا انفتح
اور ساتھ بندش کے جو کہ بند کھل جاوے

حتّی تری فاسدہ قد انصلح
یہانتک کہ تو دیکھے کہ وہ فاسد اچھا ہوگیا ہی

یہ اول کا مخالف ہی یعنی جس عضو کا اکثر حالات مین بند رہنا ضروری ہی جیسے کہ امعا مین جب وہ کھل جاوے اور اس سے اسہال جاری ہو جاوین تو اسکو قوابضات کے ذریعہ سے بند کر دینا چاہیے

وخشن الاملس یوذی البدانا	وملس ما کان منہ خشنا
اور خشن کر املس کو جو بدن کو ایذا دیتا ہی	اور املس کر اسکو جو اس سے خشن ہو جاوے

اعضا مین سے قصبہ ریہ جسکا املس ہونا ضروری ہی جب اسمین خشونت آ جاتی ہی تو اُس سے کھانسی وغیرہ عارض ہو جاتی ہی اور معدہ کے خمل جسکا خشونت دار ہونا ضروری ہی اسمین ملاست اور صفائی آ جانے سے معدہ مین ضعف ہو جاتا ہی جس سے غذا اُسمین ٹھہر نہین سکتی

ذکر اصناف الادویۃ

دواؤن کی قسمون کا ذکر ہے

وہا انا اذکر من عقار	ما یخرج الاخلاط بالاحدار
سنو مین ذکر کرتا ہون وہ دوا	جو اخلاط کو بطور اسہال کے نکالے
وما تراہ غالب المزاج	وما لہ فی الخلط من اخراج
اور جس دوا کا مزاج تجھے غالب معلوم ہووے	اور اسکو خلط کے نکالنے مین کچھ دخل ہو
وما بہ تفتح او تلیین	وما بہ تقیح او تعفن
اور وہ کہ جسمین تفتیح یا تلیین ہو	اور وہ جو کہ پیپ دار یا عفونت والی ہو
وما بہ تنضج او تصلب	وما یسد فتحا او ما یجذب
اور وہ کہ جسمین پختگی یا سختی ہو	اور وہ کہ جو مفتوح کو بند یا جذب کرے

ما به يجلو او ما تخلخل — وتنبت اللحم به او تدمل

اور وه کہ جس سے جلا کرتا ہے اور جس سے تخلخل ہو — اور جس سے کہ گوشت پیدا ہو یا اندمال پائے

وشبه ذاك من قوى ثوان — ومن ثوالث بلا توان

اور انکی مانند دوسری قوتین — اور تیسری بھی سوائے سستی کے

ذكر اصناف الادوية المسهلة واولا فيما يسهل الصفرا

ذکر ہے مسہل دواؤن کے اقسام کا جنمین سے پہلے شروع کرتے ہین انکا بیان جو مسہل صفرا ہین

المرة الصفراء فالمحمودة — تخرجها بقوة شديدة

پس مرہ صفرا کو سقمونیا — خاص قوت سے نکال لاتی ہے

چونکہ سقمونیا اسہال لانے مین عمدہ ہوتی ہے اسلیے اُسکو محمودہ کہتے ہین اور قوت سے صفرا کو نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اپنی خاصیت سے صفرا کو خارج کرتی ہے کیونکہ کسی امر کی خاصیت کی تاثیر اُسکے طبعی فعل سے زیادہ قوی ہوتی ہے اور سقمونیا اسہال صفراوی کے باب مین زیادہ مشہور اور بالاتفاق نہایت قوی پرتاثیر ہوتی ہے۔ اور عمدہ قسم وہ ہے جسکا رنگ زردی آمیز ہو اور ناخن سے جلدی کھرچی جاوے۔ اور زبان کو کچھ ایسی خشونت اور حدت نہ پہونچاوے

تشرب من ثلث الى قيراط — وهي لها الصولة في الاخلاط

تو اسکو ثلث سے ایک قیراط تک پی لے — اور اسکو اخلاط مین دبدبہ ہے

اصلاحها كي لا تضر بالمعدة — سفرجل ولا تضر بالكبد

اسکی اصلاح اس غرض سے کہ معدہ کو ضرر نہ دیوے — اور نہ جگر کو ضرر پہونچاوے بہی ہے

مصنف نے سقمونیا کا قدر شربت وہ بیان کیا ہے جو کہ عمدہ قسم کی خالص سقمونیا مین ہے

اسکے زمانہ مین مروج اور معمول تھا لیکن ہمارے اس زمانہ مین جبکہ خالص سقمونیا کا میسر آنا دشوار ہی نصف درہم (۱۰ ماشہ) بیان کیا جاتا ہی اور اُسکی اصلاح کی عمدہ تدبیر یہ ہی کہ اسکے ساتھ ہموزن مصطگی کوٹی جاوے - اور بہی مین بھونی جاوے اور پھر نکال کر استعمال مین لائی جاوے - اور معدہ کو ضرر اُسکا یہ ہی کہ بھوک کو زائل کر دیتی ہی اور تشنگی اور بیقراری پیدا کرتی ہی اور اسکی برودت سونٹھ اور عود اور مصطگی یا انیسون (اجوائن خراسانی) سے دور ہو جاتی ہی - اور بقراط انکی اصلاح انیسون سے کیا کرتا تھا اور اُسکی حرارت کو گلاب کا نچوڑہ - یا کتیرا - یا رب السوس - یا رب سفرجل زائل کر دیتی ہی اور جگر کو نقصان اسطرح پہونچتا ہی کہ وہ اپنی حرارت کی تیزی سے جو کہ جگر کی رطوبت کو مٹاتی ہی - زیادہ گرمی اور خشکی پیدا کر دیتی ہی - اور سمجھنا چاہیے کہ جب بہی مین سقمونیا کو بھونا جاوے تو اُس سے اُسکا ضرر زائل ہو جاتا ہی اور فعل کی تاثیر مین کچھ خلل نہین آتا ہے

والصبر یسقی منه من دینار	ضعفه ان تحتاج بالعقار
اور صبر (ایلوا) مین سے ایک دینار پلایا جاتا ہی	اُسکو دو چند کر اگر دوا کے ساتھ ضرورت پڑی
اصلحه ان سقیته کثیرا	بالصمغ و المقل والکتیرا
اگر پلاؤ تو اسکی اصلاح کرے بہت سی	کیکر کا گوند اور گوگل اور کتیرے کے ساتھ

مصبر کی تین قسمین ہین ایک سقوطری جسکے رنگ مین زردی غالب ہوتی ہی اور جلدی ٹوٹ جاتا ہی اور اسمین چمک اور رونق پائی جاتی ہے اور دوسرا قسم عربی جو جمیع اوصاف مین اول سے کمتر ہوتا ہی تیسرے سیاہ خشونت دار ہی

جو سب سے ناقص اور ردی ہوتا ہی۔ جالینوس سنے کہا ہو کہ مصبر نہایت عمدہ اور سفید دوا ہی۔ معدہ کی اُن بیماریون کے لیے جنکا سبب مرہ صفرا کا انصباب ہوتا ہی اور نیز امام رازی سنے جالینوس سے نقل کیا ہو کہ مصبر کا کھانا صفرا کو معدہ سے کھینچکر نکال لاتا ہی۔ اور پھر اُسکے استعمال اور خوراک کی مقدار مصنف کے نزدیک ایک درہم (۳۔۴ ماشہ) سے ڈیڑھ درہم تک ہی اور امام رازی کے نزدیک ایک مثقال (۴ ماشہ) سے دو مثقال تک ہی اور ابن شرابیون نے کہا ہی کہ اکثر مصبر کے خوراک کی مقدار دو درہم ہی۔ اور وہ معدہ کو مضر ہوا ور اگر اُسکے ساتھ کتیرا اور گوگل اور مصطگی اور گل سرخ ملا دیے جاوین تو اُسکے نقصان کی اصلاح کر دیتے ہین اور اُسکے اصلاح کی نہایت عمدہ تدبیر جس سے اسکے اسہال کی قوت قوی ہو جاتی ہی یہ ہی کہ اُسکے ساتھ وہ مصالح ملا دیے جاوین جو کہ یارج فیقرا مین پڑتے ہین

واسق اوقیة من الهلیلج		اصفرة كذالك من بنفسج
اور پلا اُسکو ایک اوقیہ ہلیلہ زرد		اور اُسیقدر بنفشہ

ہلیلہ چار قسمون کی ہوتی ہی انمین سے زرد صفرا کو بذریعہ اسہال کے نکالتی اور معدہ کو دباغت دیتی ہی اور اُسکی خوراک کی مقدار پانچ درہم سے دس تک ہی اور اوقیہ سے یہی مراد ہی اور اسکی اصلاح یہ ہی کہ اُسکے پوست کو جو کوب کر کے روغن بادام سے چکنا کر لیوین اور اُسکے ہموزن شکر تری یا ترنجبین یا کوئی اور شیرینی ملالیوین اور اُسکی گٹھلی کو کسی صورت مین استعمال نہ کرنا چاہیے اور بنفشہ کی تاثیر ہلیلہ کی نسبت سے کمتر ہی اور وہ صفرا کو معدہ اور امعا سے خارج کر دیتا ہی

کذالک من لب الخیار شنبر	والتمر هندی ولا تکثر
اور اسیقدر گودا املتاس کا	اور املی اور زیادہ نہ کر

یعنی بقدر دس درہم کے املتاس کے گودے کو پینا چاہیے جوکہ اسہال کے بارہ مین بنفشہ سے کئی درجہ قوی عمل (تاثیر) کرتی ہے - اور وہ گرمی اور سردی مین معتدل ہے - لیکن حرارت کی طرف کسیقدر مائل ہے اور جن اشخاص کے امعا ضعیف ہوتے ہین انکو اسکے استعمال سے مغص (مروڑ) ہو جاتی ہے اسلیے اُسکے ضرر کے دفعیہ کے لیے شیرین بادامون کے روغن مین چرب کرنا کافی ہے اور تمر ہندی کو زیادہ استعمال کرنے سے سحج (پیچش) ہو جاتی ہے اور اسیوجہ سے اسکو صرف پانی مین بھگو کر صاف کرنے کے بعد شکر تری یا مصری یا کوئی اور شربت ملاکر استعمال کیا جاتا ہے

ذِکرُ مَا یُخرِجُ البلغم

اس دوا کا ذکر جو بلغم کو نکالتی ہے

یشربُ من نقی شحم الحنظل	من دانقین مصلحًا بالمقل
پیا جاوے صاف شحم حنظل (اندراین) سے	دو دانگ گوگل کے ساتھ اصلاح کرکے
کذالک فناء الحمار مثلہٗ	اصلاحہٗ و وزنہ وفعلہ
اسیقدر کریلا اسیطرح	اسکی اصلاح اور وزن اور فعل

شحم حنظل بلغم کے نکالنے مین نہایت قوی التاثیر ہے جسکے برابر کوئی اور دواء نہین ہے - اور اُسکی خوراک قوی شخص کے لیے نصف درہم بیان کی گئی تھی اور اسکے ساتھ برابر اسکے کتیرا یا کیکر کا گوند ملاکر روغن بادام مین حل لینا چاہیے ۱۸۱

اور کریلا اہلی ہو خواہ جنگلی دونون بلغم خام غلیظ کو نکالتے ہین اور معدہ اور جگر کو سقمونیا کیطرح مضر ہین

وبورق والملح نصف درهم اور بورہ ارمنی اور نمک نصف درہم	فهذه تخرج كل بلغم یہ سب سارے بلغم کو نکالتی ہین

اور بورہ کی چند قسمین ہین۔ جو کہ زمین کان مین پیدا ہوتا ہی سب سے عمدہ ارمنی ہی خصوصاً جسکا رنگ سفید ہو اور اسمین سوراخ اسفنج کیطرح نظر آدین اور وہ جلا دیتا اور غلیظ خلطون کو نرم کرتا اور بلغم اور ریح کو نکالتا ہی جبکہ گرم پانی اور شہد کے ساتھ پیا جاوے اور نمک کی تاثیر اُس سے کمتر ہی

واسق من التربد درهمين اور تربد سے دو درم پلا	وفى المطابيخ اسق مثقالين اور مطبوخون مین دو مثقال پلا

تربد بالطبع بلغم کو بذریعہ اسہال کے خارج کرتی ہی اور عمدہ قسم کی سفید ہوتی ہی اور اطبا نے بیان کیا ہی کہ وہ رقیق بلغم کو معدہ سے نکالتی ہی اور اگر اسکو سونٹھ کے ساتھ قوی کیا جاوے تو غلیظ اور خام بلغم کو بھی خارج کر دیتی ہی اور اسکی اصلاح یہ ہی کہ باہر سے اسکا بیرونی چھلکا چھیل دیا جاوے اور پھر باریک کوٹ چھانکر روغن بادام کے ساتھ چرب کیا جاوے۔ اور اسکی خوراک کی مقدار دو درہم ہی۔ اور جوشاندون مین تین درم

والغاريقون اسق على العليل اور غاریقون بیمار کو پلا	من درهم كذاك حب النيل ایک درہم ایسا ہی وسمہ کے بیج

غاریقون محلل اور ملطف ہی اور سدون کو کھولتا اور گرمی پہونچاتا ہی اور غلیظ

خلطون سودا اور بلغم کو اسہال کی راہ نکالتا ہی اور بدن کے اطراف سے جذب کرتا ہی اور سرد زہرون سے نفع دیتا اور دلکو قوت پہونچاتا ہی۔ اور اسکے شربت اور خوراک کی مقدار کم سے کم ایک درم زیادہ سے زیادہ دو درہم ہی۔ اور روسمہ کے بیچ جب اکیلے پیے جاوین تو غشی اور بیقراری لاتے ہین۔ اور زیادہ مناسب یہ ہی کہ انکے ساتھ تربد اور سقمونیا ملائی جاوین اور شیخ الرئیس نے کہا ہی کہ حب النیل بلغم اور سودا کو نکالتا اور دود (کیڑون) کو قتل (مار) دیتا ہی

ذکر ما یخرج الماء الاصفر

اس دوا کا ذکر ہی جو زرد پانی کو نکالتی ہے

جس پانی سے استسقا زقی پیدا ہوا کرتا ہے

شرب دانقین ماذریون	و دانقا حلتیث فربیون
پی تو ماذریون دو دانگ	اور ایک دانگ نئی فربیون

ماذریون سپتے ہوتے ہین آس کے مانند لیکن آس سے زیادہ لمبے چوڑے اور وہ چوتھے درجہ مین گرم خشک ہی جو جگر کے مزاج کو فاسد کرتا ہی اور غم اور بیقراری لاتا ہی اور خون کو نکالتا ہی اور گرم طبیعت والے آدمی کو نہایت مضر ہی اسکے استعمال کی مقدار تین درم تک ہی۔ اور ماذریون کو بغیر اصلاح کے استعمال مین نہ لانا چاہیے اور اُسکے اصلاح کی تدبیر یہ ہی کہ اول اسکو گاڑھے سرکہ مین بھگو دیا جاوے پھر نکالکر بخوبی دھویا جاوے اسیطرح تین بار کرنیکے بعد اچھی طرح خشک کرلین پھر کوٹ چھانکر روغن بادام سے چرب کرلیوین اور فربیون ماذریون کا گوند ہی جسمین نہایت گرمی اور تیزی اور احتراق اور تاکل پایا جاتا ہی اسلیے تنہا اُسکا کھانا زہر کا اثر رکھتا ہی۔ اور زرد پانی کے خارج کرنیمین

وہ نہایت پُرتاثیر ہی۔ لیکن پینے سے غم اور بیقراری ورقی اور معدہ کے مُنھ پر انقباض
پیدا کرتا ہی۔ اور اسکے استعمال کی مقدار دو دانگ سے چار دانگ یا چار درم تک ہے

ودانقا من شبرم مدبر — مثل ما دبرت امر الصبر

اور ایک دانگ شبرم مدبر سے — تدبیر اسکی ان چیزون سے کر جنسے تو نے صبر کو مدبر کیا ہے

شبرم شیر دار بوٹی ہی۔ اسکے پتے طرخون کی پتیون کی طرح ہوتے ہین اور طرخون
عاقر قرحا کی جڑ کو کہتے ہین۔ اور قوی شبرم نہایت نقصان دہ ہی کیونکہ اسمین
ایک قسم کا دودھ ہوتا ہی جو عروق کے مُنھ کو کھولدیتا ہی اور اُسکے کھانے سے
تپ اور زیادہ حرارت لاحق ہوتی ہی اور وہ قبض اور حدت سے اسہال
لاتا ہی۔ اور متقدمین نے اسکے استعمال کو چھوڑ دیا ہی۔ چنانچہ ترمذی اور ابن ماجہ
مین اسماء سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تم اپنے
بچون کو کس چیز کی گھٹی دیا کرتی ہو اُسنے کہا شبرم سے آپ نے فرمایا وہ تو
نہایت گرم ہی اور اُسکو مصبر کیطرح مدبر کرنے سے یہ مطلب نہین ہی کہ گرم ادویہ سے
اُسکی تدبیر کیجاوے بلکہ یہ مقصود ہی کہ کتیرا اور گوگل سے تدبیر کیجاوے جسکی
تفصیل یہ ہی کہ شبرم کو تازہ دودھ مین ایک دن رات بھگو دیا جاوے پھر نکالکر
بخوبی دھو کر دوبارہ دوسرے تازہ دودھ مین ایک دن رات بھگو رکھین
اسیطرح تین بار کرین پھر نکال کر دھو کر خشک کر لیوین اور باریک پیسکر روغن بادام
سے چرب کر کے اُسکے مصلحات انیسون اور تربد اور ہلیلہ اسمین مخلوط کر دیوین

واسق من القنطوریون درهما — فهذه عقاقير تخرج ماءً

اور پلا قنطوریون کا ایک درم — سو یہ تمام دوائین پانی زرد کو نکالتی ہین

قسطوریون سے مراد رتیق ہی جو غلیظ کیموسات اور زرد پانی اور صفراء غلیظ اور خام کو نکال دیتا ہی اور اُسکے استعمال کی مقدار اُسکے خفیف نچوڑ رس (عصارہ) سے ایک درم سے دو درم تک ہی

ذکر ما یخرج السوداء
ان دواؤن کا ذکر ہے جو سودا نکالتی ہین

واسق من السنا والبسفایج	والافتیمون ونحا هلیلج
اور پلا تو سنا سے اور بسفایج	اور افتیمون اور پوست ہلیلہ
اسود ه واسق من الشاہترج	ومن لسان الثور شیئاً یخرج
سیاہ سے اور پلا تو شاہترہ	اور گاؤزبان سے اسقدر کہ کچھ مواد کو نکا
ما شئت ان تخرج من سوداء	نصف اوقیه علی السواء
جسقدر کہ تو سودا کا نکالنا چاہے	نیم اوقیہ کی برابر پلا
ونصف درهم من لازورد	فذالک مخصوص لها بطرد
اور نصف درہم لاجورد سے	کہ یہ سودا کے واسطے مختص ہے دام
ومثله من حجر ارمنی	فهو علی اخراجها قوی
اور اسیقدر حجر ارمنی	کہ یہ سودا کے نکالنے پر زیادہ طاقت رکھتی ہی

سنا تو محرق سودا اور صفرا کو نکالتی ہی اسلیے استعمال کی مقدار اسکے جرم سے تین درم ہین اور جو مصنف نے نصف اوقیہ جسکے پانچ درہم ہوتے ہین لکھا ہی وہ بہت زیادہ ہین اور اُسکو کوٹ کر روغن بادام سے چرب کرکے استعمال مین لانا چاہیے۔ بسفایج سودا کے مسہلات مین سے مشہور ہے

جو بلغم کو بھی اسہال کی راہ سے خارج کرتی ہی - اور بسفائج عمدہ قسم کی وہ ہی جو
خوشرنگ اور اچھی خوشبودار ہو - اور اُسکے پینے سے گرم مزاج والون کو بیقراری
اور تشنگی لاحق ہوتی ہی - امام رازی نے کہا ہی کہ اُسکے استعمال کی مقدار جرم مین سے
چار درم سے چھ درم تک ہی - اور جوشاندون مین پانچ درم سے دس درم تک بیان
کی جاتی ہی - اور روغن بادام سے چرب کرنا اسکی اصلاح ہی - اور اسکے استعمال کی
عمدہ تدبیر یہ ہی کہ ماء الجبن کے ساتھ پیا جاوے - سیاہ ہلیلہ جسکو ہلیلہ کابلی بھی
کہتے ہین - اور ہلیلہ زرد جسکو ہلیلہ ہندی کہتے ہین دونون کی قوت مین بسفائج کی
قوت سے کمتر ہین اور سوداء کو نکالتی ہین جو کہ صفرا کے احتراق سے حادث ہوتا ہی
اور سوداء کو اسہال کی راہ سے بالقبض خارج کرتی ہی یا بالخاصیت مثل لاجورد
کے اور ہر دو ہلیلہ کے استعمال کی مقدار تین درم سے پانچ درم تک ہی اور
مطبوخات اور جوشاندون مین دس درم تک شاہترہ خارش کھجلی کے لیے
پیا جاتا ہی جو کہ ملین و مدر ہی - اور بعضون کے نزدیک اسہال بھی لاتا ہی - اسکی خوراک
کی مقدار اُسکے نچوڑے مین سے چالیس درم سے اسی تک اور اُسکے جرم سے دس درم تک ہے
گاؤزبان جو دلکو فرحت اور قوت دیتی ہی اور خوف خفقان کو مفید ہی اور سوداوی بیماریون سے
رہائی بخشتی ہی - جالینوس نے کہا ہی کہ وہ پیٹ کو نرم رکھتی ہی اور محترق خلطون کے
نکالنے مین امداد دیتی ہی - اور ابن ماسویہ نے کہا ہی کہ وہ اسہال بھی لاتی ہے
اُسکی خوراک کی مقدار تین درم سے پانچ تک ہی - حجر ارمنی زرد رنگ کا پتھر ہوتا ہی
جسمین کسیقدر لاجوردیت پائی جاتی ہی کیونکہ وہ لاجورد کی کان [illegible] سے
نکلا کرتا ہی گویا کہ وہ ناقص لاجورد ہی جیسا کہ [illegible] ناپختہ ہوتی ہی اور [illegible]

خفیف ہوتا ہی جب وہ توڑا جاوے تو اندر کی طرف سے روی کی طرح نظر آتا ہی اور بغیر دھونے کے اسکا پینا متلی اور قی لاتا ہی اسکے شربت کی مقدار نصف درم ہی لاجورد زرد رنگ پتھر ہوتا ہی جسمین زرد زرد رگین معلوم ہوتی ہین جو دیکھنے مین سونے کی طرح ہوتا ہی اُسکو دھو کر استعمال مین لانا چاہیے اور ارمنی عمدہ اور اچھا ہوتا ہی اسکی خوراک کی مقدار نصف درم ہی

ذکر ترکیب الادویہ
دواون کی ترکیب کا ذکر ہے

دواؤن کے استعمال مین اصل مفرد دوائین ہین کیونکہ متقدمین مرکب مسہل سے نہایت خوف کیا کرتے تھے بلکہ صرف مفرد دواؤن کو استعمال مین لاتے تھے جیسا کچھ شیخ الرئیس کا مقولہ ہی۔ الدواء المجرب خیر من غیر المجرب و قلیل المفردات خیر من کثیرہا یعنی مجرب دوا غیر مجرب سے نہایت عمدہ ہی تھوڑی مفرد دواین بہتون سے نہایت بہتر ہین

و اصل ما یسقے الدواء مفردا	حتی تری افعالہ فی کل داءٍ
اصل پینے کی دوا مفرد ہونی چاہیے	تاکہ اُسکے افعال ہر مرض مین تجھے نظر آوین
وانما دعا الی المرکب	ما انا ذاکرٌ لہ من سبب
اور ترکیب کا باعث وہ وہ ہے	جسکا سبب مین بیان کرتا ہون

اصل دوا مفرد ہے جسکی قوتین اور افعال کا معلوم کرنا منظور ہو تو اسکو مختلف سرد گرم بیمار یون مین پلایا جاوے تو اُسکے مزاج کا حال بخوبی ظاہر ہوجاتا ہے

ترکیبُ امراضٍ واصلاحِ دواءٍ	وما تحلیۃ من الغذاء
مرکب ہونا امراض کا اور اصلاح دوا کی	اور وہ کہ جس سے تو غذا کو شیرین کرے

اطبا کو خود دواؤن کے مرکب کرنے کی ضرورت پڑتی ہی۔ سو اسکے کئی اسباب ہین جنمین سے اول تین اسباب بیان کیے گئے ہین ایک یہ کہ مرض مرکب ہو جیسے شطر الغب جو بلغم اور صفرا سے مرکب ہوتا ہی۔ اسلیے ان دونون خلطون کے لحاظ سے دوا کو مرکب دیا جاتا ہی۔ دوسرے یہ کہ دوا کا ذائقہ مکروہ ہو جیسے تربد جسمین خوش ذائقہ کرنے کے لیے شہد ملایا جاتا ہی۔ یا بو ناپسند ہو جیسے املتاس کہ اسکی اصلاح کے لیے روغن بادام یا عرق بادیان ملایا جاتا ہی تیسرے یہ ہی کہ دوا کی اصلاح مطلوب ہو جیسے مصبر جبکہ گوگل کے ساتھ مخلوط کرکے استعمال مین لایا جاوے

وما یعین الشیٔ بالتنفیذ	اذا کان عاجزًا عن النفوذ
اور جو کسی چیز کی تنفیذ مین اعانت کرے	جبکہ وہ خود نفوذ سے عاجز ہووے

اور ترکیب کا ایک سبب یہ ہی کہ عضو ماؤف جسکو دوا کا پہونچانا مقصود ہی نہایت بعید اور دور ہووے جیسے مثانہ کہ وہان تک مدر دوا نہین پہونچ سکتی جبتک مخلوط ہوکر اسکا فعل باطل نہو جاوے اسلیے اسکی قوت کے محفوظ رکھنے کے لیے آلو بخارا کا گوندیا کوئی اور ایسی دوا جو اس عضو تک جلدی پہونچا دیوے جیسے ذراریح مخلوط کی جاتی ہی تاکہ جاے مقصود تک تاثیر پہونچ جاوے

وما یھئیہُ لحین البلع	وما یعین فی انطلاق الطبع
اور وہ جو تیار کرے دوا کو نگلتے وقت	اور وہ طبیعت کے اسہال مین اعانت کرے

مصنف نے دو اور سبب ترکیب کے بیان کیے ہین ایک یہ کہ دوا کے کھانے اور

نگلنے مین اعانت کرے کیونکہ بعض دوائین طبیعت کو ناپسند ہوتی ہین جیسا کہ
وہ گولیان (حبوب) جنمین شحم حنظل (اندراین) ڈالا جاوے اسلیے انمین کتیرا
یا کیکر کا گوند ملا دینا چاہیے تاکہ انکے کھانے مین طبیعت کو سہولت ہو دوسرا
سبب یہ ہی کہ اگر دوا کی تاثیر اور اُسکے فعل کو تیز کرنا مطلوب ہو جیسے سقمونیا کے
ساتھ حب النیل (وسمہ کے بیج) کے ساتھ سقمونیا ملایا جاوے کیونکہ حب النیل
تنہا پیا جاتا ہی تو وہ امعا مین زیادہ دیر تک ٹھہرا رہتا ہی سو اسکے ساتھ سقمونیا
ملا دینے سے وہ جلد باہر نکل جاتا ہی۔ شیخ نے دیگر کتابون مین کئی اور اسباب بھی
بیان کیے ہین ایک یہ کہ بعض اوقات دوا قوی ہوتی ہی جسکی قوت کے توڑنے
کے لیے اور دوا کے ملانے کی ضرورت پڑتی ہی جیسے سقمونیا کے ساتھ نشاستہ کا
ملانا اُسکی تیزی اور حدت کم کر دیتا ہی۔ دوسرے یہ کہ جب دوا نہایت گرم
ہوتی ہی تو اسکی گرمی کے توڑنے کے لیے اُسکے ساتھ سرد دوا ملا دیتے ہین جیسے
فرفیون کے ساتھ کافور کا ملانا اسکی گرمی کو کم کر دیتا ہی تیسرے یہ کہ جب دوا نہایت
سرد ہوتی ہی تو اسکی سردی کے کم کرنے کے لیے کوئی اور دوا اسکے ساتھ مخلوط
کی جاتی ہی چوتھے یہ کہ جس عضو مین دوا پہونچانا مطلوب ہی وہان دوا کو پہونچا کر زیادہ
عرصہ تک ٹھہرا رکھے تاکہ دوا کی بخوبی تاثیر ظاہر ہو جاوے جیسے کہ آلو بخارے
کے گوند کا ادویہ مدرہ مین مخلوط کرنے کا حال ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور وہ
دوائین جنمین تیل پڑتا ہی جبکہ وہ تیل کی وجہ سے عضو مطلوب مین نہین ٹھہر سکتین
تو وہان اس دوا کے ملانے کی ضرورت پڑتی ہی جو کہ کسیقدر عرصہ تک اس
عضو پر دوا کو ٹھہرا رکھے تاکہ اسکی تاثیر مکمل ہو جاوے جیسے موم جو اسی غرض سے

اکثر دواؤن مین ڈالا جاتا ہی - اور بعض دوائین اسلیے ملائی جاتی ہین تاکہ مرکبات
کی قوت کو استعمال مین لانے کے وقت تک زائل ہونے سے محفوظ رکھے
جیسے مرکبات مین افیون کا داخل کرنا -

وانت ان علمت بالمرکب
اور تو اگر مرکب کو بہتر جانے
اولی فبالدستور فلیترکب
تو دستور معمول سے ترکیب دے

جب معلوم ہوا کہ مفرد دوا کی قوت بیماری کے مقابلہ سے نہایت قاصر اور
عاجز ہی تو وہان چند دواؤن کا مرکب دینا ضروری ہی اور مرکب کرنا ترکیب کے
طریق اور دستور پر ہونا چاہیے جسکے حکم کا آگے بیان آتا ہی

خذ شربة من کل شیء مسهل
لے تو ایک شربت ہر ایک مسہل دوا سے
وعدها فانها اوتمهل
اور اُس شربت کا شمار کر رکھ کہ وہ مہمل چھوڑا جاویگا
وامزج بها ما شئت من حجاب
اور تو ملا اسمین جو چاہے مانع اور مصلح کو
واجمع الاوزان بالحساب
اور جمع کر وزنون کو باحساب
ثم اقسم الوزن علی الشربات
پھر وزن کو سب شربتون پر تقسیم کر
کذلک تعمل المرکبات
ایسا ہی عمل کر مرکبات مین
فما اتی بشربة من عدة
پس جو آوے ایک ایک شربت کو شمار مین
فاسقه اوقیة لعدة
سو اُسکو پلا ایک وزن دوا کا

جب ارادہ ہو کہ ایسی مرکب دوا بنائی جاوے جو بلغم کو خارج کرے تو ہر ایک مفرد
بلغم کی مسہل دوا سے ایک پوری مقدار لیجاوے مثلاً غاریقون دو درم اور حب النیل
دو درم اور تربد دو درم اور شحم حنظل نصف درم سبکو اُنکے مصلح کے ساتھ ایک جگہ

اکٹھا کیا جاوے چونکہ شمار مین دوائین چار ہین اسلیے انکا مصلح ایک چوتھائی ہونا چاہیے - اور اگر چھ ہوتین تو انکا چھٹا حصہ مصلح ملایا جاتا ہے - حجاب سے مراد یہ ہے کہ مفرد دوا کو اُسکے مصلح کے ساتھ پیس لیا جاوے جیسے تخم حنظل کو گوگل اور کتیرا کے ساتھ کوٹا جاوے اور سقمونیا کو جو بہی کے جوف مین بھونی جاوے نکال کر مصطگی اور کتیرا اور مغز پستہ کے ساتھ پیسا جاوے اور تربد کو خوب باریک کرکے روغن بادام کے ساتھ چرب کیا جاوے ۔

واضح رہے کہ مرکبات مین جو مفرد دوائین ہین وہی انکا اصل اور رکن ہین سو جب کوئی مفرد دوا مرکب مین سے نکالی جاوے یا نہ ڈالی جاوے تو اُس سے مرکب کا عمل باطل اور اسکی تاثیر معدوم ہوجاتی ہے جیسے ایارج فیقرا مین صبر کا نہ ڈالنا اسکی تاثیر کو زائل کردیتا ہے اور بعض ایسی دوائین ہین کہ اُنکے نہ ڈالنے سے کچھ نقصان نہین ہوتا جیسے تریاق کبیر مین جاے پھل کے نہ ڈالنے سے کچھ حرج نہین ہوتا

ذکر القوی الاوائل
ذکر ہے پہلی قوتون کا

وَلِلْعَقَاقِیْرِ قُوَی اَوَائِلٌ
اور دوائیون کی قوتین پہلی ہین

وَمِثْلُهَا ثَانِیَةٌ عَوَامِلٌ
اور انکی طرح قوتین دوسری بھی عمل کرتی ہین

وَلِلْعَقَاقِیْرِ قُوَی ثَوَالِثُ
اور دوائیون کی تیسری قوتین بھی ہین

تَصْدُرُ عَنْهَا اِنْ بَدَتْ حَوَادِثُ
کہ صادر ہوتی ہین اُنسے جب حادثے ظاہر ہوتے ہین

فَالْقُوَّةُ الْاُوْلٰی هِیَ السُّخُوْنَةُ
پس انکی پہلی قوت گرمی

وَالْبَرْدُ وَالْیُبْسُ مَعَ اللُّدُوْنَةِ
اور سردی اور خشکی اور تری ہے

یعنی تمام مفرد دوائیونمین تین قوتین ہوتی ہین جنسے مختلف افعال صادر ہوستے ہین۔ انمین سے پہلی قوت صرف گرمی یا سردی یا تری یا خشکی ہے اور دوسری قوت وہ فعل جو گرمی یا سردی یا تری یا خشکی سے صادر ہوتا ہے جیسے سدّون کی تفتیح اور غلیظ خلطون کی تقطیع وغیرہ اور تیسری قوت وہ ہے جو کہ اُنسے خاص اعضا کے فعل کے سبب سے سرزد ہوتا ہے جیسے دوائین جو دودھ کو اور یا منی کو پیدا کرتی ہین

ذکر ما یبرد و یقبض حین یحتاج الی قبض

ذکر اُن دوائیون کا جو سردی لاتی ہین اور قبض کرتی ہین جبکہ قبض کی حاجت پڑتی ہے

وها انا مبتدی و مورد — من العقاقیر بما یبرد

سنو مین شرع کرتا ہون اور لاتا ہون — دوائیون سے وہ جو سرد کرتی ہین

الآس والسماق والبلیلج — وخبث الحدید والہلیلج

موڑے اور تنترے اور بہیڑے — اور لوہ چون اور ہڑین

و قاقیا و بسد و آملج — والطین ارمینة والعوسج

اور کیکر کا رس اور مونگا اور آملہ — اور گل ارمنی اور عناب

آس (موڑہ) دو جوہرون سے مرکب ہے ایک ارضی جوہر جو قابض ہے اور دوسرا ہوائی جوہر جو سرد ہے۔ اسلیے ضرور ہے کہ اسکی سردی (برودت) غالب ہو اور سردی کی نسبت سے اسمین خشکی ویبس زیادہ ہے پس وہ دوسرے درجہ کے شروع مین سرد ہے اور اسکے اخیر مین خشک ہے۔ اور اسمین ایک قسم کی لطیف حرارت پائی جاتی ہے جو نہایت خشکی پیدا کرتی ہے۔ اور شیخ الرئیس نے بیان کیا ہے کہ موڑون کا مزاج ایسا مستحکم نہین ہے کہ انکی طبیعتین ایک قوت کی طرف آسکین

سماق - (تنتڑے) جسکو سماق الدباغین بھی کہتے ہین بقول جالینوس قابض اور مجفف اور اسہالون کو بند کرتا ہی - بہیڑے سرد خشک ہین دوسرے درجہ مین اور انمین دو قوتین پائی جاتی ہین - ایک قوت ملطفہ دوسری قابضہ اور کبھی پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہی سا اور بقول جیش پیٹ کو نرمی پہونچاتے ہین اور بعض طبیبون نے کہا ہی کہ بہیڑے تمام دواؤن کے سردار ہین اور لوہ چون سرد خشک ہی جو نہایت سخت خشکی لاتا ہی اسکو بغیر مدبر کرنے کے استعمال مین نہین لانا چاہیے اور اسکے مدبر کرنے کی یہ تدبیر ہی کہ نہایت باریک پیسکر سرکہ مین تین دن تک بھگویا جاوے اور ہر روز نکالکر پانی سے دھویا کرین - پھر اور سرکہ ڈالکر بھگو دین یہانتک کہ اخیر سرکہ سے نکالکر بخوبی دھولیوین اور اپنے استعمال مین لاوین ہلیلہ کا یہان قابض دواؤن کے بیان مین ذکر کرنا نہایت عجیب ہی کیونکہ خود مصنف نے اسکو مسہل دواؤن مین لکھا ہی اور کہا ہی کہ وہ صفرا کو اسہال کی راہ سے نکالتا ہی اقاقیا جو کیکر کا رس اور اسکا نچوڑا ہی - سرد خشک ہی پیٹ مین قبض پیدا کرتا ہی - اور آملہ اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہی اور مصنف نے اپنی کتاب مین دل کی دوائیون کی بحث مین کہا ہی کہ وہ قبض پیدا کرتا ہی - طین (مٹی) کی بہت سی قسمین ہین سب سے عمدہ اور بہت اچھی گل مختوم ہی پھر گل ارمنی جو اول درجہ مین سرد خشک ہی - پھر ارمنی مین سے خالص اور اچھی وہ ہی کہ جسکا رنگ زردی آمیز ہو اور قانون مین مصنف نے کہا ہی کہ وہ نہایت درجہ کی خشکی لاتی ہی اور خون کو بند کرتی اور دنبلون اور پھنسیون کو پینے اور ملنے سے مفید ہی اور اسہال امعا کے زخمون سے آرام بخشتی ہی - عوسج مشہور دوا ہی جو ملک شام وغیرہ کے اطراف سے

آتی ہی اور وہ اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہی مسیح نے فارس و ہند کے طبیبون سے نقل کیا ہی کہ جب عوسج کے پتون کو بھگو کر شربت بنایا جاوے اسمین سے ساٹھ درم پینے سے چار پانچ اسہال ایسے آتے ہین جنسے محترق سودا نکل جاتا ہی

وَالْجُفْتُ وَالشَّبانُ مِثْلُ الرَّامِكْ	وَالسُّكُّ وَالطَّرْثُوثُ أيُّ مُمْسِكْ
اور جفت بلوط اور دم الاخوین اور رامک	اور آملہ کا رس اور طرثوث نہایت ممسک ہی
وَالْجُلْنارُ شِيبَ بِالطَّباشِيرِ	وَفُوفَلٌ وَيَابِسٌ مِن كُزْبُرِ
اور گل انار کہ طباشیر سے ملایا جاوے	اور سپاری اور خشک دھنیا
وَسَاذِجٌ مِن لِسانِ الحَمَلِ	وَهٰذِهِ تَقْبِضُ عِنْدَ العَمَلِ
اور شادنہ اور بارتنگ	یہ سب عمل کے وقت قبض کرتے ہین
وَالْعَفْصُ وَالْحُمَاضُ وَالرِّيبَاسُ	وَانبرباريس بارد حابس
اور مازو اور چوکا اور ریباس	اور زرشک سرد حابس ہین

جفت بلوط تین قسمون کا ہوتا ہی - ایک مستدیر جسکو ہش بھی کہتے ہین دوسرا مستطیل کڑوا غیر ماکول تیسرا مستطیل لذیذ جسکو شاہ بلوط کہتے ہین اور بلوط نہایت قابض ہی جو پرانے اسہالون کو بند کرتا ہی جو اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہی اور نفث الدم اور معدہ کی رطوبت اور امعاء کے زخمون اور سحج اور تقطیر البول اور سیلان رحم کو مفید ہی اور مثانہ کو مضر ہی جسکا مصلح قند یا کوئی اور شیرینی ہی اسکے شرب کی مقدار دو درم سے تین درم تک ہی شبان یا تو پھٹکری ہی یا دم الاخوین جو ایک گوند قابض اور سرد خشک ہی اسکو ہندی مین ہیرا دوکھی کہتے ہین - یا کسی بوٹی کا نچوڑا ہی جسکا نام مشہور نہین ہی

اور یہ زخمون کو مندمل کرتا ہی اور نئے گوشت کو اُگاتا ہی اور پیچش کو حقنہ سے دور
کرتا ہی - یا اگر بقدر نصف درم کے بیضہ نیمبرشت مین کھایا جاوے اور جاری
خون کو بند کرتا ہی - اور شقاق مقعد کو طلاءً مفید ہی اسکی خوراک کی مقدار
نصف درم سے ایک مثقال تک ہی - رامک سرد خشک ہی مجفف اور
عاقل البطن ہی - اور مازو اور پوست انار اور زاک سیاہ اور صمغ عربی وغیرہ سے
بنایا جاتا ہی - اسہالون کو مفید اور مقوی معدہ ہی اسکی استعمال کی مقدار
دو مثقال تک ہی اور مثانہ کو مضر - اسکا مصلح شہد ہی سک ایک قسم کا
ست مصنوعی ہوتا ہی جسکو بعضی مازو سے اور کوئی آملہ سے اور کوئی کھجور کے
نچوڑے سے بناتا ہی - جو اول درجہ مین سرد خشک ہی اور پیٹ کو بند رکھتا ہے
اور قی اور غشیان کو دور کرتا اور احشا کو قوت دیتا اور باہ کو زیادہ کرتا اور جگر
کے سدون کو کھولتا اور جاری خون کو بند کرتا ہی - یہ اَمک ایک قسم ہی طراثیث
جسکو طرثوث بھی کہتے ہین سرد خشک ہی پیٹ مین قبض پیدا کرتا ہی اور خون روکتا ہی
مقوی جگر و معدہ حابس شکم اور نزف دم کو مفید ہی اسکی خوراک کی مقدار
دو درم تک ہی جلنار جنگلی انار کی کلی ہی - جو سرد خشک ہی پیٹ مین قبض لاتا ہی
اور قروح امعا کو مفید ہی - مسوڑے اور دانتون کو قوت دیتا اور نفث الدم
اور پیچش کو مفید اور زخم و قروح کہنہ کو مندمل کرتا ہی - اور منھ کے جوش کو بھی
مفید ہی جبکہ سرکہ مین جوش دیکر غرغرہ کیا جاوے اسکی خوراک دو درم تک ہی
طباشیر کی اصل مین اختلاف ہی لیکن عمدہ وہ ہی جسکا رنگ شفاف سفید ہو جو
سرد و خشک ہی اسکا پینا قوت باہ کو زائل کرتا اور دل کو قوت پہونچاتا اور تشنگی کو

دور کرتا اور طبیعت مین قبض پیدا کرتا ہی اور گرم خفقان اور سفراوی غشی و قے
اور معدہ کی سوزش اور بیقراری اور تپ حارہ اور منھ کے زخم اور شور و قلاع
کو مفید ہی اور اسکی خوراک ایک درم سے دو تک ہی - سیاری تیسرے درجہ
مین خشک ہی اور طبیعت مین قبض پیدا کرتی ہی اور مسوڑھون کو مضبوط اور منھ کو
خوشبودار کرتی اور دل کو قوت دیتی اور آنکھ کی خارش کو مفید ہی اور
جاری خون کو بند کرتی اور خماری سے آرام دیتی ہی - اسکی خوراک ایک درم
سے دو درم تک ہی کشنیز خشک دوسرے درجہ مین خشک اور قابض ہی خفقان
اور بدہضمی کو مفید و مقوی معدہ ہی - اور زیادہ استعمال کرنے سے آنکھونکی بینائی
مین فرق آجاتا ہی - اور قوت باہ کو زائل کرتا اور منی کو خشک کردیتا ہی اور تر کشنیز کا پانی
آرد جو کے ساتھ ضماد کرنے سے خنازیر کو تحلیل کردیتا ہی سادنہ محرالدم ہے جسکو شادنہ
بھی کہتے ہین - اسکی قوت ان ادویہ کے قریب قریب ہی جو خشکی اور سردی پیدا کرتی
ہین اور نہایت غلطی کی ہی جسنے گرم کہا ہی اور وہ سیلان خون کو دور کرتا اور بینائی کو قوت
دیتا ہی اور دھو کر انڈے کی سپیدی کے ساتھ آنکھ مین ڈالنے سے اُسکے زخم کو اچھا کردیتا
ہی اور پلکون کی خشونت اور ورم اور سوزش کو مفید ہی لسان الحمل جسکو اذن جدی
بھی کہتے ہین بارتنگ ہی اور وہ دو قسم کی ہوتی ہی ایک چھوٹی ایک بڑی بہر صورت
سردی اور خشکی پیدا کرتی ہی اور اسمین قبض کی تاثیر بھی ہی کیونکہ اسکا مزاج مرکب ہی
مائیت سے جو سرد ہی اور ارضیت سے جسکے سبب سے قابض اور مجفف اور پیٹ کو بند
کرتی ہی اور امعا کے زخمون اور اسہال کو مفید ہی - خون کو روکتی اور آگ کی جلن اور زشری
اور جمرہ اور قروح خبیثہ اور آتشک کو مفید ہی اور ریہ و طحال کو مضر ہی اسکا مصلح

شہد اور مصطگی ہی- اسکی خوراک کی مقدار دس مثقال سے ایک رطل تک ہی-
مازو- سرد خشک ہی- عمدہ وہ ہی جو سبز اور وزن دار ہی اور جالینوس نے کہا ہی کہ
اسمین نہایت قبضیت پائی جاتی ہی- اسکا پینا اسہال کو روکتا ہی اور بعض طبیبون
نے کہا ہی کہ اسکو بیضون نیمبرشت کی زردی کے ساتھ پینا چاہیے
حماض- جسکو سلق بری کہتے ہین چوکا ہی سرد خشک جسکا پینا اسہالون کو
بند کرتا ہی- اور صفراوی قی اور غثیان کو تسکین دیتا اور یرقان کو مفید اور گردہ
اور طحال اور باہ کو مضر ہی اسکا مصلح سونف قند وغیرہ ہی اسکی خوراک دو
درم ہی ریباس- سرد خشک ہی- دوسرے یا تیسرے درجہ مین جو اسہالون کو
روکتا اور دل کو قوت پہونچاتا ہی اور خفقان کو مفید ہی اور صفرا کو زائل کرتا ہی
اور حرارت کو تسکین دیتا ہی اور آنکھ کی بینائی کو تیزی بخشتا ہی جبکہ اسکا نچوڑا
آنکھ مین ڈالا جاوے- انبر باریس- جسکو زرشک کہتے ہین سرد خشک ہی
دوسرے یا تیسرے درجہ مین اور وہ پیٹ مین نہایت قبض لاتی ہی اور
صفرا کو بخوبی نکالتی ہی اور تشنگی کو زائل کرتی ہی

ذکر ما یسخن من الادواء المفردة ولا یسہل

اُس مفرد دوا کا ذکر ہی جو گرم کرے اور مسہل نہین ہے

واعلم بان مسخن العقاقیر	مثل الذی جرب باختیار
جان تو کہ گرم دوا اس دوا	جیسی جو مجرب اور پسندیدہ ہی

یہ وہ مفرد دوائین ہین جو تجربہ مین آچکی ہین- اور اُنکے افعال پسند اور
اختیار کیے گئے ہین

۹

وقر و مانیہ و دار فلفل		من کندش وکندر و فلفل
اور زیرہ کوہی اور دار فلفل		کندش اور کندر اور سیاہ مرچ

کندش (نکچھکنی) گرم خشک ہی چوتھے درجہ کے شروع مین اور وہ سیاہ گنٹھ مین ہوتی ہی جو اندر سے زرد نکلتی ہے جسمین نہایت درجہ کی گرمی ہوتی ہی اور اسکا پینا نہایت خطرناک ہی- اور اسکے سونگھنے اور ناک مین پھونکنے سے بخوبی چھینکین آجاتی ہین- اور بعض کے نزدیک وہ قتالہ اور بقول رازی مسہل ہی اور جالینوس نے کہا ہی کہ تشنگی اور اسہال لاتی ہی- اور دماغ کو فضلون سے پاک صاف کرتی ہی اسکا کھانا نہایت مضر ہی اور غلیظ اخلاط کو نکالتی اور بہق سیاہ اور سفید کو مفید ہے کندر ایک گوند حابس بطن ہی اور اسکا زیادہ استعمال کرنا خون کو جلا دیتا ہے نفث الدم کو زائل اور طعام کو ہضم اور ریاح کو دور اور حافظہ اور معدہ کو قوت دیتا ہی اور نسیان اور قی اور غثیان کو دور کرتا ہی اور جاری خون کو بند کرتا ہے اسکی خوراک نصف درم سے ایک درم تک ہی سیاہ مرچین گرم خشک ہین تیسرے درجہ کے آخر مین اور وہ نہایت مسخن اور مجفف ہین اور طعام کو ہضم کرتی ہین- اور ریاح کو توڑتی ہین اور پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہین اور معدہ اور امعا سے ریاح غلیظہ کو تحلیل کرتی ہین اور لزوجت دار خلطونکو نکالتی اور عضلون اور پٹھون کو گرم رکھتی ہین قرومانا زیرہ کوہی ہی جو تیسرے درجہ مین گرم خشک اور نہایت مسخن ہی اور اسکے پینے سے کرم اور کدو دانہ مرجاتے ہین اور بول کو ادرار کرتا اور گردون اور مثانہ کے سنگریزونکو توڑتا اور پھوڑتا ہی دار فلفل مگھان ہین جو گرم خشک تیسرے درجہ مین ہین اور نہایت مسخن اور اسمین کسیقدر

رطوبت فضلیہ بھی پائی جاتی ہی - جسکے سبب سے اسکو جلدی کرم لگ جاتا ہی

وكركم و نعنع و اذخر	و قرفة و محلب و كبر
اور کیسر اور پودینہ جنگلی اور گھاس کی	اور تج اور محلب و کبر
و سيج و انجرة و صعتر	و اشنة و ميعة و عنبر
اور دُرمنہ ترکی اور اُنٹنگن کے بیج اور پودینہ کوہی	اور چھڑیلہ اور میعہ اور عنبر

جس شخص نے بجاے کرکم کے قرطم کہا ہی اُسنے نہایت غلطی کی ہی کیونکہ قرطم یعنی کُسم کے بیج جسکو کڑ کہتے ہین اسہال آور ہی اور یہان مصنف نے ان دواؤن کا بیان کیا ہی جو کہ مسہل نہین ہین کیسر زرد رنگ کے تار ہوتے ہین اور یہ کیسر رنگساری اور کہانے کے کام مین آتی ہی اور وہ گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین انکھون مین بطور سُرمہ کے لگانا بینائی کو تیز کرتا ہی نعناع جو نیازبو اور جنگلی پودینہ ہی دوسرے درجہ کی ابتدا مین گرم خشک اور قابض اور مجفف اور اسہالون کو بند کرتا اور کرمون کو ماردیتا ہی اذخر - گھاس کی عمدہ وہ ہی جو حرم محترم مین پیدا ہوتی ہی تیسرے درجہ مین گرم خشک اور قابض و مسخن و منضج و مدر بول و مفتت حصات ہی - قرفہ یعنی تج تیسرے درجہ مین گرم خشک اور کثیر النفع ہی - معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور جوڑون اور پٹھون کی بیماریون کو مفید ہی اسکا مزاج لونگ اور دارچینی کے قریب قریب ہی اسکی خوراک کی مقدار دو درم تک ہی اسکا بدل سلیخہ ہم وزن اسکے محلب - گرم ہی اول درجہ مین اور کسیقدر یابس اور محلل ہی جوڑون (مفاصل) کی دردون کو تسکین دینے والا اور حابس بطن قاتل دیدان ہی - کبر مختلف و متضاد قوتون سے مرکب ہی کیونکہ اسمین کڑواپن ہی جسکے سبب سے جلا اور چمک دیتا ہی

اور سدّون کو کھولتا اور غلیظ خلطون کو کاٹتا ہی اور اسمین ایک قسم کی حرارت اور
تیزی ہی جسکے ذریعہ سے سخونت پہونچاتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور تیسرے درجہ
مین گرم خشک ہی۔ اور غلیظ اور خام خلطون کو خارج کر دیتا ہی شیح یعنی درمنہ
ترکی تیسرے درجہ مین گرم خشک غلیظ خلطون کو قطع اور تحلیل کرتا ہے
اسکے پینے سے کرم اور کدو دانہ نرم اسہال کی راہ سے خارج ہو جاتے ہین
انجرہ۔ اُٹنگن کے بیج گرم خشک ہین تیسرے درجہ مین اور جلاء کے سبب سے
خفیف اسہال لاتے ہین جنکا یہان لکھنا وہم سے خالی نہین ہی صعتر یعنے
پودینہ کوہی کی بہت سی قسمین ہین اور اسکے منافع بھی بہت ہین تیسرے درجہ مین
گرم اور دوسرے مین خشک جسکو یہان غیر مسہل دوائیون مین ذکر کرنا وہم ہی
کیونکہ سقوریدوس نے بیان کیا ہی کہ بقدر چار درم کے شہد کے ساتھ پینا
اسہال لاتا ہی یہانتک ابن سرابیون نے کہا ہی کہ صعتر کے سبھی اقسام بلغم اور
سوداکو بطور اسہال کے نکال دیتے ہین اور مغص کو زائل کرتے اور کدو دانہ
کو نکالتے اور آنکھون کی بینائی زیادہ کرتے ہین اُشنہ یعنی چھڑیلہ گرم خشک ہی
اور اسمین کسیقدر سردی بھی ہوتی ہی اور قبض مین معتدل ہی۔ میعہ ایک گوند ہی
جسکو لبنی بھی کہتے ہین جو دو قسم کا ہوتا ہی۔ ایک سائلہ دوسرا یابسہ یہان یابسہ
مراد ہی جو قابض اور گرم خشک ہی۔ تیسرے درجہ کی ابتدا مین اور سینہ کے درد کو
مفید اور پیٹ کو بند کرتا ہی۔ اور سائلہ طبیعت کو ملین رکھتا ہی عنبر قعر سمندر کے چشمہ مین سے
نکلتا ہی جو گرم خشک ہی اول درجہ مین اور حابس بطن ہی مقوی معدہ و دل و دماغ
و جوہر روح ہی اور معدہ کے سرد درد اور ریح غلیظ کو زائل کرتا ہی۔ اسکی خوراک ایک

دانگ سے دو تنک ہے۔

والعود والوج اواکلیل	الی کثو ثا و زنجبیل
اور عود اور بچھ اور اکلیل الملک	اور اکاس بیل اور سونٹھ
وجنطیانا و باداورد	والفاوانا واللک والراوند
اور جنطیانا اور باد آورد	اور عود صلیب اور لاکھ اور ریوند
وساذج ولاون وزبد	وجعدہ ونانخاوسعد
اور ساذج اور لاون اور زبد البحر	اور جعدہ اور نانخواہ اور ناگرموتھ

عود ایک قسم کی لکڑی ہوتی ہے جسکی عمدہ قسم ہندی ہے جو کہ سمندوری ہے پھر قماری پھر قاقلی اور وہ دوسرے تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور ناقص عود وہ ہے جو پانی پر تیرتا ہے۔ اور بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ عود کو کاٹ کر زمین مین ایک سال تک داب رکھتے ہین جسمین سے ناقص اور غیر خالص کو زمین کھا لیتی ہے اور صرف عود باقی رہجاتا ہے۔ وہ مقوی حواس مکسر ریاح و حابس بطن ہے وج گرم خشک ہے تیسرے درجہ مین مغص کو مفید اور حابس بطن ہے۔ اکلیل الملک حار یابس اول درجہ مین منضج محلل مقوی اعضا ہے۔ کثوث۔ اکاس بیل ہے جو گرم خشک ہے اول درجہ مین جبکہ بغیر شمولیت کسی درخت کے علیحدہ پیدا ہووے ورنہ سردی گرمی مین اسکا حکم اس درخت کے مطابق ہے جسپر وہ پیدا ہو زنجبیل۔ تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک ہے اسمین کسیقدر رطوبت فضلیہ بھی پائی جاتی ہے جسکی وجہ سے طبیعت کو ملین رکھتی ہے جنطیانا تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک ہے نرمی اور جلا دیتی ہے۔ جگر اور طحال کے سدون کو کھولتی ہے۔ اور بچھو کے کاٹے مین اسکا پینا

سب دوائیون سے زیادہ مفید ہی اور مہندی کے ساتھ مخلوط کرکے ہاتھ پر لگانے سے
عورت کو کبھی حیض نہین آتا جبتک اسکا رنگ ہاتھ مین رہتا ہی - بادآورد جسکو
شوکۃ البیضا کہتے ہین - حار یابس مفتح محلل و قاطع اسہال اور کسیقدر قابض بھی ہی
فاوانیا جسکو عود صلیب کہتے ہین دو قسم ہوتا ہی مذکر اور مونث - حار یابس ہے
اول درجہ مین سخن مجفف و حابس بطن ہی - لاکھ گوند کی قسمون مین سے ہی گرم خشک ہی
اسکا پینا بدن کو دُبلا پتلا اور خشک کرتا ہی - ریوند - کی قوت مرکب ہی - مائیت اور
ہوائیت اور ارضیت سے - لیکن ہوائیت اسمین زیادہ غالب ہی اور وہ محققین کے
نزدیک گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین اور جمہور اطبا کے نزدیک اعضا کو قوت
پہونچاتی ہی اور جگر اور طحال کے سدون کو کھولدیتی ہی اور بلغم کو اسہال کی راہ سے
خارج کرتی ہی - اسکے استعمال کی مقدار ایک مثقال تک ہی - قابض ادویہ مین اسکا
بیان کرنا وہم سے خالی نہین ہی - ساذج گرم خشک قابض ہی جو مدت دراز سے
معدوم الوجود ہی اسکا بدل سنبل الطیب ہی لاون - ایک قسم کی رطوبت ہوتی ہی
جو جنگلی بکریون کے بالون مین چپان پائی جاتی ہی - تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی
اور مرخی و حابس بطن اور رگون کے مُنھ کو کھولدیتی ہی - زندیا زبدہ زبدہ سے
تو بظاہر زبد البحر مراد ہی جو کہ گرم خشک ہی اور زند جسکو غار بھی کہتے ہین - دوسرے
درجہ کی ابتدا مین گرم خشک ہی اور مسخن اور مجفف ہی - نانخواہ سدون کی تفتیح
اور ریاح کے دور کرنے مین عجیب التاثیر ہی - جعدہ درمنہ کی قسم مین سے
جو حار یابس مفتح سدہ و مدر بول و مسہل و قاتل دیدان ہی - کبھی جعدہ پر ساوشان کو
بھی کہدیتے ہین - ناگرموتھہ - اصل کوفی ہوتا ہی - قابض مجفف اور دملغ اور

عقل اور حفظ کی قوت کو بڑھاتا ہے

وشبتٍ و خروع و ظفر	وَ قِنّۃ و فُوّۃ و مُرٍّ
اور سویا اور ارنڈی اور نکھ بریان	اور گندہ بروزہ اور مجیٹھ اور لاکھ بول
و حندقوق و فراسیون	و سکبینج وَ انیسون
اور اندرجو اور گندنا پہاڑی	اور سکبینج اور انیسون
و کزو یانہ الی کمون	و فیجن و فطراسالیون
اور کردیا ساتھ زیرہ کے	اور سداب اور کرفس صحرائی
وَ سُنبُلٍ و پرسیاوشان	و حاشا و دارشیشعان
اور چھڑ اور پرسیاوشان	اور حاشا اور کاسے پھل

شبت یعنی سویا۔ حار یابس مسخن مخرج ریاح ہے۔ اسکا ہمیشہ کھانا مضعف بصر ہے۔ خروع۔ یعنی ارنڈی بلغم اور رطوبت مائی کو خفیف اسہال کی راہ سے خارج کرتی ہے۔ اور قے آور ہے ظفرہ۔ ایک قسم کی خوشبو ہے جو کہ تیل مین ملائی جاتی ہے اور اسکی بہت سی قسمین ہین۔ حار یابس ہے۔ دوم درجہ مین اسکا بخور مدر حیض و مفید نزلہ ہے۔ سیپ کی طرح چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ناخن کی برابر ہوتے ہین قنہ۔ جسکو بروزہ بھی کہتے ہین یعنی گندہ بروزہ جو دوسرے درجہ کے آخر مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہے۔ مسخن جذاب ملین محلل ہے اور بقدر دو درم کے پینا بواسیر کو اچھا کر دیتا ہے۔ اور پیٹ کو نرم رکھتا ہے فوہ یعنے مجیٹھ حار یابس مفتح سدد و مدر بول و طمث اور سرکہ کے ساتھ بہق پر طلا کرنا مفید ہے مُر یعنی لاکھ بول حار یابس تیسرے درجہ مین مکسر ریاح غلیظ وغیرہ کثیر المنافع ہے

حسند قوقا یعنی اندرجو کی دو قسمین ہین - بری اور بستانی - یہان مراد بری سے
جو کہ گرم خشک ہی دوم یا سوم درجہ مین مفتح سدہ مجلی محلل اور کسیقدر قابض ہی
فراسیون - کردیا جبلی یعنی گندنا پہاڑی جو تین قسم پر ہوتا ہی - حار یابس درجہ
دوم مین مجلی مفتح سدد ہی فیجن جو کہ سداب ہی یعنی اٹ سٹ بری اور بستانی
ہوتی ہی - بری حار یابس درجہ چہارم مین اور بستانی سوم مین قاطع اخلاط غلیظہ
و منزل ریاح ہی فطراسالیون جو کہ کرفس صحرائی ہی - حار اول درجہ مین اور
یابس دوم مین وہ بالخاصیت مفتح سدد و محلل نفخ مدر بول و طمث ہی اسکی
سبھی قسمین عورات حاملہ اور مرضعہ کو مضر ہین - کاہو اور کاسنی کے ساتھ جو
اسکی مصلح ہی کھانا چاہیے اور عورتون کی باہ کو برانگیختہ کرتا ہی کرویا حار یابس ہے
تیسرے درجہ مین اُسکے افعال انیسون یعنی بادیان رومی کے قریب قریب ہین کمون
یعنی زیرہ کی بہت اقسام ہین - کرمانی و نبطی و فارسی - فارسی کا رنگ زرد ہوتا ہی
انمین جنگلی حار ہی دوم یا سوم درجہ مین یابس ہے سوم درجہ من محلل ریاح
قاطع خلط غلیظ و ہاضم ہی اور زیرۂ بریان حابس بطن ہی سکبینج ایک قسم کا گوند
ہی جو حار یابس ہی تیسرے درجہ مین اکثرون کے نزدیک اور محلل ملطف مسخن
مخرج ریاح غلیظہ محلل قولنج نافع درد مفاصل قاتل دیدان و کدو دانہ اور
پینے اور حقنہ کرنے سے زرد پانی اور لزوجت دار بلغم کو نکالتا ہی - اسلیے اس
بحث مین اُسکا ذکر کرنا مناسب نہ تھا - انیسون یعنی بادیان رومی حار
یابس ہی سوم درجہ مین - مدر بول محلل ریاح غلیظہ - عاقل طبیعت تشنگی کو قطع کرتا
ہی جو کہ بلغم سے پیدا ہوتی ہی - محلل تہبج سنبل کی دو قسمین ہین ایک سنبل الطیب

جسکو سنبل العصافیر اور سنبل ہندی کہتے ہین اور دوسرے ماروین جسکو سنبل اقلیطی اور سنبل رومی کہتے ہین سب سے عمدہ اور فعل مین قوی تر سنبل الطیب ہی اور یہان یہی مراد ہی جو حار اول درجہ مین اور یابس دوم مین ہی مفتح سدد کبد وطحال ومحلل نفخ ومدر بول وطمث ہی پرسیاوشان جسکو کزبرۃ البئر کہتے ہین اکثر چاہات اور سرد مقامات مین پیدا ہوتی ہی اسکا مزاج بقول جالینوس حرارت یبوست مین معتدل ہی اور شیخ اور دیگر اطبا کے نزدیک حرارت اور یبس کیطرف مائل ہی - اسکے فعل مین اختلاف ہی - ایک جماعت کے نزدیک حابس بطن اور اورون کے نزدیک ملین ہی - حاشا - عمدہ وہ ہی جو کہ ملک شام سے آتا ہی اور وہ حار یابس مفتح اور مسخن بدن ہی سرکہ اور نمک کے ساتھ اسکا پینا بلغم کو خارج کرتا ہی - دارشیشعان - حار ہی - اول درجہ مین یابس ہی دوم مین قابض اور حابس بطن ہی - اسکا بدل اسکا ہموزن اسارون اور زراوند اور درونج نصف نصف وزن ہی

الی سلیخۃ وخو لنجان | الی اسارون ومامیران
اور جاوتری اور کلیجن (بیخ پان) | اور تگر اور مامیرا
والزرفت والزوفا الی القطران | وعاقرالقرحا الی بلسان
اور زرال اور زوفا اور تیل قطران | اور عاقرقرحا اور بلسان
ومردقوش مع الجداان | الی شقائق من النعمان
اور مرزنجوش مع ہینگ کے درخت کے | اور لالہ کوہی

سلیخہ یعنی جاوتری کی بہت قسمین ہین سب سے عمدہ سرخ صاف موٹے منھہ والی ہی - اور سیاہ نہایت ردی ہی - اور وہ گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین محلل

ریاح اور کسیقدر قابض ہی اسکی قوت دارچینی کی قوت کے برابر ہی خولنجان
یعنی بیخ پان حار یابس ہی سوم درجہ مین لطیف محلل نفخ مجلی بلغم اور کسیقدر قابض ہی
اسارون یعنی تگر۔ حار یابس ہی سوم درجہ مین نافع اوجاع باطنہ و وجع مفاصل
مدر بول ور مسہل بھی ہی۔ یہان لکھنا مناسب نہ تھا۔ مامیرا۔ تیسرے درجہ کے آخر
مین حار یابس ہی پیٹ کو بند کرتا ہی اور بینائی کو تیزی بخشتا ہی زفت کی دو قسمین ہین
رطب سیاہ جو جلدی پگھل جاتا ہی اور اکثر مرہمون مین پڑتا ہی۔ دوسرا جبلی جو غیر سیال ہی
اور یہ دونون حار یابس منضج اورام ہین زوفا۔ خشک جنگلی جو اکثر اچھے
پہاڑون مین پیدا ہوتا ہی۔ حار یابس درجہ سوم مین نافع صدر دریہ۔
تیل قطران۔ حار یابس ہی چوتھے درجہ مین مردون کے جسم کو محفوظ رکھتا اور
چوپایون کی جوؤن کو مارتا ہی۔ عاقرقرحا۔ عمدہ وہ ہی جو ملک مغرب کیطرف سے آتا ہی
حار یابس سوم یا چہارم درجہ مین ہی۔ اُسکا چابنا محلل بلغم ہی اور اُسکا پینا مخرج و مسہل
بلغم ہی۔ بلسان۔ ایک بوٹی ہی جو بجز مصر کے ایک خاص مقام کے کسی اور ملک
مین پیدا نہین ہوتی۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ اس کوئین مین سے پیدا ہوتی ہی
جہان ایوب علیہ السلام نے شفا کا غسل کیا تھا۔ حار یابس ہی سوم درجہ مین
اکثر استعمال مین اسکا تیل آتا ہی جو سب تیلون سے بہتر ہوتا ہی۔ مرزنجوش
جسکو مردوس اور مرزنجوش کہتے ہین حار درجہ سوم اور یابس دوم مین ہی مذیب
بلغم محلل نفخ مفتح سدد دماغ ہی۔ انجدان ہینگ کا درخت اور انجدان ایک بوٹی ہی
جو ریت مین پیدا ہوتی ہی۔ حار یابس سوم درجہ مین اور حابس بطن ہی شقائق النعمان
یعنی لالہ کوہی کی دو قسمین ہین جنگلی اور بستانی جو حار رطب یا یابس ہی۔ اسکا نچوڑ

آنکھون کی رقیق سپیدی کو جلا دیتا ہی اور قشور جوز کے ساتھ بالون کو سیاہ کرتا ہی

الیٰ شکاعیٍ و رازیانجٍ	وقصب الزریرۃ والبابونج
شکاعی اور سونف	اور چرائتہ اور بابونہ
و حبۃ سوداء و حلتیتٍ	و حبۃ خضراء والکبریت
اور کلونجی اور ہینگ	اور بن اور گندھک
و اشقٍ و خردل و نفطٍ	والثوم او کماۃ او قسطٍ
اور اشق اور رائی اور تیل نفط	اور لہسن اور کھنبی اور کٹھ

شکاعی ایک قسم کی دوا ہوتی ہی جو حرارت اور یبوست کی طرف مائل ہوتی ہے معدہ اور جگر کے درد اور حمیات مزمنہ کو مفید ہی - رازیانہ یعنی سونف حار یابس ہی درجہ دوم مین اور خشکی مین زیادہ حرارت ہوتی ہی - اسکے کھانے اور اُسکے پانی کو آنکھون مین لگانے سے بینائی زیادہ ہوتی ہی - مفتح سدہا و مدر بول ہی قصب الزریرہ یعنی چرائتہ - مشہور اور کثیر الوجود ہی - اسکا بدل سنبل ہندی ہی اور وہ حار یابس ہی - بابونہ - حار یابس درجہ اول مین مفتح سدہا ملطف اخلاط غلیظہ محلل بلا جذب بالخاصیت مفتت حصات مدر بول نافع قولنج شربا و حقنتہ حبۃ السوداء سیاہ دانہ یعنی کلونجی جسکو فارسی مین شونیز کہتے ہین - حار یابس درجہ سوم مین محلل نفخ نافع جمرۃ سوداویہ و بلغمیہ و قاتل دیدان - اسکو بریان کرکے سونگھنا نزلہ کو مفید ہی - صحیح مسلم و بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِھٰذِہِ الْحَبَّۃِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِیْھَا شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ السام الموت یعنی لازم پکڑو اس سیاہ دانہ کو کہ اسمین ہر بیماری سے شفا ہی بجز بڑھاپے کے

جو موت ہی حلتیت یعنی ہینگ جو ایک قسم کا گوند بدبودار اور بے بو بھی ہوتا ہی
چوتھے درجہ مین گرم خشک سخن محلل اعصاب ہی - الحبۃ الخضراء یعنی بن جسکو
بطم کہتے ہین حار یابس دوم درجہ مین اور کسیقدر قابض بھی ہی الکبریت یعنی
گندھک حار یابس ہی درجہ چہارم مین اسکا طلا کرنا جرب اور بہق کو مفید ہے
اشق یعنی صمغ اشترغار شیخ کے نزدیک طرثوث کا گوند ہی اور متاخرین کے نزدیک
ایک قسم کی بوٹی ہی جو تیسرے درجہ کے آخر مین گرم اور اول مین خشک محلل
ریاح ہی - اور سرکہ کے ساتھ اسکا پینا طحال کی سختی کو تحلیل کر دیتا ہی - مدر بول
مسہل بلغم قاتل دیدان ہی خردل یعنی رائی جنگلی اور بستانی ہوتی ہی حار یابس
درجہ چہارم مین سخن بدن مانع اوجاع باردہ اسکے چابنے سے بلغم سر مین سے
کھینچ آتا ہی اور کبھی ملین بطن بھی ہوتا ہی - نفط ایک قسم کا تیل ہی گرم خشک جو سی کو زمین
مین سے نکلتا ہی - درد مفاصل کو مفید ہی ثوم - جسکو ہندی مین تھوم اور
لہسن کہتے ہین جنگلی بستانی اور ایک پوتھیہ ہوتا ہی حار یابس ہی سوم درجہ کے
آخر مین اور قولنج کے دور کرنے مین نہایت مفید ہی - اور نیز بقول جالینوس سردی
کے ایام مین کثیر النفع ہی - اور بقراط کے نزدیک بدن مین سخونت اور گرمی اور
سر مین ثقل اور آنکھون مین تہیج اور دیگر امراض کو برانگیختہ کرتا ہی - کماۃ یعنی کھنبی
جسکو حب الورص بھی کہتے ہین - حار یابس مفتح سدہا کبد وجاری بول قسط یعنی کٹھ
جسکو کشط بھی کہتے ہین - دو یا تین قسم کا ہوتا ہی جو حار یابس سوم یا دوم درجہ مین ہی
اعضا کو سخونت (گرمی) پہونچاتا ہی - اور انکو استرخاء سے آرام دیتا ہے
اور جھائیون کو دور کرتا ہی

دستور یعرف بہ الرطب من الیابس

ایک قاعدہ ہے جس سے تر اور خشک دریافت ہو جاتا ہے

وکل بارد تری او سخنا	فیابسا تجدہ او لینا
جو تو سرد دیکھے یا گرم	سو اسکو خشک یا تر پائیگا

یعنی مفرد دوا کا مزاج معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ سرد یا خشک ہے یا گرم یا تر ہے اور یہ بیان اس امر پر مبنی ہے کہ دوائیون کی قوتین قیاس سے دریافت ہو سکتی ہین

ویعرف الیابس بالتقبیض	واللین فی الارخاء والمقبض
معلوم ہوتا ہے خشک قبض سے	اور تر نرمی مین اور لمس مین

ہر قبض کرنے والی دوا جیسے سماق مازو وغیرہ کا مزاج یابس ہوتا ہے اور جو اسکے مخالف ہو وہ تر ہے - یا یہ مطلب ہے کہ جو دوا لمس مین خشک اور سکڑی ہوئی نظر آوے اُسکا مزاج یابس ہے اور جو لمس مین نرم یا تر ہو وہ رطب ہے

ذکر درجات الدواء المفرد

مفرد دوا کے درجات کا ذکر ہے

وللاطباء خلاف فی الدرج	والامر فی خلافہم قد انفرج
اطباء کا درجون مین باہم اختلاف ہے	اور اصل بات انکے پیچھے کھل گئی ہے

متقدمین طبیبون مین اختلاف تھا - لیکن انکے پیچھے اختلاف جاتا رہا اور دوائیونکے درجے تجربہ اور قیاس وغیرہ سے معلوم کرکے حیز تحریر مین لائے گئے

ما کان تغیرہ لہ معقولا	فذلک من درجۃ فالاولی
جسکا تغیر مدرک و معقول ہو	سو وہ پہلے درجہ مین ہے

فغیر

یعنی مفرد دوا کا دریافت کرنا کہ وہ حرارت اور برودت سے کس درجہ مین ہی اسطرح ہی کہ جو دوا، حرارت اور برودت کے پہلے درجہ مین ہوتی ہی اس سے بدن کے مزاج مین کسی طرح کا تغیر بظاہر محسوس نہین ہوتا بلکہ خود بخود تجربہ سے علوم ہوسکتا ہی

وکل ما تغیرہ یحس	ولیس بالشدید اذ یحس
اور جسکا تغیر مدرک اور محسوس ہو	لیکن زیادہ معلوم نہو
فالشہادۃ علیہ واجبۃ	فانہ فی درج فی الثانیہ
سو یہ گواہی اُسپر پوری ہی	کہ وہ دوسرے درجہ مین

یعنی اگر تغیر محسوس ہو لیکن بدن کے افعال مین کچھ نقصان نہ ظاہر ہو تو وہ دوا دوم درجہ مین ہے

وکل ما تغیرہ شدید	لکن افسادہ بعید
اور جسکا تغیر سخت ہے	لیکن بگاڑنا اسکا بعید ہے
فلیس بالمفسد من ممتزجہ	فانہ فی ثالث من درجۃ
سو وہ مفسد نہو جس سے ملے	تو وہ تیسرے درجہ مین ہی

یعنی جو دوا تیسرے درجہ مین ہوتی ہی اُسکی قوت قوی ہوتی ہی اسلیئے اُسکی تاثیر جلدی ظاہر ہو جاتی ہی جب حار ہوتی ہی جیسے تخم اور مرچین تو اسکی گرمی اور سخونت ظاہر ہو جاتی ہی - اگر بارد ہو تو اسکی برودت معلوم ہو جاتی ہی باوجودیکہ بارد شی کا گرم ہونا جلد اور آسان تر ہی گرم کے سرد کرنے کی نسبت سے

وکل ما یفسد او یغیر	من شدۃ تحرق او تجمد
جو چیز کہ فاسد کرے یا تغیر دیوے	ایسی شدت سے کہ جلا دیوی یا سُن کر دیوے

فما علیك ان تقول من حرج	فانه فی رابع من الا سرابع
سو تجھے اسبات کے کہنے مین کچھ حرج نہین ہے	کہ وہ چوتھے درجہ مین ہے

مصنف نے حار اور بارد کی اسطرح تمثیل دی ہے کہ حار کو محرق سے اور بارد کو مخدر سے تعبیر کیا ہے جیسے بھلادن رس (عسل البلاد) جو گرم ہے عضو پر رکھنے سے اسکو جلا دیتا اور زخم کر دیتا اور اسکے مزاج کو حرارت کی طرف مائل کر دیتا ہے اور بارد دوا کو جیسے افیون ہے عضو پر لگانے سے اُسکے مزاج کو مخدر اور سرد کر دیتا ہے اور ذہن کو بگاڑ دیتا ہے - غرضکہ چوتھے درجہ مین جو دوائین ہین وہ سبھی زہردار ہوتی ہین یا تو بالخاصیت یا بالقوت

ذکر القوی الثوانی من الادویۃ المفردۃ واولا فی المنضجۃ

مفرد دواؤن کی دوسری قوتون کا ذکر ہے جنمین سے ادویہ منضجہ کا آغاز کیا جاتا ہے

واعلم بان کل شئ ینضج	فھو لہ حرارۃ و لزج
جان تو کہ جو چیز منضج ہے	اسکے لیے حرارت ہے اور لیسداری ہے
معادلٌ فی الحر فی علاجہ	للعضو ان اردت من انضاجہ
برابر ہے حرارت مین اپنے اثر مین	اس عضو کے لیے جسکی پختگی کا تو نے ارادہ کیا ہے

یعنی منضج مین شرط یہ ہے کہ اُسکی حرارت مع رطوبت کے معتدل ہووے اور حرارت اسکی عضو ماؤف (مریض) کی حرارت کے متشاکل ہووے کیونکہ بعض اعضا مین زیادہ حرارت ہوتی ہے اور کسی مین کم جیسے جگر دماغ کی نسبت سے زیادہ گرم ہوتا ہے جسکو جب اور زیادہ حرارت پہونچائی جاے تو مادہ کے منجر ہو جانے کا خوف ہے اور اگر زیادہ سردی دیجاوے تو مادہ کے جم جانیکا احتمال ہے اسلیے بہرصورت منضج کا معتدل

۱۰۱

اور حرارت مین عضو ماؤف کے مشاکل ہونا ضروری ہی

کالشحم والزفت والراتینج	اودھن سمسم بشمعه ممتزج
جیسے چربی اور زفت کا تیل اور صنوبر کا گوند	یا تلونکا تیل ساتھ موم کے ملا ہوا
والدھن ان یضرب بماء السخن	وحنطة مطبوخة بدھن
اور جیساکہ تیل کہ گرم پانی سے ملایا گیا ہو	اور گیہون تیل مین پختہ و مطبوخ ہون

یہ تمام ادویہ حرارت مین معتدل اور لزوجت دار ہوتی ہین۔ عمدہ چربی بطکی ہی پھر مرغی کی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ منضج سے مقصود یہ ہی کہ عضو کو حرارت پہونچاوے سو جب اس حرارت مین تغیر آجاوے حرارت غریبہ کی وجہ سے یا عضو کی حرارت سرد ہو جاوے تو اسصورت مین نضج حاصل نہین ہو سکتا جسکا مطلب یہ ہی کہ دوا بالذات نضج نہین دیسکتی بلکہ عضو کی حرارت زائلہ کو واپس لاتی ہی سو اس صورت مین اعضا اور عمرون کے اختلاف کیوجہ سی منضج بھی مختلف ہوتا رہیگا

الادویة الملینة

نرم کرنے والی دواؤن کا ذکر ہی

وکل ما تعرفه ملیناً	اقوی من العضو الذی تلینا
اور جس دوائی تو تعریف کرے کہ وہ ملین ہی	وہ بہت قوی چاہیے اس عضو سی کہ جسکی وہ تلیین کرتی ہی
فی الحر لکن قوة قریبهٔ	کیلا تری للطفه مذیبهٔ
گرمی مین لیکن قوت قریب ہوگی	تاکہ تو نہ دیکھے لطافت کے سبب اسکا پگھلانیوالا
کقنة و اشق و مقل	و میعة و مخ ساق الابل
جیسے گندہ بروزہ اور اشق اور گوگل	اور میعہ سائلہ اور اونٹ کی ساق کا مغز

اشق طرتوث یا اشترغار کا گوند ہی اور میعہ سائلہ ایک رومی درخت کا گوند ہے
ملین وہ دوا ہی جو کہ اعضا کی صلابت اور وروموں کی سختی کو تحلیل کرتی ہی
اسلیے ضرور ہی کہ اُسکی حرارت منضج کی نسبت سے قوی اور تیز ہو اور اسقدر
زیادہ نہو جس سے مادہ متحجر ہو جاوے اور نرم اور رقیق مادہ تحلیل ہوکر زائل ہو جاوے
جالینوس نے کہا ہی کہ ملین مین شرط یہ ہی کہ اُسکی حرارت اور یبس دوسرے
درجہ مین ہو اور اگر پہلے درجہ مین ہو تو منضج ہی اور جو تیسرے درجہ مین ہو
وہ ملطف اور محلل ہی۔ اور بعض متاخرین نے بیان کیا ہی کہ مفرد ملین دوا مین
یبس حرارت کی نسبت سے کمتر ہونا چاہیے

الادویة المصلبة
دوائین جو سخت اور درشت کر دیتی ہین

البارد الرطب من المصلب	کعنب الثعلب اوکالطحلب
سرد تر دوا سخت کر دیتی ہے	جیسے مکو یا جیسے کائی

طحلب۔ پانی پر جو سبزی نظر آتی ہی چونکہ مصلب ملین کا ضد اور اسکا مخالف ہوتا ہی
اسلیے ضرور ہی کہ اُسکا درجہ برودت مین ملین کے مقابل ہووے جیسے اسبغول اور
گلاب سدابہار اور اسیطرح خارجی سردی مادہ منجمد کر دیتی ہی اور اُسکو تحلیل سے باز رکھتی ہی

الادویة المسددة
دوائین جو سدہ ڈالتی ہین

وَکُلُّ ماتعرفه مُسدّدا	فلیس مسخنا ولا مُبرّدا
اور جس دوا کو تو مسدد بیان کریگا	سو وہ نہ تو گرم ہوگی نہ سرد

لا یبلغ العضو اذا ما امتزجہ	فھی اذا ارضیۃ اولزجۃ
عضو کو اختلاط سے وقت نہ کاٹیگی	سو وہ اسوقت ارضی ہوگی یا لزوجت دار

یعنی سدہ ڈالنے والی دوائین نہ تو گرم ہوتی ہین تاکہ تحلیل کر دیوین اور نہ سرد ہوتی ہین جو مادہ کو منجمد کر دیوین۔ بلکہ اُنکے مزاج مین ارضیت غالب ہوتی ہے کیونکہ مسدد (یعنی سدہ ڈالنے والی دوا) مین شرط یہ ہے کہ عضو مین داخل ہو کر اُسکے مسامات کو روک دیوے جو نہین ہوسکتا۔ مگر اسی دوا سے جسمین خشکی اور یبس زیادہ ہو جیسے بسدا ور بارہ سنگے کا سینگ ور نشاستہ یا اسمین لزوجت ہو جسکے ذریعہ سے مسامات کو بند کر دیتا ہے جیسے کیکر کا گوند اور بہدانہ وغیرہ لعاب دار اشیا

الادویۃ المفتحۃ وللسدد
سدون کے کھولنے والی دوائین

خواہ بدن کے باطنی مجاری مین یا ظاہری جلد کے مسامات مین ہوجاوین

وکل فتّاح لسدّ تعرفہ	فانّہٗ مقطعٌ ملطفٌ
اور جو دوا جو سدہ کی کھولنے والی تو بیان کرے	تو وہ مقطع ملطف ہے
کبورق الطعم او کالمرّ	کمثل عنصل و لوز مرّ
جیسے تیز نمکین ذائقے والی یا تلخی کیطرح	جیسے پیاز دشتی یا تلخ بادام
واصل سوس واصل نرجس	و بورق و کبر و ترمس
اور جیسا ملٹھی اور نرگس کی جڑ	اور بورہ ارمنی اور کبر اور باقلا مصری

چونکہ سدہ کھولنے والی دوا ملین کی نسبت سے زیادہ قوی ہوتی ہے اسلیے اسمین شرط یہ ہے کہ اسمین سرایت اور حلول کرجانے کی قوت ہووسے اور یہ میزان الادویات مین

ظاہر پائی جاتی ہی جسکا ذائقہ تلخ یا نمکین ہوتا ہی اور اسیطرح تیز ادویات مین بھی
جو لطافت اور نرمی کی قوت اور تیزی کی وجہ سے سرایت کرجاتی ہین

والقابض المفتح ان تعالجہ فلیس فتاحًا لھا من خارج
اور اگر تو قابض مفتح سے علاج کرے تو یہ سدون کو خارج سے نہین کھولتا
لکنّہٗ یُشرب فی الدّواء فیفتح السُّدّۃ فی الاحشاء
لیکن وہ دوا مین پلایا جاتا ہے تو احشاء کے سدہ کھولدیتا ہی

کبھی سدہ خارج سے بدن کے مسامات مین ہوتا ہی اسلیے ضرور ہی کہ اسکی دواء
کڑوی اور تلخ ہو جسمین کسیطرح کا کسیلاپن نہ پایا جاوے کیونکہ جسم کے ظاہری
مسامات تنگ ہوتے ہین سو جب دوا مین عفوصت اور کسیلاپن ہو تو اُس سے
قبض پیدا ہو جاتی ہی - جیسے آرد باقلاء اور تلخ بادام اور قیصوم (نام دوا) اور جب
سدہ باطنی مجاری مین ہو تو اُسکی دوا مین شرط یہ ہی کہ تلخ ہو تا کہ سدہ کو کھولدیوے
اور قابض بھی ہو تا کہ وہ دوا زیادہ دیر تک ٹھہر کر تفتیح مین اعانت دیوے
جالینوس نے کہا ہی کہ اس بارہ مین افسنتین سے بڑھکر کوئی اور دوا نہین ہی
کیونکہ اسمین قوت ملطفہ موجود ہی جسکے سبب سے وہ جلدی نفوذ کرجاتی ہی
اور قوت مقطع بھی ہی - جس سے غلیظ مواد کو قطع کردیتی ہی جنسے سدہ بڑھجاتے
ہین - اور وہ کسیقدر قابض ہے فائدہ - جو دوا جگر اور طحال کے
مجاری کے سدون کو کھول دیتی ہے اسمین شرط یہ ہی کہ اسکا فعل
نہایت قوی ہو - جیسے سکنجبین عنصلی یا کبر کی جڑ یا اسقولوقندریون

الادویة المجلاّۃ

جلا دینے والی دوائین

وکلّ ماتدعوا بالجلاء	اقلّ فی اللطف کباقلاء
اور تو جس دوا کو جلا کے ساتھ نام رکھے	وہ تلطیف مین باقلا کی طرح کمتر ہے
وکلّ ماتجدہ فی الحلوء	کعسلٍ و مثل لوزٍ حلوء
اور تو جس دوا کو شیرینی مین پاوے	جیسا کہ شہد ہے اور بادام شیرین

جلا دو طرح پر ہوتا ہی یا تو باطنی اعضا سے ریہ کی سطح کی جلاء یا ظاہری بدن کی جلاء - یہان جلاء سے مراد معنی اول ہین کبھی دوسرے معنی بھی مراد لیے جاتے ہین

الادویة المخلخلة

سوراخ کرنے والی دوائین

وکلّ ماتجدہ مخلخلا	یوجد فی سخانہ معتدلا
جس دوا کو تو مخلخل پاوے	وہ اپنی گرمی مین معتدل پایا جاتا ہی
کدھن خروع وکالبابونج	ودھن فجلٍ وکرازیانج
جیسا ارنڈی کا تیل اور بابونہ	اور مولی کا تیل اور سونف

دوا مخلخل مین شرط یہ ہی کہ اسکی حرارت اعتدال کے درجہ مین منضج کی حرارت کے قریب ہووے تاکہ اعضا کو سست اور ڈھیلا کرکے بدن مین حلول کرسکے - تخلخل سے یہ مراد ہی کہ بدن کے مجاری وسیع ہوجاوین

۲ الادویۃ المفتحۃ لافواہ العروق

رگون کے منھ کھولنے والی دوائین

وَکُلُّ مایعرف بالفتاح بفم عرق فھو کالجراح
جو دوا کہ معلوم کیجاوے کہ رگ کے منھ کو کھولتی ہی تو وہ زخم کرنے والے کی طرح ہے

بغلظٍ یفعل فی الحرارۃ کالثوم والبصل والمرارۃ
باوجود غلظت کے حرارت کے ساتھ اثر کرتی ہی جیسے لہسن اور پیاز اور پتہ

یعنی جو دوا رگون کے منھ کو کھولتی ہی اسکے لیے شرط یہ ہی کہ اسمین اسقدر حرارت ہو جس سے ظاہر بدن مین زخم ہو جاوے اور اُسکے مزاج مین غلظت اور جلا بھی ہو بہر صورت یہ سبھی افعال بدن مین خارج سے ہو سکتے ہین نہ اندر کی طرف سے۔

الادویۃ القابضۃ

قبض کرنے والی دوائین

وَکُلُّ مَافی سدّ عرق ینفعُ فقابضٌ لکنہٗ لایلذعُ
ہر وہ دوا کہ رگ کے بند کرنے مین نافع ہی سو وہ قابض ہی لیکن لذع نہین کرتی

یعنی جیسے کہ فتاح دوامین شرط یہ ہی کہ مرخی ہو اسیطرح اُسکی ضد مین ضرور ہی کہ قابض ہو کیونکہ ارخا قبض کی ضد ہی لیکن نہ پوری ہر طرح کی قبض بلکہ ایسی جسمین لذع نہو جیسے دم الاخوین اور آس اور طراثیث اور خرنوب نبطی اور جفت بلوط۔

الادویة المحرقة

جلانے والی دوائین

وَكُلُّ مايحرق فهو الغايه	فی الحرّ والغلظ والنّهايه
جو دوا کہ جلادے وہ گرمی اور غلظت مین	غایت و نہایت کو پہونچنی والی ہی

محرق (جلانے والی) دواکو جب جسم کے ظاہری چمڑے پر رکھین تو اُس سے ایسے آبلہ اور خشک ریشہ پیدا ہو جاتے ہین جیسا کہ آگ سے ہو جایا کرتے ہین جیسے بھلاوے اور چترہ ہندی اور دیگر کبھی زخم اور دوائین غایت اور نہایت سے مراد درجہ چہارم ہی اور محرق دوائین شرط یہ ہے کہ اُسکی طبیعت مین غلظت ہو تاکہ اُسکی تاثیر بخوبی ظاہر ہو جاوے

الادویة المعفنة

گندہ کرنے والی دوائین

جو کہ بگاڑ دیتی ہین اس روح کو جو کہ عضو ماؤف کیطرف آتی ہے

وَكُلُّ ما تجدلهُ يُعفِّن	فمفرطُ الحرّ لطيفٌ مُسخِن
جس دواکو تو پادے کہ گندہ کرتی ہی	تو وہ زیادہ حرارت والی لطیف گرم کرنیوالی ہی

یعنی عفونت پیدا کرنے والی دوا کی حرارت محرق کیطرح ہوتی ہی لیکن کبھی اسکی حرارت زائل اور مفارق بھی ہو جاتی ہی کیونکہ اُسمین غلظت نہین ہوتی بلکہ اسمین لطافت ہوتی ہی جیسے زرنیخ جسکو ہرتال کہتے ہین

الأدوية الاكالة للحم والمدملة

دوائین گوشت کھانے والیان اور پر کرنے والیان

والناقص اللحم نمن خا اضعف	ومدمل الجرح الذی یجفف
گوشت کم کرنے والی وہ ہے جو اس سے ضعیف ترہو	اور زخم کو ملانے والی وہ ہے جو خشک کرے

یہان مصنف نے دو امور بیان کیے ہین - ایک یہ جو دوا فاسد گوشت جیسے زخمون کے گوشت کو کھا لیتی ہے - اسکی حرارت معفنہ ادویہ سے کمتر ہونی چاہیے جیسے تانبہ سوختہ اور زنگار موم کے ساتھ ملا ہوا - دوسرا یہ کہ وہ دوا جو زخم کو ملا دیتی ہے اسکے لیے ضروری ہے کہ عضو کے بیرونی سطح کی رطوبت کو جذب اور خشک کر دیوے اور اسکی خشکی اعتدال کے درجہ مین ہونی چاہیے جیسے مصبر اور پھٹکری اور انزروت اور دم الاخوین -

الادوية الجاذبة بجملة جوهرها

دوائین سارے جوہر کے ساتھ جذب کرنے والیان

وکلُّ ما خصَّ بجذب الممتلی	کالبادزهر والدواء المسهلی
جو دوا کہ امتلاء کے جذب کرنے مین مخصوص ہے	جیسے زہر مہرہ اور مسہل دوا

الادوية الجذابة لا بجملة جوهرها

دوائین جذب کرنے والیان نہ سارے جوہر سے

وکلُّ شیءٍ جذبہ بکیفٍ	فکلُّ ذی حرارةٍ ولطفٍ
جس دوا کا جذب کیف سے ہے	سو وہ گرم اور لطیف ہے

بطبعه کاشق و مُقل	وبالعفونة کمثلِ الزّبل
اپنی طبع سے جیسے اشق اور مقل	اور عفونت سے جیسے پیخال

ان دونون ابیات اور ایک پہلے مین تین صورتین ہین ایک یہ کہ دوا اپنے جوہر اور خاصیت سے جذب کرتی ہی جیسے زہر مہرہ۔ دوسری یہ کہ اپنی کیفیت اور حرارت لطیفہ کی قوت سے جذب کرتی ہی جیسے اشق اور مقل اور اسیکے حکم مین ہے وہ دوا جو کہ عفونت دار اشیا کو داخل بدن سے کھینچتی ہی۔ تیسری وہ جو کہ اپنی طبیعت سے جذب کرتی ہی جیسے تربد اور شحم حنظل دونون بلغم کو جذب کرکے اسہال کی راہ سے نکالتی ہین۔ اور افتیمون سودا کا بالجذب مسہل ہی

البادزهریة والمخلصة والحافظة

دوائین بادزہری اور مخلصہ اور حافظہ

والبادزهر قاهرٌ فی نفعه	بکیفه یحیلُ او بطبعه
باد زہر اپنے نفع کرنے مین غالب ہے	اپنی کیفیت یا طبیعت کے زور سے پھیر دیتی ہی
ومنه ما ینفعُ بالاسهالِ	او بمثالِ قوّة القتالِ
اور کوئی وہ قسم ہی جو بطور اسہال کے نفع دیتی ہی	یا بقدر قوت مجادلہ کے
واخذه فی صحة یضرّه	لذاك بالجاهلِ قد یغره
اور اُسکا استعمال کرنا صحت کی حالت مین ضرر دیتا ہی	اسیلیے کبھی جاہل کو غرہ کر دیتی ہی

مصنف کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ جو دوا زہرون کے اقسام مین سے کسی زہر پر غالب آوے اسکو بادزہر کہتے ہین خواہ اسکا آرام اور نفع دینا بالطبع ہو جیسے نھوم اور غاریقون جو بچھو کے زہر کو زائل کرتی ہین سو وہ دونون سرد زہرونکا

مقابلہ اپنی طبیعت کے زور سے کرتی ہین اور کبھی زہر کو کسی اور فعل کے سبب سے مفید ہوتی ہے۔ اسطرح کہ اسمین ایسی قوت موجود ہے کہ جس سے زہر کو بطور اسہال کے خارج کر دیوے۔ جیسے غاریقون یا زہر کو نہ تو بالطبع آرام دیوے اور نہ بالاسہال بلکہ بالخاصیت فائدہ کرتی ہے۔ اور خاصیت ایک صورت ہے جو کہ مفردون کی آمیزش سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسے تریاق جو روح اور حرارت غریزی کو قوت پہونچا کر زہر کے مادہ پر غلبہ پالیتا ہے اور بعض باد زہر ایسے ہین جو صرف خاصیت سے غالب آتے ہین اور وہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہین ہین جیسے گل مختوم اور اُنسے ادنی باد زہر (زہر مہرہ) حیوانی ہے کیونکہ اس زمانہ کی اصطلاح مین باد زہر یعنی زہر مہرہ مشہور و معروف پتھر پر اطلاق کرتے ہین جسکی دو قسمین ہین۔ حیوانی اور معدنی۔ حیوانی وہ جو کہ جنگلی بکرے کے معدہ مین سے نکلتا ہے۔ اور معدنی وہ پتھر ہے جسکی کان ملک چین مین ہے وقوۃ القتال یعنی مجادلہ سے یہ اشارہ ہے کہ باد زہر زہر کے ضرر کا مقابلہ کرتا ہے جیسا کہ جنگ مین ایک دشمن دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ صحت کی حالت مین ان دواؤن کے استعمال کا ضرر اسلیے ہوتا ہے کہ جو دوائین زہر کا مقابلہ کرتی ہین انمین سے بعض خود زہر دار اور سمیت والی ہوتی ہین

الادویۃ المسکنۃ للوجع

دوائین جو درد کو آرام اور تسکین دیتی ہین

وَمَا یَنزِلُ وَجعًا مُسَخِّنٌ	مُفَتِّحٌ مُقَطِّعٌ مُلَیِّنٌ
اور جو دوا کہ درد کو دور کرتی ہے وہ	گرم ہوتی ہے اور مفتح اور مقطع اور ملین

ومنه ما بالتخدیر ما قد ینفع	کالافیون بدواء یقع
اور بعض ایسی ہین کہ تخدیر سے فائدہ دیتی ہین	جیسے افیون جو دوا کے ساتھ واقع ہو

درد کو تسکین دینے والی دوائین تین قسم کی ہوتی ہین ایک وہ جو کہ درد کے سبب کو زائل کرے اور ایسی دوا وہ ہوتی ہے جسکی حرارت لطیف اور اسمین نضج دینے اور تلیین کرنے کی استعداد ہو جیسے السی اور اسی کے بیجون کا ضماد کرنا دوسری وہ جو درد کے مادہ کو استفراغ کرے اور اسکو نکال دیوے جیسے قولنج کی بیماری مین حقنہ کرنا اور بلغم کے نکالنے مین شحم حنظل کا کھانا جو دونون درحقیقت درد کو تسکین دیتے ہین تیسرے جو دوا تخدیر اور عضو کو بے حس کردینے کی وجہ سے درد کو تسکین دیوے جیسے برشعشا کا استعمال کرنا یا اُس دوا کا جسمین افیون مخلوط ہو۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ مخدر دواؤن کے استعمال سے بچنا لازم ہے جو کہ مادہ کو منجمد کردیتی ہین اسلیے انکا استعمال کسی حالت مین جائز نہین ہے۔

ذکر القوی الثالث من الدواء المفرد

دواء مفرد کی تیسری قوتون کا ذکر ہے

مصنف نے بیان کیا ہے کہ تمام دواؤن مین تین قوتین ہین پہلی گرمی یا سردی یا خشکی یا تری کا پہونچانا دوسری نضج یا ارخا یا سختی یا نرمی پہونچانا جنکا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہے تیسری وہ جسکا آگے بیان آتا ہے جیسے سنگریزونکا توڑنا اور دودھ کا پیدا کرنا

وما ذکرت بعد ذا من حادث	تجده عن القوی الثوالث
اور اب مین جس بات کا ذکر کرتا ہون	تو اُسکو تیسری قوت مین پائیگا

كمثل تفتيت الحصاة في الكلى
جیسے توڑ دینا پتھری کا گردون مین
مقطعًا مُلَطِّفًا مليّنًا
مقطع ملطف وملین
كاصل هليون واصل قصب
جیسے مارچوبہ کی جڑ اور سرکنڈہ کی جڑ

عن كل ما تجده محللا
ہر ایک اس دواسے جسکو محلل پاوے
ولا نصيب فيه حرا بينا
اور نہین پاتے ہم اسمین بظاہر گرمی
وكزجاجٍ محرق ومحلب
اور جیسے کانچ جلا ہوا اور محلب

محلب سے مراد درخت محک یا شہد ہے

پہلی دونون قوتون (قوت اول ودوم) کی نسبت سے یہ تیسری قوت اپنے فعل مین نہایت قوی ہوتی ہی کیونکہ اسمین دونون قوتون کا فعل تسخین اور انضاج موجود ہی۔ اور تیسری اور قوت بھی پائی جاتی ہی جسکے سبب سے ملطف اور مقطع اور ملین ہی۔ اور اُسمین حرارت کچھ زیادہ قوی نہین ہوتی اسیواسطے وہ مثانہ اور گردون کے سنگریزون کو ریزہ ریزہ کردیتی ہی کیونکہ قوی حرارت سی مادہ متحجر اور سخت ہوجاتا ہی کانچ جلانے کی ترکیب جو کہ سنگریزون کے توڑنے مین سب دواؤن سے زیادہ فائدہ دیتا ہی جالینوس نے اسطرح بیان کی ہی کہ کانچ کو پگلاکر قلعی کے پانی مین اسقدر رکھا جاوے کہ جلکر چونہ ہوجاوے

وَمِثْلُ دَوَاءٍ فِيهِ بعض الحرّ
اور جیسے دوا جسمین کچھ حرارت

وللدنةٍ يخرجها في الصدر
اور رطوبت ہو جو سینہ کے مواد کو نکال دیتی ہی

یعنی جس دوا مین حرارت اور رطوبت اور تلیین اور انضاج ہو لیکن اسمین حرارت کا زیادہ ہونا ضروری ہی تاکہ سینہ کے مادے کے نکالنے مین قوی تر ہووے

اور نفث میں سہولت دیوے جیسے حب الصنوبر اور مکھن شکر سفید یا مصری کے ساتھہ تناول کرنا

وان یکن معتدلاً فی السخن	فانہ مولد للبن
اور اگر حرارت میں معتدل ہی	تو وہ دودھ کو پیدا کرتی ہی

جب ملین اور ملطف دوا سے دودھ کی زیادتی مطلوب ہو تو ضروری ہی کہ اسمیں مفتت اور ملین کی حرارت سے زیادہ حرارت ہو تاکہ دودھ کو پیدا کرسکے کیونکہ دودھ خون ہوتا ہی جو سفید رنگ کیطرف مستحیل ہو جاتا ہی جیسے سونف

وکل ما عملہ فی النفث	فان ذاک مخرج للطمث
اور جس دوا کا عمل نفث الدم میں ہو	وہ حیض کے خون کو جاری کرتی ہی
ان زاد فی الحر وما یجف	لذاک ما افعال لہ اخف
اگر حرارت اور یبوست میں زیادہ ہو	اس سبب سے اسکے افعال بہت خفیف ہونگے

یعنی جو دوا النفث الدم میں اعانت دیوے اور سینہ کو مواد سے جلا دیوے وہ ضرور حیض کا ادرار کرتی ہی جیسے مجیٹھ اور نہری پودنہ اور ترمس وغیرہ

وکل ھذا ہا ملا دالبول	وکل حریف بذاک اولی
اور ساری یہ دوائیں بول کی مدد ہیں	اور ہر تیز اس عمل میں زیادہ لائق ہی

یعنی جو دوائیں سنگریزوں کو توڑتیں یا سینہ کو مواد سے جلا دیتیں یا حیض کا ادرار کرتی ہیں یہ سبھی بول کا ادرار کرتی ہیں - اور انمیں سے زیادہ تاثیر وہ کرتی ہی جسمیں حراقت اور تیزی ہوتی ہے

ذکر الصفات التی علیہا الادویۃ

اُن صفات کا ذکر ہے کہ جنپر ادویات ہوتی ہیں

واذ وصفت قوت المزاج — فہا انا ابدء بالعلاج

جبکہ مزاج کی قوت بیان ہو چکی — تو سنو کہ اب میں علاج شروع کرتا ہوں

کلما نصنع للتعالج — نرسلہ من داخل وخارج

جب ہم معالجہ کی تجویز کریں — تو داخل یا خارج سے اسکو استعمال کرینگے

فانّہ کمثل التعلیف — والحبّ والشراب والسّفوف

کہ یہ معالجہ مثل گھاس کے ہی — اور حبوب اور شربت اور سفوف کے

والدھن والدلوک والنطول — والوشم والخضاب والغسول

اور مثل تیل اور ماش اور نطول — اور وشم اور خضاب اور غسول کے ہی

ومثل الشیاف والمعجون — واللعوق والسواک والسنون

اور جیسے شیاف اور معجون — اور لعوق اور مسواک اور منجن

والطلی والمرھم والذرور — والکحل والسعوط والقطور

اور طلا اور مرہم اور ذرور — اور سرمہ اور ہلاس اور قطور

ومثل مایحمل من فرازج — ومثل مانسقیہ من نجائج

اور جیسے کہ اُٹھائے جاتے ہیں فرزجے — اور جیسے کہ ہم پلاتے ہیں مطبوخ مسہل

ومثل تفمید وکالتباخر — ومثل تکمید وکالغرائر

اور جیسے لیپ کرنا اور بخور لینا — اور جیسے ٹکور کرنی اور غرغرے

ومثل ما نرسله من عفن	ومثل ما ندخنه من دخن
اور جیسے کہ ہم حقنے استعمال کرتے ہین	اور جیسے کہ ہم دھونی دیتے ہین

مصنف دواؤنکی صفات بیان کرنا چاہتا ہے خواہ وہ اندرونی بدن یا خارج مین استعمال کیجاوین اگر متن مین تعلیف کا لفظ ہے تو اُس سے یہ مراد ہے کہ گھاس اور بوٹیون کے ذریعہ سے معالجہ کیا جاتا ہے اور اگر تغلیف کا لفظ ہے تو اس سے یہ مطلب ہے کہ سر کے بالون پر ٹوپی اور غلاف چڑھایا جاوے تاکہ گرمی سے بچاؤ ہو جاوے یا زیادہ جوین زائل ہو جاوین وشم۔ بدن کو گودنا اور داغ دینا برص اور سفید بہق مین تاکہ آسانی سے دوا کی تاثیر پہونچ جاوے۔ سنون جو منجن دانتون پر حفر یا حبرہ کی وجہ ملا جاوے بخانج سے مطبوخات اسہال آور مراد ہے۔ مبا خروہ بخور ہے جو بچے کے نکالنے کے واسطے عورت کے جاے مخصوص مین دھونی دیجاوے۔ دخن وہ دوا جو زکام یا سل کو دور کرے۔ فرزجہ وہ دوا جسکو عورتین جاے مخصوص مین رکھتی ہین آبزن۔ دوا جوش کرکے اُسکے آب صافی نیمگرم مین مریض کو بٹھانا انکباب یعنی بپھارہ۔ دوا جوش کرکے اسکا دھوان تمام بدن یا کسی خاص عضو پر پہونچانا بخور یعنی دھونی۔ دوا خشک جلاکر اسکا دھوان تمام بدن یا کسی خاص عضو پر پہونچانا۔ پاشویہ دوا کو پانی مین پکاکر اُس پانی سے بہ رسم معروف مریض کے پانون دھونا اور پانی پونچھکر اوپر سے کپڑا لپیٹنا اور تلوے کھلے رکھنا بعد تھوڑی دیر کے نیچے کی جانب سے کھول دینا۔ تمریخ۔ دوا باریک کرکے بدن پر ملنا۔ اگر دوا خشک ہو تو دھورا کہتے ہین۔ اگر تر ہو تو بٹنا۔ تدہین۔ روغن ملنا خمول۔ دوا کو پوٹلی چھوٹی مین باندھ کر راہ بول یا مقعد مین رکھنا۔ ذرور وہ دوا

خشک باریک گھسکر چھڑکنا۔ سعوط۔ دوا باریک یا اُسکا پانی ناک مین ٹپکانا۔ شموم۔ دوا تر یا خشک کو سونگھنا۔ ضماد یعنی لیپ۔ دوا بوٹی پیسکر ظاہر بدن پر لگانا۔ طلا۔ دوا پتلی لگانا۔ عطوس۔ دوا واسطے چھینک کے سونگھنا فتیلہ۔ یعنی بتی۔ دوا کپڑے مین لپیٹ کر عضو کے کسی سوراخ مین رکھنا کحل۔ یعنی سرمہ باریک دوا آنکھ مین لگانا۔ کاجل۔ دوا کا دھوان لیکر آنکھون مین لگانا۔ کماد۔ یعنی سینک و ٹکور دوا خشک یا تر پوٹلی مین باندھکر گرم بدن کو بتدریج رکھنا۔ تخلخہ۔ دوا رقیق و خوشبو کو کسی چھوٹے ظرف مین رکھکر سونگھنا نفوخ۔ دوا باریک گھسکر ناک یا کسی دوسرے عضو مین پھونکنا۔ نطول۔ یعنی تریڑا دوا کا پانی بدن پر فاصلے سے علی الاتصال گرانا۔ تربیط۔ یعنی پٹی باندھنا پانوئین کہ ابخرے دماغ سے کھینچتا ہی۔ تحکیک۔ پانون کا کھجلانا۔ کپڑے یا کسی خشن چیز سے معتدل وہ دوا جو متغیر خلط کو اصلی حالت پر لاوے۔ منضج۔ جو اُسکو لائق اخراج کے کرے۔ مسہل جو براہ براز کے خارج کرے۔ مفتح۔ جو سدہ اور ریاح کو دفع کرے۔ مدر جو اخلاط رقیق و نافض براہ بول دفع کرے۔ مصدع جسکے استعمال سے درد سر عارض ہو۔ منوم جو خواب لاوے۔ مسہر جو غلبہ خواب و غنودگی کو زائل کرے۔ مجلی وہ دوا جو زخم کو مواد فاسدہ سے پاک صاف کرے۔ مدمل جو قرحہ کو گوشت صحیح سے پُر کرے۔ مجفف جو زخم کو خشک کرے

ذکر علاج سوء المزاج و علاماتہ

سوء مزاج اور اُسکی علامتون کا ذکر ہے

وکلما تذکرہ من سقم	من شعر الراس لظفر القدم
اور جو بیماری کہ ہم ذکر کرینگے	سر کے بالون سے پیر کے ناخن تک

جمیع

مُشْتَمِلاً عَلٰی جمیع الجَسَدِ	کان او اَخْتَصَّ بعضوٍ واحدٍ
مشتمل سارے بدن پر ہو	یا ایک عضو سے خاص ہو
او کان خالیاً من الاَمْشَاج	فلا تعان الخلط بالاخراج
یا ہر طرح کی آمیزش سے خالی ہو	سو تو خلط کو اخراج کی تکلیف دے
و امض علی رسلک بالعلاج	فطبه بالقلب للمزاج
اور تو معالجہ مین نرمی سے چل	کہ ایسا علاج مزاج کو بدل دیتا ہی

معالجہ مین تین امور ہوتے ہین - ایک تدبیر دوسرے دواؤن کا استعمال تیسرے ہاتھ سے کام کرنا مصنف نے یہان سوء مزاج کی دو قسمین بیان کی ہین - ایک یہ کہ ایسی بیماری بلا مادہ ہو جسکا بیان طبیعات کی بحث مین مذکور ہو چکا ہی - اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ مثلاً حرارت یا برودت سے تپ عارض ہو جاوے تو اس صورت مین استفراغ اور مادہ کے نکالنے کی کچھ ضرورت نہین ہی - دوسری قسم کا بیان آگے آتا ہی

نمتازہ من داء جسم ممتلی	ان تمتحن بحلمه و نبتلی
ہم اسکو جدا کرینگے ہر جسم کی بیماری سے	جب ہمنے حکمت عملی سے اسکا امتحان کرلیا اور جانچ لیا

یعنی جب مادہ کے ساتھ سوء مزاج ہو تو وہان مادہ کا نکالنا ضروری ہی جیسے صفراوی تپ کی حالت مین صفرا کے اسہال دیے جاوین - پھر صفائی کے بعد مبردات سے مزاج کی تعدیل اور اسکی درستی و اصلاح کیجاوے -

ان لا علامة به لداء	تبيين للجسم فى الامتلاء
کہ اس بدن مین ایسی بیماری کی علامت نہین	جو بدن مین امتلاء کے سبب ظاہر ہوتی ہو

جب یقینا معلوم نہو کہ بیماری سرد ہی یا گرم یا سوء مزاج سادج ہی یا مادی تو وہان ایسی دوا کے ساتھ معالجہ نہین کرنا چاہیے جسکا فعل قوی ہو جبتک بیماری کا حال پورا متحقق نہو جاوے- لیکن وہان برودت پہونچانی چاہیے یا سخونت اسمین اختلاف ہی- اکثر طبیبون نے کہا ہی کہ ایسے موقع پر سخونت کا پہونچانا مناسب ہی- کیونکہ سخونت حرارتِ غریزیہ کے قریب تر ہی اور تبرید اسکے مخالف ہوتی ہی- اور نیز گرم چیز کا سرد کرنا بہت آسان ہی سرد کو گرم کرنیکی نسبت سے

وان ترى مضرا بالدواء	فشبهه مزاج هذا الداء
اور اگر تو دیکھے کہ جسم دوا سے ضرر پاتا ہی	تو اُسکا شبہ اس مرض کا مزاج ہی
فانه يدفع بالاضداد	السبب المحدث للفساد
کیونکہ اضداد سے دفع کیا جاتا ہے	وہ سبب جو فساد کا پیدا کرنے والا ہی

جب معلوم ہو جاوے کہ بیمار آدمی گرم غذا اور دواؤن سے تسکین اور راحت پاتا ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکی بیماری کا سبب برودت ہی- اور اگر سرد چیزون سے آرام پاوے تو اُسکی بیماری کا سبب حرارت ہی

واللمس فقوى الاستدلال	فيه وبا يضعف من افعال
اور لمس بڑی دلیل ہی اس مقدمہ مین	اور افعال کا ضعیف ہو جانا بھی

لمس اور افعال کا بیان پہلے حصہ مین پورا مذکور ہو چکا ہی یعنی حرارت اور تیزی دونون حرارت پر دلالت کرتی ہین اور کند ذہنی اور نامردی برودت پر

وما تراه ساء من احوال
اور جو تو بری حالت دیکھے

وما يبدا ايبرز من اثقال
اور جو ثقل بول و براز وغیرہ ظاہر ہو

بدن کے افعال جیسے سریع حرکت کرنا اور سخت مضبوط پکڑنا۔ اور بدن کے ثقل جیسے براز اور بول اور پسینہ کا زرد ہونا صفرا کے غلبہ پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے

لكن لا رسوب فى الابوال
لیکن بول مین رسوب نہ ہووے

والنبض قريب عن اعتدال
اور نبض اعتدال کے قریب ہووے

فليس فى جنس بذى امتلاء
تو یہ امتلاء کی کسی جنس سے نہین

بل فارغ من جنس هذا الداء
بلکہ اس مرض کی جنس سے خالی ہے

جب بدن کے حالات مین خرابی آجاوے یا اُسکے حالات مین سے کوئی حالت متغیر ہوجاوے لیکن بول مین رسوب نہون اور نبض بھی اعتدال کے قریب ہے تو سمجھنا چاہیے کہ اس مرض کا سبب مادہ نہین بلکہ سوء مزاج سادج (مساوی) ہے

وان يخص موضع بوجع
اور اگر خاص ہوئی کوئی عضو درد کے ساتھ

فانما دليله بالموضع
تو اُسکی علت اُسی عضو مین ہے

جیسے جب صرف سر مین درد ہو تو اُسکی علت سر ہی مین ہے اور اگر درد ذات مین محسوس ہو تو درد معدہ مین ہے

ويستدل فيه بالاسنان
اور اسمین دلیل پکڑی جاتی ہے عمروں سے

وبمزاج الجسم والالوان
اور جسم کے مزاج اور رنگون سے

وبفصول العام والازمان
اور سال کے موسمون سے اور زمانون سے

وبالمساكن وبالبلدان
اور آرامگاہون سے اور شہرون سے

وماتقدمه من التدبیر	فانه عون علی التفسیر
اور اس تدبیر سے جو کہ پہلے گذر چکی ہو	کہ وہ تشریح و تشخیص پر مددگار ہی

بشرطیکہ کوئی مخالف معارض نہ ہووے کیونکہ بعض جوانون کا مزاج سرد ہوتا ہی اور بعض بوڑھون کا مزاج گرم ہوتا ہی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہی اور گذشتہ تدبیر کی مثال یہ ہی کہ جیسا کہ جن اشخاص نے تازی تر مچھلی کو بہت زیادہ کھایا ہی تو جاننا چاہیے کہ مزاج پر برودت نے غلبہ پالیا ہے

الاستدلال علی سوء المزاج الحار

سوء مزاج حار پر دلیل پکڑنے کا بیان

فان تکن حرارة فی البدن	فانه یضره بالسخن
اگر حرارت بدن مین ہو	تو وہ گرمی کے سبب بدن کو ضرر دیگی
وملمسة سخن وبول احمر	والنبض فیه سرعة الانفتر
اور جلد اسکی گرم ہوگی اور بول سرخ	اور نبض مین ایسی سرعت ہوگی کہ سستی نہین کرتی
وعطش و قلق و سهر	مع نحافة ولون اصفر
اور تشنگی اور بیقراری اور بیداری	اور لاغری اور زردی رنگ کی
فی بلد الجنوب والشباب	والصیف والسالف من اسباب
جنوبی شہر مین اور جوانی مین	اور موسم گرما مین اور پہلے اسباب مین
فداوی بالتدبیر نحو المحرقة	وکل علة تراها مغلقة
پس تپ محرقہ جیسی بیماریکا اور ہر بیماری کلا جسکو	تو بیقرار کرنے والا دیکھے تدبیر سے علاج کر

وَاجْعَلْ غذائه بقدر قوتهٖ	وقدر ما ترى له من شهوته
اور تو مقرر کرنا اسکی غذا بقدر اسکی طاقت کے	اور جب اسکی خواہش کے جو تجھے نظر پڑے

یعنی تمام گرم بیماریون کا علاج تبرید اور ترطیب ہے یعنی سردی اور تری پہونچانا جیسا کہ تپ محرقہ کے علاج مین ہوتا ہے

الاستدلال علی مرض سوء المزاج البارد

سوء مزاج بارد پر دلیل پکڑنے کا بیان

وان یکن من المزاج البارد	فانه ینضر بالوارد
اور اگر مزاج بارد ہو	تو اسکو سرد چیزون سے ضرر ہوتا ہے

خواہ سرد چیزین غذا ہون یا دوا

ونفعه من کل شیء سخن	والبرد مرتسم لمس البدن
اور اسکو آرام ہر ایک چیز گرم سے ہوگا	اور اسکی سردی بوقت لمس بدن کے محسوس ہوگی

جس سے صرف مزاج کا حال معلوم ہوتا ہے ورنہ تپ جو تخمیہ اور بعض بلغمی تپون مین اکثر بدن کا ظاہری جلد لمس سے گرم محسوس ہوتا ہے

واللون مخصوص بلون ابیض	والنبض فی الابطاء مما ینبض
اور رنگ سپید رنگ کے ساتھ مخصوص ہوگا	اور نبض جب حرکت کرے تو سستی مین ہوگی

کیونکہ بلغم کا رنگ سپید ہوتا ہے سو جب وہ کسی جسم مین زیادہ ہوگا تو اسکا رنگ سپیدی مائل ہو جائیگا

ولیس فیه عطش ولا ارق	وان یکن ذا سهر بلا قلق
اور نہ اسمین تشنگی ہوگی اور نہ بیداری	اگرچہ ہوگا بیدار بغیر اضطراب کے

واللون جصیٌّ لجسمٍ ذاهلٍ — وسن شیخٍ فی بلاد الشمائل

اور رنگ گج جیسا ہوگا یعنی سستی بدن کی — اور سن بڑھاپے کے شمالی شہرون مین

وشتوة وما مضے من سبب — مبرد فمن دلیل عجب

اور موسم سردی کا ہوا اور جو گذرا ہی سبب — مبرد ہے تو وہ عجب علامت ہے

تداو بالتسخین ان تعالج — وائت بذالك نحو طب لفالج

پس تو اگر معالجہ کرنا چاہے تو تسخین سے کر — اور اسمین فالج کے علاج کیطرف تصد کر

گذشتہ سبب سے مراد یہ ہی کہ باوجود زیادہ سرد غذا کھانے کے حرکت کم کی ہو اور فالج کا علاج یہ ہی کہ بدن کو تسخین پہونچائی جاتی ہی مع اعانت تقویت کے

الاستدلال علے سوء المزاج الرطب الیابس

سوء مزاج تر اور خشک پر دلیل پکڑنے کا بیان

وان هذین من السقمین — من یخلوا من احد الامرین

تحقیق یہ دونون بیماریان — ایک دو امرون سے کبھی خالی نہونگی

ان کان یبسا فتراه نحلا — او کان طبا فتراه رهلا

اگر وہ بسبب خشکی کے ہو تو اسکو لاغر دیکھیگا — اور اگر تری سے ہو تو تو اُسے ڈھیلا دیکھیگا

جس شخص کے مزاج مین یبس زیادہ ہو اُسکا بدن خشک اور دُبلا پتلا ہوتا ہی اور کبھی تشنج بھی عارض ہو جاتا ہی اور اگر یبس کے ساتھ حرارت بھی ہو تو اکثر تپ دق ہو جاتی ہی۔ اور اگر یبس کے ساتھ برودت ہو تو تپ ذبول ہو جاتی ہی اور اگر بدن مین تری غالب ہو تو اُس سے جسم ڈھیلا اور سُست ہو جاتا ہی۔ اور اگر رطوبت کے ساتھ برودت بھی ہو تو استسقا (جلندر) ہو جاتا ہی

فامض مع اللین بالتجفیف	بعمل محکم لطیف
پس تری کے ساتھ خشک کرنیکا طرف چل	پختہ اور لطیف عمل کے ساتھ
فی الحر ماقد کان او فی البرد	وامض من الیابس نحو الضد
گرمی مین جو ہو یا سردی مین	اور خشک مین اُسکی ضد کی طرف چل
وفی الجمیع فاحسم الاسبابا	من قبل ان تعالج الصوابا
اور سب امراض مین انکے اسباب کو دور کر	علاج واقعی شروع کرنے سے پہلے

سبھی امراض مین معالجہ بالضد کرنا چاہیے اسطرح کہ سرد کو گرمی اور تر کو خشکی اور خشک کو تری اور گرم کو سردی پہونچائی جاوے - لیکن علاج شروع کرنے سے پہلے مرض کے سبب کی طرف نظر کرکے معلوم کیا جاوے کہ اُسکا سبب کیا اور کیسا ہے - اگر مادہ ہو تو استفراغ اور اُسکا نکالنا ضروری ہے - اور اگر مائیت ہو جیسا کہ استسقاے زقی مین ہوتا ہے تو اول زرد پانی کو نکالکر پھر معالجہ کی تدبیر کیجاوے یا ورم گرم ہو تو پہلے بدن کے مزاج کو تبرید اور سردی پہونچائی جاوے تاکہ سبب منقطع اور زائل ہوجاوے

علاج الامراض الامتلائیۃ وشروط الاستفراغ

امراض امتلائی کا علاج اور اُسکے استفراغ کی شرطین

والداء ان یکن من امتلاء	فلا سوی الاستفراغ من دواء
مرض اگر امتلاء سے ہو	تو بجز استفراغ کے اُسکی کچھ دوا نہین

یعنی بیماری کے اسباب مین سے امتلاء غالب ہو سو اگر خون کا غلبہ ہو تو اُسکو فصد کے ذریعہ سے نکالا جاوے - اور اگر کوئی اور خلط غالب ہو تو اُسکو

اسہال کے ذریعہ سے خارج کیا جاوے۔

لکل استفراغ شروط عشرۃ	الا تکن مما الیہ من شرۃ
ہر استفراغ کی دس شرطیں ہیں	اگر وے نہوں تو استفراغ کی حرص چاہیے
اولہا النظر فی الاعراض	والامتلا فی من اعراض
پہلے تو دیکھنا اعراض ہیں	اور امتلا کے امراض ہیں
وسن شاب الی کہول	وعادۃ وقوۃ العلیل
(۲) سن جوانی کی عمر کہولت تک	(۳) عادت (۴) قوت بیمار کی
والفصل من خریف او ربیع	وبلد معتدل الجمیع
(۵) فصل خریف کی ہو یا (۶) ربیع کی	(۷) شہر جس میں سب طرح کا اعتدال ہو

معتدل شہر سے مراد یہ ہے کہ وہاں نہ تو زیادہ حرارت ہو جو اخلاط کو بلا دیوے اور نہ زیادہ سردی ہو جو انکو منجمد کردیوے بلکہ اسکی تمام فصلیں اعتدال کے قریب ہوں کیونکہ فصد لینا اور مسہل دینا گرم شہروں میں منع ہے کیونکہ وہاں اس سے زیادہ قوتیں تحلیل ہو جاتی ہیں اور سرد شہروں میں مادہ کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے

والوقت والمزاج حار رطب	وجسد یبدو علیہ الخصب
(۸) وقت مناسب معتدل (۹) مزاج گرم تر ہو	(۱۰) بدن جس پر تر و تازگی ظاہر ہو

ضروب الاستفراغ

استفراغ کے اقسام کا بیان ہے

وکل ما تفرغہ من حادث	فاجذبہ اما من مکان باعث
جس نے مادہ کو تو نکالنا چاہے	تو اسکو کھینچ یا تو بیماری والے مکان سے

جبکہ کسی کے دہنے ہاتھ مین دموی ورم ہو جاوے اور تم اُسکو تحریک مین لانا اور نکالنا چاہو تو اُسکے دہنے ہاتھ کی فصد کرو اور اگر اسکو خلاف جہت کیطرف جذب کرنا اور کھینچنا مطلوب ہو تو بائین ہاتھ سے فصد لو - یا جب کوئی خلط دماغ سے معدہ کی طرف گرتی ہو تو اُسکو بذریعۂ سعوطات وغیرہ کے دماغ سے ناک کی طرف جذب کرنا چاہیے - اسیطرح جب مرضعہ یعنی دودھ پلانیوالی کے دودھ مین کوئی فاسد خلط مخلوط ہو جاوے تو اسکو بذریعۂ حیض کے ذریعہ سے رحم کیطرف جذب کیا اور کھینچا جاوے - پھر کبھی جذب کرنا بعید مخالف عضو کیطرف ہوتا ہی جیسے کسی شخص کی دہنی ناک مین نکسیر (رعاف) کا عارضہ ہو تو اُسکے بائین پانون کی رگ صافن سے فصد لیجاوے اور کبھی جذب قریب مخالف مکان کیطرف ہوتا ہی جیسے کسی شخص کے مُنھ سے خون جاری ہو تو اسکے مادہ کو ناک کی طرف کھینچا جاوے - اور کبھی جذب بعید مکان سے ہوتا ہی جیسے حقنون سے دماغ کا مادہ نیچے کیطرف امالہ کرتا ہی

او قاجذاب من سائر الاعضاء		علیٰ خلاف او علی السواء
یا تو جذب کر تمام اعضا سے		مخالف جہت پر یا ایک طور پر

مثلاً دہنی آنکھ کی درد مین دہنی ہاتھ کی رگ قیفال سے فصد لیجاوے جبکہ موافق جہت کی طرف مادہ کا جذب کرنا منظور ہو یا بائین ہاتھ رگ قیفال کا خون نکالا جاوے جبکہ خلاف جہت کیطرف جذب کرنیکا ارادہ ہو

وربما جذاب من اعضاء		لما یشرکه بذالک الداء
اور اکثر اوقات تو جذب کریگا ان اعضا سے		بسبب انکی مشارکت کے ان امراض مین

كوضعنا المحجمة الحجام	في الثدي امساكا لدم الارحام
جیسا کہ ہم حجام کی سینگی پستانون مین لگائین	واسطے بند کرنے زخمون کے خون کے

رحم کو پستانون کے ساتھ مشارکت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ دودھ پلانیوالی عورت کو اکثر حیض نہین آتا۔ کبھی فصد سے دو امور ملحوظ ہوتے ہین۔ جذب اور استفراغ جیسا کہ کسیکے دہنے پہلو مین گرم ورم ہوجاوے تو اُسکے بائین طرف مین فصد کرنے سے استفراغ اور جذب ہوجاتا ہے

وقد مضى دليل الامتلاء	وما يفرغه من الدواء
امتلاء کی دلیل اور جو جو اُسکے نکالنے کی دوا ہے	اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے

العلل الدموية التي يفصد فيها اولا في فصد الورم الفلغموني

امراض دمویہ (خونی) جنمین فصد کیجاتی ہے ان مین سے اول ورم فلغمونی کی فصد کا ذکر ہے

فصد تفرق اتصال ارادی ہے جس سے کلی استفراغ حاصل ہوجاتا ہے اور اُسکے اسباب دو ہین یا تو خون کا زیادہ ہونا یا اُسکے مزاج مین خرابی اور تغیر کا آجانا فلغمونی گرم ورم دموی ہے جو ظاہر جلد مین ہوجاتا ہے۔ اور بعضون نے دماغ کی خصوصیت بیان کی ہے

وانما يفصد جالينوس	عرقا اذا ما كثير الكيموس
اور جالینوس فصد کرتا ہے رگ کی	جبکہ اوسمین خلط بہت ہوجاوے

یہان خلط سے مراد خون کی زیادتی ہے۔ اور کبھی کیموس دیگر ردی خلطون پر بھی بولا جاتا ہے

اذا رای علائما من الدم	في بدن لا سيما في الورم
جب معلوم ہون خون کی علامتین	کسی بدن مین خصوصاً ورم کی حالت مین ۱۸

وافصد اذا بهذه الاشراط	دمیّة لا سائر الاخلاط
تو اسوقت ان شرطون پر نکال	خون والی خلط کو نہ باقی اخلاط کو

یہان شرطون سے مراد وہ دس شرطین ہین جو کہ استفراغ کی بحث مین مذکور ہو چکی ہین اور کبھی خون کی زیادتی اور اُسکے غلبہ کی شرطین مراد لیجاتی ہین جو ابھی بیان ہو رہی ہین - اور یہی معنے یہان قریب الفہم ہین

فی فصد بهذا الشغل الی ما قصد	وافصد من الامراض ما قد فصد
پس تو اس شغل سے وہی ارادہ کر جسکا اُسنے قصد کیا ہو	اور اُن امراض مین فصد کر جنکی فصد اُسنے کی ہو

اور مصنف ہمیشہ تاکید کیا کرتا تھا کہ جن مقاصد کا جالینوس نے قصد کیا ہو اُسیکا ارادہ کیا جاوے اور جن امراض مین اُسنے فصد کی ہو اُنمین ہمیشہ اسکا اتباع کیا جاوے

اذا وثقت شاهد التبیین	فابدء بفصد کل فلغمونی
جب تو صحیح حال کے گواہ کا اعتبار کر لیوے	تو تب ہر ایک ورم فلغمونی کی فصد کر

یعنی جب خون کا غلبہ ثابت ہو جاوے تب فصد لیجاوے جیسا کہ ورم فلغمونی وغیرہ مین ہوتا ہے

فی الراس من خارج و داخل	و ما یکون منه فی المفاصل
سر مین ہو خون خارج یا داخل	اور جو ورم کہ مفاصل مین ہو

یہان ورمون سے مطلق گرم ورم مراد ہے نہ سرد یا خشک خواہ وہ ورم ظاہری عضو مین ہو یا باطنی مین

ورم فی اسفل الاذنین	و ورم الرمد فی عینین
اس ورم مین جو کانون کے نیچے ہو	اور اس ورم مین جو آشوب آنکھون مین ہو

اسفل اذن سے مراد کانوں کا سوراخ ہے بقراط نے کہا ہے کہ جوانونکے کانونمین گرم ورم مہلک ہے

وورم اللسان واللثات	والذبحۃ وورم اللہات
اور زبان اور مسوڑون کے ورم مین	اور حلق اور کوّہ کے ورم مین

ذبح عضلات یا حلق کا ورم ہے جو اکثر مہلک ہے

وفی النغانغ وفی اللوزتین	وفی الخوانیق وفی الذلاذب
اور تالون اور لوزتین کے ورم مین	اور خناقون اور ورمون مین

نغانغ گوشت ہے مابین لہات دشوارات کے یا مابین حلق ولہات کے۔ اور لوزتین دو گوشت کے ٹکڑے ہین جو زبان کی جڑ کے محاذی ہوتے ہین انمین سے ہر ایک لوز یعنی بادام کے مشابہ ہوتا ہے اسلیے انکا ایسا نام رکھا گیا ہے خناق ورم ہے داخل حلق مین ہوجاتا ہے جس سے اندر نگلنا اور سانس لینا دشوار ہوجاتا ہے اور کبھی بڑھکر ہلاکت تک نوبت پہونچا دیتا ہے

وذات الجنب وذات الریۃ	وورم فی الثدی والاربیۃ
اور پسلی اور پھیپھڑے کے ورم مین	اور پستانون اور کنج ران کے ورم مین
وورم فی الکبد او فی المعدۃ	وورم فی الامعاء او فی المقعدۃ
اور جگر اور معدہ کے ورم مین	اور امعا اور مقعد کے ورم مین
وفی الطحال وفی الانثیین	وفی مثانۃ وکلیتین
اور تلی اور بیضون کے ورم مین	اور مثانہ اور گردون کے ورم مین
وورم الرحم او فی السرۃ	والماشرا وفی ضروب الحمرۃ
اور رحم اور ناف کے ورم مین	اور ماشرا اور سرخ بادہ کے اقسام مین

ماشرا گرم ورم لذع دار ہی جو صفراوی خون سے پیدا ہوتا ہی اور اکثر منھ اور دماغ سب کو حاوی ہو جاتا ہی۔ اور کبھی ایسا نہین ہوتا صرف چہرہ پر نمودار ہوتا ہے پھر بعض امراض مین بذریعہ فصد کے خون کا نکالنا نہایت ضروری ہی جیسے دماغ اور پسلی (پہلو) اور جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم کے ورمون مین اور جو ورم بغلون کے نیچے اور کنج ران مین اور کانون کے نیچے ہو جاتے ہین وہ اکثر طاعون کی قسم مین سے ہوتے ہین

الفصد فی القروح والبثو حیث کانت

فصد کرنی پھوڑے اور پھنسیون مین جہان ہون

وفی قروح الراس العینین	وسعفہ والقروح فی الاذنین
سر اور آنکھون کے پھوڑون مین	اور گنج مین اور کانون کے پھوڑے مین

آنکھون کے پھوڑے وہ ہین جو کہ آنکھون کے ڈھیلے پر سفید سفید نقطے ہوتے ہین۔ اور باوجود اسکے سر اور آنکھون مین نہایت درد محسوس ہوتا ہی جسنے کبھی آنکھ خراب بھی ہو جاتی ہے

وفی التی تسعی وقروح الرئیہ	وفی قروح الفم والجدریہ
اوران پھوڑون مین جو ساعیہ ہوتے ہین اور پھیپھڑے کے زخم مین	اور منھ کے زخم اور چیچک مین

پھوڑون کی قسم مین سے جو نملہ ہین وہ اکثر پھیلتے ہین اور انکے سوا کبھی اور بھی ساعی ہوتے ہین۔ اور پھیپھڑے کے زخم سے اگر مصنف کی مراد سل ہی تو وہان فصد کرنا ہرگز مناسب نہین۔ بلکہ یہان وہ گرم ورم مراد ہی جو پھیپھڑے مین ہو جاتا ہی اور کبھی منتقل ہو کر اسکے ذبل ہو جاتے ہین تو اس صورت مین بھی

فصد صرف ابتدائی مین کیجاوے تاکہ مادہ پھیپھڑے سے جذب ہو جاوے
چونکہ منھ کا ورم گرم ہوتا ہی اسلیے اسمین فصد کرنا مناسب ہی لیکن چیچک مین
صرف پہلے اور دوسرے اور تیسرے دن مین فصد لی جاوے جوانون کی
بخلاف لڑکون کے کہ اُن مین ممنوع ہی اور چوتھے روز فصد کرنے مین اختلاف ہی

وفی المعان صحّ فیھا العلم		وفی التی ینبت فیھا اللحم
اور انتڑیون کے پھوڑون مین اگر ٹھیک معلوم ہو جاوے		اور اُنمین کہ جنکے اندر گوشت اگتا ہی

یعنی انتڑیون کے گرم ورم یا بیماری مین جیسے قولنج حار جوکہ ورمون کے ساتھ
ملحق ہی۔ لیکن اُسکا معلوم کرنا نہایت دشوار ہی اسلیے جبتک وہان خون کی
زیادتی نہ ثابت ہو جاوے ہرگز فصد نکرنا چاہیے۔ جن زخمون یا پھوڑون مین
فاسد مادہ گرتا ہی جوکہ صاف گوشت کے پیدا ہونے کو روکتا ہی وہان فصد کیجاوے
تاکہ اُس سے مادہ ہٹ جاوے

کذلک والبثور حیث کانا		والجرب الرطب اذا استبانا
یہ پھوڑے اور پھنسیان جہان ہون		اور تر خارش جبکہ ظاہر ہو

پھنسیان ورمون کے ساتھ ملحق ہین جنمین سے جو دموی ہی اُسکا حکم تو شرا کے
مثال ہی جوکہ اُسکے ساتھ مشابہ ہوتی ہی مگر یہ شرا کے مانند تمام بدن کو شامل نہین ہوتی
اور بعض کا مادہ صفراوی ہوتا ہی جسکا حکم حمرات کے مثل ہی اور بعض کا مادہ سوداوی
ہوتا ہی جسکا مادہ سوداوی خارش کے مثل ہی۔ اور بعض کا مادہ بلغمی ہوتا ہی۔ اور
بعض کا مادہ مائی جیسے آبلے ہوتے ہین۔ اور تر خارش کا مادہ دموی (خونی)
ہوتا ہی جسمین بلغم شور یا رطوبت کھاری مخلوط ہوتی ہی جسمین اس مادے کے نکالنے کے لیے

فصد کرنا ضروری ہی - اور خشک خارش مین فصد کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ اُسکا مادہ سوداوی ہوتا ہی

مثل تبوسر الفم والعینین
جیسے کہ پھنسیان مُنھ اور آنکھون مین

و کالذی ینبت فی الجنبین
اور جیسے کہ دونون پہلوون مین پیدا ہوتی ہین

بثور وہ چھوٹے دنبل اور پھنسیان ہین جو سرخی کی طرف مائل ہوتی ہین جنسے نہایت درد اور تکلیف ہوتی ہی خصوصاً وہ جو کہ آنکھون مین ہوتی ہین نہایت ایذا دیتی ہین اور مُنھ کی پھنسیان کبھی معدہ کی حرارت سے ہوجاتی ہین

الفصد فی امتلاء العروق وانفجار الدم
رگون کے امتلاء اور خون کے جریان مین فصد کرنے کے بیان مین

عروق وہ رگین ہین جو خون کیطرف ہین جبکہ وہ زیادہ خون سے پُر ہوجاوین تو اُنسے بذریعہ فصد کے خون کا نکالنا ضروری ہی

وفی امتلاء العرق والرعاف
اور رگ کے پر ہونے مین اور نکسیر مین

والدم ان سال من الاسنان
اور خون جب دانتون سے جاری ہو

وفی البواسیر اللواتی فی الفم
اور اُن بواسیرون مین جو مُنھ مین ہوتی ہین

وفی البواسیر التی فی المقعدۃ
اور ان بواسیرون مین جو مقعد مین ہوتی ہین

وفی البواسیر من الانف
اور ناک کی بواسیر مین فصد کر

کذالک او سال من الاذان
یا ایسا ہی کانون سے

وفی التی تخرج عند الرحم
اور اُنمین جو رحم کے نزدیک نکلتی ہین

والنزف فی الطمث لقصر المدۃ
اور جریان خون حیض جو تھوڑی مدت مین ہو

ناک کی بواسیر مین ایک زیادہ گوشت کا ٹکڑا ناک مین پیدا ہو جاتا ہی جسکی دو قسمین ہین ایک سفید نرم جس سے کچھ ایسی تکلیف نہین ہوتی - دوسرا سرخ اور کبھی سیاہی آمیز ہوتا ہی جس سے نہایت درد اور ایذا پہونچتی ہی اور مقعد کی بواسیر کا خون سوداوی ہوتا ہی جو کہ فصد سے کم ہو جاتا ہی اور حیض مین فصد کرنے سے اُسکا مادہ مخالف جہت کیطرف کھنچ جاتا ہی

الفصد فی العلل المتفرقۃ
جُدی جُدی بیماریون مین فصد کرنی

و فی الصداع والدوار والنجر اور سر کے درد اور چکر کی بیماری اور گندہ دہنی	و وجع السن وشعر ینتشر اور دانت کے درد اور بالونکے گرجانیکی بیماری مین فصد کر

ان سب امراض مین ایسی حالت مین فصد کرنی چاہیے جبکہ خون کی زیادتی اور بدن مین اسکا امتلا معلوم ہو جسمین فصد کرنے سے خون اور امتلاء کم ہو جاتا ہی

والفسخ فی العضو والاحتلام اور عضو کے پھٹ جانے مین اور احتلام مین	و وجع المفصل والزکام اور جوڑ کے درد اور زکام مین

عضو کے ٹوٹنے یا پھٹ جانے کی حالت مین فصد کرنے سے ورم ہو جانے کا ڈر نہین رہتا - اور زیادہ احتلام ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ خون جو منی کا مادہ ہی بدن مین زیادہ ہو گیا ہی - اور جوڑ کی درد سے مراد نقرس جاری ہی

والصرع والسبل وفی الطرفۃ اور مرگی اور سبل اور طرفہ مین	و توثۃ او فی ذہاب الشہوۃ اور توثہ اور اشتہا کے جاتے رہنے مین

مرگی مین جب تحقیقاً خون کا غلبہ یا اُسکا فساد معلوم ہو جاوے تو فصد کیجاوے ۶۰

سبل وہ سرخ رگین جو آنکھ کی سپیدی پر تنی ہوئی ہین خون غلیظ سے پُر ہو جاتی ہین۔ طرفہ سرخ نقطہ ہی جو بسبب ضربہ وغیرہ کے آنکھ مین پیدا ہو جاتا ہی اس مین فصد کرنا ورم کو روک رکھتا ہی کیونکہ درد سے مادہ جذب ہو جایا کرتا ہی

وشرج منقطع فی المقعدۃ	وفی النساء ووجع فی المعدۃ
اور شرج مقعدہ مین	اور عرق النساء مین اور معدہ کے درد مین

شرج وہ جسم ہی جو کہ قبل اور دبر کے درمیان ہی۔ عرق النساء کی پانون کے ایک جانب مین رگ ہی جسکی فصد باندھنے کے بعد کیجاتی ہی اور معدہ کے درد کے ساتھ جب گرم ورم ہو یا بدن مین خون کا زیادہ امتلا ہو تو فصد کیجاوے

ووجع ناخس فی الکبد	وما اعتری فی کبد من سدد
اور چبھنی درد مین جو جگر مین ہو	اور سدون مین جو کہ جگر مین پیدا ہوتے ہین

بشرطیکہ مزاج مین حرارت اور خون مین کثرت ہو

علاج الامراض الدمویۃ

دموی (خونی) امراض کا علاج

وابغ بطب ھذہ الادواء	بطب سونوخس فی الادواء
تو ان مرضون کے علاج مین	سونوخس کے علاج سے نجات دے

یعنی دموی بیماری کا علاج سونوخس کے علاج کیطرح کیا جاوے کیونکہ سونوخس وہ تپ ہی جو کہ خون کے جوش اور اُسکی سخونت سے عارض ہوتا ہی نہ اسکی عفونت سے اسلیے اسکا عمدہ علاج فصد ہی جو اکثر تنہا ہی کافی ہوتی ہی۔ لیکن اسکے بعد رواد عات کے استعمال سے بقیہ خون کی تلطیف کردینی چاہیے

اسہل من الصفراء بعد الفصد — وھل من الغذاء نحو البرد

صفرا مین فصد کے بعد مسہل دے — اور غذا مین سردی کی طرف میلان کر

اگر فصد کافی نہو تو خیسا ندون کے ذریعہ سے صفراء کا مسہل دیا جاوے اور کھانے کے لیے سرد غذائین جیسے بقلہ (خرفہ) کاہو۔ آلو بخارا۔ انبلی دیجاوین

واجنب السخن من الغذاء — وما به یزید فی الدماء

اور گرم غذا سے پرہیز کر — اور اُن سے بھی جو خون بڑھاتی ہین

جیسے چنے اور رہیون اور گرم مصالح اور خون کو بڑھانیوالی جیسے گوشت اور شیرین غذا اور شربت ہین

ومل بما تغذوه نحو القابض — بکل مُزّ و بکل حامض

اور مائل ہو اسکی غذا کے واسطے قابض کیطرف — ہر ایک کھٹمٹھی اور ترش چیز کے ساتھ

قابض وہ غذا ہی جو انگور خام اور ریباس کے پانی کے ساتھ بنائی جاوے اور کھٹمٹھی وہ جو انار وغیرہ کے ذریعہ سے تیار کیجاوے۔ اور ترش وہ جسمین سرکہ اور انبلی کی آمیزش ہو

واستعمل الدلیل فی ذا الالم — بالباب فی غلبة الدّم

اور اس درد مین اُس دلیل کا استعمال کر — جو غلبۂ خون کے باب مین مذکور ہی

ومل الی التبرید والتخفیف — فعل الطبیب الماھر اللطیف

اور تو تبرید اور تخفیف کی طرف مائل ہو — جیسا کہ ماہر طبیب مہربان (یادانا) کرتا ہی

چونکہ علاج ضد کے ساتھ کیا جاتا ہی۔ اور خون کا مزاج حار رطب ہی اسلیے اُسکا علاج اُن ادویات سے کرنا چاہیے جو کہ سرد اور خشک ہون جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہی

العلل الصفراویة

صفراوی بیماریون کا بیان

والمرض الکائن من صفراء	مثل قروح زلق الامعاء
مرض صفراء سے ہونے والے (یہ ہین)	جیسے اسہال انتڑیون کے زخم

زلق الامعاء ایک مرض ہی جس سے طعام امعا مین نہین ٹھہر سکتا۔ اور بقول قرشی بطلان معدی کو کہتے ہین ہر صورت زلق الامعا کا سبب زخم ہین جو کہ امعا (انتڑیون) مین ہو جاتے ہین جنکا سبب معدہ صفراوی ہی جو امعا کیطرف گر کر انمین زخم کر دیتا ہی جس سے جو امعا کیطرف غذا آتی ہی پھسلکر خارج ہو جاتی ہی کیونکہ امعا مین اسقدر قوت نہین رہتی جس سے کسیقدر عرصہ تک غذا کو روک سکے اور یہی زخم کرنے والا مادہ کبھی لذعدار حرارت کیطرف مستحیل ہو جاتا ہی اور وہ یا تو دماغ سے گرا کرتا ہی۔ یا خود بخود وہان امعا مین پیدا ہو جاتا ہی۔ اور زلق کی حقیقت یہ ہی کہ غذا ہضم اور طبخ سے نکل جاتی ہی۔ اور کبھی ایسا زلق الامعا لزوجت وا بلغم کیوجہ سے ہوتا ہی جو کہ اس لزوجت کے سبب سے غذا کو امعا سے پھسلا کر خارج کر دیتا ہی

والہذیان واختناق الرحم	والغب والنساء واسہال الدم
اور ہذیان اور اختناق الرحم	اور تہیہ تپ اور عرق النساء اور اسہال دموی

صفراوی بیماریون مین بکواس اور بیہودہ گوئی اسلیے زیادہ ہوتی ہی کہ صفرا مین حدت اور تیزی ہوتی ہی اور وہ دماغ کی طرف صعود کرکے اُسکی رطوبتون کو جذب اور خشک کر دیتا ہی اور اختناق الرحم ایک بیماری ہی جو غشی اور بیہوشی کے مشابہ ہوتی ہے اور کبھی زیادہ قوی ہوکر صرع (مرگی) کے مشابہ ہو جاتی ہی کیونکہ رحم اور دماغ میں

باہم مشارکت ہوتی ہے۔ اور جب مجامعت سے کم استفراغ ہونے کے سبب سے
منی کا مظروف پر ہو تو اسمین عفونت آجاتی ہے۔ کیونکہ منی ایک ایسی رطوبت ہے
جو عفونت کو قبول کرکے فساد اور سمیت (زہر) کیطرف مستحیل ہوجاتی ہے جسکے بخارات
دماغ مین جاکر مرگی لاتے ہین۔ اور اگر انہین سے کسیقدر دل کیطرف آوین تو بیہوشی
عارض ہوجاتی ہے۔ اور غب سے صفراوی تپ مراد ہے جو کہ خالص صفراسے پیدا ہوتا ہے
اور عرق النسا صفراسے کم حادث ہوتی ہے جو کبھی اُس صفراسے پیدا ہوتی ہے جسمین بلغم
مخلوط ہوتی ہے۔ لیکن اکثر اُسکا حدوث صرف خام بلغم سے ہوتا ہے اور وہ ایک
درد ہے۔ جو گھٹنے سے شروع ہوکر پاؤن کے بیرونی طرف سے قدم تک ممتد ہوتا ہے
اور کن انگلی تک بھی پہونچتا ہے۔ خونی اسہال چار قسم پر ہوتے ہین۔ اول وہ جو اندرونی
جگر مین زیادہ خون ہونے کے سبب سے آتے ہون۔ جسکا سبب حرارت جگر کی زیادتی ہے
جس سے جو کچھ جگر مین پہونچتا ہے وہ خون کیطرف مستحیل ہوجاتا ہے۔ جسکا رنگ سرکے
میل کے قریب ہوتا ہے۔ دوم وہ جو پیٹ کیطرح خارج ہون جسکا سبب جگر
مین سے کسی جرم کا پگلنا معلوم ہوتا ہے۔ سوم یہ کہ صرف خالص خون خارج ہو جسکا سبب
خون کی زیادتی اور ریاضت اور فصد کا متروک ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ چہارم وہ جو
معدہ کے ضعف کے سبب عارض ہون۔ جسمین خوف کی چیز کا پہلے بیان ہوچکا ہے
کیونکہ اسکا رنگ سفیدی کی طرف مائل ہوتا ہے اور گوشت کے دھوون کے مشابہ
ہوتا ہے۔ دموی اسہالات مین سے سحج بھی ہے اسلیے یہان مصنف کی مراد یہی
معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اکثر سحج کا مادہ صفراوی ہوتا ہے جو امعا مین گر کر انہین فاسد
کردیتا ہے جس سے خون نیچے کی طرف خارج ہوتا ہے۔

وعلة السعال و الصداع
اور کھانسی اور درد سر کی بیماری
وشدة الوجع فی الاذنین
اور سخت درد کا ہونا دونون کانون مین

وورم فی الجسم یبدو وساع
اور جو ورم جسم مین دوڑتا ہوا ظاہر ہو
وکثرة المرض فی الجفنین
اور زیادہ بیماریان پلکون مین

چونکہ صفرا مین زیادہ تیزی اور قوت ہوتی ہی اسلیے کانونمین زیادہ سخت درد محسوس ہوتا ہی - دوسرا نسخہ بجاے مرض کے جرب ہی جسکا سبب طبیبون نے یہ بیان کیا ہی - کہ اگر پلکون مین خارش صفرا سے ہوتی تو وہان ورم صفراوی کا ہونا ضروری تھا - بلکہ اُسکا سبب شورا اور کھار مادہ بیان کیا جاتا ہی

وفی المفاصل قروح وورم
اور جوڑون مین زخم اور ورم ہو
وکشقاق اصبع و داخس
اور جیسے اُنگلی کا پھٹ جانا اور داخس

ووجع فیها شدید فی الالم
اور اُن مین سخت درد ہوتا ہو
ونحو آثار تری کعادس
اور جیسے نشان جو دیکھے تو عدسیہ والے کو

داخس ایک ورم ہی جو اُنگلی مین ناخن کے متصل ہوتا ہی جسمین سخت درد ہوتا ہی اور اکثر اوقات اسکے جوش سے تپ بھی عارض ہو جاتی ہی - عدسیہ ایک پھنسی ہی جو دانہ عدس یعنی مسور کے مشابہ ہوتی ہی - بدن کے مختلف مواضع مین نکلتی ہی اور طاعون کی قسم مین سے ہی اور آثار یعنی نشان سے یہان وہ چھوٹی پھنسیان زردی مائل مراد ہین جو شرا صفراوی کے حکم مین داخس ہین

وصفرة فیما علت اسنانه
اور زردی جو کسیکے دانتون پر چڑھ جاوے

ووجع یشتد فی المثانه
اور درد مثانہ مین سخت ہووے

والعشقُ والنزفُ اوالنّاصورُ		اواصفرارُ الجلد او البثورُ
اورعشق اور خون کا چلنا اور ناصور		اور جلد کا زرد ہونا اور بثور

عشق وسواسی مرض ہے جسکو انسان آنکھ کے تسلطی کی وجہ سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اسلیے اُسکو سوداوی امراض مین شمار کرنا مناسب تھا۔ بلکہ یہان بجاے عشق کے غشی کا لفظ صحیح ہے جو اکثر متعدد نسخون مین پایا گیا ہے

ومثلُ اَثارٍ دقاقٍ سودٍ		وسدةٍ تکوُن فی الکبودِ
اور جیسے داغ چھوٹے چھوٹے کالے کالے		اور سدہ جو جگر مین ہوتا ہے

کسی طبیب نے نہین لکھا ہے کہ جسم مین سیاہ داغ صفرا سے ہوتے ہین نہ خود شیخ نے قانون مین لکھا بلکہ وہ سوداوی مادہ سے پیدا ہوتے ہین یا سوختہ خون سے اور مصنف نے قانون مین لکھا ہے کہ جگر مین سُدّے ہو جاتے ہین یا تو غلیظ یا لزوجت دار خلط سے یا ورم یا ریح سے یا غلیظ اشیا جیسے گاے اور اونٹ کے گوشت کے کھانے سے یا غذا کھانے کے بعد حرکت کرنے سے یا مٹی یا ٹھیکری یا کوئلے کھانے سے یا قابض میوہ جات گُمثّری وزعرور وغیرہ کے تناول سے اور کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ صفرا سے جگر مین سدّے ہو جاتے ہین کیونکہ وہ رقیق ہے البتہ یون کہا جا سکتا ہے کہ جب صفرا کے ساتھ بلغم آمیزش پاتا ہے تو اُس سے جگر مین سُدّے ہو جاتے ہین۔ اور نیز یہان جلد کی زردی سے مرادوہ ہے جو یرقان مین ہوتی ہے

ورمٌ فی الرحم او کالشوصهٖ		وکسحِ اوکذهابِ شهوهٖ
اور رحم کا ورم اور شوصہ		اور خراش انترٔیون کا اور جاتا رہنا اشتہاے طعام کا

شوصہ گرم ورم ہے۔ پسلیون کے حجاب کے اندر ہو جاتا ہے جسکو ذات الجنب برسام

کہتے ہین اور کبھی شور بلغم سے عارض ہوتا ہی - طعام کی اشتہاء کبھی صفرا کی زیادتی سے زائل ہوجاتی ہی لیکن اکثر اُسکا سبب مادہ باردہ ہوتا ہی جس سی اشتہاے طعام کی قوت مین ضعف آجاتا ہے

وکالدوار وانشقاق الشفة
اور جیسے کہ دوران سر اور لب کا پھٹ جانا
والقروح الساعیة وکالدبیلة
اور جیسے کہ زخم جو چلے اور دبیل

ووجع اللہاة او کالہیضة
اور کوّے کا درد اور ہیضہ
وکجساء بان فی المقعدة
اور صلابت کہ مقعد مین ظاہر ہو

دوران یہ ہی کہ انسان کو اپنے گرد تمام اشیا گھومتی نظر آتی ہین جو اکثر صفراوی بخارات سے ہوتا ہی جو معدہ سے دماغ کی طرف صعود کرتے ہین اور لب کے پھٹنے کا سبب یا تو مزاج کی گرمی یا گرم بخار یا عضو یا بدن کے مزاج کا یبس ہوتا ہی اور ہیضہ مین غذا معدہ مین خراب ہوکر باہر نکلنا چاہتی ہی یا تو قے کے ذریعہ سے یا اسہال سے - اور ہیضہ اور ذرب مین یہ تفاوت ہی کہ ہیضہ مین قی ہوا کرتی ہی جس سے اکثر مرہ صفرا خارج ہوتا ہی - اور ذرب مین قی نہین ہوتی - اور جو کچھ خارج ہوتا ہی وہ مختلف قسم کا کیلوس کیطرح ہوتا ہی - اور ہیضہ جلدی زائل ہوجاتا ہی اور ذرب بطی الزوال ہی - اور چلنے والے زخم (قروح ساعیہ) اکثر رقیق صفرا سی پیدا ہوتے ہین جسکا مزاج فاسد اور متغیر ہوجاتا ہی - اور دبیلہ طب کی اصطلاح مین ایک قسم کا ورم تکلیف دینے والا ہی - جسکا اندرونی موضع خالی ہوتا ہی جسمین مادہ جمع ہوجاتا ہی جیسا معدہ یا مقعد کی صلابت ہی جسکے ساتھ بعضون نے معدہ کے سخت ورم کو بھی ملحق کیا ہی - اور جمہور اطبا کے نزدیک جساء ورم کے مشابہ ہی

حقیقت مین ورم نہین ہوتا جسکا سبب سوداء غلیظ جو معدہ مین داخل ہو جاتا ہی
اور اہل لغت نے بیان کیا ہی کہ جاسی ثقیل چیز کو کہتے ہین۔ اور یہ ثقل اور صلابت
اُسکے اعراض سے ہی۔

والحِکّۃِ او کالحصبۃِ او نَمْلَۃٍ و حُمْرَۃ او کقروح ساریۃ
اور خارش اور چیچک اور کھسرا اور سرخ بادہ اور پھیپھڑے کے زخم

نملہ کھسرا ہی جو چھوٹی چھوٹی صفراوی پھنسیان ہوتی ہین

علاج العلل الصفراویہ

صفراوی بیماریون کا علاج

و مِن بمثل ھٰذہ فی الطب الی معالجات حمی الغب
ان مرضون کے علاج کرنے مین معالجات حمی غب کیطرف میلان کر

صفرا کے تمام اقسام حار یابس ہین اور جو امراض اس سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی
ایسا ہی گرم خشک ہین اسی طرح حمی غب یعنی تھیہ تپ جو ایک دن بیچ مین ناغہ کرکے
تیسرے روز چڑھا کرتی ہی اور پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ علاج بالضد کیا جاتا ہی اسلیے حمی غب
اور دیگر امراض صفراوی کا علاج اُن ادویات سے کیا جاوے جو کہ بارد اور رطب ہین

واخرج الصفراء دون الفصد واقصد من التبرید انحو القصد
اور نکال تو صفرا کو بدون فصد کے اور قصد کر تبرید سے میانہ روی کو

فی العلل المقصودۃ الامیۃ وخُصّ بالترتیب ذی المزیۃ
مخصوص دموی بیماریون مین اور خاص کیا گیا ہی ساتھ عمدہ ترتیب کے

فی نسخۃ

واخرج الصفراء دون الفصد	واقصد من التبرید نحو الفصد
اور نکال تو صفرا کو بدون فصد کے	اور قصد کر تبرید سے فصد کی طرف
فی العلل المذکورۃ الدمیۃ	وخص بالترطیب ذی المرتیۃ
مذکورہ دموی بیماریون مین	اور ترطیب کے ساتھ مخصوص کر صفرا کو

میرے نزدیک یہ معنی عمدہ اور قریب الفہم مین

فانھا تشرکھا فی الحر	وکل ما یلقی الفتی من ضر
کہ یہ بیماریان دموی بیماریون کو گرمی مین شریک ہین	اور ہر اُس بیماری اور دُکھ کو بھی جو جوان کو لگتی ہین
واستعمل الدلیل فی ذا الداء	بالباب فی غلبۃ الصفراء
اور استعمال کر دلیل کو اس مرض مین	موافق باب اُس بیان کے جو غلبہ صفرا مین گذر چکا ہے

تمام طبیب بالاتفاق اس امر کے قائل ہین کہ جبتک خون مین زیادتی یا اُسمین تغیر نہو فصد کرنا ممنوع ہے۔ اور نہ فصد سے زیادہ خون نکالا جاوے جو بدن مین یبس اور خشکی زیادہ کرتا ہے۔ اور یہان مقصود بدن کو رطوبت اور تری پہونچانا ہے بعد ازین تپ کی تدبیر کیجاوے اُن ادویات سے جو کہ تپ دموی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہین۔ لیکن یہ دونون تپ حرارت مین تو مشترک ہین لیکن دموی مین تبرید اور تجفیف کی جاتی ہے جیسے ریباس اور انبر باریس اور تمر ہندی دیجاوین۔ کیونکہ خون مرطوب ہوتا ہے جسکی اصلاح کے لیے مجففات کا استعمال کرنا مناسب ہے اور صفرا کا مزاج یابس ہے اُسکی صفراوی بیماریون مین ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے

العلل البلغمیّة

بلغمی بیماریون کا بیان

وکل سقم کائن من بلغم	کما تراہ من ورم
جو مرض کہ بلغم سے ہو ایسا ہی	جیسے تو ڈھیلا ورم دیکھتا ہے

ڈھیلا ورم وہ ہی جسمین دبانے سے انگلی داخل ہو جاتی ہی

وفالج وعلة الاسترخاء	وکصداع البرد والاغماء
اور جیسے فالج اور استرخاء کا مرض	اور سردی کا درد سر اور بیہوشی کیطرح

فالج لغت مین بدن کے ایک جانب کا طول مین استرخاء ہو جانے کو کہتے ہین اور طب مین فالج بدن کے اعضا مین سے کسی ایک عضو کا ڈھیلا اور مسترخی ہو جانا ہی اسصورت مین استرخاء کی بیماری جو علٰحدہ شمار کی ہی اسکا کچھ مفہوم نہین ہی مگر جبکہ فالج سے لغوی معنی اور استرخاء سے دوسرے طبی معنی مراد لیے جاوین تو کچھ مخالفت نہین آتی - اغماء نیند اور بیہوشی کے درمیان ایک حالت ہی جسمین آدمی کے تمام حواس بیکار ہو جاتے ہین - اسکا سبب غلیظ بخارات ہین جو کہ دماغ مین پہونچکر دماغ کی روح کو ایذا پہونچاتے ہین -

والجرب الغلیظ والزحیر	وورم العنق وهو الخنزیر
اور جیسے خارش غلیظ اور پیچش	اور گردن کا ورم جو خنزیر ہے

غلیظ خارش وہ جو کہ فی نفسہ غلیظ اور صلب ہو یا اسکا مادہ ایسا ہو اور وہ بلغمی شور مادہ سے پیدا ہوتی ہی جو کہ خون مین مخلوط ہوتا ہی - زحیر یعنی پیچش یہان بلغمی بیماریون مین شمار کرنا مناسب نہ تھا - کیونکہ وہ بالاتفاق گرم صفراوی خلط سے پیدا ہوتی ہی

یا گرم ورم سے یا شور بلغم سے یا کسی خارجی سبب سے شاید بلغم شور سے پیدا ہونیکی وجہ سے یہان لکھدیا گیا ہی۔ گردن کے ورم سے مراد سخت ورم ہی اور اصطلاح مقرر ہوچکی ہے کہ گردن کے سخت ورمون کو خنازیر کہتے ہین

کخراز الرأس والنسیان	ووجع البارد فی الاذان
اور جیسے درد سرا اور نسیان	اور درد سرد جو کہ کانون مین ہو
وبرش ونمش وسکتۃ	وکسعالٍ لین ولقوہ
اور جیسے برش اور نمش اور سکتہ	اور جیسے کھانسی نرم نرم اور لقوہ

برش چھوٹے چھوٹے نقطے سیاہ رنگ کے ہین جو اکثر چہرہ پر نمودار ہوتے ہین اور نمش قطعہ سیاہ یا سرخ ہی جو چہرہ مین پیدا ہوتا ہی اور شیخ کے نزدیک جو سرخ ہو وہ نمش ہی اور جو سیاہ ہو وہ برش ہی اور نرم کھانسی جیسے کہ بوڑھون مین ہوتی ہی اسکا سبب لزوجت دار غلیظ مادہ ہی جو کہ سینہ اور حنجرہ مین آجاتا ہی۔ اور کبھی لوکو بھی نرم سرفہ کہتی ہین

وداءِ فیل وانقطاع شھوۃ	والقمل والغلظ فی المقعدۃ
اور جیساکہ داء الفیل اور جاتا رہنا اشتہا کا	اور جوئین پڑنی اور مقعد مین غلظت اور سختی نظر آنی

داء الفیل مرض ہی جسمین قدم بڑھ جاتا ہی سودا یا غلیظ خون یا بلغم کے نزول سے اسمین اکثر تو قدم ہی بڑھجاتا ہی اور کبھی ساق (پنڈلی) بھی بھاری ہوجاتی ہی چونکہ اسمین پانٔون ہاتھی کے مشابہ ہوجاتے ہین اسلیے اس بیماریکو داء الفیل کہا گیا یا یہ کہ اکثر ہاتھی کو یہ بیماری عارض ہوتی ہی

وماء عینٍ وانتشار عین	والنتن اذ یحدث فی الابطین
اور جیسے نزول الماء اور ثقبہ عنبیہ کا وسیع ہوجانا	اور تعفن جو کہ دونون بغلون مین ہو

ماء عین یعنی نزول الماء سے وہ پانی مراد ہی جو کہ آنکھوں مین اُتر آتا ہے اور
بینائی پر پردہ ڈال دیتا ہی۔ اور آنکھ کے ثقبہ عنبیہ وسیع ہو جانیکا سبب غلیظ
خلط لزوجت دار ہے جو کہ حدقہ (ڈھیلے) کے اندر داخل ہو کر آنکھ کی تھوڑی سی
سیاہی کو پھیلا کر زیادہ کر دیتا ہے

وکالذی فی البطن من آفات	کزلق الامعاء والحیات
اور جیسے کہ وہ آفتین جو پیٹ مین ہوتی ہین	زلق الامعاء اور حیات کیچوے کیطرح

پیٹ کی آفتین جیسے ریح۔ قولنج ضعف ہضم وغیرہ۔ اور زلق الامعا کا سبب
اکثر رطوبت بلغمی ہوتی ہی۔ جو امعا سے غذا کو اُسکے نکلنے کے وقت سی پہلے
خارج کر دیتی ہی۔ اور کبھی امعاء کے زخموں کے سبب سے بھی ایسا ہو جایا
کرتا ہی۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہی۔ اور حیات یعنی کیچوے لنبے کیڑے سے
پیٹ مین ہو جاتے ہین جنکے پیدا ہونیکا سبب بلغمی رطوبت سی بیان کیا جاتا ہی

والعسر اذ یحدث فی الولادۃ	والاحتباس منہ فی المشیمۃ
اور دشواری جو ولادت مین پیدا ہووے	اور احتباس مشیمہ مین ہو جاتا

ولادت کی دشواری اور مشیمہ یعنے آنول کے رُک جانے مین بلغم کو کچھ دخل
نہین ہی اور نہ مصنف نے کسی اور کتاب مین ایسا کہا ہی

ووجع الکلی وحمی الورد	والبرد فی الطحال او فی الکبد
اور گردون کا درد اور روزمرہ آنیوالی تپ	اور سردی تلی یا جگر مین
وکالنتوء کائنا فی السرۃ	ومرض من اختلاف مدۃ
اور جیسے کہ اُبھرنا جو ناف مین ہو	اور مرض کہ پیٹ کے اسہال سے ہو

ناف کے ابھرنے کا سبب ریح ہی - اور ریح کے پیدا ہونے کے اسباب مین سے
ایک بلغم ہی جو کہ معدہ مین گر کر اسکو خراب کر دیتی ہی - اور اختلاف مدّہ سے
مراد اسہال پیپ کے ہین کیونکہ موٹی امعا مین کبھی مادہ بلغمی سے ورم ہو کر
متقیح ہو جاتا ہی جس سے پیپ براز مین مخلوط ہو کر خارج ہوتی ہی

ووجع المفصل واسوداده	وخضرته تعلوه واكمداده
اور جوڑ کا درد اور اسکا سیاہ ہو جاتا	اور سبزی جو اسپر ہو یا سیاہی

جوڑون کا درد اکثر بلغم سے ہوا کرتا ہی - اور کسی عضو کا سیاہ یا سبز یا نیلگون ہونا
یا تو کسی خارجی سبب سے ہوتا ہی جیسے سردی یا برف کا ہو پہنچنا یا داخل سے
جیسے خلط سوداوی جو معدہ مین گر کر اسکا مزاج فاسد اور خراب کر دیتی ہی

ومرض الحبن كالزق	منه او اللحما او الطبل
اور استسقا کی بیماری جیسے استسقاء زقی	اور لحمی اور طبلی

استسقاء زقی مین پانی ہوتا ہی اور طبلی مین ہوا - اور لحمی مین غذا سارے بدن مین اور یہ تینون قسمین
غریب مادہ باردہ یا مائیہ سے حادث ہوتی ہین اسلیے یہ بلغم کے اقسام مین شمار کی جاتی ہین

علاج الامراض البلغمية

بلغمی بیماریون کا علاج یعنے انکی تدبیرین

وملِ بهذا الضرب الى العلاج	البارد الرطب من المزاج
اس قسم مین بارد رطب مزاج کے	علاج کی طرف تو رجوع کر
واستعمل الدليل فى معرفته	علائم البلغم فى غلبته
اور استعمال کر دلیل اسکی شناخت مین	وہ علامتین جو بلغم کے غلبہ مین ہوتی ہین

وافرغ بما ذکرت من الدواء	تستفرغ البلغم فی ذا الداء
اور استفراغ کراُن دوائیوں سے جنکا مین ذکر کر چکا ہون	تاکہ تو اس مرض مین بلغم کو نکالے

چونکہ بیماریون کا علاج اُنکے ضد کے ساتھ کیا جاتا ہی۔ اسیلیے بارد و رطب بیماری کا علاج اُسکی ضد حار یابس دوا سے کرنا چاہیے۔ پس بلغم کا معالجہ تین امور سے مکمل ہوتا ہی۔ اول مادہ کو پکانا اور اُسمین نضج دینا تاکہ اُسکا قوام درست ہوکر نکلنے کے قابل ہوجاوے۔ دوسرے بلغم کے مسہلات کے ذریعہ سے اُسکا نکالنا تیسرے بقیہ اثر کی تعدیل کے لیے حار یابس ادویات کا استعمال کرنا

و بعد ذا ادخل علیٰ ذا البدن	ما یسخن الجسم من المسخن
بعد اُسکے داخل کر اُس بدن پر	وہ گرم دوا جو بدن کو گرم کردیوے
وَمِلْ مع التسخین للتجفیف	و بالغذاء السخن اللطیف
اور باوجود گرمی کے رغبت کر تو طرف خشکی پہونچانیکے	اور طرف گرم غذاے لطیف کے
ھذا و بالجملۃ فلتعالج	بسخن من داخل او خارج
اُسپر التزام کر اور الغرض تو علاج کر	گرم چیز سے خواہ داخل سے یا خارج سے
و نحو ما نصنعہ فی الفالج	من حبّ منتن و من نخاعی
اور اُس سے جو ہم فالج کی بیماری مین بناتے ہین	نسخہ حب منتن کا اور مسہل بلغمی سے

بدن مین جب بلغم غلبہ پاتا ہی تو اُس سے اُسکے مزاج مین برودت آجاتی ہی اور پھر جب بلغم کو اسہال کے ذریعہ سے نکالا جاتا ہی۔ تو کچھ نہ کچھ مزاج کی برودت کا اثر بدن مین رہ جاتا ہی جسکا دفعیہ گرم ادویات سے کیا جاوے خواہ داخل کی طرف سے جیسے معجون فلاسفہ اور گرم مصالح کا تناول کرنا یا خارج سے

جیسے گرم ضماد کرنا اور گرم تیلون کا ملنا تاکہ ظاہر بدن پر حرارت غلبہ پاویے اور بدن کے مسامات کھل جاوین۔ اور جسطرح صفراوی بیماریون کے معالجہ مین سردی اور تری پہونچائی جاتی ہی اسیطرح یہان برخلاف گرمی اور خشکی پہونچانی چاہیے۔ اور بلغمی امراض کا علاج فالج کے علاجون کا ایک جزو ہی اسلیے فالج کی تدابیر کے مطابق یہان علاج کرنا چاہیے۔ نخانج سے مراد بلغمی مسہل ہی لیکن جو مسہل ہلیلجات اور میوہ جات سے مرکب کرتے ہین وہ بلغمی امراض کے مناسب نہین ہے

الامراض السوداویہ

سوداوی امراض کا بیان

وَکُلُّ مافی البدان من داءٍ	مستحدث من مرۃٍ سوداء
ہر بیماری بدن مین	جو مرہ سودا سے پیدا ہوتی ہی
فکالثالیل وحمّی الربع	وکالبواسیر داء الصرع
جیسے مسّے اور چوتھیے کا بخار	اور جیسے بواسیر اور مرگی کی بیماری

مرگی کے اسباب مین سے رطوبت بلغمی ہی جسکا جوہر ناقص ہوتا ہی دماغ مین جاکر حس و حرکت کے مجری (یعنی راہ) مین غیر مکمل سُدّہ پیدا کر دیتا ہی اور اگر پورا سُدّہ ہو جاوے تو اس سے سکتہ عارض ہو جاتا ہی۔ بقول بقراط مرگی کے تین اسباب ہین۔ یا تو کسی اور بیماری سے یا غلیظ فاسد متعفنہ مادہ سے یا جن سے ہوتی ہی

وَکالذی فی الانف من بثورٍ	من ثاکل وکالتشنج
اور جیسے کہ ناک مین پھنسیان ہوتی ہین	اور ماسس خوردہ اور تشنج

تشنج کسی عضو کا اپنی اصل اور جڑ کی طرف سکڑ کر چلا جانا - اور فواق (ہچکی) بھی تشنج کے اقسام مین سے ہے - اور تشنج کی دو قسمین ہین ایک وہ جو پیدا ہوتا ہے پٹھون کے امتلاء سے جو کہ ایسی غلیظ رطوبتون سے پُر ہو جاتے ہین جو کہ عضو کو پوری حرکت کرنے سے باز رکھتے ہین - اس قسم کا تشنج اکثر دفعتہً عارض ہوا کرتا ہے دوسرا تشنج یبسی جو کہ یابس خلط سوداوی کے غلبہ یا بدن یا کسی عضو کے مزاج پر خشکی کے غالب آنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس سے بدن کی تمام رطوبتین جذب ہو جاتی مین

و مغصٍ و سرطانٍ و بھق	و کلفٍ و کالصداع والارق
اور مروڑ اور سرطان اور سیاہ چھیپ	اور کلف اور درد سر اور بیداری

مغص یعنی مروڑ اکثر خلط غلیظ یا ریح غلیظ سے پیدا ہوتے ہین اور گرم خلط سے انکا ہونا کمتر ہے - اور سرطان (کیکڑا) دریائی حیوان مشہور ہے - اور چونکہ ورم سوداوی سرطان کے شکل سے مشابہت رکھتا ہے - اور باہر سے اُسکی منشعبہ رگین سرطان کے پاؤن کے مشابہ ہوتی ہین - اسلیے اُسکا یہ نام رکھا گیا - دوم یہ کہ یہ ورم اعضا کو اسیطرح چمٹ جاتا ہے - جیسا کہ وہ کسی چیز کو پکڑ لیتا ہے - اور سرطان کی دو قسمین ہین متقرح و غیر متقرح - اور بہق اور کلف مین یہ فرق ہے کہ بہق اسود مین خشونت ہوتی ہے اور کلف مین نرمی اور صفائی -

والورم الصلب و کالجذام	و کالذی یفسد من الطعام
اور جیسے سخت ورم اور جذام	اور جیسے کہ کوئی طعام فاسد ہو جاوے

برش اور نمش دونون کلف ہی مین داخل ہین نمش کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور جو سرخ رنگ

سیاہی آمیز ہو اُسکو برش کہتے ہین اور جو لطم ہو وہ کلف ہی- ان سبکا سبب بدن کے مزاج کی خشکی ہی یا سوداوی خلط کا ظاہر جلد کیطرف مندفع ہونا ہی اور سخت ورم سرطان کی قسم مین سے ہوتا ہی صداع سر کا درد ہی جسکا پیدا ہونا سودا سے کمتر ہی کیونکہ سودا کا صعود اپنی غلظت اور خشکی کیوجہ سے دماغ کیطرف کمتر ہوتا ہی- اور جذام جسکو داء الاسد کہتے ہین کیونکہ یہ بیماری اسد یعنی شیرون مین زیادہ ہوا کرتی ہی یا اسلیے کہ اس بیماری والا آدمی شیر کی طرح بیٹھا کرتا ہی یا اسلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہی فر من المجذوم فرارک من الاسد- یعنی صحیح بخاری مین مروی ہی کہ مجذوم سے ایسی نفرت کرو جیسے کہ شیر سے چاہیے- اور جذام کا سبب یہ ہی کہ سودا بدن مین زیادہ ہو جاتا ہی- یا سخت ورم متراکم ہو کر بدن کی قوتونکو مغلوب کر دیتا ہی- معدہ مین غذا کے بگڑنے کے دو اسباب ہین- ایک لطیف طعام کا فاسد ہو جانا جو معدہ کے ضعف اور اُسکی حرارت کی کمی پر دلالت کرتا ہی- دوسرے غلیظ کا فاسد ہونا جسکے بگڑنے سے لطیف کا بگڑنا آسان تر ہی جسکا سبب وہ مادہ فاسدہ ہی جو کہ معدہ مین گرتا ہی سو اس فساد کے ساتھ جب حموضت اور ترشی بھی پائی جاوے تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکا مادہ سوداوی ہی جو کہ معدہ مین پیدا ہو گیا ہی-

في الجوف واليابس من سعال
شکم مین اور خشک کھانسی

والريح والجساء في الطحال
اور ریح اور صلابت تلی مین

ریح الطحال جسکو نفخ رائح بھی کہتے ہین وہ غلیظ سوداوی ریح ہی جو کہ طحال کے تجاویف مین داخل ہو جاتی ہی- اور کبھی وہ ریح طحال کے مجاور امعا مین بند ہو جاتی ہی- اور تلی کی ریح اور ورم مین یہ تفاوت ہی کہ ریح مین خفت ہوتی ہی

اور ورم مین سختی اور تیز ورم کی صورت مین دبانے اور لمس سے درد اور تکلیف ہوتی ہی اور ریح مین دبانے سے تسکین اور صلابت طحال اُسکی سخت ورم مراد ہی

ودا ءِ مالیخولیا فی الرّاس
اور مالیخولیا کی بیماری جو سر مین ہوتی ہے

وما دھا البول من احتباس
اور وہ احتباس جو بول کو صدمہ پہونچاتا ہی

مالیخولیا کی تین قسمین ہین ایک وہ جو کہ سر مین ہوتی ہی دوسری وہ جو سارے بدن کی شرکت سے ہوتیسرے وہ جو مراق البطن کی شرکت سے ہو ہر صورت سب کا مادہ سودا ہوتا ہی اور احتباس بول سے مراد دشواری ہی جسکا سبب اکثر برودت ہوتی ہی اور جب سودا بھی کسی مجری مین گرتا ہی تو اپنی غلظت اور سختی کی وجہ سی اُسکی راہ کو بند کر دیتا ہی

وداءِ قولنج وداءِ ثعلب
اور قولنج کی بیماری اور داءِ ثعلب

ومرض من عض کلب کلب
اور مرض جو باولے کتّے کے کاٹنے سے ہوتا ہی

قولنج معوی بیماری ہی جسمین قابل اخراج کی چیز کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہی جسکا اکثر سبب غلیظ ریح ہی اور کبھی سودا امعا مین گر کر جو کچھ وہان پاتا ہی اُسکو جذب اور خشک کر دیتا ہی یا اسمین جو ریح ہوتی ہی وہ غلیظ ہو جاتی ہی - اور کبھی امعا کے سدے سے بھی عارض ہو جاتی ہی - داءِ ثعلب ایک بیماری ہی جسمین سر کے سارے بال گر جاتے ہین جسکا سبب صرف صفرا ہی یا سودا صفرا آمیز بلکہ چارون اخلاط کے غلبے سے یہ بیماری ہو جاتی ہی پس جو سودا سے ہو اُس عضو کا رنگ سیاہ یا خاکستری ہوتا ہی - اور جو بلغم سے ہو وہ سفید اور جو صفرا سے ہو وہ زردی آمیز ہوتا ہی - باولے کتّے کے کاٹنے سے آدمی دیوانہ بلکہ مجذوم کے حالات کے مشابہ ہو جاتا ہی کیونکہ اُسکا مزاج احتراق واقع ہونے سے زہر دار سودا کیطرف مستحیل ہو جاتا ہی

والقوبا و اللبن المعقود	فی الجوف والبرد فی الکبود
اور داد اور شیر منجمد	شکم مین اور جگر مین سردی

خراز بھی قوبا کے قسم مین سے ہی جو اکثر بدن مین پھیل جاتا ہی جسکا مادہ سوداوی ہوتا ہی۔ اور پیٹ مین شیر منجمد سے یہ مراد لیجا سکتی ہی کہ جب دودھ معدہ مین پہونچتا ہی تو وہان سودا اگر کریا اسمین مخلوط ہو کر اپنی غلظت کی وجہ سے اسکو منجمد کر دیتا ہی۔ اور سودا سے جگر کا سرد ہو جانا ناممکن ہی۔ اور اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو اُس سے یہ مراد ہو سکتی ہی کہ جب کسی قدر سودا مین سے جگر کے خون مین جا کر مخلوط ہوتا ہی تو وہ خون سرد ہو جاتا ہی جس سے سودا کی برودت کی وجہ سے جگر مین بھی سردی آ جاتی ہے جو عین اسکا سرد ہوتا ہے

و مرض فی شہوۃ کلبیۃ	و لحصی الکلیۃ والمثانۃ
اور مرض شہوت کلبی کی	اور گردہ اور مثانہ مین سنگریزہ
و نفخۃ و ورم فی المعدۃ	و کانشقاق کان فی المقعدۃ
اور ریاح یا ورم معدہ مین	اور انشقاق کہ مقعد مین واقع ہو

فی نسخۃ

و مرض من شہوۃ کلبیۃ	و کانشقاق کان فی المقعدۃ
و لحصی الکلیۃ و المثانۃ	و نفخ مؤلم فوق العانۃ
اور جیسے گردہ اور مثانہ کے سنگریزہ	اور ریح جو پیڑو سے اوپر تکلیف دیوے

شہوت کلبیہ جسکو جوع الکلب بھی کہتے ہین یہ ہی کہ آدمی غذا کھاتا ہی مگر اسکا شکم سیر نہین ہوتا ہی جسکا سبب سوداوی خلط ہی جو معدہ مین گرتی ہے اور کبھی

ترش بھی ہوجاتی ہے۔ اور جوع البقریہ ہے کہ آدمی کے اعضا بھوکے اور غذا کے متقاضی ہوتے ہین مگر معدہ غذا کی خواہش نہین کرتا۔ اور مقعد کے پھٹنے کا سبب مزاج کی یبوست ہے مثانہ اور گردون کے سنگریزون کا سبب سودا تو ہو نہین سکتا کیونکہ تمام طبیب بلکہ خود مصنف نے بھی اپنی اور کتابون مین تصریح کی ہے کہ سنگریزہ پیدا ہوتے ہین بلغم غلیظ یا لزوجت دار سے جسمین زیادہ حرارت عمل کرکے متحجر کردیتی ہے

والنفخ فی البطن وفی الجنبین	والنفخ فی الراس والاذنین
اور ریح شکم مین اور دونون پہلو نمین	اور نفخ سر مین اور دونون کانون مین

پیٹ کا نفخ قولنج کی قسم مین سے ہے۔ ریح غلیظ یا خلط غلیظ ہے جو کہ تمدد اور کبھی درد پیدا کرتی ہے۔ کانون مین نفخ سے مراد طنین ہے جسکا سبب سوداوی بخارات ہین جو کہ دماغ مین پیدا ہوتے ہین یا کسی اور جگہ سے صعود کرکے دماغ مین پہونچتے ہین

وشنج یحدث فی الجفنین	ونقرس یکون فی الرجلین
اور سکڑنا کہ دونون پلکون کو عارض ہو	اور نقرس کا درد جو کہ دونون پیرون مین پیدا ہو

پلکون کے سکڑنے کا سبب یا تو تشنج ہے یا خشکی جو دونون سودا مین شامل ہین اس بیماری مین نیچے کی پلک ایسی سکڑ جاتی ہے کہ آنکھ پر آنکھ منطبق نہین ہو سکتی نقرس۔ درد جو پانوٴن کے انگوٹھے سے شروع ہو کر اوپر کو چلا آتا ہے

علاج الامراض السوداویۃ
سوداوی بیماریون کا علاج

ومل بہذا النوع من الادواء	للطب فی الجذام مزمج واء
اور مائل ہو تو اس قسم کے مرضون مین	اُس علاج کی طرف جو جذام کی بیماری مین ہے

واستعمل الدلیل فی ھٰذا الداء	یا لباب فی غلبة السوداء
اور استعمال کر دلیل کو اس مرض مین	موافق اُس باب کے جو غلبہ سودا مین مذکور ہی
فافرغ بافتیمون او بسفائج	وبالذی ذکرت فلتعالج
پس استفراغ کر تو افتیمون اور بسفائج کے ساتھ	اور جو پہلے مین ذکر کر چکا ہون اُسکے ساتھ معالجہ کر
واستعمل التسخین والترطیبا	کنت بما تفعله مصیبا
اور استعمال کر تو تسخین اور ترطیب کو	تاکہ تو اپنے کام اور علاج مین بامراد ہووے

کئی بار پہلے مذکور ہو چکا ہی کہ علاج بالضد کیا جاتا ہی۔ گرم کا سرد سے اور خشک کا تر سے اور تر کا خشک سے پھر مصنف نے اُن امراض کا علاج درج کیا ہی جو اُس قسم کے تمام علاجون کا اصل اصول ہی جیسے حمی غب کو بیان کیا جسکے علاج کے مطابق تمام گرم بیماریون کا علاج ہی۔ اور تمام بارد بیماریون کا علاج فالج کی طرح ہی۔ اور سوداوی کا علاج جذام کے مانند۔ اور سودا کا مزاج سرد خشک ہی اسلیے اُسکی بیماریون کا علاج گرمی اور تری سے کرنا چاہیے اور گرمی سے مراد معتدل ہی کیونکہ قوی حرارت سے مادہ متحجر ہو جاتا ہی

الجزء الثالث وھو العمل بالید وتقسیمه

یہ کتاب کا تیسرا حصہ ہی اور وہ عمل بالید سے اور اُسکی تقسیم

واذ فرغت من نظام فیه	فان ان ابدء باعمال الید
جب مین فارغ ہوا بڑی مفید مسلک سے	تو اب اعمال بالید کے شروع کرنے کا وقت آیا
فواحد یعمل فی العروق	ففی جلیلها وفی الدقیق
پس ایک قسم یہ ہی کہ کیا جاتا ہی عروق مین	بڑی رگین ہون یا چھوٹی باریک

وثانیا تعمله فی اللحم | وثالثا تعمله فی العظم

اور دوسرا جو تو کرے گوشت مین | اور تیسرا جو تو کرے ہڈی مین

بدن مین علاج کرنے کے دو حصہ ہین۔ ایک وہ جو دوا کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے دوسرا ہاتھ سے۔ پھر اس حصہ کی جسکو لوگ ہاتھ سے عمل مین لاتے ہین تین قسمین ہین ایک وہ جسکا عمل رگون مین ہوتا ہے فصد وغیرہ کے ذریعہ سے دوسری وہ جو گوشت مین کیا جاتا ہے کاٹنے اور چیرنے اور باندھنے وغیرہ کے طور پر تیسری وہ جو ہڈیون مین ہوتا ہے۔ سوان ہر سہ اقسام کا بیان کیا جاتا ہے۔

العمل فی العروق منافعها فی الفصد

عمل بالید رگون مین اور اُنکے منافع فصد کرنے مین

جنس العروق منه ما یفجر | ومنه ما نسله ونبتر

منجملہ جنس رگون کے ایک وہ قسم ہے جو جاری کیا جاتا ہے | اور ایک وہ ہے کہ جسکو ہم نکالتے ہین اور کاٹتے ہین

فیفصد الاکحل فی کل الالم | فی الصدر والراس کامثال الورم

پس فصد لے نذام کی فصد سارے دردون مین | جو سینہ یا سر مین ہون ورمون کیطرح

ویفصد القیفال فی اللطائف | من شدة الصداع والرعاف

اور سر اور کی فصد کیجاوے نرمی سے | بسبب زیادہ درد سر اور نکسیر کے

والباسلیق فی علاج الصدر | وما اعتری فی رئته من ضرر

اور باسلیق سینہ کے علاج مین | اور شش کے ضرر مین کہ عارض ہو

والمابضان فی ردی الحال | من علل الکبد والطحال

اور دونون مابض بُری حالت مین | بباعث امراض جگر وتلی کے

ما

والحبل فی الذراع ان عدمنا
اور جبکہ رگ حبل الذراع کو نہ پاوے
الباسلیق جرمہ فصدنا
تو باسلیق کے جرم کی فصد کر

ونفصد العروق فی الاصداغ
اور ہم فصد کرتے ہین کنپٹیون کی رگون مین
للداء من وجع الدماغ
اُس درد کے واسطے جو دماغ مین ہمیشہ ہے

والعرق خلف الاذن للشقیقۃ
اور رگ جو کان کے پیچھے ہے واسطے درد آدھی سیسی
وقرحۃ فی ھامۃ عتیقۃ
اور زخم کہنہ کے جو کھوپری مین ہو

ونفصد العرقین فی المآقین
اور ہم فصد کرتے ہین آنکھ کے دونون گوشون مین
للمرض الکائن فی العینین
اُس مرض کے واسطے جو آنکھون مین ہو

والعرق فی الیافوخ من قروحہ
اور تالو کی رگ کو واسطے اُس زخم کے
وورم یحدث فی سطوحہ
اور ورم کے جو تالو کی سطح مین واقع ہو

ونفصد الوداج فی الاورام
اور فصد کرتے ہین شہ رگ کی وردون مین
نخصہ منہ فی الجذام
اور ہم خاص کرتے ہین اُس رگ کو مرض جذام مین

وفی علاج العین عرق الجبہۃ
اور پیشانی کی رگ کو آنکھ کے معالجہ مین
وفی صداع دائم وسعفۃ
اور دائمی درد سر اور گنج مین

والعرق فی الراس الذی فی المؤخر
اور اُس رگ کو جو سر کے مؤخر مین ہے
من الصداع دائما والسدر
واسطے صداع دائمی اور سدر کے

والعرق قد نفصد فی الارنبۃ
اور سر بینی کی رگ مین ہم فصد کرتے ہین
لما نری من بثر فی الجبہۃ
اسواسطے کہ پیشانی مین بثورات دیکھتے ہین

والعرق من تحت اللسان نفصدہٗ	فی ورم و ذبحہ فنفصدہٗ
اور جو زبان کے نیچے ہی ہم اُسکا فصد کرتے ہین	ورم اور ذبحہ مین اور اُسکی فصد کرتے ہین

فصد تفرق اتصال (پھاڑنا یا چیرنا) ارادی ہی جس سے استفراغ کلی ہو جاتا ہے اور شیخ نے کہا ہی کہ فصد کرنا صرف اُس صورت مین روا ہی جبکہ خون مین زیادتی یا اُسکی کیفیت مین کچھ خرابی ہو اور فصد درست نہین ہی بحران کے دن اور نہ اُس بیماری مین جو کہ شدید الثوران اور زیادہ جوش والی ہو اور نہ حاملہ و حائضہ کی اور تنگ اور باریک فصد اور وسیع اور موٹی فصد سے غشی آجاتی ہی لیکن بدن کا تنقیہ بخوبی کر دیتی ہی اور نہ فصد کے بعد ریاضت کیجاوے اور سیر شکم ہو کر غذا کھائی جاوے۔ پھر مصنف نے ہاتھ کی چھ مقصودہ رگون کا بیان کیا ہی۔ اول باسلیق جو اندرونی ذراع کی طرف ہی وہ سینہ سے نیچے کا خون نکالتی ہی لیکن اُسکی فصد خطرناک ہی کیونکہ اُسکے نیچے رگ شریان ہی دوسری اکحل یعنی ہفت اندام جسکو مشترک بھی کہتے ہین کیونکہ باسلیق اور قیفال کے حکم مین متوسط ہی۔ سوم حبل الذراع جو بطن الذراع کے وسط مین ظاہر رگ ہی چہارم قیفال جو کہ تمام رگون سے زیادہ سلامت ہی اُسکی فصد کرنے سے گردن اور اُس سے اوپر کا خون اور کسیقدر نیچے کا خون بھی نکلتا ہی۔ پنجم ابطان جو بطن الساعد پر دو رگین ہین جنکو باسلیقان بھی کہتے ہین کیونکہ وہ دونون اصلی باسلیق کی شاخین ہین اور وہ دونون طرف ساعد کے قریب ہین اُنکی فصد وہی فائدہ کرتی ہی جو کہ باسلیق سے ہوتا ہی۔ ششم اسلیم جسکو مصنف نے نہین ذکر کیا۔ اور سر مین جن رگون کی فصد کیجاتی ہی اُنمین سے بعض ورود ہین اور

بعض شرائین جنمین سے ایک تو کنپٹیون کی رگین ہین جو دماغ کا خون نکالتی ہین لیکن اُسکے قریب شریان ہی جس سے خون نکلنے کا ڈر ہوتا ہی۔ دوسرے آنکھ کے گوشون مین دو رگین ہین جنکی فصد بھی خطرناک ہی۔ کیونکہ اس سے غرب (ناسور) ہو جایا کرتا ہی۔ لیکن انکی فصد امراض مزمنہ اور دمعہ اور غشاوہ اور رمد عتیق مین نہایت مفید ہی۔ تیسری تالو کی رگ جو سر کے درمیان ہی۔ اور وہ سر کے زخمون کو فائدہ دیتی ہی۔ چوتھی سر بینی کی رگ جو کہ پیشانی کی پھنسیون کو آرام بخشتی ہی۔ پانچوین دونون شاہ رگین ہین جو کہ ابتداے جذام مین فصد کیجاتی ہے نہ اُسکے استحکام اور پایداری کے وقت مین۔ چھٹی وہ رگ جو کہ سر کے نیچے ہی جسکی فصد درد سر کہنہ اور خناق اور ذبحہ کو مفید ہی۔ ساتوین وہ رگ جو کان کے پیچھے ہے درد شقیقہ (آدھی سیسی کا درد) اور سر کے زخمون کو فائدہ بخشتی ہی لیکن بقراط نے کہا ہی کہ اُسکی فصد سے نسل آیندہ منقطع ہو جاتی ہی اور جالینوس اُسکا قائل نہین ہے آٹھوین۔ پیشانی کی رگ جو کہ ظاہر ہی اُسکی فصد آنکھ کی پرانی بیماریون کو مفید ہی نوین۔ ذبحہ جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی۔ سدر تخیر بصر کو کہتے ہین۔ اور اصطلاح مین ایک حالت کا نام ہی کہ جب عارض ہوتی ہے تو آدمی خاموش مبہوت رہجاتا ہی۔ اور سر مین ثقل پاتا ہی۔ اور آنکھون مین تاریکی اور کبھی طنین (آواز) کان مین اور گاہے عقل بھی سلب ہو جاتی ہی۔ ذبحہ ورم عضلات حوالی حلقوم مین ہوتا ہی اور خناق ورم لوزتین ہے

ونفصد العرق الذی فی الرکبۃ		لمرض الاحشاء تحت السرۃ
اور ہم فصد کرتے ہین اُس رگ کی جو گھٹنے مین ہے		مرض احشاء کے واسطے جو ناف سے نیچے ہین

وَنَفصدُ الصَّافن فی السَّاقَین	لمَا نرٰی من مرضِ الفخذین
اور فصد کرتے ہین صافن کو دونون پنڈلیون مین	اُن مرضون کے واسطے جو رانون مین ہون

صافن ایک رگ کا نام ہی جو کعب انسی یعنی اندرونی پر واقع ہی اور اصل مین صافن کہتے ہین سلیم کو چونکہ یہ رگ بھی سالم ہی یعنی اسکے نیچے اور قریب کوئی شریان یعنی رگ روحی نہین ہی اور اسکی فصد آسان ہے

و نفصد النّساء علیٰ امراضہٖ	والعرق فی القدم فی اعراضہٖ
اور فصد کرتے ہین عرق نساء کی نساء کی بیماریون مین	اور اُس رگ کی جو قدم مین ہی قدم کی بیماریون مین

وہ رگ جو کہ رکبہ (گھٹنہ) کے مابض مین ہی اُسکے ساتھ پانون کی رگین ملی ہوئی ہین اُسکی فصد کرنی اُن امراض کو مفید ہی۔ جو پیٹ کے نیچے ہون کیونکہ وہ نزدیک سے خون نکالتی ہی اور ان امراض سے بھی جو کہ سر کی طرف مائل ہین کیونکہ اُس سے مادہ نیچے کی طرف تحویل ہو جاتا ہی اور نیز سوداوی امراض سے۔ اور رگ صافن جو کہ کعب (ٹخنہ) انسی کے ایک جانب ہی۔ اور عرق النسا سے زیادہ ظاہر اور واضح ہی اسکی فصد جگر سے نیچے کا خون نکالتی ہی اور حیض کو ادرار مین لاتی ہی۔ اور ران کے امراض کو مفید ہی۔ اور عرق النساء کعب (ٹخنہ) کی وحشی جانب پر واقع ہی۔ یا اُسکے نیچے یا اوپر ہوا کرتی ہی۔ اُسکی فصد طول مین کرنی چاہیے اور اگر وہ عدم ظہور کے سبب سے معلوم نہو سکے تو اُسکی اُس شاخ کی فصد کیجاوے جو کہ پانون کی انگلی خنصر اور بنصر کے درمیان واقع ہی۔ اور یہ فصد عرق النساء کی بیماری کو نہایت مفید ہی اسکو فصد کرنے سے پہلے اور پیچھے باندھ رکھنا چاہیے اور اُسکے ساتھ وہ رگین ملی ہوئی ہین جو کہ قدم کے مشط پر واقع ہین۔

العمل فی الشرائین

عمل بالید کی شریانون مین

شرائین وہ باریک رگین ہین جو رقیق خون اور روح حیوانی سے پُر ہوتی ہین جنکا مبدء دل ہوتا ہی۔

و نبتر الشریان فی الصداع	وما نری فی العینین من وجاع
اور ہم کاٹتے ہین شریانون کو درد سر مین	اور اُن دردون مین جو آنکھون مین دیکھتے ہین
اذا خشینا من نزول الماء	فی العین من شدۃ ہذا الداء
جب ہم ڈرین نزول الماء سے	کہ اس درد کی شدت سے آنکھ مین آجاویگا
و ورمٍ حدوثہ من فتحہ	ولا یسیل دمہ من سطحہ
اور جو ورم کہ شریانون کے کھلنے سی پیدا ہو	اور خون اُسکا سطح سے نہ جاری ہو
شقّ لہ وابترہ او فلّہ	وافصدہ ان شئت او اقطع کلہ
اور چیر دے اور کاٹ یا نکال ڈال اُسکو	اور اگر تو چاہے تو فصد کر یا ساری کاٹ
وامنعہ بالربط او المکواء	عن نزف ما یجری من الدماء
اور روک تو تاگا باندھنے یا داغ دینے کے ذریعہ	خون کے جاری ہونے سے
وداوہ تدویۃ الجراحہ	حتی تری صاحبہ فی راحہ
علاج کر اُسکا معالجہ زخم کا سا	یہانتک کہ تو اُس شخص کو آرام مین دیکھے

اور کنپٹی کی شریان کبھی نکالی جاتی ہو اور کبھی کاٹی جاتی ہی۔ لیکن اسکی فصد مین خون کے جاری ہو جانے کا ڈر رہتا ہو جسکا بند کرنا بغیر داغ دینے کے دشوار ہوجاتا ہی۔ اور مین نے دو مرتبہ ایسی فصد کا مشاہدہ کیا ہو جس سے اُسکی شریان کو

صدمہ پہونچنے سے ایسا خون جاری ہوا کہ وہ آدمی جان سے ہلاک ہوگیا اسیلیے مصنف نے کہا ہی کہ اس نزف الدم یعنی خون کے اجرا کو باندھکر بند کیا جاوے اور اگر کچھ کارگر نہو تو داغ دیا جاوے۔ اور اسی قول کے مطابق وہ حدیث ہی جو کہ مروی ہی ان سعد بن معاذ اصابہ سہم فی اکحلہ فاصاب شریانا تحت الاکحل وسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی سعد کی رگ اکحل مین تیر لگنے سے اُسکے نیچے کی رگ شریان کو صدمہ پہونچا جسکے خون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیکر بند کیا۔ اور شریان مین ورم ہوجانے سے یہ مراد ہی کہ جب شریان مین کسی ضرب یا صدمہ سے ورم ہوجاوے پس مناسب یہ ہی کہ اُسکو چیر اور پھاڑ کر نکال دیوین یا کاٹ کر پٹی باندھین۔ اور پھر اُسکا علاج کرین

الثانی من العمل بالید وهو العمل فی اللحم واولاً فی الشرط

دوسری قسم ہاتھ سے عمل کے باب مین جو گوشت مین کیا جاتا ہی جسمین سے پہلے پچھنون کا بیان ہے

وعمل اللحم فمنہ الشرط
گوشت کے عمل مین سے پچھنے لگانا ہی
والقطع والکی فمنہ البط
اور کاٹنا اور داغ دینا اور چیر دینا

والشرط منہ عمل یجری دماً
اور پچھنون مین سے ایک وہ عمل کہ اُسکا خون جاری کرتا ہے
ومنہ ما تمصہ بالمحجمہ
اور دوسرا وہ کہ سینگی سے تو خون چوسے

یجری بہ الدم من السطوح
اور جاری ہوتا ہی اُس سے خون ظاہر جلد کا
فی الجسم ذی البثور والقروح
اُس بدن مین جو پھنسیون اور زخمون والا ہو

وربما نحجم دون الشرط
اور اکثر ہم چوستے ہین کم پچھنون سے
فیما نرید نقلہ من خلط
جہان ہم خون کو کسی خلط سے نقل کرنا چاہین

وَتَارَةً فَاسِغَةً نُلصِقُهَا — وَمَرَّةً بِقُطنَةٍ نُحرِقُهَا

اور کبھی ہم خالیون کو چپکا دیتے ہین — اور گاہے روئی کے ساتھ ہم اُسکو جلا دیتے ہین

لِکَی تُفَشِّی الرِّیحَ مِن مَکَانِ — وَتُصلِحَ الاَعضَاءَ بِالاِسخَانِ

تاکہ نکال دے ہوا کو اُسکے مکان سے — اور اعضا کی اصلاح کرے ساتھ گرم کرنے کے

پچھنے لگانے مین دو فائدہ ہین ایک یہ کہ خاص عضو مین پچھنے لگا کر اُسکے ناقص
اور فاسد مردہ اور سوختہ خون کو نکالا جاوے تاکہ اُس سے عضو نہ بگڑ جاوے
دوسرا یہ کہ پچھنے لگا کر سینگی کے ذریعہ سے چوسا جاوے تاکہ خون جذب ہو جاوے
اور اسکے ساتھ مخلوط ہو کر ردی خلط سے جذب ہو جاوے جیسا کہ سینگیان
پستانون پر لگانے سے حیض کا خون منقطع ہو جاتا ہی۔ اور یہ خون سینگی اور پچھنون کے
ذریعہ سے جو نکلتا ہی وہ ظاہر جلد اور جسم کی بیرونی سطح سے خارج ہوتا ہی چنانچہ
صحیح بخاری اور مسلم مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تمام
علاجون سے جو تم کرتے ہو بہتر سینگی کے پچھنے ہین اور کبھی پھوکی سینگی عضو پر
لگائی جاتی ہی جسمین پچھنے نہین ہوتے جبکہ اُس عضو مین تھوڑا خون ہو اور ارادہ ہو
کہ اور عمدہ اور تازہ خون اُسمین آجاوے۔ اور کبھی سینگی پینے کو چون مین پھوس
جلا کر پیٹ وغیرہ پر لگاتے ہین جس سے ریح جذب ہو جاتی ہی اور قولنج کی
بیماری مین نہایت مفید ہی۔ اور کبھی عضو کے مزاج کو سردی پہونچنے سے
جس سے معدہ بارد ہو جاتا ہی اسلیے ناف پر تازی سینگی لگانے سے
معدہ کو گرمی پہونچ جاتی ہی

العمل بالقطع فی اللحم
گوشت میں کاٹنے کا عمل

وَکُلُّ مَا نقطع کالمسامیر	وکالثالیل و کالشتائر
اور جس چیز کو کہ ہم کاٹتے ہیں جیسے کیل	اور مسے اور پلک ڈھلکی ہوئی
وکُلُّ مَا یعفن من اطراف	ومثل بسائجۃ الانف
اور مثل اُن اطراف کے جو گندے ہوجاویں	اور مثل گوشت زائد ناک کے
وَاصبع تزید اوتلتصق	وجفن عین حین لاتفترق
اور اُنگلی کہ زائد ہوجاوے یا لپٹ جاوے	اور پلک آنکھ کی جب جدا نہو سکے
وعنبیۃ اذا ما برزت	وقلفۃ الاحلیل مہما انفلت
اور طبقہ عنبیہ کہ جب ظاہر ہوجاوے	اور پردہ سر ذکر کا جب بند ہوجاوے

دوا کی نسبت سے لوہے سے کاٹنا بہتر ہے۔ کیونکہ دوا کے ساتھ کاٹنے کیصورت میں اسکا ضرر قریب کے اعضا کو پہونچتا ہے۔ مسامیر۔ بڑے مسے ہیں جنکی تاثیر گوشت میں گھسی ہوئی ہوتی ہے۔ اور خشک ہوتے ہیں۔ اور شترہ یہ کہ آنکھ کی پلک دوسری پر منطبق نہو سکے۔ اور بسائج ناک میں زیادہ گوشت کا ٹکڑا ہوجاتا ہے جسکو کاٹنا ضروری ہے جبکہ اسکا رنگ سرخ ہو۔ لیکن سیاہ اور خاکستریکا کاٹنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اسکے کاٹنے سے ناک فاسد اور بگڑ جاتی ہے اور وہ سرطان کی قسم میں سے ہوتا ہے۔ عنبیہ آنکھ کا ڈھیلا ہے۔ جبکہ باہر نکل کر انگور کی شکل پر باقی رہجاوے جو ٹانگے کے ذریعہ سے کاٹا جاتا ہے

ولحم قرحۃ اذا ما خبثت	وقرحۃ الرّض اذا ما عفنت
اور گوشت پھوڑے کا جب خبیث ہوجاوے	اور قرحہ چوٹ کا جب گندہ ہوجاوے

وَ یُقطعُ الزائدُ فی اللِّسانِ — مِثلُ الذی یقطعُ فی الاٰذانِ

اور کاٹا جاتا ہے زائد گوشت زبان کا — جیساکہ کاٹا جاتا ہے کانون مین

وَ یُقطعُ اللّحمُ علی الزُّجاجِ — وَ النَّبلِ والنُّصُولِ فی الاخراجِ

اور گوشت کاٹا جاتا ہی کانچ — اور تیر اور پھل کے نکالنے مین

وَ تُقطعُ الاَثداءُ فی الرِّجالِ — وَ مَا یُری فی السَّاقِ مِن دَوالِ

اور کاٹے جاتے ہین زائد پستان مردوں مین — اور جو دوالی کہ پنڈلیون مین نظر آوین

قرحہ خبیث وہ ہی جسکا گوشت فاسد ہوجاتا ہی وہ کاٹا جاوے تاکہ اُسکے قریب کے اعضا مین فساد سرایت نہ کر جاوے۔ اور قرحۃ الرض کا سبب خارجی ہوتا ہی جیسے ہاتھ پر پتھر یا کسی وزنی چیز کے گرنے سے کچل جاوے اور خون اُسمین منجمد ہوکر مرجاوے۔ کان مین واقع ہونے سے یہ مراد ہی کہ اُسکے اندر گوشت ہوجاوے جس سے سماعت جاتی رہے۔ اور جب بدن مین کانچ یا تیر یا سرکنڈہ کا ٹکڑا داخل ہوجاوے تو اُسکو چیر پھاڑ کر نکالا جاوے تاکہ عضو (کان) نہ بگڑ جاوے دوالی۔ وہ موٹی رگین ہین جو خون سوداوی سے بھری ہوئی پنڈلی مین ظاہر ہوتی ہین۔ نواصیر۔ ورم عشائی صلب ہی جو کہ خنازیر کے مشابہ ہی۔ ناسور وہ چھوٹا سوراخ ہی جو اکثر حلقۂ دُبر کے قریب ظاہر ہوکر مقعد تک نفوذ کرجاتا ہی جسمین سے رقیق مائیت خارج ہوتی ہی۔ اور کبھی پاخانہ کی بو بھی نکلتی ہی

وَ کُلَّما کانَ مِنَ البواسیرِ — وَ کُلُّ مایَعفِنُ مِنَ النَّواصِیرِ

اور جو ہو بواسیر کی قسم سے — اور جو متعفن ہوگیا ہو ناسور کی قسم سے

ناسور حلقۂ دبر مین زیادہ گوشت ہوجاتا ہی جسکی تین قسمین ہین اور ناسور وہ سوراخ ہی

جسمین سے رطوبت نکلتی ہی - اور کبھی پھٹ کر براز بھی نکلنا شروع ہو جاتا ہے

وَکُلُّ مَا اسْوَدَّ مِنَ الشُّحُوْمِ	وَکُلُّ مَا یَعفَنَ مِنَ اللُّحُوْمِ
اور جو چربی کہ سیاہ ہو جاوے	اور جو گوشت کہ متعفن ہو جاوے
وَکُلُّ مَا طَالَ مِنَ اللَّهَاتِ	وَکُلُّ مَا زَادَ مِنَ اللِّثَاتِ
اور جو کوّا کہ طویل ہو گیا ہو	اور جو مسوڑا کہ زیادہ ہو گیا ہو
وَ یَقطَعُ اللَّحمَ لِعِرقٍ مَدَنِیِّ	وَکُلُّ مَا انسَدَّ لَنَا مِنْ اُذُنٍ
اور کاٹا جاتا ہے گوشت نارو کا	اور جو کان کہ بند ہو جاوے
وَکُلُّ مَا قَدْ زَادَ فَوقَ النَّظَرِ	وَ مَا ذُرِیَ ظُفْرَةً فِی الظُّفُرِ
اور جو زیادہ ہو جاوے آنکھ پر	اور جب تو آنکھ کے پردہ کو ظفرہ کی بیماری مین دیکھے

کیونکہ سیاہ گوشت اور چربی دونون فاسد ہوتے ہین - رگ سے زائد اوپر کے گوشت کاٹنے کی ترکیب یہ ہی کہ اُسکو لکڑی پر لپیٹ کر رگ کو چیر کر قطع کردیوین جو آنکھ پر زیادہ ہو کر اُسکی سپیدی تک چلا جاوے جیسے سبل جو کہ آنکھ کی سپیدی پر چڑھ جاتا ہی - یا ظفرہ جو کہ عصبہ ناک کی طرح سے آنکھ پر ممتد ہو جاوے اور ناخن پر زیادہ گوشت ہی جو ظاہر معلوم ہوتا ہے

وَ مَا اسْوَدَّ لَنَا مِنْ قُلْفَةٍ	وَکُلُّ مَا انسَدَّ مِنَ المَقْعَدَةِ
اور جو قلفہ کہ سیاہ ہو جاوے	اور جو مقعد کہ بند ہو جاوے
وَ ثُوْثَةٌ وَ شَتَرَةٌ وَ ظَفَرَةٌ	وَ ذَکَرُ الخُنثیٰ وَ فَتقُ السُّرَّةِ
اور توثہ اور شترہ اور ظفرہ	اور خنثے کا ذکر اور ناف کا فتق

توثہ بواسیر کی قسم ہی جسمین مسے ہو جاتے ہین - شترہ پلک زیرین کا سکڑنا

جس سے آنکھ بند نہو سکے - فتق کشادگی اسکے مخالف رتق ہی جسکے معنی پیوستگی کے ہین

وَ کُلُّ مَا نَقْطَعُهُ لِيَنْفَعَا	وَ مِثْلُهُ مِنْ خَارِجٍ قَدْ وَقَعَا
اور جس چیز کو ہم کاٹین کہ نافع ہو	اور ایسا ہی جو خارج سے آکر واقع ہو
فَبِالْخِيَاطَةِ عِلَاجُ مَا انْفَرَى	وَ بِانْدِمَالِ كُلِّ عُضْوٍ انْبَرَى
پس سینے سے اُنکا علاج ہی جو پھٹ جاوے	اور اندمال سے ہر ایک عضو اچھا ہو جاتا ہی

ختنے کے ذکر کا کاٹنا اتمام زینت کے لیے ہی ورنہ اسمین کچھ فائدہ مطلوب نہین ہی

اَلْعَمَلُ بِالْكَيِّ فِي اللَّحْمِ
گوشت مین داغ دینے کا کام

کسی حدیث مین وارد ہی - تین چیزون مین شفا ہے - شہد کے شربت مین اور سینگی کے پچھنون مین - اور آگ کے داغ مین - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کیطرف ایک طبیب کو بھیجا تھا جسنے وہان جاکر اُسکی رگ کو کاٹ کر داغ دیدیا تھا - اور داغ دینا تمام سرد امراض مین مفید ہی خواہ مادی ہو یا غیر مادی بالاتفاق - لیکن مرض حار یا یابس مین اختلاف ہی - اور پھر آگ سے داغ دینا بہ نسبت دواء کے بہتر ہی کیونکہ دوا کی تاثیر کبھی بعید عضو کیطرف سرایت کر جاتی ہی اور آگ کے داغ کا فعل متعدی نہین ہوتا - اور داغ دینے کا افضل زمانہ فصل ربیع ہی - اور بوقت ضرورت دیگر فصلون مین بھی جائز ہی اور آگ سے داغ دینے مین جلدی تاثیر ہوتی ہی اور اُسکا فعل قوی اور اُسکا غلبہ زیادہ ہوتا ہی - بعض کے نزدیک سونے کی سیخ سے داغ دینا بہتر ہی اور بعضون کے نزدیک لوہے سے اور داغ سے رطوبتین جذب ہو جاتی ہین اور سرد اعضا کو

سخونت پہونچ جاتی - اور اسکے اور بھی بہت سے فوائد ہین۔

وکل ما تکوی فی الابدان	فھو لقطع الدم والشریان
اور جو تو بدنون مین داغ دیتا ہی	تو وہ واسطے قطع کرنے خون اور شریانونکے ہوتا ہی
ومن عروق بترت کبار	اعیی الطبیب دمھن الجاری
اور بڑی بڑی رگون سے وہ کاٹی جاتی ہین	جنکا جاری خون طبیب کو تھکا دیوے

داغ سے شریانون کا جاری خون بند ہوجاتا ہی لیکن اس بارہ مین شریانون کی کچھ خصوصیت نہین ہی بلکہ اُن اوردہ کا بھی وہی حکم ہی جو اندر کیطرف سے وسیع ہون جنکے مُنھ کھول دینے سے انکا خون ٹھیون سے بند نہین ہو سکتا

وفی جسوم رطبة تجفیفا	وفی لحوم رخوة تکثیفا
اور تر بدنون مین واسطے تجفیف کے ہوتا ہی	اور نرم گوشتون مین سخت کرنے کے واسطے
وکی تسخن جسوما بردت	وتمنع البلات مھما اطردت
اور تاکہ گرم کرے اُن بدنون کو جو سرد ہوگئی ہون	اور منع کرے تریون کو جب عام ہون

پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ وہ امراض بارد کو اپنے عنصر کی حرارت سے گرمی پہونچاتا ہی اور اپنے یبس سے رطوبت کو جذب کرتا ہی اور اسیطرح مسترخی اعضا سکڑ جاتے ہین اور تر خشک ہوجاتے ہین جیسے راتب (گوشہ چشم) کو داغ دینا آنکھ اور ناک کی جاری رطوبتون کو جذب کر دیتا ہی

البط من عمل الید فی اللحم
ہاتھ سے گوشت کاٹنے کے عمل کے بیان

وکل ما نعمله من بط	فھو لما نخرجه من خلط
اور ہم جو عمل چیرنے کا کرتے ہین	تو وہ خلط کے نکالنے کے واسطے کرتے ہین

کمدّۃ تخرجھا من ورم
جیسے پیپ ہم ورم سے نکالتے ہین

وعفن محتقن من دم
اور گندہ خون سے کہ بند ہوگیا ہو

والماء فی العینین او فی بردہ
اور جیسے پانی آنکھون مین اور پلکون مین

والماء فی الراس ومثل عقدہ
اور سر کے پانی مین اور زبان کی گرہ مین

بردہ رطوبت غلیظی ہے کہ باطن جفن مین متحجر ہوجاتی ہے اور چونکہ اسکی شکل مثل بردہ یعنی ژالہ کے ہی اسلیے اُسکو بردہ کہتے ہین

وحبن وقیلۃ مائیہ
اور جیسے استسقاے زقی اور فتق مائی

وقیلۃ کمثلھا لحمیہ
اور فتق جو مثل اسکے لحمی ہو

قیلہ مائیہ اور فتق یہ ہی کہ بیضتین کے کیسے بسبب رطوبت مائی کے وسیع ہوجاوین عقدہ زبان مین گرہ ہوتی ہی حبن استسقاء اور ورم بطن جسمین زرد آب جمع ہوجاتا ہی۔ بط یہ ہی کہ کسی مخصوص آلہ کو عضو کے اندر تک پہونچاکے اُسمین سے جس چیز کو نکالنا چاہین نکال دیوین جسکی دو قسمین ہین حقیقی اور مجازی حقیقی یہ ہی کہ ناقص مادہ یا متعفن کو نکالنا۔ اور قیلہ (رطوبت مائی) کو دبانا یا کاٹنا تاکہ اُسمین سے استسقاء کا پانی نکل جاوے۔ اور مجازی جیسے آنکھ کا قدح جو بط کے حکم مین داخل ہی بر طبق ان معانی کے جوکہ اوپر بیان کیے ہین کہ کسی عضو کے باطن مین آلہ کو پہونچانا۔ اور سر مین پانی سے یہ مراد ہی جوکہ اکثر اوقات ولادت کے وقت یا چھوٹی عمر مین جبکہ بچے کا سر زمین پر سختی سے واقع ہو عارض ہوجاتا ہی جسکے جینے کی اور زندگی کی امید کمتر ہی۔ اور جب اس بچہ کے سر کو ہلایا جاوے تو اُسمین پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا ہی جسکی علامت یہ ہی

کہ اُسکا سر ہر روز بڑا ہوتا جاتا ہے - اور حبن استسقا کو کہتے ہین - اور
اسمین بط صرف زقی مین ہوتا ہی

القسم الثالث من العمل بالید فهو العمل فی العظم او الجبر

تیسری قسم ہاتھ کے عمل کی جو عمل کہ ہڈیونمین کیا جاتا ہی جسمین سے اول جوڑنے کا حال بیان کیا جاتا ہے

اور اسکی دو قسمین ہین - ایک ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنا - دوسرے نکلے ہوے
عضو کا اُسکی جگہ مین واپس لانا -

وَکُلَّمَا نُحْدِثُهُ مِنْ صُنْعٍ
اور جو امر اور صنعت کہ ہم ہڈی مین

فِی الْعَظْمِ مِثْلُ الْکَسْرِ اَوْ کَالْخَلْعِ
پیدا کرتے ہین جیسے کہ (توڑنا) اور خلع (جوڑ سے جدا کرنا)

وَکُلُّ مَا نُطِبُّهُ مِنْ کَسْرٍ
اور جو ٹوٹی ہوئی کا ہم علاج کرتے ہین

فَاِنَّمَا عِلَاجُهُ بِالْجَبْرِ
تو اُسکا علاج جبر سے ہوتا ہے

رَدُّ الشَّظَایَا فِیهِ حَتّٰی یَنْطَبِعْ
برابر کرنا پارونکا اسمین یہانتک کہ جڑ جاوین

وَنَشْرُ مَا یَنْخَسُهَا فَیَجْتَمِعْ
اور پراگندہ کرنا اُسکا جو چبھا دیوے اور جمع ہو جاوے

وَشَدُّهَا بِصَنْعَةٍ حِکْمِیَّهْ
اور باندھنا اُنکا حکمت عملی سے

لَا ضَاغِطٌ فِیهَا وَلَا مُرْخِیَّهْ
کہ اسمین نہ دبانے والا ہو اور نہ ڈھیلا رہنے والا

عَصَائِبَ تَبْدَأُ بِهَا مِنَ الْوَسَطْ
پٹیون کا باندھنا درمیان سے شروع کر کے

ثُمَّ یَزْدَادُ الشَّدُّ حَتّٰی تَرْتَبِطْ
پھر بندش کو زیادہ کرتا جاتا یہانتک کہ کامل بندھ جاوے

مِنْ فَوْقِهَا رَفَائِدُ مَلْفُوفَهْ
اُنکے اوپر گدیان تہ بتہ

مِنْ فَوْقِهَا جَبَائِرُ مَصْفُوفَهْ
اور اُنکے اوپر تختیان صف بصف

وَلَطِّفَنَّ غِذَائَهٗ فِی الْاَوَّلِ	وَكَثِّفَنَّهٗ اٰخِرًا كَیْ یَمْتَلِیْ
اور تو اسکی غذا اول اول خوب لطیف کیا کر	اور آخر مین خوب کثیف کہ ممتلی ہوجاوے
وَاحْذَرْ عَلَیْهَا اَوَّلًا مِنْ وَرَمٍ	سَخِّنْ لِمَا یَنْصَبُّ فِیْهِ مِنْ دَمٍ
اور تو اسپر ابتدا مین ورم کی احتیاط رکھ	اسطرح کہ جو خون اسپر گرے اسکو گرم کر

ابتدا مین لطیف غذا اسلیے دیجاتی ہی تاکہ ورم ہوکر عضو کے ملنے مین خلل نہ ڈالے۔ اور جب کسیقدر عرصہ گذرجاوے اور ہڈی کے ملجانے کے آثار نظر آوین تب کثیف غذائین دیوین جو کہ ہڈی کی تقویت مین امداد دیتی ہین۔

اِرْدَعْهُ مَا اسْتَطَعْتَ حَتّٰی تَمْنَعَهْ	بِكُلِّ بَارِدٍ لِكَیْمَا تَدْفَعَهْ
ہٹا اسکو جسقدر ہوسکے یہانتک کہ تو اسکو روک دیوے	سرد چیز کے ذریعہ سے تاکہ وہ اسکو دفع کرے
وَامْنَعْهُ مِنْ تَحَرُّكٍ اَوْ سَبِرًا	اَلْزِمْهُ فِیْ طُوْلِ السُّكُوْنِ الصَّبِرَا
اور تو منع کر اسکو جنبش سے یہانتک کہ اچھا ہوجاوے	اور بہت دراز سکون مین اسپر صبر لازم کر
اِنْ حَرَّكَ الَّذِیْ یَقِلُّ صَبْرُهٗ	عَظْمًا كَسِیْرًا لَمْ یُتِمَّ جَبْرُهٗ
اگر ہلاوے وہ شخص جسمین صبر تھوڑا ہے	ہڈی شکستہ کو تو جوڑ اسکا پورا نہوگا

گرم خواہ غذا ہو یا دوا حرارت کو حرکت مین لاتی ہی جسمین کبھی حرارت کی حرکت کی وجہ سے ورم ہوجاتا ہی

عِلَاجُ الْخَلْعِ فِی الْعَظْمِ
جوڑ سے ہڈی کے نکل جانے کا علاج

اَلْخَلْعُ طِبُّهٗ بِمَا نَمُدُّهٗ	حَتّٰی اِلٰی مَوْضِعِهٖ نَرُدُّهٗ
خلع کا علاج ہم اس چیز سے کرتے ہین کہ ہم اسکو کھینچین	یہانتک کہ اسکی جگہ تک اسکو پھیر دین

وَبَعْدَ مَا نَرُدُّهُ نَشُدُّهُ
اور بعد رد کرنے ہڈی کے ہم اُسکو باندھکر
نُلْزِمُهُ مِنَ الدَّوَاءِ قَابِضًا
اُسپر لگائین دوا قابض
حَتّٰی نَرَاهُ سَالِمًا مِنْ وَرَمٍ
یہانتک کہ ہم اُسکو دیکھین ورم سے تندرست
اَقَلُّ مَا تُبْرِئُهُ فِیْهِ شَهْرٌ
کمتر مدت جسمین تو اچھا کردیوے ایک ماہ ہی

نَتْرُكُهُ ذَاكَ زَمَنًا نَغْذُوْهُ
ایک مدتک کچھ عرصہ اُسے ویسا ہی چھوڑ دین
نُطْعِمُهُ مِنَ الطَّعَامِ حَامِضًا
اور کھانے کو دیوین اُسکو غذا ترش
وَلَا نَخَافُ الْاِجْتِمَاعَ مِنْ دَمٍ
اور نہ ڈرین خون کے اجتماع سے
وَرُبَّمَا يُتِمُّ ذَاكَ عَشْرٌ
اور اکثر اوقات اور دس روز اُسکو پورا کرتے ہین

جو ہڈی اپنی جگہ سے ٹل جاوے اور اپنے مکان سے جدا ہو جاوے تو اُسکو اُسکے مقام مین واپس لاکر اُسپر قابض دوائین جیسے اقاقیا - مُر - مغاث کندر - انزروت - آرد پوستہ مین لگائی جاوین اور غذا لطیف دیجاوے تاکہ ورم نہو جاوے - اور طبیعت کو نرم رکھا جاوے تاکہ ردی مواد سے بدن مین خشکی نہ آجاوے اور نہ ترش چیز کھلائی جاوے جس سے پٹھون مین سُستی آجاتی ہی جنکی سُستی سے ہڈیون مین ضعف آنا لازم ہی - کسر (ٹوٹنا) خلع (اپنی جگہ سے ٹل جانا) تیس روز مین کم سے کم اچھا ہو جاتا ہی بشرطیکہ بہت زیادہ نہو دس روز اور پورے ہونے سے یہ مراد ہی کہ ہڈیون کے ٹلنے اور ٹوٹنے کا بحران چالیس دن مین ہوا کرتا ہی

وَقَدْ فَرَغْتُ مِنْ جَمِيْعِ الْعَمَلِ
اور مین فارغ ہو چکا ہون سارے عمل سے
وَالْاٰنَ اَقْطَعُ بِقَوْلٍ مُكَمَّلٍ
اور اب مین ختم کرتا ہون پوری بات پر

ترجمة قول الحكيم تياذق من ابى علىؒ فى حفظ الصحة

یہ ترجمہ ہے حکیم تیاذق کے کلام کا جو شیخ ابو علی نے حفظ صحت کے باب مین کیا ہے

توقّ اذا استطعمت ادخال مطعم — على مطعم من قبل فعل الهواضم

جب تو کھانا کھا چکے تو ہاضمہ کے اثر سے پہلے — کھانے پر کھانے سے پرہیز کر

وكلّ طعام تعجز السنّ مضغه — فلا تبتلعه فهو شرّ المطاعم

اور جس غذا کے چبانے سے دانت عاجز ہوین — تو تو اسکو مت نگل کہ وہ برا کھانا ہے

واياك اياك العجوز ووطيها — فما هي الا مثل سمّ الاراقم

اور بڈھیا عورت اور اسکی صحبت سے دور رہ — کہ ایسی عورت زہریلے سانپونکے زہر جیسی ہے

ولا تك فى وطى الكواعب مسرفا — فاسرافه فى العمر اقوى الهوادم

اور دوشیزہ عورتون کی مجامعت مین تو زیادتی مت کر — کہ اسکا اسراف عمر کو بڑا گرانے والا ہے

وفى كلّ اسبوع عليك بقيئة — ففيها امان من شرور البلاغم

اور ہر ہفتہ مین تو ایک بار قی کو لازم سمجھ — کہ اسمین بلغمون کے فسادون سی بچاؤ ہے

ولا تحبس الفضلات عند اقتضائها — ولو كنت بين المرهفات الصوارم

اور بول و براز کو انکے تقاضا کے وقت مت روک — اگرچہ تو تیز چلتی تلوارون مین آجاوے

ولا سيّما عند المنام فنفضها — اذا ما اردت النوم الزم لازم

خصوصاً سونے کے وقت کہ انکا جھاڑنا — جب تو نیند کا ارادہ کرے ضروریات سے ہے

وكن مستحمّا كلّ يومين مرّة — وحافظ على هذا العلاج وداوم

اور ہمیشہ دو دنین ایکبار تو گرم پانی سی غسل کیا کر — اور اس علاج پر محافظت و مداومت رکھ

ولا تتعرض للدواء وشربها — مدى الدہر الا عند احدى العظائم

اور دوا کے کھانے اور پینے کا کبھی تعرض مت کر — بجز کسی بڑی ضرورت کے

ووفر على الجسم الدواء فانها — لقوة ابدان اشد الدعائم

اور بدن پر تو دوا کا استعمال افراط سے کر کہ یہ — دوا بدنوں کی قوت کے واسطے بڑا مستحکم ستون ہے

خصال بہا اوصى الحكيم تياذق — لذا العدل نوشروان ملك الاعاجم

یہ ایسی خصلتیں ہیں کہ حکیم تیاذق نے انکی وصیت — عادل نوشیروان عجم کے بادشاہ کو کی تھی

ترجمہ در فارسی

تا طعامی نگذرد از معدہ بر بالای آن — ہر طعامی کان خوری باشد ترا عین زیان

ہرچہ از خائیدنش عاجز شود دندان منوش — کان بتر باشد ز ہر مطعوم ای جان جہان

از زنان پیر و صحبت شان حذر کن ای جوان — کان بتر باشد ز زہر مار نزد عاقلان

در جماع دلبران نار پستان ہم مکن — پر دلیری زانکہ باشد زندگانی را زیان

ہر یک ہفتہ بکن قی یک کرت ای ہوشمند — کز شر و بلغم و صفرا شوے اندر امان

گر میان جنگ ہم می آیدت بول و براز — دفع آن باشد موجب نزد تو از حبس آن

خاصہ اندر حین خوابت وز دشب ہر دو وقت — بر تو لازم شد براز و بول کردن آن زمان

باشد استحمام کردن مستحب در ہر دو روز — ہر کرا باشد میسر بر ہمہ پیر و جوان

تا ترا باشد میسر اے عزیز من دوا — غیر آن وقتی کہ باشد ناگزیر از بیم جان

پس بکن توفیر دارو بر بدن بشنو زمن — کان بود بہتر ستون بہر قوای مردمان

[illegible] نسخہ [illegible] لکھا ہوا دیکھا ہے کہ شیخ رئیس نے کہا تمت الارجوزة

[illegible] علم الطب و عملہ و یجب ان یکتم ہذہ الارجوزة عن [illegible]

تعهد العلم وعن الجهلاء فانها تكفي الطبيب من حفظ مباديها على اهل زمان من اهل هذه الصناعة بفوز غاية الفوز والله سبحانه الموفق

یعنی اختتام کو پہونچا ارجوزہ جو کہ علم طب اور اُسکے عمل پر حاوی ہے - جسکا مخفی رکھنا ضروری ہے اُس شخص سے جو اس علم کی قدر نہین جانتا اور جاہلون سے بھی کیونکہ یہی کافی ہے طبیب کے لیے - اور جو شخص اسکے اصول و مبادی کو بخوبی یاد کریگا وہ اپنے زمانہ کے ہم پیشہ سے نہایت سبقت لیجا سکتا ہے - اور ہم اللہ ہی سے اسکی توفیق کے خواہان ہین

تمت الارجوزة السينائية بعون خالق البرية

یہ ارجوزہ سینائیہ خلقت کے پیدا کرنے والے کی امداد سے تمام ہوا

قد وقع الفراغ عن شرح هذه الابيات والكلمات البهيات ليلة الاثنين من رابع شهر محرم الحرام سنة ثالث بعد الالف وثلث مائة من هجرة سيد المرسلين وخاتم النبيين عليه افضل الصلوات واكمل التحيات وعلى اله الطيبين وصحبه الطاهرين الكملة الماهرين وانا العبد المذنب الحقير المسكين بن المسكين ابو عبد العزيز محمد بن امير الدين عفا الله عنهم اجمعين

تقریظ از جانب مؤلف

شیخ رئیس بو علی سینا کی ایک مستند اور قدیمی کتاب مسمی بہ ارجوزہ طب یونانی مین اسم با مسمی اور نادر الوجود ہے جسکے سوا کوئی اس علم کی کتاب نظم عربی

مین آج تک تصنیف نہین ہوئی اور باوجود شہرت اور چند بار چھپنے کے آجکل کسی اہل مطبع اور کتب فروش کے پاس موجود نہین ہی۔ اسلیے بندہ نے اسکی دو مطبوعہ علیحدہ علیحدہ مطبع کی نہایت جستجو اور تجسس کثیر سے بہم پہونچاکر اسکی شرح حامل المتن مع فصیح ترجمہ کے سلیس اردو زبان مین مسمی بالجوھر النفیس فی شرح ارجوزۃ الشیخ الرئیس نہایت محنت اور جانفشانی سے لکھی ہے جسکے مطالعہ سے اس طب یونانی مین بخوبی مہارت اور اس فن کے جمیع مسائل پر پوری آگاہی ہوجاتی ہی۔ اور دیگر درسی کتب موجز۔ قانونچہ ۔ سدیدی ۔ نفیسی وغیرہ کی مشکل عبارات کی تفہیم اور مغلق مقامات کے حل کرنے مین امداد دیتی ہے اسلیے اسکا پڑھنا اور پاس رکھنا طلباء مبتدیین و منتہیین و دیگر طالبان صحت کے لیے نہایت ہی ضروری اور مفید ہے۔

خاتمۃ الطبع از کارپردازان مطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب الجوھر النفیس فی شرح ارجوزۃ الشیخ الرئیس مؤلفہ مترجم و شارح لائق طبیب حاذق جناب حکیم ابو عبد العزیز محمد صاحب بٹالوی بسرپرستی آقای نامدار عالی جناب بابو پراگ نراین صاحب بھارگو مالک مطبع بار دوم مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بحسن اہتمام بابو منوہر لال صاحب بھارگو سپرنٹنڈنٹ بماہ فروری ۱۹۰۹ء سنہ ۶ حلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر نور افزای ابصار شائقین علم طب ہوئی۔

نوٹ ۔ حق تالیف اس کتاب کا بحق مطبع اودھ اخبار محفوظ ہی کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائین۔

نام کتاب	قیمت
علاج الغربا۔ مترجمہ حکیم اصغر علی	٨ر
ترجمہ طب اکبر۔ از حکیم محمد حسین۔ نہایت سلیس مرغوب عام۔	[illegible]
اکسیر القلوب۔ ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم۔	[illegible]
تحفۃ الاطبا۔ مولفہ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی۔	[illegible]
ترجمہ قرابادین شفائی۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی	۶ر
قرابادین زکائی اردو۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔	۱۳ر
بحر محیط۔ طب مین بے نظیر کتاب حاوی علم نظری و عملی مع جملہ اقسام کے جسکے سبب سے آدمی طبیب حاذق ہوسکتا ہی مولفہ علامہ حکیم اصغر حسین فرخ آبادی کامل دو جلدون مین بتفصیل ذیل۔	
جلد اول نظریات تا بیان امراض	۹ر

نام کتاب	قیمت
جلد دوم تا بیان پھوڑا پھنسی۔	٨ر
قانون عترت۔ علاج ہر قسم تپ دق از حکیم عترت حسین۔	[illegible]
رسالہ مزیل الاوہام۔ ہر مرض کے مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب۔	۲ر
ترجمہ زاد غریب۔ مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان۔	۶ر
مخزن سلیمانی۔ ترجمہ اکسیر عربی از حکیم محمد شمس الدین۔	[illegible]
ترجمہ ہر دو جلد قرابادین کبیر مشہور و معروف مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی کاغذ سفید۔	۷ر
تریاق مسموم۔ علاج زہرہار مع اشکال اقسام سانپون کے مولفہ حکیم حبیب الدین احمد۔	[illegible]
مطلوب الطالبین خطوط استعلاجی	[illegible]

نام کتاب	قیمت
ترجمہ قانون شیخ الرئیس حکیم ابو علی سینا عبد اللہ بن حسین حکیم کا ترجمہ اردو سلیس از جانب مطبع حکیم غلام حسنین صاحب کنتوری نے فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلد نہین	للعہ
جلد اول - امور کلیہ طب -	عہ پ
جلد دوم - ادویہ مفردہ -	صہ پ
جلد سوم - امراض جزئیہ -	سے پ
جلد چہارم - امراض عامہ -	لـہ پ
جلد پنجم - قرابادین و مرکبات -	عہ پ
ترجمہ علاج الامراض از علامہ حکیم شریف خان دہلوی مترجمہ حکیم ہادی حسین خان -	ار پ
دستور النجات عن مصائب الحمیات اقسام تپ مع علاج بقاعدہ یونانی و ڈاکٹری مصنفہ حکیم اصغر حسین -	۵ر
مجربات اکبری - مترجمہ حکیم واجد علی موہانی -	۵ر

نام کتاب	قیمت
طب نبوی - انتخاب علاج احادیث نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین -	۲ر
رموز الحکمت - علامات سے شناخت انجام نیک و بد مع تدابیر معالجات احسانی - دلائل تشخیص مع علاج مولفہ حکیم احسان علی کاغذ ہمائی	۱ر
مرکبات احسانی - بطور قرابادین کے بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی -	۶ر
رسالہ قارورہ - نہایت عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام جیلانی -	ار
عجالہ مسیحی - معالجہ امراض وبائی وسوء ہضمی مولفہ حکیم سید محمد ولی -	ار
تریاق ہیضہ مصنفہ حکیم سید علمدار حسین -	ار
کیمیائے عناصری ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم -	ار